اللّٰہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب نافع طلاب در مسائل فقہیہ قانون قواعد شرعیہ مسمی بہ

ضروری قدوری

١٣٢٦ھ

ترجمہ اردو

باہتمام احقر انام محمد عبدالاحد عفا عنہ الصمد بار دوم در سنہ ١٩٠٨ عیسوی

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری تعالیٰ شانہ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

نعت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ انسان کی کیا مجال ہے جو حمد و نعت میں قلم اٹھائے یا کوئی حرف زبان پر لائے سچ ہے **شعر**

زلاف حمد و نعت اولی ست برخاک ادب خفتن ❖ بسجودی میتواں کردن دروے می تواں گفتن

امابعد فقیر حقیر بندۂ ناچیز **محمد عبدالعزیز** متخلص بہ جلیل عفا اللہ عنہ فرخ آبادی ناظرین مسائل جلیلہ کیخدمت میں عرض کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے میرے قلب

فرمایا کہ بہت سے علمائے نامدار و فضلائے کامگار نے کتب عربیہ اور فارسیکا
ترجمہ کرکے اپنے اپنے واسطے ذخیرۂ بخشش بہم پہنچایا ہے تو بھی مجھ سے اُمیدوار ہوکر
کسی کتاب معتبر کا ترجمہ کر کہ جس سے عوام الناس مومنین اُردو خوانوں کو نفع پہنچے لہذا
اُسی وقت سے ٹٹول پیدا ہوئی اور غور کیا تو معلوم ہوا کہ اکثر عمدہ اور ضروری کتابوں کا
ترجمہ تو ہو چکا ہے۔ مگر ایک کتاب مختصر **قدوری** مصنفہ امام اجل ابوالحسن بن احمد . . جو
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ معتبر و مستند اور قدیم کتاب ہے کہ جس کے
پائے جاتے ہیں اور نیز اکثر مدارس میں داخل . .
اُسکا ترجمہ بھی نہ دیکھا گیا ہے د . . گ
صاحب نے اس کتاب
فارسی ہونیکے
مناس

رکھا گیا امید کہ حق تعالیٰ اس سے تمام مومنین کو نفع پہنچائے اور سب کو عمل خیر کی توفیق
اور مولوی محمد عبد الاحد صاحب مالک و مہتمم مطبع مجتبائی دہلی کو بھی دارین میں باآبرو
رکھے کہ جنھوں نے اپنے صرف سے اس ترجمہ کو اپنی عالی ہمتی کیساتھ طبع کیا اور میں نے
اس کا حق ترجمہ مولوی صاحب موصوف کو دیدیا۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان۔ ابواب
کی وہی ترتیب رکھی گئی ہے جیسا کہ اصل قدوری میں ہے۔

کتاب الطہارات

طہارت کے مسائل

صلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق و

ہیں۔ چار کے عضو دھونے

ن کے ہیں وہ یہ ہیں۔

سر کا مسئلہ

رکان

نگاہ رکھنا چوتھے داہنی طرف سے شروع کرنا پانچویں اعضا کا پئے درپئے دھونا مسئلہ
وضو توڑنے والی کونسی چیزیں ہیں جو شئے آگے یا پیچھے سے نکلے اُس سے وضو ٹوٹتا ہی آگے سے
نکلنے والی یہ چیزیں ہیں ایک پیشاب دوسرے منی تیسرے مذی چوتھے ودی پانچویں سنگریزہ
چھٹے کیڑا اور خون استحاضہ وغیرہ کہ جو عورتوں کو آتا ہے پیچھے سے توڑنیوالی یہ ہیں ایک
ریح دوسرے کیڑا تیسرے پیخانہ وغیرہ اور ان سب چیزوں سے بھی وضو ٹوٹتا ہے ایک
بیہوشی دوسرے دیوانگی۔ تیسرے خواب گراں اور ان چار شئے سے بھی وضو ٹوٹتا ہی خون بہتا
ہوا اور پیپ اور زرد آب اور قے منھ بھر کر چوتھے ہنسنا ساتھ قہقہے کے اُس نماز میں کہ جس
میں سجدہ اور رکوع ہو مسئلہ جنابت کے غسل میں کے چیزیں فرض ہیں۔ تین چیزیں۔ اوّل
کلی کرنا دوسرے ناک میں پانی ڈالنا تیسرے تمام بدن پر پانی بہانا امام مالک کے
نزدیک یہ تین اور چوتھے بدن کا ملنا۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دو چیزیں فرض ہیں ایک
نیت کرنا دوسرے تمام عضووں کا دھونا مسئلہ غسل جنابت موافق سنت کے کیونکر ہے کہ
غسل کرنے والا اُس طرح غسل کرے۔ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر اندام نہانی پھر
اگر کوئی نجاست بدن پر لگی ہو اُس کو دور کرے پھر وضو کرے جیسے نماز کے واسطے کرتا
ہے پھر تین بار پانی اپنے سر اور جسم سے بہائے اگر بلندی پر کھڑا ہو کر نہائے تو پاؤں کو
بھی وضو کے ساتھ دہو لے اور اگر وہ جگہ پست ہو تو غسل کے بعد دھوئے مسئلہ غسل
جنابت میں عورتوں کو بال کھولنا واجب ہیں یا نہیں اگر بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچا
سکتی ہیں تو بالوں کا کھولنا واجب نہیں ہی اور اگر نہیں پہنچا سکتی ہیں تو کھولیں مسئلہ سب
غسل کے طرح کے ہیں۔ چار فرض چار سنت ایک مستحب اور ایک واجب۔ چار غسل جو
فرض ہیں یہ ہیں ۱ اوّل منی کو دکر نکلے خواب یا بیداری میں۔ دوسرے جمع ہونا دو ختنوں کا
گو منی نہ نکلے تیسرے پاک ہونا حیض سے چوتھے پاک ہونا نفاس سے۔ چار مسنون
یہ ہیں۔ ایک غسل جمعے کا دوسرے دونوں عیدوں کا۔ تیسرے عرفے کے دن کا چوتھے

احرام باندھنے کے وقت کا۔ وہ غسل جو واجب ہے مردے کا غسل ہے اور مستحب غسل وہ ہے
کہ لڑکا جس سال میں بالغ[1] ہو جائے۔ یا کافر مسلمان ہو۔ مذی اور ودی کے نکلنے سے
غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں غسل واجب نہیں ہے وضو واجب ہوتا ہے مسئلہ پانی سب کے
طرح کے ہیں دو طرح کے ہیں ایک[1] مطلق پانی دوسرے[2] مقید۔ مطلق پانی وہ ہے جیسے پانی
مینھ کا اور دریاؤں کا اور چشموں کا اور کنوؤں کا۔ اور پانی مقید وہ ہے کہ جیسے گھاس کو یا
اور کسی چیز کو نچوڑیں اور اُس سے پانی نکلے جیسے درخت کے پتوں کا پانی اور ترمیووں کا
پانی ایسے ہی باقلے کا پانی اور سرکہ اور گاجر کا پانی اور نشاستہ گھُلا ہوا اور دودھ یہ سب پانی
مقید ہیں ان سب پانیوں سے وضو جائز نہیں ہے اگر نجاست کسی جگہ لگی ہو تو اُن سے دھونا
جائز ہے اور مطلق پانی سے وضو وغیرہ جائز ہے مسئلہ۔ اگر پاک پانی میں اُشنان اور
صابون اور زعفران ملی ہو تو اُس سے وضو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ جاننا چاہیے کہ
خاص کر پانی کی تین صفتیں ہیں۔ ایک[1] رنگ دوسرے[2] مزہ تیسرے[3] بو اگر ان تین صفتوں سے
کسی شے پاک ملجانے سے یا ایک جگہ دیر تک ٹھیرنے سے دو صفتیں بدلجاویں اور ایک
باقی رہے تو اُس سے وضو کرنا جائز نہیں ہے اور اگر دو صفتیں برقرار رہیں اور ایک بدلجائے تو وضو
جائز ہے یہ قاعدہ اکثریہ ہے مسئلہ جو پانی ٹھیرا ہوا ہو اور اُس میں کوئی نجاست گرے
تو اُس جگہ اور اُس پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے خواہ وہ پانی تھوڑا ہو یا بہت
ہو بشرطیکہ وہ دردہ سے کم ہو اور جاری نہ ہو اس واسطے کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ نگاہ رکھنا چاہیے پانی کو نجاست سے۔ جیسا کہ کہا پیشاب نہ کرے تم میں سے کوئی شخص
ٹھیرے ہوئے پانی میں اور نہ غسل جنابت سے اور حدیث دوسری۔ جب بیدار ہو تم میں سے کوئی
شخص تو ہاتھ نہ ڈالے پانی کے برتن میں جبتک تین بار نہ دھوئے نہیں معلوم کہ رات کو
ہاتھ تمہارے کہاں رہے ہے مسئلہ اگر جاری پانی میں نجاست گرے تو اُس سے وضو
کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اثر نجاست کا ظاہر نہو جائز ہے کیونکہ اس پانی میں نجاست

[1] اس غسل کا مستحب ہونا سوائے ترجمہ قدوری فارسی کے اور کتابوں میں لکھا جانا پایا و بعض از مترجم

ٹھیرتی نہیں **مسئلہ**۔ اگر بڑے حوض میں ایک طرف کوئی نجاست گرے تو دوسری
طرف وضو جائز ہی یا نہیں۔ تو غور کریں پانی کو ایک طرف جنبش دینے سے دوسری طرف
جنبش ہوتی ہے تو جائز نہیں اور اگر نہیں ہوتی ہے تو دوسری طرف جائز ہی کہ وضو
کرے اس واسطے کہ ظاہر ہے کہ نجاست دوسری طرف نہیں پہنچی **ف** اس کو آبِ
کثیر کہتے ہیں فقہانے اسکی مقدار دہ دردہ مقرر کی ہی **مسئلہ** وہ جانور کہ جن میں بہتا
ہوا خون نہیں ہے اور پانی میں بھی نہیں رہتے جیسے کہ مچھر اور مکھی اور بھڑ اور بچھو پانی
میں مرجائیں تو پانی خراب ہوتا ہے یا نہیں۔ خراب نہیں ہوتا **مسئلہ** ایسے ہی وہ جانور
کہ پانی میں رہتے ہیں جیسے کہ مچھلی اور مینڈک اور کچھوا اور کیکڑا اگر پانی میں مرجائیں تو پانی
ناپاک ہوتا ہے یا نہیں۔ ناپاک نہیں ہوتا **مسئلہ** پانی مستعمل کونسا ہی وہ پانی ہی کہ جس سے
وضو کرکے حدث دور کیا ہو یا بوجہ جنابت کے غسل کیا ہو وہ پانی مستعمل[1] ہے **مسئلہ** مستعمل
پانی کا کیا حکم ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک حکم اُس کا مانند نجاست خفیفہ کے ہی اور
امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہی۔ پاک کرنیوالا نہیں ہی لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حکم
اُس کا مانند نجاست غلیظہ کے ہے یعنی مانند خون اور پیپ اور شراب کے ہے
اگر خون اور ریم اور جو کچھ غلیظ ہے اگر اُس سے کوئی نجاست مقدار درم سے زیادہ
کپڑے پر لگ جائے تو بقول اجماع مانع نماز ہے ایسے ہی اگر پانی مستعمل مقدار درم
سے زیادہ کپڑے پر لگ جائے تو نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے مانع نماز ہی اور امام ابو یوسفؒ
کے نزدیک حکم اُس کا مانند نجاست خفیفہ کے ہی نجاست خفیفہ کیا ہے جیسے پیشاب
اُن چوپاؤں کا جن کا گوشت حلال ہی اگر کپڑے پر لگ کے حد سے گذر جائے یعنی چوتھائی
کپڑے تک پہنچ جائے تو مانع جواز نماز ہے اور حکم آب مستعمل کا بھی اسی طرح ہی کہ اگر
چوتھائی کپڑا تر ہوا ہو تو جواز نماز کا مانع نہیں ہے اگر اس سے زیادہ تر ہوا ہو تو اُس کپڑے
سے نماز پڑھنی جائز نہیں لیکن امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہی پاک کرنے والا نہیں ہے

[1] اگر ثواب کیواسطے وضو کیا جائے تو وہ پانی بھی مستعمل ہوگا

یعنی فی نفسہ پاک ہے اور وضو اُس سے جائز نہیں مسئلہ سب کھالیں دباغت کرنے سے پاک
ہو جاتی ہیں یا نہیں - پاک ہو جاتی ہیں مگر سُوَر اور آدمی کی کھال پاک نہیں ہوتی ہے
سُوَر کی بوجہ پلیدی کے اور آدمی کی بوجہ بزرگی کے مسئلہ بال اور ہڈی مردار کی پاک
ہے یا نہیں - ہمارے علماء کے نزدیک جبتک کوئی آلایش یا خون وغیرہ نہ لگا ہو پاک
ہے مسئلہ اگر کنوئیں میں کوئی نجاست گر پڑے تو کیا کرنا چاہیئے - پہلے اُس نجس چیز
کو نکالیں پھر تمام پانی نکالیں مسئلہ اگر کنوئیں میں چوہا یا چڑیا یا مولہ مرے کتنے ڈول
کھینچنا چاہیئے بیس سے تیس تک - اگر کسی کنوئیں میں آدمی یا سُوَر یا بکری گر کر مر جاوے
تو تمام پانی نکالا جاوے گا - مسئلہ اگر کنوئیں میں کبوتر یا مرغی یا بلّی مر جائے تو کتنے
ڈول نکالیں - چالیس سے ساٹھ تک نکالیں - اگر دو چوہے مریں تو امام ابوحنیفہؒ اور ابویوسفؒ
کے نزدیک بیس سے تیس تک اور امام محمدؒ کے نزدیک چالیس سے ساٹھ تک اگر تین
چوہے کنوئیں میں گریں تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چالیس سے لیکر ساٹھ تک
نکالیں - اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک اُسی طرح بیس ڈول سے تیس تک کھینچے اگر
چار چوہے مریں یہی حکم ہوگا - اور اگر پانچ چوہے گریں تو باتفاق چالیس سے ساٹھ
ڈول تک نکالیں - اور اگر چھ یا سات یا آٹھ یا نو گریں یہی حکم ہوگا - اور جو دس گریں تو
ایک بکری کا حکم ہوگا یعنی تمام پانی اُس کنوئیں کا نکالا جاویگا مسئلہ اگر کسی کنوئیں میں
کوئی جانور گر کر پھول جائے یا پھٹ جائے تو کل پانی کنوئیں کا نکالا جاویگا مسئلہ
ڈولوں کی گنتی شرط ہے یا نہیں - ہمارے تینوں علماء کے نزدیک شرط نہیں ہے اور
امام زفرؒ کے نزدیک شرط ہے - اگر ایک ڈول ایسا کھینچیں کہ جس میں بیس
ڈول پانی سمائے تو تینوں اماموں کے نزدیک جائز ہے - اور اُس کو حساب
میں بیس ڈول قرار دیں گے - اور امام زفرؒ کے نزدیک وہ ایک ڈول ہے اور
اُنیس ویسے ہی اور کھینچیں گے جب کنواں پاک ہوگا مسئلہ اگر کنوئیں کا سُوت کھلا ہے

اور اُس میں کوئی نجاست گرے اور پانی جسقدر نکالیں اُسی قدر پھر آجائے تو کیا کریں اور پانی کس طرح نکالیں۔ جاننا چاہیئے کہ اس باب میں بہت سے قول ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ کہ سؤ ڈول نکالیں۔ دوسرا قول یہ کہ دو سؤ ڈول نکالیں تیسرا قول یہ کہ تمام پانی کھینچیں لیکن شرح نہیں ہی کہ کیونکر کھینچیں۔ اور امام ابو یوسفؒ کے بھی چند قول ہیں۔ پہلا قول یہ کہ جن کو پانی کا اندازہ ہو اُن کے حکم پر نکالیں دوسرا قول یہ کہ برابر اُس کنوئیں کے ایک گڑھا پانی کی درازی اور کنوئیں کی چوڑائی کے برابر کھودیں اور پانی نکال نکالکر اُس گڑھے میں ڈالتے جائیں حتیٰ کہ وہ گڑھا بھر جائے تب جانیے کہ کنواں پاک ہوا۔ امام محمدؒ کے دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ کہ دو سؤ ڈول سے ڈھائی سو تک دوسرا قول ڈھائی سو ڈول سے تین سو تک مسئلہ اگر کسی کنوئیں میں سے کوئی مرغی یا چوہا نکلے اور نہیں معلوم ہے کہ کب گرا ہی تو ایک رات دن کی نماز پھیریں۔ اگر لوگوں نے اُس پانی سے وضو کیا ہی اور کپڑے دھوئے ہیں اور وہ مرغی اور چوہا پھولا پھٹا نہیں ہی تو ایک رات دن کی پھیریں اور اگر پھول گیا ہے اور پھٹ گیا ہے تو تین رات دن کی۔ اور جو کپڑا دھویا ہی اُس کو پھر دوبارہ دھووین یہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز نہ پھیریں جبتک اُن کو نہ معلوم ہو کہ کب گرا ہے مسئلہ سب جھوٹھے کے چار طرح کے ہیں۔ اوّل پاک دوسرا پلید۔ تیسرا مکروہ۔ چوتھا مشکوک۔ جھوٹھا آدمی کا اور اُس جانور کا کہ جس کا گوشت کھانا حلال ہے پاک ہی۔ جھوٹھا کتے اور سور کا اور جنگلی درندوں کا پلید ہی۔ جھوٹھا مرغی کوچہ گرد اور بلی کا اور اُن جانوروں کا جو گھر میں رہتے ہیں جیسے سانپ اور چوہا اور مثل اُن کے مکروہ ہی۔ جھوٹھا گدھے اور خچر کا مشکوک ہی مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس پانی مشکوک ہی اور مٹی پاک اور سوائے اُس پانی کے اور پانی نہیں ہے تو کیا کرے۔ وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے پہلے وضو کرے یا تیمم تینوں علمائے کے نزدیک اُس کو اختیار ہی۔ جو چاہے سو کرے لیکن امام زفرؒ کے نزدیک پہلے وضو کرے پھر تیمم

باب التیمم
تیمم کے مسائل

تیمم کرنا خاص کس کو جائز ہے۔ اُس مسافر کو جسکو پانی نہ ملے یا وہ شخص کہ شہر کے باہر گیا اور پانی میں اور اُسمیں ایک میل کا فاصلہ ہو یا اُس سے زیادہ ہو تیمم کرنا جائز ہی یا کوئی بیمار ہو اور خوف کرے کہ اگر وضو کروں گا تو مرض بڑھ جائیگا جائز ہی کہ تیمم کرے۔ ایسے ہی اگر جنازہ حاضر ہو اور ولی اُس کا غیر ہو یا عیدگاہ میں نماز کیواسطے گیا ہو اور خوف کرے کہ وضو کرنے تک نماز جاتی رہیگی تیمم کرنا جائز ہی **مسئلہ** تیمم کے واسطے کے حصے ہیں۔ دو۔ ایک مُنہ پر۔ دوسرے ہاتھوں پر کہنیوں تک **مسئلہ** تیمم حدث و جنابت میں یکساں ہی یا نہیں۔ دونوں میں یکساں ہی **مسئلہ** تیمم کرنا کس کس چیز سے جائز ہے۔ جو کچھ زمین کی جنس سے ہو جیسے پتھر اور ڈھیلا اور خاک اور ریگ اور چونا اور ہڑتال اور جو کچھ ان کے مانند ہو نزدیک امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے جائز ہے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جائز نہیں ہی مگر دو چیز سے ایک خاک دوسرے ریگ پاک سے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سوائے خاک پاک کے اور کسی چیز سے جائز نہیں ہی۔ اور جو چیز گلانے سے گل جائے مثل سونے اور چاندی اور تانبے اور پیتل اور رانگ وغیرہ کے کسی سے تیمم جائز نہیں ہی **مسئلہ** نیت تیمم میں کیا ہی اور وضو میں کیا ہی۔ تیمم میں فرض ہے اور وضو میں مستحب ہی علمائے ثلثہ کے نزدیک۔ اور امام زفرؒ کے نزدیک دونوں میں مستحب ہی۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں جگہ فرض ہی **مسئلہ** تیمم کس چیز سے ٹوٹتا ہے۔ جس سے وضو ٹوٹتا ہی ایک چیز تیمم کو زیادہ توڑتی ہی یعنی پانی کا ملنا اور اُس پر قادر ہونا **مسئلہ** ناپاک مٹی سے تیمم کرنا جائز ہی یا نہیں۔ نہیں جائز ہے **مسئلہ** تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک کو چہرہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب کو ہاتھوں پر کہنیوں تک مسح کرے **مسئلہ** اگر پانی کی اُمید ہو تو مستحب ہی کہ نماز آخر وقت میں پڑھے اگر پانی ملگیا وضو کرے ورنہ تیمم کرے **مسئلہ** ایک تیمم سے جسقدر فرض و

نفل چاہیں ادا کرسکتے ہیں یا نہیں۔ ہمارے علمار کے نزدیک کرسکتے ہیں لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک فقط ایک فرض ادا کرسکتے ہیں اور نفل جسقدر چاہیں ادا کریں **مسئلہ** اگر کسی شخص کو نماز کا وقت تنگ ہوگیا ہی اور وہ وضو کرسکتا ہی تو اُس کو تیمم کرنا جائز ہی یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ چاہیئے کہ وضو کرے اور نماز پڑھے اگر وقت پائے ادا پڑھے ورنہ قضا کرے **مسئلہ** اگر ایسے ہی جمعہ کی نماز کا وقت تنگ ہووے اور خوف کرے کہ اگر وضو کیا جائے تو نماز جاتی رہیگی تیمم کرے یا نہ کرے۔ جائز نہیں ہی بلکہ وضو کرے اگر نماز جمعہ کی ملے تو ادا کرے اور جو نہ ملے تو ظہر پڑھے **مسئلہ** اگر کوئی مسافر اپنے اسباب میں پانی رکھکر بھول جائے اور تیمم کرکے نماز پڑھے پھر اُس کو یاد آیا کہ اسباب میں پانی ہے تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز نہ پھیرے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک اعادہ کرے **مسئلہ** خاصکر تیمم کرنیوالیکو پانی کا تلاش کرنا شرط ہی یا نہیں۔ ہمارے علمار کے نزدیک اگر اُسکے گمان میں پانی قریب نہیں تو تلاش شرط نہیں ہی مگر کوئی علامت مانند سبزہ اور درختوں کے اور جو کچھ اُنکے مانند دیکھے اور جانے کہ پانی قریب ہی تو تلاش کرے اور امام شافعیؒ کے نزدیک شرط ہی اگرچہ کوئی علامت دیکھے یا نہ دیکھے ایک میل داہنے اور ایک میل بائیں اور اسی طرح آگے پیچھے تلاش کرے **مسئلہ**۔ اگر دو رفیق سفر میں ہیں اُنہیں سے ایک کے پاس پانی ہی اور دوسرے کے پاس نہیں ہی تو اُسکو کہ جو پانی نہیں رکھتا ہی تیمم کرنا قبل اسکے کہ جسکے پاس پانی ہے طلب کرے جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہی۔ بلکہ اُس سے پانی طلب کرے اگر دیدے تو وضو کرے اور جو نہ دے تو تیمم کرے۔ لیکن اگر اُس سے پانی مانگا اور اُسنے نہ دیا پھر تیمم سے نماز پڑھے بعد اُسکے دوسرا رفیق پانی دینے لگا تو نماز کا اعادہ کرے یا نہ کرے۔ نہ کرے۔ لیکن اگر اُس سے نہیں مانگا اور تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر اُسکے بعد وہ رفیق پانی دینے لگا تو اس صورت میں نماز پھیرے +

باب المسح علی الخفین

موزوں پر مسح کے مسائل

مسح موزے کا فرض ہی یا سنت یا جائز۔ مسح موزے کا بسنت جائز ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہی۔ اُس حدث کیواسطے کہ جو واجب کرنیوالا ہی وضو کا۔ نہ واجب کرنیوالا غسل کا جبکہ موزہ پہن کر وضو کامل پر حدث ہوا ہو **مسئلہ** مقیم کو کے رات دن موزوں پر مسح جائز ہے اور مسافر کو کے رات دن۔ مقیم کو ایک رات دن۔ مسافر کو تین رات دن مدت مسح کی کب تمام ہوتی ہے۔ حدث کے وقت سے حدث کے وقت تک یعنی مثلاً ایک شخص نے صبح کی نماز کیوقت وضو کیا اور پھر چاشت کے وقت اُس کو حدث ہوا تو دوسرے روز چاشت کیوقت مسح باطل ہوگا **مسئلہ** مسح موزیکے اوپر کرنا چاہیئے یا نیچے ہمارے علما کے نزدیک فقط اوپر اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں جانب مسح کے اُنگلیوں سے کرنا چاہیئے تین ثابت اُنگلیوں سے اگر تین سے کم ہوگا تو جائز نہیں ہی **مسئلہ** پھٹے ہوئے موزے پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر پھٹن تین انگشت خُرد سے کم ہی تو جائز ہے۔ اگر تین انگشت یا اُس سے زیادہ ہی تو جائز نہیں ہی۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اگر کئی سوراخ سوئی کی نوک کے برابر ہوں جائز نہیں ہی۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک جبتک موزہ پہن کر راہ چل سکتا ہے جائز ہے۔ جُنبی کو موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہی **مسئلہ** کونسی چیز موزے کے مسح کو توڑتی ہے۔ جو چیز وضو کو توڑتی ہے۔ تین چیزیں اور بھی مسح کو توڑتی ہیں۔ ایک پھٹن موزے کی دوسرے موزیکو پاؤں میں سے نکالنا۔ تیسرے مدت کا تمام ہونا جب مدت تمام ہووے۔ ہمارے علما کے نزدیک اگر وضو رکھتا ہو فقط پاؤں کو دھولے ورنہ ازسرِنو کرے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگرچہ وضو رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو ازسرِنو کرے۔ **مسئلہ** اگر کسی مقیم نے مسح کیا اور پھر مسافر ہوا تو مسح کو کس طرح تمام کرے۔ اگر ایک رات دن گذر گیا ہو (یعنی قیام میں ۱۲) ازسرِنو کرے اور نہ گذرا ہو تو تین رات دن پورے کرے۔ **مسئلہ** اگر کسی مسافر نے مسح کیا اور پھر مقیم ہوا تو کیا کرے۔ اگر ایک رات دن گذر گیا ہو تو ازسرِنو مسح کرے اور اگر نہیں گذرا ہے تو ایک رات دن پورا کرے **مسئلہ** جرموق جو ایک جوتا موزے پر پہنتے ہیں وہ

تمام قدم کو مع کسیقدر ساق کے ڈھانک لیتا ہو اُسپر مسح جائز ہو **مسئلہ** جرّابوں پر مسح کرنا جائز ہی یا نہیں یہ مسئلہ چار طرح کا ہے۔ ایک یہ کہ جراب سخت بُنی ہوئی ہو اور مجلد یا منعل ہو باتفاق جائز ہی دوسرے یہ کہ سخت نہ بنی ہو اور مجلد یا منعل بھی نہ ہو باتفاق جائز نہیں ہی تیسری وجہ میں جنلاف ہی جیسے سخت بُنی ہو اور مجلد اور منعل نہو تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے۔ چوتھے صرف مجلد یا منعل ہو اُس پر بھی باتفاق جائز ہے **ف** مجلد اُس کو کہتے ہیں جس پر ہر طرف چمڑا لگا ہوا ہو اور منعل وہ کہ صرف نیچے تلے پر چمڑا لگا ہوا ہو **مسئلہ** مسح کرنا پگڑی پر اور ٹوپی پر اور گھونگھٹ پر اور دستانہ پر جائز ہی یا نہیں۔ جائز نہیں ہی **مسئلہ** زخم پر جو پٹی باندھی جاتی ہی اُس پر مسح کرنا جائز ہی یا نہیں جائز ہے اگرچہ بے وضو باندھی ہو **مسئلہ**۔ اگر وہ پٹی کپڑے کی زخم سے گر پڑے مسح باطل ہوگا یا نہیں۔ اگر زخم اچھا ہوگیا ہو تو باطل ہو جائیگا اور اچھا نہیں ہوا ہی تو باطل نہیں ہوگا **مسئلہ** موزے کے مسح میں اور جبیرہ یعنی پٹی کے مسح میں کے فرق ہیں ایک یہ کہ موزے کے مسح کی مدت مقرر اور جبیرہ کے مسح کی مدت مقرر نہیں ہی۔ دوسرے یہ کہ اگر موزہ پہنا ہو تو اُسپر مسح کرنا جائز نہیں ہی اور اگر جبیرہ بے وضو باندھا ہی تو جائز ہی تیسرے یہ کہ اگر موزہ پاؤں سے نکلجائے تو مسح باطل ہو جائیگا اور اگر جبیرہ بغیر اچھے ہونیکے کھل کر گر پڑے تو مسح باطل نہو گا

باب الحیض

حیض کے مسائل

م کمتر مدت حیض کی کے دن اور زیادہ مدت حیض کی کے دن ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک کم مدت تین روز ہیں۔ اور زیادہ مدت دس روز اور امام شافعیؒ کے نزدیک کم مدت ایک روز اور زیادہ مدت پندرہ روز۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک کم مدت ایک ساعت اور زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں **مسئلہ**۔ خون حیض کے لون کیا کیا ہیں یعنے رنگ۔ عورت حیض کی حالت میں جو سرخی سبزی اور سیاہی اور زردی جو کچھ دیکھے یہ سب حیض ہیں جبتک سفیدی خالص نہ دیکھے۔ جب سفیدی خالص دیکھے پاک ہوئی

ف ضروری اسکی ...

مسئلہ سیاہی حیض سے ہی یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اول اور آخر میں
سیاہی حیض ہی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر اول کے دنوں میں سیاہی دیکھے حیض نہوگا اور
اگر آخر میں دیکھے تو حیض ہے **مسئلہ** حیض کے احکام کے ہیں۔ آٹھ ہیں۔ ایک[1] یہ کہ نماز کو
ساقط کرے دوسرے[2] یہ کہ روزے کو موقوف کرے لیکن نماز کی قضا نہ کرے اور روزہ کی
قضا کرے۔ تیسرے[3] یہ کہ خاوند اُس سے نزدیکی نہ کرے چوتھے[4] یہ کہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے
پانچویں[5] یہ کہ مسجد میں نہ آوے۔ چھٹے[6] یہ کہ قرآن مجید نہ پڑھے۔ ساتویں[7] یہ کہ کلام اللہ کو بے غلاف
نہ چھوئے آٹھویں[8] یہ کہ اگر خاوند اُس کا طلاق دیدیوے تو تین حیض اُسکی عدت میں گزارے
مسئلہ حائضہ اور جنبؕ کو قرآن مجید پڑھنا جائز ہی یا نہیں۔ جائز نہیں ہے **مسئلہ** بے وضو
کو قرآن مجید چھونا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر مع غلاف کے اور چولی کو بھی مس
کر سکتا ہے مگر قرآن مجید میں سلی نہو۔ **مسئلہ**۔ اگر کسی کا دس[10] روز سے پہلے حیض کا
خون موقوف ہو تو اُس کے خاوند کو اُسکے ساتھ نزدیکی کرنا جائز نہیں ہے تا وقتیکہ اُسپر
ایک نماز کا وقت نگذر جائے یا غسل نہ کرے **مسئلہ**۔ اگر دس[10] روز پورے ہوئے ہوں تو
خاوند کو پہلے اسکے کہ وہ غسل کرے اور ایک وقت نماز کا اُسپر گزرے نزدیکی کرنا جائز ہی یا نہیں
ہمارے تینوں علماء کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام زفرؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں۔
ہی جبتک غسل نہ کرے **مسئلہ** اگر حیض کیحالت میں طہر واقع ہو تو کیا حکم ہے۔
ایام حیض یعنی دس[10] یوم کے اندر اگر دو خونوں کے بیچیں طہر واقع ہو تو وہ طہر دم جاری کے
حکم میں ہوگا یعنی ایام طہر اور ایام دمین محیطین کا مجموعہ اگر دس[10] دن سے زیادہ نہو تو طہر بھی مثل
دم جاری کے ہوگا **مسئلہ**۔ کمتر مدت پاکی کی کسقدر ہے اور زیادہ مدت کسقدر۔ کمتر مدت
پاکی کی پندرہ روز ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں **مسئلہ** کون کونسا خون استحاضہ کا ہے۔
پانچ خون استحاضہ کے ہیں۔ ایک[1] وہ جو نوبرس کی عمر سے پہلے آئے دوسرے[2] جو تین روز سے
کم آئے تیسرے[3] وہ جو دس[10] روز سے زیادہ آئے چوتھے[4] وہ جو حمل کی حالت میں آئے

پانچویں وہ جو بعد ولادت چالیس روز سے زیادہ آئے یہ پانچوں خون نماز روزے کے مانع نہیں۔ اور اُس کا خاوند اُس سے وطی بھی کر سکتا ہے **مسئلہ** اگر کسی عورت کو دس روز سے زیادہ خون آئے اور وہ عورت عادت مقرر رکھتی ہے تو اُسی عادت کی طرف رجوع کرے اور اگر عادت نہیں رکھتی ہے تو اُس کو دس روز حیض کے ہوں گے اور باقی استحاضہ کے **مسئلہ** اگر کوئی عورت بالغ ہوئی اور ساتھ بلوغ کے خون بھی جاری ہوا اور تھمتا نہیں ہے تو اُس کا کیا حکم ہے۔ ہر مہینے کے دس روز حیض میں محسوب ہونگے باقی استحاضہ میں **مسئلہ** وہ عورت کہ مستحاضہ ہو اور وہ مرد کہ جس کا بول جاری ہو یا خون و منی بہتی ہو تو کیا کرے ہر وقت کی نماز کیواسطے وضو کرے ہمارے علما[1] کے نزدیک۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہر فرض نماز کیواسطے اُس کو وضو کرنا چاہیے **مسئلہ** صاحب عذر ایک وضو سے فرض و نفل کس قدر پڑھ سکتے ہیں۔ ہمارے علما کے نزدیک وقت رہنے تک جس قدر چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ایک اور نفل جسقدر چاہیں پڑھ سکتے ہیں اور امام مالکؒ کے نزدیک فقط ایک فرض اور ایک نفل پڑھ سکتے ہیں **مسئلہ** وضو صاحب عذر کا کب باطل ہوتا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وقت کے نکلنے پر نہ دوسرے وقت کے آنے پر اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک وقت خارج ہونے اور داخل ہونے دونوں سے باطل ہوتا ہے۔ اور امام زفرؒ کے نزدیک وقت کے داخل ہونے سے باطل ہوتا ہے نہ خارج ہونے سے فائدہ اس مسئلہ کا اس طرح ظاہر ہوتا ہے مثلاً اگر صاحب عذر نے صبح کی نماز وضو کر کے پڑھی تو نماز چاشت بھی اُس وضو سے پڑھ سکتا ہے یا نہیں ہمارے علما کے نزدیک نہیں پڑھ سکتا ہے اس واسطے کہ خروج وقت سے وضو اُس کا جا چکا ہے اور امام زفرؒ کے نزدیک پڑھ سکتا ہے اس واسطے کہ ان کے نزدیک وقت کے داخل ہونے سے وضو اُس کا باطل ہوگا اور جو ابھی دخول نہیں پایا ہے پڑھ سکتا ہے اور ایسے ہی اگر کوئی صاحب عذر نماز چاشت کا وضو کرے تو ظہر کی نماز اُس وضو سے پڑھ سکتا ہے

[1] یعنی نفاس کا خون ۱۲ [2] امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ اور امام ابویوسفؒ مراد ہیں ۱۲

ف یعنی اگر ابھی کچھ ۱۲

یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک پڑھ سکتا ہے۔ اور امام زفرؒ کے نزدیک نہیں پڑھ سکتا ہے اور یہی قول امام ابویوسفؒ کا بھی ہے **مسئلہ** نفاس کس خون کو کہتے ہیں وہ خون ہے جو لڑکا پیدا ہونے کے بعد دیکھا جائے۔ اور وہ خون جو بچہ پیدا ہونے میں یا اُس سے پہلے دیکھا جائے استحاضہ ہے **مسئلہ** کم مدت نفاس کی کسقدر اور زیادہ مدت کس قدر ہے۔ کم کی کوئی حد مقرر نہیں ہے اور زیادہ مدت ہمارے علماء کے نزدیک چالیس[۱] روز ہیں۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک کم کی کوئی مدت نہیں اور زیادہ مدت ساٹھ روز ہیں اور امام مالکؒ کے نزدیک ستر روز۔ **مسئلہ** اگر کسی عورت کے دو بچے جڑواں پیدا ہوں تو نفاس کا شروع ہونا پہلے بچے سے مانا جائیگا یا پچھلے سے۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک پہلے بچے سے اور امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے نزدیک دوسرے بچے سے

[۱] علیہ الفتویٰ ۱۲

باب الانجاس

نجاست کے مسائل

نماز پڑھنے والیکو کے چیزیں پاک چاہئیں۔ تین چیزیں۔ ایک[۱] جسم کا پاک ہونا دوسرے[۲] کپڑے کا تیسرے[۳] جگہ کا **مسئلہ** نجاست کے دھونیکے واسطے کونسا پانی ہونا چاہیئے آب مطلق یا آب مقید۔ پانی مطلق سے بالاجماع جائز ہے لیکن پانی مقید سے امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک پاک کرنا جائز ہے[ف]۔ اور امام محمدؒ اور امام زفرؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے **مسئلہ** اگر موزے پر کوئی نجاست لگ جائے تو مل دینے سے پاک ہو گا یا دھونے سے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر تر ہو تو دھونے سے اور اگر خشک ہو تو ملنے[ف] سے اور امام محمدؒ کے نزدیک خشک و تر دھونے ہی سے پاک ہو گا **مسئلہ** منی پاک ہے یا پلید۔ ہمارے علماء کے نزدیک پلید ہے۔ اگر تر ہو تو دھونی چاہیئے۔ اگر خشک ہو تو ہاتھ سے مَلکر پاک کرنا چاہیئے[ف] اور امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے نزدیک جب تک

[ف] فتویٰ اسی پر ہے ۱۲ [ف] فتویٰ اسی پر ہے ۱۲ [ف] فتویٰ اسی پر ہے ۱۲

نہ دھوئی جائے پاک نہ ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی نجاست آئینہ یا تلوار پر لگی ہو تو مل دینے سے
پاک ہوگی یا دھونے سے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مل دینے سے پاک
ہوگی اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دھونے سے **مسئلہ**۔ اگر زمین پر کوئی نجاست
پڑی ہو اور دھوپ سے خشک ہو جائے یہانتک کہ نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو تو اُس زمین
پر نماز پڑھنا اور اُس سے تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ علمائے ثلثہ کے نزدیک نماز پڑھنا جائز ہی
اور تیمم کرنا جائز نہیں اور امام زفرؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں چیزیں جائز نہیں اور امام
مالکؒ کے نزدیک دونوں چیزیں جائز ہیں **مسئلہ** اگر نجاست غلیظہ کپڑے وغیرہ کو
لگ جائے مثل خون اور پیپ اور شراب کے اور جو کچھ ان کے مانند ہو اُسکی مقدار کسقدر
ہے کہ جو مانع نماز ہے۔ اگر ایک درم یا اُس سے کم ہی تو مانع نماز نہیں ہی۔ اگر ایک درم سے
زیادہ ہے تو جائز نہیں ہی کہ اُس کپڑے سے نماز پڑھے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اگر کئی
چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑی ہوں تو بھی جائز نہیں ہی **مسئلہ** اگر نجاست خفیفہ
مثل پیشاب اُن جانوروں کے کہ جن کے گوشت کھائے جاتے ہیں کپڑے پر پڑ جائے تو
کس مقدار سے نماز جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر کپڑا چہارم سے
کم بھرا ہے تو مانع صلوٰۃ نہیں ہی اگر چہارم آلودہ ہو گیا ہے تو مانع نماز ہی۔ اور امام محمدؒ
کے نزدیک اگر کل کپڑا تر ہو جائے تو بھی نماز جائز ہے **مسئلہ** نجاست کا پاک کرنا کے
طرح پر ہی دو طرح پر۔ ایک یہ کہ جو نجاست دکھائی دیتی ہی اُس کا عین یعنی جیسے کہ خون
وغیرہ۔ دوسرے وہ کہ اُس کا جسم معلوم نہو جیسے پیشاب یا آب مستعمل لیکن وہ کہ جس کا عین معلوم
ہوتا ہی اسقدر دھویا جائے کہ نشان اُس کا جاتا رہے اگر داغ کا کھونا دشوار ہو تو معاف
ہے دوسرے وہ کہ دکھائی نہ دے اُس کو اسقدر دھونا چاہیئے کہ دھونے والے کے قلب کو
اطمینان ہو جاوے پاک ہی **مسئلہ** استنجا کیا ہے۔ سنت موکدہ ہی۔ اور استنجا کس چیز سے
جائز ہے پتھر سے اور ڈھیلے سے اور جو ان کے مانند ہو **مسئلہ** اگر ناپاکی مخرج سے

یعنی امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ ۱۲

تجاوز کرے تو اُس کا ازالہ نہیں ہو سکتا مگر پانی کے دھونے سے اور یہ قول امام محمدؒ کا ہے
اور امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جملہ مائعات یعنی ہر رقیق چیز سے دھونا جائز
ہے کہ اُن سے نجاست کو زائل کر سکیں مسئلہ استنجے میں ڈھیلوں کا شمار شرط ہے
یا نہیں۔ہمارے علماء کے نزدیک شرط نہیں ہے۔امام شافعی کے نزدیک شرط ہے
مسئلہ استنجا کے طرح پر ہے۔چھ طرح پر۔ایک فرض دوسرا واجب تیسرا سنت
چوتھا مستحب پانچواں مکروہ۔چھٹا بدعت۔فرض وہ ہے کہ ناپاکی علاوہ مخرج کے ایک درم سے
زیادہ بدن کو لگی ہو۔واجب وہ ہے جو ایک درم کے برابر ہو۔سنت وہ ہی جو ایک درم
سے کم ہو۔مستحب وہ ہی کہ ناپاکی نے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو تو مخرج کو صاف کرے اور پانی
سے دھووے۔اور مکروہ ہے سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا اور کھانے کی چیز سے مثل نمک
وغیرہ کے ڈھیلے کے اور بدعت وہ ہی کہ کوئی چیز لگی نہ ہو اور دھوئے۔

کتاب الصلوٰۃ۔باب اوقات الصلوٰۃ

نماز اور اُس کے وقتوں کے بیان میں

اوّل وقت نماز صبح کا کونسا ہی اور آخر وقت کیا ہے۔اوّل وقت صبح صادق کے شروع ہونے
سے اور آخر وقت آفتاب کے نکلنے تک مسئلہ ظہر کی نماز کا اوّل وقت کونسا ہی جب سورج
ڈھلے۔آخر وقت کہاں تک ہی سایۂ اصلی کے سوا ہر چیز کے سایہ کے دو چند ہونے تک۔امام
ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سوائے سایۂ اصلی کے ہر چیز کے ایک چند سایہ ہونے
تک مسئلہ عصر کی نماز کا اوّل وقت کیا ہے اور آخر وقت کہاں تک ہی۔اوّل
وقت ظہر کے وقت کا تمام ہونا اور آخر وقت آفتاب کے غروب ہونے تک مسئلہ مغرب کی نماز
کا اوّل وقت کب سے ہی اور آخر وقت کہاں تک ہی اوّل وقت آفتاب کے غروب ہونے کے بعد
اور آخر وقت شفق چھپنے تک مسئلہ شفق کیا چیز ہی۔امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ سفیدی ہے

کہ جو بعد سرخی کے ظاہر ہوتی ہے اور بقول صاحبینؒ کے وہ سرخی ہی جو بعد غروب آفتاب ظاہر ہوتی ہی اُسی پر فتویٰ ہے **مسئلہ** اوّل وقت عشار کی نماز کا کیا ہی اور آخر وقت کیا ہے اوّل وقت شفق کے چھپنے سے آخر وقت صبح صادق کے نکلنے تک **مسئلہ** وتر کا وقت کیا ہی۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وقت وتر کا اور عشار کی نماز کا ایک ہی ہے لیکن بوجہ فضیلت کے پہلے فرض پڑھے اور بعد سنت اور بعد اُس کے وتر پڑھے۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وتر کا وقت نہیں ہوتا جبتک عشار کی نماز نہ پڑھ لے۔ **فائدہ** اس مسئلہ کا یوں ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے عشا کی نماز پڑھی اور وتر میں تاخیر کی اور پھر آخر شب میں اُس نے وتر پڑھی اور اُس کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی ہے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عشا کی نماز کا ہی اعادہ کرنا چاہیئے۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وتر اور عشا کی نماز دونوں کو پھیرے **مسئلہ** وتر کا آخر وقت کہاں تک ہی۔ صبح صادق ہونے تک **مسئلہ** صبح کی نماز میں مستحب کیا ہی۔ نماز روشنی میں پڑھے اور امام شافعیؒ کے نزدیک تاریکی میں پڑھے اور ایسے ہی ظہر کی نماز میں بھی مستحب ہی کہ موسم گرما میں تاخیر کرنے اور موسم سرما میں جلدی اور عصر کی نماز میں دھوپ کے زرد ہونے سے پہلے تک اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور عشا کی نماز میں تہائی رات گذرنے تک **مسئلہ** وتر میں مستحب کیا ہی۔ جو شخص آخر شب میں نماز پڑھنا دوست رکھتا ہے وہ آخر شب میں پڑھے اور جو شخص پچھلی رات میں اُٹھنے پر قادر نہو وہ اوّل وقت وتر پڑھے اور سو رہے +

لہ اختیار العض کے نزدیک ہے ۱۲

باب الاذان

اذان کے مسائل

اذان کیا چیز ہے۔ خاص پانچ نمازوں کیواسطے اور جمعہ کے واسطے سنت ہے اور سوا ان کے اور نمازوں کے واسطے سنت نہیں ہے جیسے نماز جنازہ اور نماز عیدین اور نماز کسوف وخسوف **مسئلہ**۔ اذان کی صفت کیا ہے۔ جیسی معروف ہی **مسئلہ**

اذان میں ترجیع ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک ترجیع نہیں ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ترجیع ہے۔ ترجیع کیا چیز ہے۔ شہادتین کو مکرر کہنا یعنی ہر کلمے کو چار مرتبہ کہنا۔ سب نمازوں کی اذان میں اُس سے زیادہ نہ کہیں کہ معروف ہے مگر صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم دو بار کہے مسئلہ اقامت کی بھی وہی صفت ہے کہ جو اذان کی ہے یعنی وہی الفاظ ہیں مگر اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہے اور اذان کو بلند آواز سے کہے اور ہر کلمے کو الگ الگ کہے اور اقامت پست آواز سے کہے اور برابر کہتا چلا جائے اور جب اذان کہنا چاہے مُنھ قبلہ کیطرف کرے جب حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے مُنھ سیدھی طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح پر پہنچے مُنھ بائیں طرف پھیرے اور پاؤں کو نہ پھیرے مگر جگہ بلند ہو مانند منارے کے اُس جگہ صرف مُنھ کا پھیرنا کافی نہو تو پاؤں سے اِدھر اُدھر پھر جاوے مسئلہ اگر کسی شخص کی نماز فوت ہو جائے اور وہ چاہتا ہے کہ قضا کرے اذان یا اقامت کہے یا نہیں۔ اوّل کیلیے اذان بھی کہے اور اقامت بھی کہے اور نمازوں کیواسطے اختیار ہے چاہے اذان و اقامت دونوں کہے یا فقط اقامت پر کفایت کرے۔ از مترجم یعنی اگر کسی کی گیارہ نمازیں فوت ہوئی ہوں تو پہلی نماز کیواسطے اذان و اقامت دونوں ضرور ہیں۔ دس جو باقی رہیں اُنہیں مختار ہے مسئلہ اذان و اقامت بے وضو کہنا درست ہے یا نہیں۔ اذان بے وضو کہنا جائز ہے بلا کراہت اور اقامت کہنا جائز ہے باکراہت مسئلہ جنب کو اذان اور اقامت کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اذان کہنا جائز ہے مگر باکراہت۔ اور اقامت ناجائز ہے مسئلہ اذان وقت سے پہلے کہنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر صبح کی اذان امام ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک اور بقول اہل مدینہ کے بھی اگر صبح کے پہلے کہے تو جائز ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں جبتک صبح کی نماز کا وقت نہو۔

باب شروط الصلوٰۃ

نماز کی شرطیں

شرائط نماز کی گئے ہیں - چھ ہیں - ایک یہ کہ وضو کرے اگر وضو نہو - دوسرے پاکی نجاست سے تیسرے ستر عورت کا چھپانا - چوتھے قبلہ کی طرف منہ کرنا - پانچویں وقت کا ہونا - چھٹے نیت مسئلہ ستر مرد کا کہاں سے کہانتک ہی - ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک - ناف ستر عورت میں ہی یا نہیں - ہمارے علماء کے نزدیک نہیں ہی اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہے مسئلہ ستر عورت آزاد عورت کا کہاں سے کہانتک ہے - سوا منہ اور دونوں ہتھیلیوں اور قدم کے سب ستر عورت ہی ستر لونڈی کا کہاں سے کہانتک ہے جو مرد کا ستر عورت ہی وہی لونڈی کا بھی ہی مگر دو چیزیں زیادہ ہیں پیٹھ اور پیٹ اور سوائے اسکے جو ہی ستر عورت نہیں مسئلہ اگر کسی شخص کے کپڑے میں نجاست لگی ہی اور پانی بھی اُس کے پاس نہیں ہے جو دھووے اور دوسرا کپڑا بھی نہیں رکھتا ہے تو اُس کپڑے سے نماز جائز ہے یا نہیں - امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اختیار ہی چاہے برہنہ نماز اشارے سے بیٹھ کر پڑھے چاہے اُس کپڑے سے کھڑا ہو کر وہ افضل ہوا اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہی مگر اُسی کپڑے کے ساتھ مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس کپڑا نہیں ہے اور ننگا ہے نماز کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کے - اختیار ہے چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے بیٹھ کے - مگر بیٹھکر پڑھنا بہتر ہے مسئلہ نیت اور تکبیر کے درمیان میں کوئی کام کرنا جائز ہے یا نہیں نہیں جائز ہے مسئلہ قبلہ کی طرف منہ کرنا فرض ہی یا نہیں فرض ہی - اگر بوجہ خوف کے قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے جس طرف چاہے نماز پڑھے - مسئلہ اگر کسی شخص کو قبلہ نہ معلوم ہوا اور نہیں جانتا کہ کس طرف ہی کیا کرے - دل سے فتویٰ لے جس طرف اُس کا گمان ہووے قبلہ اُسی طرف ہی اُس طرف منہ کر اور نماز پڑھے مسئلہ اگر کسی شخص نے نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ قبلہ اُس طرف

نہ تھا کہ جس طرف نماز پڑھی ہے کیا کرے۔ اگر نماز کے باہر اُس کو یاد آیا تو نماز کو نہ پھیرے اور اگر نماز کے درمیان میں اُسکو یاد آیا تو اُس طرف پھر جائے اور باقی نماز کو پورا کرے اور پڑھی ہوئی کو نہ پھیرے ؂

باب صفۃ الصلوٰۃ

نماز کی صفت

ارکان نماز کے کے ہیں۔ چھ ہیں۔ ایک قیام دوسرے قرأت۔ تیسرے رکوع۔ چوتھے سجود پانچویں تشہد۔ چھٹے باہر آنا نماز سے بفعل خود یہ فرض ہی فقط امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہی ایسے ہی قومہ یعنی بعد رکوع کے سیدھا ہونا اور جلسہ اور اطمینان امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فرض ہی اور امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہی مسئلہ تکبیر اولی نفس نماز سے ہی یا نہیں امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نفس نماز سے نہیں ہی اور امام محمدؒ کے نزدیک نفس نماز سے ہی مگر فرض باتفاق ہی مسئلہ نماز شروع کرنیوالیکو کیا کرنا چاہیئے پہلے ہاتھوں کو کان کی دونوں لو تک اُٹھاکر اللہ اکبر کہے مسئلہ اگر اللہ اکبر کے بدلے میں اللہ اعظم یا اللہ اجل یا الرحمن اکبر کہے جائز ہے یا نہیں امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ مگر اللہ اکبر یا اللہ الاکبر یا اللہ الکبیر کہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں ہی مگر اللہ اکبر یا اللہ الاکبر۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے سوائے اللہ اکبر کے مسئلہ تکبیر اولی کے بعد کیا کرے۔ ہمارے علماء کے نزدیک سیدھے ہاتھ کو بائیں پر رکھے اور ناف کے نیچے باندھے اور امام شافعی کے نزدیک سینے پر باندھے۔ پھر سبحانک اللھم وبحمدک آخر تک پڑھے۔ پھر اُسکے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ اور سورۂ فاتحہ پڑھے اور جو سورہ یاد ہو یا تین آیتیں جہاں کی چاہے پڑھے مسئلہ جب امام الحمد پڑھے اور ولا الضالین پر پہنچے تو مقتدی کیا کہے۔ مقتدی آمین کہے مگر آہستہ پھر تکبیر کہکر رکوع میں جائے اور ہاتھوں کو دونوں زانو پر رکھے اور اُنگلیوں کو کشادہ رکھے اور پیٹھ کو جھکائے اور سر کو اونچا نہ کرے اور زیادہ جھکا بھی نہ بلکہ برابر رکھے ادم

لہ فتویٰ ... باہر آنا فقط امام ابوحنیفہ کے نزدیک فرض ہی اور اسی پر فتویٰ ہی ۱۲ فتویٰ اسی پر ہے ۱۲ فتویٰ اسی پر ہے ۱۲

رکوع میں تین تین بار سبحان ربی العظیم کہے اور یہ تین تین بار کہنا کثرت کا ادنیٰ درجہ ہے اگر زیادہ کہے بہتر ہے پھر رکوع سے سر اٹھائے یعنی قومہ کرے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہے اگر تنہا ہووے اور اگر مقتدی ہووے تو سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے بلکہ ربنا لک الحمد کہے جب رکوع سے سیدھا کھڑا ہوا یعنی قومہ سے سجدہ میں جائے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھے اور منھ کو اُن کے درمیان میں رکھے اور پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھدے تو سجدہ پورا ہوا اور سجدے میں بھی تین تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے جیسا ہم نے رکوع میں بیان کیا مسئلہ اگر پیشانی فقط زمین پر رکھے اور ناک زمین پر نہ لگائے تو جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے مگر باکراہت۔ اور اگر ناک زمین کو لگائے اور پیشانی نہ لگائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے مگر باکراہت۔ امام ابویوسف رح اور محمد رح کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر عذر کے ساتھ اسی پر فتویٰ ہے مسئلہ اگر کوئی شخص پگڑی کے پیچ پر یا زائد کپڑے پر سجدہ کرے جائز ہے یا نہیں ساتھ کراہت کے جائز ہے مسئلہ بغلوں کو نماز میں کشادہ رکھے یا نہیں۔ کشادہ رکھے اور پیٹ کو بھی زانو سے علیحدہ رکھے اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھے۔ پھر سجدے سے سر اٹھائے اور اللہ اکبر کہے اور اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرے کہ جیسے پہلی رکعت میں کیا ہے مگر سبحانک اللھم وبحمدک اور اعوذ نہ پڑھے اور ہاتھ نہ اٹھاوے مگر تکبیر اولیٰ میں پھر جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاوے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اُس پر بیٹھے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھے اور پاؤں کی انگلیاں قبلے کی طرف رکھے اور دونوں ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھے اور انگلیوں کو کھلا ہوا رکھے اور تشہد پڑھے یعنی التحیات للہ سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ تک اور آخری دو رکعتوں میں فقط فاتحہ پڑھے اور آخر نماز میں اُسی طرح بیٹھے کہ جیسے قعدہ اولیٰ میں بیٹھا تھا تشہد پڑھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر ایسی کوئی دعا پڑھے کہ جو قرآن مجید کے لفظوں کے مانند ہو ایسی دعا نہ پڑھے کہ جس کے الفاظ آدمیوں کے کلام سے مشابہ ہوں پھر

سیدھی طرف سلام پھیرے اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اسی طرح اُلٹے ہاتھ کی طرف کرے اور جب سیدھی طرف سلام کہے تو نیت کرے کہ میں سلام کرتا ہوں مسلمانوں اور فرشتوں کو کہ جو اس طرف ہیں اسیطرح بائیں جانب کو بھی کرے لیکن امام محمدؒ کے نزدیک پہلے فرشتوں کی نیت کرے پھر مومنونکی اور امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک پہلے نیت مومنونکی پھر فرشتونکی اور اگر مقتدی امام کے داہنی طرف ہو تو پہلے سلام میں نیت مسلمانوں اور فرشتوں کی کرے اور اگر امام کے بائیں طرف ہو تو پہلے امام کی نیت کرے پھر مومنوں کی پھر فرشتوں کی اور اگر مقتدی امام کے بائیں طرف ہو تو پہلے سلام میں امام کو نیت میں مقدم کرے پھر مومنوں کی پھر فرشتوں کی اور دوسرے سلام میں نیت مومنوں اور فرشتوں کی کرے اور اگر امام کے برابر ہو یعنی امام کی پشت پر تو دونوں سلاموں میں امام اور مومنوں اور فرشتوں کی نیت کرے مسئلہ کہ نمازیں ہیں کہ جن میں قرأت باواز بلند پڑھی جاتی ہے۔ صبح کی نمازیں مغرب کی نمازیں عشار کی نمازیں جمعہ اور عیدین میں۔ اور اگر تنہا پڑھے تو اُس کو اختیار ہے چاہے پکار کر پڑھے اور چاہے آہستہ پڑھے مسئلہ وتر کے رکعت ہیں۔ ہمارے علمار کے نزدیک تین رکعت ہیں ایک سلام سے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک مصلّی کو اختیار ہے چاہے ایک سلام سے پڑھے چاہے دو سلام سے پڑھے مسئلہ دعائے قنوت تمام سال برابر پڑھے یا سال کے بعض دنوں میں۔ ہمارے علمار کے نزدیک تمام سال یعنی ہمیشہ اور امام شافعیؒ کے نزدیک رمضان کی پندرہویں تاریخ سے آخر ماہ تک پڑھے مسئلہ سوائے نماز وتر کے دعائے قنوت پڑھے یا نہ پڑھے ہمارے علمار کے نزدیک نہ پڑھے اور امام شافعیؒ کے نزدیک صبح کی نمازیں رکوع کے بعد پڑھے مسئلہ کوئی نماز ایسی ہے کہ اُس میں کوئی سورت معین کر کے پڑھیں یا نہیں۔ مکروہ ہے اگر ایک سورۃ مقرر کر کے پڑھیں بلکہ جو کچھ قرآن مجید سے زبان پر آئے پڑھیں۔ مگر وہ شخص کہ جس کو ایک ہی سورۃ یاد ہو اسکو جائز ہے کہ وہی سورۃ پڑھے مسئلہ کم سے کم قرآن مجید کی کسقدر قرأت سے نماز جائز ہے

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک آیتہ بھی جائز ہی اگرچہ چھوٹی ہو جیسے کہ ثم نظر اور مدہامتان اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہی جبتک تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت بڑی جیسے کہ آیتہ الکرسی مثل اسکے پڑھے **مسئلہ** مقتدی کو امام کے ساتھ قرآن پڑھنا جائز ہی یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز نہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک فاتحہ پڑھنا فرض ہی **مسئلہ** امام کو کے نیتیں کرنا چاہئیں اور مقتدی کو کے امام کو ایک نیت کرنی چاہیے اور مقتدی کو دو۔ ایک اپنی اور دوسری نیت امام کی کہ میں اقتدا کرتا ہوں اس امام کے ساتھ۔

باب الجماعة

جماعت کے مسائل

جماعت کیا چیز ہے۔ سنت موکدہ ہے **مسئلہ** سب لوگوں میں امامت کیواسطے کون شخص بہتر ہے۔ جو سب لوگوں میں فقیہ زیادہ ہو۔ اگر سب لوگ فقاہت میں برابر ہوں تو وہ شخص جسکو قرآن شریف زیادہ یاد ہو اگر قرآن مجید پڑھنے میں بھی سب یکساں ہوں تو وہ شخص جو پرہیزگار زیادہ ہو اگر اسمیں بھی برابر ہوں تو اُن میں جو بوڑھا زیادہ ہو اگر عمر میں بھی سب برابر ہوں تو اُن میں جو خوبصورت ہو **مسئلہ** گنوار اور نابینا اور فاسق اور غلام اور حرامی کی امامت جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ **مسئلہ** امام کیواسطے نماز میں مستحب کیا ہی۔ نماز کو مقتدیوں پر دراز نہ کرے **مسئلہ** اگر عورتیں تنہا گھر میں جماعت کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر کراہت کیساتھ لیکن اُن میں سے جو امامت کرنا چاہے تو اُس کو اول صف کے وسط میں کھڑا کریں آگے نہ بڑھا دیں **مسئلہ** اگر امام کیساتھ ایک ہی مقتدی ہو تو کس طرف کھڑا کرنا چاہیئے۔ امام کے داہنی طرف برابر میں اور اگر دو ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں **مسئلہ** مردوں کو عورتوں کی اقتدا جائز ہے یا نہیں نہیں جائز ہے **مسئلہ** اگر مسجد میں مرد اور عورتیں اور لڑکے اور خنثے جماعت کی نماز کے واسطے جمع ہوں تو صفوں میں کیونکر کھڑے ہوں۔ جب امام آگے کھڑا ہو تو اول صف میں

مرد کھڑے ہوں دوسری میں لڑکے تیسری میں خنثیٰ چوتھی میں عورتیں مسئلہ۔ اگر کوئی عورت مشتہاۃ نماز میں مرد کے برابر کھڑی ہو کر شریک نماز ہووے اور امام نے اُس کی امامت کی نیت بھی کر لی تو نماز کس کی خراب ہو گی۔ مرد کی نماز خراب ہو گی یعنی نماز فاسد ہو گی۔ عورت کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہیں کی تو نماز مرد کی درست ہو گی اور عورت کی نماز نہ ہو گی مسئلہ عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونا جائز ہے یا نہیں۔ جوان عورتوں کو بالتفاق جائز نہیں ہے۔ مگر بوڑھی عورتوں کو تین نمازوں میں حاضر ہونا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ نمازیں یہ ہیں صبح اور مغرب اور عشا کی۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک کسی نماز میں جائز نہیں ہے مسئلہ۔ جن لوگوں کو کوئی عذر نہ ہو اور تندرست ہوں تو ایسے صاحب عذر کی کہ جس کو سلس البول کا عارضہ ہو اقتدا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ اور ایسے ہی پاک عورت کو استحاضے والی کی اقتدا جائز نہیں ہے۔ اور ایسے ہی کپڑے پہنے ہوئے کو برہنہ کی اقتدا جائز نہیں ہے۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص نفل پڑھتا ہو تو فرض پڑھنے والے کو اقتدا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص فرض پڑھتا ہو تو اُس کے پیچھے نفل پڑھنا جائز ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھی پھر اُس کو معلوم ہوا کہ امام بے وضو تھا تو یہ شخص نماز کا اعادہ کرے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک اعادہ کرے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اعادہ نہ کرے مسئلہ اگر وضو والا تیمم والے کی اقتدا کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے[ف ۱] اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ پاؤں دھویا ہوا آدمی اُس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے کہ جس نے موزے پر مسح کیا ہو۔ بالتفاق کر سکتا ہے مسئلہ بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہونے والوں کی اقتدا کر سکتا ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے[ف ۲] اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں مسئلہ اگر قاری اُمّی یعنی

ف ۱ فتوی اسی پر ہے ۱۲

ف ۲ فتوی اسی پر ہے ۱۲

ان پڑھ کے پیچھے اقتدا کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ نہیں جائز ہے۔ قاری اُس شخص کو کہتے ہیں
کہ جو قرآن پڑھا ہوا ہو اور اُمّی وہ ہے جو قرآن نہ پڑھا ہو مسئلہ اگر کوئی شخص اشاروں سے
نماز پڑھتا ہے یعنی رکوع و سجود نہیں کر سکتا ہے تو اُسکی اقتدا ایسے شخص کو جائز ہے کہ جو رکوع
اور سجود اور قیام پر قادر ہو نہیں جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص ایک فرض پڑھتا ہے تو
دوسرا فرض اُسکے ساتھ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ یعنی مثلاً کوئی شخص عصر کی نماز پڑھتا ہے
اور دوسرا کوئی شخص ظہر کی نماز کی اُسکے ساتھ اقتدا کرے جائز نہیں ہے مسئلہ نفل
پڑھنے والیکو نفل پڑھنے والے کی اقتدا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ نمازی کو
نماز میں کئے چیزیں مکروہ ہیں ۔ ایک[۱] اپنے بدن سے کھیلنا دوسرے[۲] کپڑے سے کھیلنا
تیسرے[۳] کنکریاں نماز کی جگہ سے ہٹانا مگر سجدے کیواسطے ایکبار ہٹانا جائز ہے اگر سجدہ کرنا
دشوار ہو۔ چوتھے[۴] اُنگلیاں چٹخانا۔ پانچویں[۵] کولے پر ہاتھ رکھنا۔ چھٹے[۶] کپڑا لٹکانا۔ ساتویں[۷] چار زانو بیٹھنا
یعنی پالتھی مار کر مگر عذر کے ساتھ۔ آٹھویں[۸] قعدہ میں کتے کی طرح بیٹھنا۔ نویں[۹] کسی کو نماز میں سلام
کا جواب ہاتھ سے دینا۔ دسویں[۱۰] بالوں میں گرہ لگا کر نماز پڑھنا۔ گیارہویں[۱۱] کپڑے کو سمیٹنا بارہویں[۱۲]
دانتوں میں نکلی ہوئی چیز کھانا۔ لیکن نماز میں باہر سے کھانا پینا نماز کو فاسد کرتا ہے اگرچہ قلیل
ہو۔ تیرھویں[۱۳] داہنے بائیں دیکھنا نماز میں یہ سب مکروہ ہیں مسئلہ اگر کسی شخص کو نماز
میں حدث ہو تو کیا کرے۔ اگر امام ہو تو خلیفہ کرے اور خود جا کر وضو کرے اور واپس آئے
اور اُسی جگہ سے بنا کر کے نماز کو پورا کرے اگر بات نہ کی ہو۔ اور از سر نو پڑھے
تو بہتر ہے مسئلہ اگر تشہد کے بعد حدث ہوا ہو تو کیا کرے وضو کرے اور سلام پھیرے مسئلہ
اگر کوئی شخص نماز میں سو جائے پھر احتلام ہو جائے یا نماز میں دیوانہ ہو جائے یا بیہوش
ہو جائے یا قہقہہ کے ساتھ ہنسے تو کیا کرے۔ وضو کر کے نماز سرے سے پڑھے مسئلہ اگر
کوئی شخص نماز میں قصداً بات کرے یا بھول کر تو نماز اُسکی باطل ہو گی یا نہیں۔ ہمارے
علماء کے نزدیک فاسد ہو جائیگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک بھول کر بات کرنے سے باطل نہو گی

ف یعنی کپڑے سر یا کندھے پر ڈال کر لٹکا رہنے دینا مکروہ ہے ۱۲ ف نماز میں زبان سے جواب سلام دینا مفسد نماز ہے ۱۲

اور عمداً اسے باطل ہوگی مسئلہ اگر کوئی تشہد کے مقدار بیٹھا پھر عمداً حدث کیا یا بات کی یا
ایسا کام کیا کہ جس سے نماز خراب ہو جاتی ہے اُس کا کیا حکم ہے۔ نماز فاسد نہوگی بلکہ پوری ہو
جائیگی مکروہ رہیگی مسئلہ اگر کوئی تیمم والا نماز میں پانی دیکھے تو تیمم اُس کا باطل ہوگا یا نہیں
اگر پانی پر قادر ہے تو باطل ہو جائیگا ہمارے علماء کے نزدیک اور امام شافعی کے دو قول ہیں
ایک سے باطل ہوگا اور دوسرے سے باطل نہوگا مسئلہ اگر کوئی تیمم والا بقدر تشہد کے آخر نماز
میں بیٹھے پھر پانی کو دیکھے یا مسح کی مدت تمام ہو جائے یا موزہ عمداً تھوڑا سا پاؤں سے کھینچے
یا اُمّی تھا اور کوئی سورت سیکھ لے یا برہنہ تھا کپڑا ملگیا یا اشارے سے نماز پڑھنے والا تھا
اور رکوع و سجود پر قادر ہوا یا صاحب ترتیب کو گذشتہ نماز یاد آئی یا امام پڑھے ہوئے کو حدث
ہوا اور اَن پڑھ کو خلیفہ کیا یا صبح کی نماز میں آفتاب نکل آیا یا جبیرہ مسح کیا ہوا زخم کے اچھے ہو
جانے سے گر پڑا یا عورت کو استحاضہ تھا اور نماز کا وقت نکل گیا یا جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت
آگیا تو ان کا کیا حکم ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان بارہوں صورتوں میں نماز باطل ہوگی
اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک باطل نہوگی یعنی نماز پوری ہو جائیگی ٭

باب قضاء الفوائت

فوت نمازوں کے مسائل

اگر کسی شخص کی کوئی نماز فوت ہوئی اور دوسری نماز کا وقت آگیا تو پہلے کونسی نماز پڑھے
اگر نماز کے وقت میں گنجائش ہے تو پہلے فوت نماز کو ادا کرے اگر وقت تنگ ہے تو پہلے
وقتی نماز پڑھے مسئلہ ترتیب نماز کے وجہوں سے ساقط ہوتی ہے تین وجہ سے ایک فراموشی
دوسری تنگی وقت کی۔ تیسری فوت شدہ نمازوں کا حد کثرت کو پہنچ جانا۔ اور حد
کثرت کو ہم بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ بھول جانے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص
نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اُس کو یاد آیا کہ صبح کی نہیں پڑھی ہے تو کیا کرے۔ اُس صبح کی نماز
کو پڑھے اور ظہر کی نماز کا اعادہ نہ کرے۔ اس کو بھول جانا کہتے ہیں۔ وقت کی تنگی

کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص نے عشا کی نماز نہیں پڑھی اور صبح کی نماز میں اُسکو یاد آیا
اور وقت میں تنگی ہوتی جاتی ہے تو کیا کرے۔ اگر وقت ایسا ہے کہ چھ رکعت نماز کی پڑھ سکتا
ہے تو ہنوز باقی ہے پہلے عشاء کی نماز پڑھے کیونکہ وہ تنگی وقت کی نہیں ہے اور اُسکے بعد
صبح کی نماز پڑھے۔ اگر وقت ایسا ہے کہ اتنی رکعتیں نہیں پڑھ سکتا ہے تو پہلے صبح کی نماز ادا کرے
پھر بعد طلوع آفتاب عشا کی پڑھے۔ اسکو وقت کی تنگی کہتے ہیں۔ اور کثرت کی صورت یہ ہے
کہ ایک شخص کی نمازیں فوت ہوئی ہیں اگر چھ سے کم ہوں تو اُن کو اُسی طرح ادا کرے
کہ جس طرح فوت ہوئی ہیں یعنی با ترتیب۔ لیکن اگر چھ ہوں تو ترتیب ساقط ہو جائیگی
جس کو چاہے پہلے پڑھے اور یہ قول امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کا ہے اور امام محمدؒ
کے نزدیک پانچ تک کثرت ہے تو جب پانچ نمازیں فوت ہوں تو ترتیب ساقط ہو جائیگی
لیکن امام زفرؒ کے نزدیک حد کثرت ایک مہینے کی نمازیں ہیں جب مہینے سے زیادہ ہوگی
تب ترتیب ساقط ہوگی۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ترتیب بالکل شرط نہیں ہے۔ اور
ابن ابی لیلیٰؒ کے دو قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ ایک سال تک ترتیب ساقط نہیں ہوتی
ہے اور جو ایک سال ہو جائے تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ کل
ترتیب ساقط ہو جاتی ہے

باب الاوقات التی یکرہ فیہا الصلوٰۃ

اُن وقتوں کے بیان میں کہ جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

کے وقت ہیں کہ جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ تین وقت ہیں۔ ایک سورج نکلنے کے وقت
دوسرے ٹھیک دوپہر کو۔ تیسرے آفتاب کے غروب ہونے کے وقت۔ اگر اُسی دن کی
عصر کی نماز کو غروب کے وقت ادا کرے تو جائز ہے۔ اور ان تینوں وقتوں میں سجدہ
تلاوت اور نماز جنازہ مکروہ تحریمیہ ہے اور قضا نماز جائز نہیں ہے۔ اور طواف کے بعد جو
نفل پڑھی جاتی ہیں وہ بھی جائز نہیں ہیں یہ وقت جو بیان ہوئے ان میں نماز ممنوع ہے

اور چھ وقت مکروہ ہیں۔ ایک یہ کہ صبح صادق ہونیکے بعد نماز صبح سے پہلے سوائے دو سنت کے اور نماز پڑھنا دوسرے صبح کی نماز کے بعد آفتاب کے بلند ہونے تک تیسرے بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک۔ چوتھے بعد غروب ہونے آفتاب کے اور پہلے نماز مغرب کے پانچویں جمعہ کے روز خطیب کے خطبہ پڑھنے کے وقت۔ چھٹے عید کے روز عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے ان چھ وقتوں میں نماز نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر قضا نماز کو ان وقتوں میں پڑھے تو کچھ ڈر نہیں ہے

باب النوافل والسنة

نفلوں اور سنتوں کا بیان

ہر نماز میں کے کے سنتیں ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ صبح کی نماز میں فرض سے پہلے دو رکعتیں ہیں ظہر میں فرض سے پہلے چار رکعتیں اور دو رکعتیں بعد فرض کے اور چار رکعتیں عصر کے فرض سے پہلے اور چاہے دو ہی پڑھے اور دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں عشاء کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں فرضوں کے بعد اور چاہے دو ہی رکعت پڑھے فرضوں کے بعد ان چار کی جگہ مسئلہ نماز نفل دن اور رات میں دو دو کر کے پڑھے یا چار چار کر کے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک رات دن میں چار چار کر کے اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک رات میں دو دو اور دن میں چار چار کر کے مگر امام شافعیؒ کے نزدیک دو دو کر کے پڑھے مسئلہ اگر کوئی شخص رات میں تطوع کی راہ سے آٹھ رکعتیں ایک سلام سے پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے بلا کراہت اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مکروہ ہے مگر ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا چاہئے مسئلہ قرآن پڑھنا فرض کی کے رکعتوں میں واجب ہے۔ دو میں باقی میں وہ مختار ہے۔ چاہے فاتحہ پڑھے اور چاہے تسبیح اور چاہے خاموش رہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک چاروں میں اور امام مالکؒ کے نزدیک تین میں۔ اور حسن بصریؒ

(مولوی احمد علی بہار ۱۲۱۰)

کے نزدیک ایک رکعت میں۔ اور ابو بکر اصم اور ابن عُلیہ کے نزدیک قرأت فرض نہیں ہے مسئلہ نماز نفل میں کے رکعتوں میں قرأت پڑھنا واجب ہی۔ کُل رکعتوں میں مسئلہ اگر کسی شخص نے نماز نفل شروع کی اور پھر فاسد کردی تو کیا کرے۔ اُن کی قضا میں دو رکعت پڑھے اور اسی طرح اس صورت میں کرے مثلاً چار رکعت نفل کی نیت کرکے نماز شروع کی پھر اوّل قعدے میں بیٹھا پھر کھڑا ہوکر بعد شروع شفعہ ثانیہ نماز فاسد کی تو بھی باتفاق واجب ہی کہ دو رکعت نماز قضا پڑھے مسئلہ اگر ایک شخص نماز نفل بیٹھکر پڑھتا ہے اور کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا ہے تو جائز ہی یا نہیں۔ جائز ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی شخص نماز نفل کو کھڑے ہو کر شروع کرے اور پھر بیٹھکر تمام کرے جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر عذر ہو تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مسافر ہی اور بیابان میں نماز کا وقت آگیا ہے اور اونٹ وغیرہ سے نیچے نہیں اُتر سکتا ہے تو نماز کیونکر پڑھے۔ دابہ پر فرض جائز نہیں لیکن نماز نفل پڑھنا دابہ پر جائز ہے دابہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو یا نہو رکوع وسجود اشارے سے ادا کرے واللہ اعلم

باب سجود السہو

سجدۂ سہو کے مسائل

سجدۂ سہو نماز پڑھنے والے پر اُس وقت واجب ہوتا ہی کہ نماز میں کوئی کچھ کم کرے یا کچھ زیادہ کرے اور آہستہ پڑھنے کی جگہ بلند پڑھے یا بلند پڑھنے کی جگہ آہستہ پڑھے اُس وقت سجدۂ سہو کرنا واجب ہوتا ہے مسئلہ سجدۂ سہو کیونکر کرے جب قعدۂ آخر میں تشہد کے مقدار بیٹھے ایک طرف سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کے کرے بعد اُسکے تشہد پڑھے اور سلام نماز کا پھیرے مسئلہ سجدۂ سہو اگر امام پر واجب ہو تو مقتدیوں پر واجب ہوتا ہے یا نہیں۔ مقتدیوں پر بھی واجب ہوتا ہے لیکن اگر امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدی

بھی کریں اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کریں مسئلہ اگر کسی نے نماز میں سہو کیا اور قعدۂ اولیٰ میں نہ بیٹھا اور بعد اسکے نماز ہی میں اُس کو یاد آیا کہ اوّل قعدے میں نہیں بیٹھا ہوں تو قعدے کی طرف پھرے یا نہ پھرے۔ غور کرنا چاہیئے کہ اگر ایسے وقت میں اُسکو یاد آیا ہی کہ بیٹھنے کے قریب ہی تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونیکے قریب ہی تو کھڑا ہو جائے اور نماز کو تمام کر کے سجدۂ سہو کرے مسئلہ اگر کسی کو اس طرح سہو ہوا کہ آخر کے قعدے میں نہ بیٹھا پانچویں رکعت کو کھڑا ہو جائے اور پھر اُسکو یاد آجائے پھر لوٹ کر بیٹھے یا نہیں اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا ہی تو نہ بیٹھے اور ایک رکعت اور پڑھے تو چھ نفل ہو جائیں گی اور فرض نہ ہونگی اور اگر اُس پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہی تو لوٹ کر بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کا کرے نماز اُسکی پوری ہو جائیگی۔ اور اگر چوتھی رکعت میں آخر کے قعدے میں بیٹھا اور ابھی سلام نہیں پھیرا ہے اور کھڑا ہو گیا اور گمان کیا کہ یہ قعدۂ اولیٰ ہے پھر پانچویں رکعت میں اُسکو یاد آیا کہ یہ قعدۂ آخر تھا اگر پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہی تو بیٹھکر قعدہ کرے اور سلام پھیرے۔ اور اگر پانچویں رکعت میں سجدہ کرلیا ہے تو ایک رکعت اُسکے ساتھ اور پڑھے تو چھ رکعتیں ہو جائیں پھر سلام پھیرے اس صورت میں چار فرض ہونگے اور دو نفل مسئلہ اگر کسی کو نماز میں شک پڑے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا دو کیا کرے۔ اگر یہ شک پہلے مرتبہ ہو تو نماز کو پھیرے اور اگر یہ شک بہت دفعہ ہوا تو گمان غالب پر بنا کرے اور اگر گمان غالب کسی طرف نہیں تو یقین پر بنا کرے یعنی کم کو اختیار کر کے نماز کو تمام کرے

باب صلوٰۃ المریض

مریض کی نماز کے مسائل

اگر کوئی شخص بیمار ہے کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو کس طرح پڑھے۔ بیٹھ کر پڑھے رکوع و سجود کے ساتھ مسئلہ اگر رکوع و سجود بھی نہیں کر سکتا ہے تو کیوں کر پڑھے

اشارے سے پڑھے مگر رکوع کیوقت سر کو جھکائے اور سجدے کیوقت اُس سے زیادہ جھکائے تاکہ رکوع و سجود میں فرق ہو جائے اور سجدے کیواسطے مُنھ کے سامنے کوئی چیز اسقدر بلند نہ رکھے کہ جسمیں جھکنا نہ پڑے بلکہ اُسی طرح اشارے سی سجدہ کرنا چاہیئے کہ جیسا بیان ہوا۔ یا کوئی شئے بلند سامنے رکھے جس پر جُھک کر سجدہ کرے **مسئلہ** اگر بیٹھ بھی نہیں سکتا ہے تو کیونکر پڑھے۔ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے اور سر اُٹھا کر رکوع و سجود کا اشارہ کر اور اگر نماز کو اشارہ سر سے بھی نہ پڑھ سکے تو موقوف رکھے اور چشم و ابرو اور دل کے اشارے سے نہ پڑھے **مسئلہ** اگر کوئی شخص کھڑے ہونے پر قادر ہے اور رکوع و سجود پر قادر نہیں ہے تو کیونکر نماز پڑھے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قیام لازم نہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک قیام لازم ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا تھا اور نماز ہی میں بیمار ہو گیا تو کیا کرے۔ نماز بیٹھکر تمام کرے مگر رکوع و سجود کے ساتھ اور اگر رکوع و سجود پر بھی قادر نہو تو اشارے سے پڑھے جیسا اوپر مذکور ہوا **مسئلہ** ایسے ہی اگر کسی بیمار نے بیٹھکر نماز شروع کی اور اُسی نماز میں کھڑے ہونے پر قادر ہو گیا تو کیا کرے یعنی اُسی نماز پر بنا کرے یا نہیں امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اُسی نماز پر بنا کر کے پورا کرے اور اگر اشارے سے پڑھتا تھا سرے سے پڑھے **مسئلہ** اگر کوئی شخص بیہوش ہوا اور بیہوشی سے نمازیں اُسکی فوت ہوئیں تو اُسکی قضا واجب ہوگی یا نہیں۔ دیکھیں کہ پانچ نمازیں فوت ہوئی ہیں یا پانچ سے کم اگر پانچ سے کم فوت ہوئی ہیں قضا واجب ہوگی اور اگر پانچ یا زیادہ فوت ہوئی ہیں تو قضا واجب نہوگی

باب سجدۃ التلاوۃ

سجدۂ تلاوۃ کے مسائل

قرآن میں سجدے ۱۴ جگہ ہیں۔ چودہ جگہ ایک سورۂ اعراف کے آخر میں۔ دوسرا سورۂ رعد میں تیسرا سورۂ نحل میں۔ چوتھا سورۂ بنی اسرائیل میں۔ پانچواں سورۂ مریم میں۔ چھٹا سورۂ حج

کے اوّل میں۔ ساتواں سورۂ فرقان میں آٹھواں سورۂ نمل میں۔ نواں سورۂ الم تنزیل میں۔ دسواں سورۂ صاد میں۔ گیارھواں سورۂ سجدہ میں۔ بارھواں سورۂ والنجم میں تیرھواں سورۂ اذا السماء انشقت میں۔ چودھواں سورۂ اقرأ باسم میں **مسئلہ** سجدۂ تلاوت کا کیا حکم ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک واجب ہے **مسئلہ** سجدۂ تلاوت کس پر واجب ہوتا ہے۔ پڑھنے والے پر اور سننے والے پر۔ سننے والا قرآن کے سننے کا قصد رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو **مسئلہ** اگر امام سجدے کی آیت پڑھے تو امام اور مقتدی پر واجب ہے کہ سجدہ کریں یا نہیں۔ واجب ہے۔ لیکن اگر امام سجدہ کرے تو مقتدی بھی کریں اور اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کریں اور اگر مقتدی آیت سجدے کی پڑھے تو نہ مقتدی پر واجب ہے نہ امام پر **مسئلہ** اگر کوئی شخص خارج از نماز سجدے کی آیت پڑھے تو اُن سننے والوں پر جو نماز پڑھتے ہوں سجدہ واجب ہے یا نہیں۔ باتفاق واجب ہے لیکن نماز سے باہر آکر سجدہ کریں۔ نہ کہ نماز میں **مسئلہ** اگر نماز میں سجدہ کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک نماز تو جائز ہے مگر وہ سجدہ سجدۂ تلاوت میں محسوب نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی **مسئلہ** اگر کوئی شخص سجدے کی آیت کو بار بار پڑھے تو ہر دفعہ کے پڑھنے پر سجدہ کرے یا نہیں۔ ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ بہت دفعہ پڑھے۔ اور ایسے ہی اگر کوئی شخص باہر نماز کے سجدے کی آیت پڑھے پھر اُٹھے اور نماز میں کھڑا ہو کر اُسی سجدے کی آیت کو پڑھے اور ایک سجدہ کرے جائز ہے یا نہیں۔ یہی ایک سجدہ کافی ہوگا دونوں کے پڑھنے میں اور لیکن اگر باہر نماز کے آیت سجدے کی پڑھی اور سجدہ کیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز میں کھڑا ہوا اور اُسی آیت سجدے کو پڑھا تو دوسرا سجدہ کرنا چاہیے اور وہ سجدہ کہ پہلے اس سے کیا ہے اس دوسرے سجدے کو کافی نہ ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی چاہے کہ سجدۂ تلاوت ادا کرے تو کیونکر کرے۔ تکبیر کہے اور بے ہاتھ اُٹھائے سجدہ کرے اور تکبیر کہہ کر سر اُٹھائے اور نہ تشہد کے واسطے بیٹھے اور نہ سلام کہے اور وہ دعا

کہ سجدے کے واسطے آئی ہے پڑھے

باب صلوٰۃ المسافر

مسافر کی نماز کے مسائل

وہ سفر کون سا ہے کہ جس میں احکام شرع کے بدل جاتے ہیں۔ کوئی شخص اپنے شہر سے اُس جگہ جانیکا قصد کرے کہ اُسکے شہر سے تین رات دن کی راہ ہو یا زیادہ لدے ہوئے اونٹ کی رفتار سے یا پیادہ میانہ چال سے اور کشتی کہ جو پانی میں چلتی ہی حکم اُسکا یہ نہیں بلکہ متوسط چال کی کشتی تین شب و روز میں جتنی دور جاسکے اُتنی مسافت سفر دریا میں معتبر ہوگی مسئلہ مسافر کو فرض کے پڑھنے چاہئیں۔ چار فرض والی نماز کے دو فرض پڑھنا چاہئیں دو سے زیادہ جائز نہیں۔ اگر کوئی چار رکعتیں پڑھے تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر پہلے قعدے میں بیٹھا ہے تو دو فرض ہونگے اور دو نفل ہمارے علما کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک چاروں رکعتیں فرض ہونگی۔ اور اگر پہلے قعدے میں نہیں بیٹھا ہے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک چاروں رکعتیں نفل ہونگی اور امام محمدؒ کے نزدیک باطل ہو جائیگی مسئلہ مسافر دو رکعتیں کب سے شروع کرے جب شہر کی آبادی سے علحدہ ہو جائے مسئلہ مسافر کے چیز سے مقیم ہو جاتا ہی تین چیز سے ایک یہ کہ کسی شہر میں پندرہ روز رہنے کی نیت کرے دوسرے مقیم امام کی اقتدا کرنے سے تیسرے جب اپنے شہر میں پہنچے خواہ نیت پندرہ روز کی کرے یا نہ کرے غرض ان تینوں جگہ چار رکعتیں پڑھے ۱ور اگر کسی شہر میں پندرہ روز سے ٹھہرنیکی نیت کم کریگا تو مقیم نہوگا مسئلہ اگر کوئی مسافر کسی شہر میں پہنچے اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے اور کہتا ہے کہ آج جاؤں گا یا کل اور برسوں رہے تو نماز کس طرح پڑھے۔ دو ہی رکعت پڑھے اگرچہ برسوں رہے مسئلہ اگر لشکر اسلام دار الحرب میں پہنچا اور پندرہ روز رہنے کی نیت کی تو مقیم ہوگا یا نہیں ۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مقیم نہوگا۔ اور امام ابو یوسفؒ

کے نزدیک اگر خیموں وغیرہ میں رہیگا تو نیت اقامت کی درست نہوگی اور اگر شہر پناہ میں
اُتریگا تو درست ہوگی اور امام زفرؒ کے نزدیک اگر لشکر اسلام کو کوئی قوّت و شوکت ہو تو
چار رکعتیں پڑھے ورنہ دو یعنی مسافر رہیگا مسئلہ مقیم کو مسافر کے ساتھ نماز میں اقتدا
کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے لیکن جب مسافر مقیموں کی امامت کرے تو دو رکعت پڑھکر
سلام پھیر دے اور مستحب ہی کہ اُن مقیموں سے کہدے کہ نماز اپنی پوری کرلو میں مسافر
ہوں مسئلہ اگر کوئی مقیم مسافروں کی امامت کرے تو کے رکعتیں پڑھے مقیم امام
چار رکعتیں پڑھے اور مسافر بھی اُسکی متابعت میں چار رکعتیں پڑھے مسئلہ ایک
شخص کا گھر ایک شہر میں تھا پھر وہاں سے نقل کرکے دوسرے شہر میں جاکر مقیم ہوا پھر
اس دوسرے شہر سے چلکر مسافر ہوا اور پہلے شہر میں جہاں اُس کا گھر تھا پہنچا وہ مقیم
ہوگا یا نہیں۔ وہ مسافر ہی یعنی دو ہی رکعت پڑھے جبتک اپنے دوسرے شہر میں پہنچے
مسئلہ اگر کوئی مسافر مکّہ اور مِنا میں پندرہ روز رہنے کی نیت کرے تو نماز میں قصر کرے
یا نہیں۔ قصر کرے یعنی دو ہی رکعت پڑھے کیونکہ یہ نیت اقامت کی درست نہیں ہے
یعنی مکّہ اور مِنا دو چیزیں ہیں۔ پندرہ دن کی نیت ایک جگہ ہونی چاہیئے مسئلہ اگر ایک
شخص کی کچھ نمازیں اپنے شہر میں فوت ہوئیں سفر میں چاہتا ہے کہ اُنکی قضا کرے
تو کے رکعتیں پڑھے۔ چار رکعتیں پڑھے اور ایسے ہی اگر کسی کی سفر میں نمازیں فوت ہوئی
ہیں تو حضر میں دو رکعت سے اُنکی قضا کرے مسئلہ گنہگار اور مطیع سفر کی رخصت میں
یکساں ہیں یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک یکساں ہیں یعنی دونوں کو قصر کرنا چاہیئے
گنہگار وہ ہی کہ رہزنی کرے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچائے اور مطیع اُسکو کہتے ہیں کہ
تجارت کیواسطے سفر کرے یا حج کیلیے مسئلہ دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں فعلاً
جائز ہی اور وقتاً جائز نہیں فعلاً کیونکر ہے۔ جیسے کہ ظہر کی نماز آخر وقت میں پڑھیں اور
عصر کی نماز کو اوّل وقت میں پڑھکر دونوں کو ایک جگہ جمع کریں اور وقتاً وہ ہی کہ ظہر کے

وقت میں عصر کی نماز پڑھیں جائز نہیں ہی مگر عرفات اور مزدلفہ میں کہ عرفات میں عصر کی نماز کو ظہر کیوقت میں پڑھین جائز ہی۔ از مترجم۔ اسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو جمع کرنیکا عشا کے وقت میں حکم ہے مسئلہ کشتی میں نماز بیٹھکر پڑھنا جائز ہی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اگرچہ کھڑے ہونیکی قوت رکھتا ہو۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ مگر عذر کے ساتھ

باب صلوٰۃ الجمعۃ

جمعے کی نماز کے مسائل

نماز جمعے کی کے شرطوں سے واجب ہی پانچ شرطوں سے۔ ایک یہ کہ شہر جامع ہو چاہیے دوسرے بادشاہ صاحب حکم جمعے کو قائم کرے تیسرے جماعت چوتھے خطبہ پانچویں وقت ظہر خطیب کو چاہیئے کہ دو خطبے پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھکر علیحدگی ظاہر کرے مسئلہ خطبہ بیٹھکر پڑھے یا کھڑے ہوکر کھڑے ہوکر باوضو مسئلہ اگر خطیب فقط خدا تعالے کے ذکر ہی پر کفایت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں جب تک خطبہ دراز نہ پڑھے بلکہ اتنا کہ لوگ اُس کو خطبہ کہیں مسئلہ اگر خطیب بیٹھکر بے وضو خطبہ پڑھے تو جائز ہے یا نہیں جائز ہی مگر کراہت کے ساتھ مسئلہ نماز جمعے کی جماعت کیواسطے کتنے آدمی چاہئیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کم سے کم سوائے امام کے تین شخص ہوں اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سوائے امام کے دو شخص مسئلہ جمعے کی نماز میں قرأت بلند پڑھے یا آہستہ اور سورۃ معین پڑھے یا جونسی چاہے۔ قرأت بلند پڑھے اور سورۃ معین کرکے نہ پڑھے جہاں سے چاہے قرآن میں سے پڑھے مسئلہ مسافروں اور غلاموں اور بیماروں اور عورتوں پر جمعہ واجب ہی یا نہیں۔ انپر جمعہ واجب نہیں ہی لیکن اگر حاضر ہوں تو سب کے ساتھ جمعہ پڑھیں وقت کے فرض سے ادا ہو جائیگے یعنی ظہر سے

ف عرفات کی تخصیص اور مزدلفہ کی تصریح ہم نے صاف کی ۱۲ ف اس کتاب میں پانچ ہی شرطیں لکھی ہیں اور کتب میں [illegible]

اگر کوئی مسافر یا بیمار یا غلام جمعہ کی اقامت کرے تو جائز ہے یا نہیں - جائز ہے مسئلہ
اگر کوئی شخص جمعہ کے روز ظہر کی نماز گھر پر پڑھے پھر اُس نے قصد کیا کہ میں جمعے کی نماز
پڑھوں اور امام ہنوز نماز میں ہی تو اُسکی ظہر کی نماز کا کیا حکم ہی - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک
جس وقت جامع مسجد کیطرف چلیگا فوراً نمازِ ظہر اُس کی فاسد ہو جائیگی اور امام
ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک نماز ظہر اُسکی فاسد نہ ہوگی جبتک نمازِ جمعہ میں شریک
نہو گا - اور مکروہ ہے معذوروں کو کہ ظہر کی نماز کو جمعہ کے روز جماعت سے پڑھیں اسی
طرح قیدیوں کو جماعت کرنا مکروہ ہے چاہیئے کہ ہر شخص نماز اپنی الگ الگ پڑھے مسئلہ
اگر کوئی شخص امام کو جمعے کی نماز میں پائے تو کیا کرے - اُسکے ساتھ نماز جمعہ کی ادا کرے
یعنی دو رکعت اور اگرچہ سجدے یا تشہد میں ملے تو دو ہی رکعت جمعہ کی تنہا پڑھے
اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر امام کیساتھ ایک رکعت پائے یا زیادہ تو جمعہ کی نماز ادا کرے
اور اگر نہ ملے تو چار رکعتیں ظہر کی پڑھے امام کی تحریمہ کے ساتھ - اور لوگونکو چاہیئے کہ جمعہ کے
روز جس وقت اوّل اذان سنیں خرید و فروخت کو ترک کریں اور جمعہ کی نماز کیطرف متوجہ
ہوں مسئلہ جب خطیب جمعہ کے روز خطبے کیواسطے اُٹھے تو اور لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے
خاموش رہیں اور نماز نہ پڑھیں جبتک خطیب خطبے سے فارغ نہو جائے - اور
جب خطیب منبر پر جائے تو مؤذن اُسکے سامنے نماز کی اذان کہے اور جب خطبے
سے فارغ ہو تو اقامت کہے پھر نماز جمعہ کی پڑھیں -

باب العیدین

عید کی نماز کے مسائل

مسلمانوں کیواسطے عید الفطر میں مستحب کیا ہی - صبح کو عیدگاہ میں حاضر ہونے سے پہلے
کچھ کھائیں اور غسل کریں اور عمدہ لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں اگر میسر ہو - پھر عیدگاہ کو
جائیں - مسئلہ عید الفطر کے روز عیدگاہ کی راہ میں آواز سے تکبیر کہیں یا نہیں امام

ابو حنیفہؒ کے نزدیک تکبیر بجہر نہ کہیں اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک
کہیں مسئلہ عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے
علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ عید کی نماز کا وقت کب ہوتا ہے۔ جب وقت
آفتاب بلند ہو کر اُس پر نظر نہ ٹھہرے۔ کبتک رہتا ہے۔ زوال سے پہلے تک مسئلہ
عید کی نماز کی کے رکعتیں ہیں۔ دو رکعت اور امام ہر رکعت میں جو سورۃ چاہے با آواز
بلند پڑھے۔ عید کی نماز میں امام کے تکبیریں کہے۔ بقول عبداللہ بن مسعودؓ کے نو
تکبیریں کہے پانچ تکبیریں اوّل رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں۔ جب امام
عید کی نماز ادا کرنیکا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ پہلے تکبیر تحریمہ کہے اسکے بعد تین تکبیریں
اور کہے بعد اُسکے قرآن پڑھے یعنی فاتحہ اور کوئی سورۃ۔ پھر تکبیر کہے اور رکوع میں جائے
تو اوّل رکعت میں پانچوں تکبیریں ہو جائیں گی جب ایک رکعت پڑھ چکے تو دوسری
رکعت کو قرآن مجید سے شروع کرے۔ جب قرأت پڑھ چکے تین تکبیریں کہے پھر چوتھی
تکبیر کہکر رکوع میں جائے تو دوسری رکعت میں مع تکبیر رکوع کے چار ہو جائیں گی
تو دونوں رکعتوں کی مِلکر نو تکبیریں ہو جائیں گی۔ یہ قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور عبداللہ
ابن عباسؓ کے تین قول ہیں ایک قول یہ کہ بارہ تکبیریں کہے سات پہلی میں اور
پانچ دوسری میں۔ اور قول دوسرا یہ ہے کہ تیرہ تکبیریں کہے سات پہلی میں اور
چھ دوسری میں اور قول تیسرا یہ ہے کہ پندرہ تکبیریں کہے آٹھ پہلی میں اور سات دوسری
میں۔ اس صورت میں ہر رکعت میں چھ تکبیریں زیادہ ہونگی۔ اور قول امیرالمؤمنین علیؓ
کا یہ ہے کہ عید الفطر میں گیارہ تکبیریں کہے چھ اوّل میں اور پانچ دوسری میں تو ہر رکعت
میں چار زیادہ ہوں گی مسئلہ پہلے تکبیر کہے یا قرآن مجید پڑھے۔ عبداللہ بن مسعودؓ کا
قول ہے کہ پہلی رکعت میں تکبیریں کہے پھر قرأت کرے اور دوسری رکعت میں پہلے
قرآن پڑھے پھر تکبیریں کہے اور اسکو توالی بین القرأتین کہتے ہیں۔ اور امیرالمؤمنین

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ دونوں رکعتوں میں پہلے قرآن پڑھے پھر تکبیریں کہے۔ اس کو توالی بین التکبیر والقراۃ کہتے ہیں۔ اور عبداللہ بن عباسؓ کا قول یہ ہی کہ دونوں رکعتوں میں پہلے تکبیریں کہے پھر قرآن پڑھے۔ اس کو توالی بین القراۃ والتکبیر کہتے ہیں۔ مسئلہ۔ پہلے تکبیریں کہے یا سبحانک اللہم وبحمدک پڑھے۔ پہلے سبحانک اللہم وبحمدک پڑھے پھر تکبیریں کہے پھر اعوذ پڑھے۔ پھر قرآن پڑھے یعنی اعوذ تکبیرات کے پیچھے اور قرأت سے پہلے پڑھے۔ اور امام ابو یوسفؒ کے قول میں یوں ہی کہ پہلے سبحانک اللہم وبحمدک اور اعوذ پڑھے پھر تکبیریں کہے پھر قرآن پڑھے۔ اور امام اوزاعیؒ کا قول یہ ہی کہ پہلے تکبیریں کہے پھر سبحانک اللہم وبحمدک پڑھے پھر اعوذ اُسکے بعد قرآن پڑھے مسئلہ خطبہ پہلے نماز کے پڑھے یا نماز کے بعد نماز کے بعد دو خطبے پڑھے اور اُن میں لوگوں کو صدقہ فطر کے احکام سنائے مسئلہ اگر کسی شخص کی عید کی نماز فوت ہوئی یعنی عیدگاہ میں اُس وقت پہنچا کہ نماز سے لوگ فارغ ہو چکے وہ شخص قضا کرے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قضا واجب نہیں ہی۔ اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک قضا واجب ہوگی مسئلہ اگر ابر وغیرہ سے چاند چھپا رہا اور لوگوں نے نہیں دیکھا۔ اور بعد زوال کے لوگ چاند دیکھنے کی گواہی دیں تو اُس روز نماز پڑھیں یا نہیں۔ اُس دن نہ پڑھیں بلکہ دوسرے روز پڑھیں اور اگر دوسرے روز کوئی عذر ایسا ہو کہ جیسے پانی کا متواتر برسنا یا اور کوئی خوف پیدا ہو جائے تو تیسرے روز نماز پڑھیں یا نہیں۔ نہ پڑھیں مسئلہ عید الضحیٰ میں لوگوں کیواسطے مستحب کیا ہی غسل کریں نئے کپڑے پہنیں اور خوشبو لگائیں اور کھانے میں دیر کریں یعنی نماز سے فارغ ہو کر کھائیں اور عیدگاہ میں نماز پڑھیں مسئلہ عید الضحیٰ میں عیدگاہ کی راہ میں تکبیر کہتے ہوئے جائیں یا نہیں۔ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ تکبیر بجہر کہتے ہوئے جائیں مسئلہ عید الضحیٰ میں کے رکعتیں پڑھیں۔ دو رکعتیں پڑھیں مثل عید الفطر کے بعد نماز کے دو خطبے پڑھیں اور خطیب کو چاہیئے کہ لوگوں کو قربانی کرنا اور اُسکے احکام سُنائے اور ایام تشریق کی

ف [illegible]

ف فتویٰ اسی پر ہے ۱۲

تکبیریں اگر عید الضحیٰ کے روز کوئی عذر ہو جائے کہ اُس روز نماز نہ پڑھ سکیں تو دوسرے روز پڑھیں
اور اگر دوسرے روز بھی کوئی عذر ہو تو تیسرے روز پڑھیں اور اگر تیسرے روز بھی کوئی عذر ہو تو
چوتھے روز نہ پڑھیں **مسئلہ** ایام تشریق کی تکبیریں کس روز سے شروع کریں - امیر المومنین
حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ متفق ہیں کہ نویں تاریخ ذی الحجہ
کی صبح سے شروع کریں لیکن ختم میں اختلاف رکھتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ وہ
آٹھ نمازیں ہیں جن میں تکبیر کہیں یعنی نویں کی صبح کو شروع کریں دسویں یعنی عید کے روز
عصر کے وقت ختم کریں اور یہ قول امام اعظم ابو حنیفہؒ کا مختار ہے - اور امیر المومنین علیؓ کا
ارشاد ہے کہ تیرہویں تاریخ کی عصر کو ختم کریں اور یہ تیئیس ۲۳ نمازیں ہیں اور اس قول کو امام
ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے اختیار کیا ہے - اور امیر المومنین عمرؓ کے دو قول ہیں ایک میں
بائیس ۲۲ نمازیں ہیں اور ایک میں تیئیس ۲۳ - اور امیر المومنین عثمان غنیؓ کا اختتام میں کوئی قول
نہیں ہے اور قول اور صحابہ کا مانند عبداللہ ابن عباسؓ اور عبداللہ ابن عمر اور زید
ابن ثابت اور عائشہؓ کا یہ ہے کہ عید کے روز ظہر سے شروع کریں لیکن اختتام میں
اختلاف کرتے ہیں عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ تیرہویں تاریخ کی صبح کو تمام کریں
اور یہ پندرہ نمازیں ہوئیں اور عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ تیرہویں کی ظہر کو ختم کریں
یہ سولہ ۱۶ نمازیں ہوئیں اور زید ابن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ تیرھویں کی عصر کو ختم کریں اور یہ سترہ
نمازیں ہوئیں اور حضرت عائشہؓ کا اختتام میں کوئی قول نہیں ہے **مسئلہ** تکبیر کیونکر کہے
یوں کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد **مسئلہ** تکبیرات ایام تشریق
کے وجوب کی کئی شرطیں ہیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پانچ ہیں ایک مقیم ہونا دوسرے
شہر جامع تیسرے جماعت چوتھے جماعت مستحب پانچویں نماز فرض کا ہونا چاہیے اور نماز
نفل اور نماز قضا نہ ہو - اور جماعت مستحب وہ ہے کہ جماعت مردونکی ہو نہ عورتوں کی اور
امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک کوئی سی نماز پڑھے اُس پر واجب ہوگا کہ تکبیر کہے

باب صلوٰۃ الکسوف

سورج گہن کی نماز کے مسائل

سورج گہن میں نماز کیوں کر پڑھیں۔ امام جماعت کیساتھ دو رکعت نماز پڑھے مثل نفل کے۔ اور ہمارے علماء کے نزدیک ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہر رکعت میں دو رکوع کرے اس طرح کہ پہلے رکوع کرے پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو پھر قرآن پڑھے اور پھر رکوع کرے مسئلہ۔ سورج گہن کی نماز میں قرأت بلند پڑھے یا آہستہ۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک آہستہ۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک بلند پڑھے مسئلہ قرأت کو طول دے یا اختصار کرے۔ باتفاق قرأت کو طول دے۔ اور جب نماز سے فارغ ہو تو دعا کرے یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے مسئلہ سورج گہن میں امامت کون کرے۔ جمعہ کا امام امامت کرے مسئلہ چاند گہن میں جماعت ہے یا نہیں۔ چاند گہن میں جماعت نہیں ہے ہر شخص تنہا نماز پڑھے اور ہر دو گہن میں خطبہ نہیں ہے

نہ جہری آواز سے ۱۲

باب صلوٰۃ الاستسقاء

مینہ کی نماز کے مسائل

مینہ کی طلب میں نماز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہیں ہے فقط دعا کریں اور استغفار کریں۔ اور اگر الگ الگ نماز پڑھیں تو جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جماعت سے نماز پڑھیں اور امام قرأت کیساتھ دو رکعت پڑھے پھر خطبہ پڑھے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کرے مسئلہ امام دعا پڑھنے میں چادر پھیرے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک چادر پھیرے اور قوم کے لوگ چادر نہ لوٹیں اور اہل ذمہ استسقاء میں شامل نہوں۔

باب قیام شہر رمضان

رمضان کی تراویح کا بیان

جاننا چاہیئے کہ رمضان میں لوگوں کے واسطے مستحب کیا ہے نماز عشاء کے بعد جمع ہوں

اور امام انکے ساتھ پانچ ترویحہ پڑھے یعنی بیس رکعت اور ہر ترویحہ یعنی چار رکعت کے بعد سلام پھیرا اور ہر دو ترویحہ کے درمیان میں بقدر ایک ترویحہ کے بیٹھکر آرام کریں اور بعد ترویح کے جماعت سے وتر پڑھیں اور وتر جماعت سے پڑھنا سوائے رمضان کے اور دنوں میں جائز نہیں ہے

باب صلوٰۃ الخوف

خوف کی نماز کے مسائل

جسوقت لوگوں کو دار الحرب وغیرہ میں خوف زیادہ ہو اور نماز کا وقت آجائے تو امام کو چاہیے کہ سب مسلمانوں کے دو گروہ کرے اور ایک گروہ کو دشمن کے مقابلہ میں کھڑا کرے اور دوسرا گروہ امام کے ساتھ اقتدا کرے یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت مع دونوں سجدوں کے پڑھے۔ پھر دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر دشمن کے مقابلے میں جا کر کھڑا ہو اور پہلا گروہ جو دشمن کے مقابلے میں کھڑا تھا آئے اور امام کے ساتھ اقتدا کرکے ایک رکعت مع دو سجدوں ادا کرے اور جب امام نماز کا سلام پھیرے یہ گروہ سلام نہ پھیرے اور کھڑا ہو کر دشمن کے مقابلے میں جائے اور وہ گروہ جو ایک رکعت پڑھ چکا ہی پھر آئے اور ایک رکعت مع دو سجدوں کے تنہا پڑھے بے قرأت کے اور تشہد میں بیٹھکر سلام پھیرے اور پھر دشمن کے مقابلے میں جاکر قیام کرے پھر دوسرا گروہ واپس آئے اور ایک رکعت مع دو سجدوں کے پڑھے مگر قرأت کے ساتھ اور تشہد میں بیٹھکر سلام پھیرے۔ مسئلہ اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہوں تو نماز کیونکر پڑھے۔ جس طرح پہلے گروہ نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تھی اسی طرح امام کیساتھ دو رکعتیں پڑھے۔ اور اسی طرح دوسرا گروہ بھی پڑھے مسئلہ اگر مغرب کی نماز ہو تو کیونکر پڑھیں۔ پہلا گروہ امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور دوسرا ایک رکعت مسئلہ اس نماز میں وہ لوگ جو دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہیں اگر دشمن حملہ کرے تو نہ لڑیں یا نہ لڑیں اگر لڑینگے تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ ہاں اگر خوف سخت ہو تو سواری پہ نماز پڑھیں بلا جماعت کے جس طرف کو قادر ہوں اور رکوع و سجود اشارہ سے کریں

باب الجنائز

جنازہ کے مسائل

جس وقت کوئی شخص موت کے قریب پہنچے توکیا کرنا چاہیئے۔ قبلے کی طرف مُنھ کریں اور سیدھی کروٹ پر لٹائیں اور کلمۂ شہادت تلقین کریں۔ اور جب مر جائے تو ٹھوڑی اور آنکھیں اُسکی کپڑے کی پٹی سے باندھیں۔ اور جب غسل دیا چاہیں تو تختے پر لٹائیں اور ستر عورت کا کپڑے سے پوشیدہ کریں اور کپڑے اُسکے اُتاریں اور وضو کرائیں مگر کلی نہ کرائیں اور ناک میں بھی پانی نہ ڈالیں پھر پانی اُسکے اوپر بہائیں اور تختے کو خوشبودار کریں طاق مرتبہ یعنی لوبان وغیرہ کے بخور سے۔ اور غسل کے پانی میں بیری کی پتی یا اشنان کو جوش کریں اگر بیری کی پتی اور اشنان نہوں تو فقط خالص پانی پر اختصار کریں اور سر اور ڈاڑھی کو گل خیرو کے پھولوں سے دھوئیں پھر بائیں کروٹ لٹائیں اور پانی بہائیں یہانتک کہ پانی نیچے مُردے کے پہنچے پھر سیدھی کروٹ بدل دیں اور اُسی طرح غسل دیں کہ پانی مردے کے نیچے پہنچے پھر سہارا دے کر بٹھائیں اور اُسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ نیچے کو سوتیں اور جو کچھ براز وغیرہ خارج ہو اُسکو صاف کرکے صرف اُسی جگہ کو دھوئیں اور غسل دوبارہ کی ضرورت نہیں ہمارے علما کا یہی مذہب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک دوبارہ غسل دیں اور اُسکے جسم کو کپڑے سے خشک کرکے کفن دیں اور تینوں علمار کے نزدیک سر اور ڈاڑھی اور کفن میں حنوط لگائیں یعنی خوشبو۔ اور امام زفرؒ کے نزدیک اُن عضووں پر لگائیں کہ جو سجدے میں زمین پر لگتے ہیں یعنی پیشانی اور ناک اور دونوں گھٹنے اور دونوں ہاتھ اور دونوں قدم پر مسئلہ مرد کے کفن میں سنت کیا ہے۔ مرد کیواسطے کفن میں تین کپڑے سنت ہیں ایک ازار[۵] دوسرے کفنی تیسرے لفافہ اور اگر دو ہی کپڑوں پر کفایت کریں یعنی ایک چادر جس کو ازار کہتے ہیں اور کفنی پر تو بھی جائز ہے مسئلہ کفن کیونکر پہنانا چاہیئے پہلے بائیں جانب سے لپیٹیں پھر داہنی طرف سے اور اگر کفن کے منتشر ہونیکا خوف ہو تو بند

[۵] ازار اور لفافہ سے اعتزلی دونوں چادریں مراد ہیں ۱۲

باندھ دیں مسئلہ عورت کو کئے کپڑے کفن کے دینا چاہئیں پانچ کپڑے ازار اور کفنی اور
دامنی اور سینہ بند اور لفافہ مسئلہ درازی اُنکی کسقدر ہونی چاہیئے۔ ازار سر سے پاؤں
تک کفنی مونڈھے سے گھٹنے کے نیچے تک اور لفافہ ازار سے لمبا ہونا چاہیئے اور اگر عورت کو
تین ہی کپڑے دیں تو بھی جائز ہے اور دامنی کو کفنی کے اوپر اور ازار و لفافیکے نیچے رکھیں اور
اُسکے بالوں کو اُسکے سینے پر کریں اور مُردیکے بالوں میں کنگھی نہ کریں اور نہ مُردے کی ڈاڑھی میں
کنگھی کریں نہ اُسکے ناخن تراشیں نہ مونچھ تراشیں اور کفن میں خوشبو بسائیں مُردے کے
کفنانے سے پہلے اور کفن دینے کے بعد نماز پڑھیں مسئلہ سب سے بہتر مُردے کی امامت
کیواسطے کون شخص ہے سب سے بہتر سلطان اُس کے بعد محلے کی مسجد کا امام
اُسکے بعد میّت کا ولی۔ اگر بادشاہ اور ولی موجود نہوں اور نماز پڑھ لیجائے پھر ولی
حاضر ہووے تو نماز پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ اُسکو پھیرنا جائز ہے اور اگر ولی نے نماز پڑھ
لی تو اُسکے بعد کسی شخص کو نماز کا اعادہ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر مُردے کو دفن کر دیا اور نماز نہ
پڑھی تو کیا کریں۔ اُسکی قبر پر نماز پڑھیں تین روز تک مسئلہ نماز جنازہ کی کیونکر پڑھیں
امام امامت کرے اور چار تکبیریں کہے پہلی تکبیر میں حمد و ثنا پڑھے اور دوسری میں فخر
عالم علیہ السلام پر درود بھیجے اور تیسری میں مُردے کے واسطے اور تمام مسلمانوں کے
واسطے دعا کرے اور چوتھی تکبیر کہکر سلام پھیرے مسئلہ نماز جنازہ اُس مسجد میں کہ جس
میں نماز جماعت سے پڑھتے ہیں پڑہنا جائز ہے یا نہیں۔ مکروہ ہے پڑھنا نہ چاہیے مسئلہ
جنازہ کو کیونکر اُٹھانا چاہیئے۔ ہمارے علماء کے نزدیک چارپائی وغیرہ کے چاروں پائے
پکڑ کر اُٹھائیں۔ اور جنازے کے پیچھے اور داہنے بائیں چلیں اور جنازے کو لیکر دوڑیں نہیں
بلکہ جلد چلیں اور آہستہ چلنا بھی جائز ہے مسئلہ جب قبر پر پہنچے تو پہلے کیا کریں پہلے
جنازہ رکھیں پھر بیٹھیں اور جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور قبر کو لحد نما بنانا بہتر ہے اور
مُردے کو اُتاریں اور منہ اُس کا قبلے کی طرف کریں اور جو مُردے کو دو ہزار درم کا قرضہ

چاہیئے کہ بسم اللہ علی ملۃ رسول اللہ کہے اور کفن کے بند کھولدیں اور اینٹیں کھڑی کریں مسئلہ پکی اینٹیں اور لکڑی کے تختے جائز ہیں یا نہیں مکروہ ہیں لیکن نل یعنی بانس لگانا جائز ہے مسئلہ قبر کو کس شکل پر بنائیں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے مسئلہ اگر بچہ پیدا ہوا اور مر گیا تو اس کو غسل دیں اور نماز پڑھیں یا نہیں اگر پیدا ہونیکے بعد آواز کی ہو تو نام اُسکا رکھیں اور غسل دیں اور نماز پڑھیں اور اگر پیدا ہونے کے بعد آواز نہ کی ہو تو نام نہ رکھیں اور غسل نہ دیں اور کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں

باب الشہید

شہید کے مسائل

شہید کون ہے ۔ وہ ہے کہ جس کو کافروں نے مارا ہو یا میدان جنگ میں کشتہ پائیں اور نشان کشتگی کے موجود ہوں یا مسلمانوں نے ظلم سے مارا ہو اور اُسکے مار ڈالنے میں قصاص واجب ہے اور دیت یعنی خون بہا واجب نہو مسئلہ شہید کو غسل دیں یا نہیں اور نماز پڑھیں یا نہیں ۔ ہمارے علما کے نزدیک غسل ندیں اور نماز پڑھیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک نہ غسل دیں نہ نماز پڑھیں ۔ اور امام حسن بصریؒ کے نزدیک غسل بھی دیں اور نماز بھی پڑھیں مسئلہ اگر کوئی جنب شہید ہووے تو اُسکو غسل دیں یا نہیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک غسل دیں ۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نہ دیں مسئلہ شہید کا خون دھوئیں یا نہیں ۔ نہ دھوئیں اور کپڑے بھی نہ اُتاریں مگر ہتھیار کھول لیں اور اگر پوستین چرمی ہو تو اُتار لیں اور جو چیز کفن کی جنس سے نہو وہ بھی علیحدہ کر دیں اور اگر مرتث ہووے تو اُس کو غسل دیں یا نہ دیں غسل دیں ۔ اور مرتث وہ ہے کہ زخم لگنے کے بعد کچھ کھائے پیے یا علاج کیا جائے یا میدان جنگ سے زندہ گھر کو پہنچے یا اتنا جیتے کہ ایک نماز کا وقت اُسپر گزرے مسئلہ اگر کوئی شخص وجوب قصاص بائیں جانب سے پڑھیے غسل دیں اور نماز پڑھیں یا نہیں غسل بھی دیں اور نماز بھی پڑھیں

مسئلہ اگر کوئی شخص بغاوت اور راہزنی کے سبب سے مارا جائے تو اُس کو غسل دیں اور نماز پڑھیں یا نہیں۔ نہ غسل دیں نہ نماز پڑھیں۔

باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ

کعبے میں نماز پڑھنے کے مسائل

نماز خانۂ کعبہ میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علمار کے نزدیک فرض و نفل دونوں جائز ہیں۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک نفل جائز ہیں۔ اور فرض جائز نہیں **مسئلہ** اگر کوئی امام خانۂ کعبہ کے اندر امامت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر جس کسی کی پیٹھ امام کے مُنھ کی طرف ہوگی تو اُس کی نماز نہیں ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی امام مسجد حرام میں یعنے حرم کعبہ میں امامت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ کعبہ کے گرد اگر دحلقہ کر کے کھڑے ہوں اور اُنہیں کچھ لوگ کعبے سے ملے ہوئے ہوں تو بھی جائز ہے مگر امام کی طرف نہوں **مسئلہ** کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علمار کے مذہب میں جائز ہے مگر مکروہ ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں۔

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ کس کس پر واجب ہے۔ آزاد ہو اور مسلمان ہو اور بالغ ہو اور عاقل ہو اور مالک ہو پوری نصاب کا اور ایک سال پورا گذر گیا ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی **مسئلہ** لڑکے اور دیوانے اور مکاتب پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں۔ ہمارے علمار کے نزدیک واجب نہیں ہے مگر امام شافعی کے نزدیک لڑکے اور دیوانے پر واجب ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی شخص مالدار ہے اور قرضدار بھی ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اس مسئلے کی دو صورتیں ہیں پہلی صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ مثلاً کسی کے پاس ہزار درم ہیں یا گیارہ سو اور ہزار درم کا قرضدار ہے تو زکوٰۃ واجب نہوگی دوسری صورت یہ ہے کہ اُسکے پاس بارہ سو درم ہیں اور ہزار درم کا قرضدار ہے

توہزار درم قرضدار کے چھوڑ کر دو سو درم کی زکوٰۃ پانچ درم واجب ہونگے مسئلہ رہنے کے گھر پر اور پہننے کے کپڑوں پر اور سواری کے اونٹ و گھوڑوں پر اور خدمتی غلام اور اُن ہتھیاروں پر کہ جو باندھنے کے ہیں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک واجب نہیں ہے مسئلہ زکوٰۃ بے نیت کے جائز ہے یا نہیں نہیں جائز ہے دو وقتوں میں سے ایک وقت نیت کرنی چاہیئے ایک اُس وقت کہ جب زکوٰۃ اپنے مال سے نکالے تو نیت کرے کہ زکوٰۃ کیواسطے نکالتا ہوں یا اُس وقت کہ محتاج کو دے تو نیت کر کے اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں مسئلہ اگر کوئی شخص اپنا کل مال خیرات کر دے اور نیت زکوٰۃ کی نہ کرے تو خیرات کر دینے سے زکوٰۃ اسکے ذمے سے ساقط ہو جائیگی یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک ساقط ہو جائیگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک نہوگی ✦

باب زکوٰۃ الابل

اُونٹوں کی زکوٰۃ کے مسائل

نصاب اونٹوں کا کتنے اونٹوں میں ہے - پانچ اونٹ ہوں اگر پانچ سے کم ہیں تو زکوٰۃ واجب نہوگی اور جب پانچ اونٹ ہوں اور وہ جنگل میں چرتے ہوں اور اُنپر پورا سال گذر گیا ہو تو ایک بکری واجب ہوگی اور جب دس ہوں تو دو بکریاں واجب ہوں گی اور اگر اُن کی تعداد چودہ تک پہنچے جب بھی دو ہی بکریاں کافی ہیں اور جب پندرہ ہو جائیں تو تین بکریاں واجب ہونگی اور اُنیس ۱۹ تک یہی تین رہیں گی اور جب بیس ۲۰ ہونگے تو چار بکریاں واجب ہونگی - اور چوبیس ۲۴ ہو جانے پر بھی چار ہی رہینگی اور جب پچیس ۲۵ ہو جائیں تو ایک بنت مخاض واجب ہوگا یعنی جس بچے نے ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں پاؤں رکھا ہو اور یہ پینتیس ۳۵ تک کافی ہے اور جب چھتیس ہو جائیں تو ایک بنت لبون واجب ہوگا یعنی وہ بوتہ کہ جس نے دو سال پورے کر کے تیسرے میں پاؤں رکھا ہو اور یہ کافی ہے پینتالیس ۴۵ تک اور جب چھیالیس ۴۶ ہو جائیں تو ایک حقہ واجب ہوگا یہ ایسا بوتہ ہے کہ جس نے تین برس پورے کر کے چوتھے

میں پانوں رکھا ہو اور یہ ساٹھ ہو جانے تک کافی ہے اور جب اکسٹھ ہو جائیں تو ایک جذعہ واجب ہوگا اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ جس نے چار سال سے نکلکر پانچویں میں قدم رکھا ہو اور یہ پچہتر تک کافی ہے اور چھہتر سے نوّے تک دو بنت لبون کافی ہیں اور جب اکیانوے ہوں تو ایکسو بیس تک دو حقّے واجب ہوں گے۔ اور جب ان سے زیادہ ہوں تو پھر سرے سے حساب کریں یعنی جس وقت ایک سو پچیس ہوں تو دو حقّے اور ایک بکری اور ایکسو تیس ہوں تو دو حقّے اور دو بکریاں اور ایکسو پینتیس ہیں تو دو حقّے اور تین بکریاں اور ایکسو چالیس ہوں تو دو حقّے اور چار بکریاں اور جب ایکسو پینتالیس ہوں تو دو حقّے اور ایک بنت مخاض واجب ہوں گے اور یہ ایکسو انچاس تک کافی ہیں اور جب ایکسو پچاس اونٹ ہونگے تو تین حقّے واجب ہونگے اسکے بعد پھر از سرِ نو حساب کرنا ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری زیادہ ہوگی یعنی جب ایکسو پچپن ہوں تو تین حقّے اور ایک بکری اور جب ایکسو ساٹھ ہو جائیں تو تین حقّے اور دو بکریاں اور جب ایکسو پینسٹھ ہوں تو تین حقّے اور تین بکریاں اور جب ایکسو ستر ہوں تو تین حقّے اور چار بکریاں اور جب ایکسو پچہتر ہوں تو تین حقّے اور ایک بنت مخاض واجب ہوں گے اور ایک سو چھیاسی میں ایک بنت لبون اور تین حقّے ہونگے اور ایکسو چھیانوے میں چار حقّے اور یہ دو سو تک کو کافی ہیں پھر ہر پچاس میں ایک حقہ واجب ہوگا اور پچاس کے بعد اس طرح حساب کریں جیسے ایکسو پچاس کے بعد سرے سے حساب کیا گیا ہی۔ از مترجم۔ یعنی ہر پانچ پر ایک بکری اور پچیس پر بنت مخاض اور چھتیس پر بنت لبون اور چھیالیس سے لیکر پچاس تک ایک حقہ **مسئلہ** زکوٰۃ دینے میں بختی اونٹ اور عرب کے ایک سے ہیں یا نہیں۔ ایک سے ہیں جو زکوٰۃ عربی اونٹوں میں واجب ہے وہی بختی میں واجب ہے

باب زکوٰۃ البقر

گائے بیل کی زکوٰۃ کے مسائل

گائے بیل کے نصاب کی مقدار کیا ہے تیس ۳۰ ہونے چاہئیں اگر تیس سے کم ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے اگر تیس ہوں اور جنگل میں چرائے جاتے ہوں اور ایک سال گذر جائے تو ایک تبیعہ واجب ہے، یعنی بچھڑا یا بچھیا ایک سالہ کہ جس کا پاؤں دوسرے سال میں گیا ہو اور یہ انتالیس تک کافی ہے اور جب چالیس ۴۰ ہو جائیں تو مسنّہ واجب ہوگا یعنی دو برس کا بچھڑا اور جب چالیس ۴۰ سے زیادہ ہوں تو امام ابوحنیفہؒ کے تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ کچھ واجب نہو گا جب تک پچاس نہو جائیں اور جب پچاس ہو جائیں تو اُس وقت چالیس ۴۰ پر ایک مسنّہ دے اور دس میں ثلث تبیعہ یعنی ایک سالہ بچھڑے کی تہائی قیمت یا مسنّہ کی چوتھائی۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ جب اکتالیس ۴۱ ہو جائیں تو اُس وقت چالیس میں مسنّہ واجب ہوگا اور ایک میں مسنّہ کے دسویں حصّہ کی چوتھائی یعنی چالیسواں حصّہ واجب ہوگا اور جس وقت بیالیس ہوں تو چالیس میں مسنّہ اور دو میں چالیسویں کا دونا یعنی بیسواں حصّہ مسنّہ کا واجب ہوگا اسی طرح تینتالیس میں ایک مسنّہ اور تین کے عوض مسنّہ کے چالیس ۴۰ حصوں میں سے تین حصّے واجب ہونگے اور جب چوالیس ہو جائیں تو ایک مسنّہ چالیس ۴۰ کی زکوٰۃ اور چار کے عوض میں مسنّہ کا دسواں حصّہ واجب ہوگا۔ پس اسی طرح ساٹھ تک دیں۔ اور تیسرا قول یہ ہے کہ کچھ واجب نہیں ہوتا جبتک ساٹھ نہوں اور جب ساٹھ ہو جائیں تو دو تبیعہ واجب ہونگے اور یہ اُنہتر تک کافی ہیں اور جب ستر پورے ہو جائیں تو مسنّہ اور تبیعہ واجب ہونگے اور یہ اُناسی تک جائز ہیں اور جب اسی ہو جائیں تو دو مسنّے واجب ہونگے اور یہ نواسی تک کافی ہیں اور جب نوّے ہو جائیں تو تین تبیعہ واجب ہونگے اور یہ ننانوے تک کافی ہیں اور جب سو ہو جائیں تو دو تبیعہ اور ایک مسنّہ واجب ہونگے۔ غرض اسی حساب سے دینا چاہیئے۔ ہر تیس ۳۰ کے واسطے تبیعہ اور ہر چالیس ۴۰ کیواسطے مسنّہ۔ گائے اور بھینس زکوٰۃ دینے میں دونوں یکساں ہیں۔

باب صدقۃ الغنم

بکریوں کی زکوٰۃ کے مسائل

کتنی بکریوں میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔چالیس میں اگر چالیس سے کم ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور جس وقت چالیس پوری ہوں اور جنگل میں چرتی ہوں اور سال پورا گذر گیا ہو تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور ایک سو بیس تک ایک ہی بکری دیجائیگی اور جب ایکسو اکیس ہو جائیں گی تو دو بکریاں واجب ہونگی اور یہ دو سو تک کافی ہیں اور جب دو سو ایک ہوں تو تین بکریاں واجب ہونگی اور یہ تین سو ننانویں تک کافی ہیں اور جب چار سو پہ نوبت پہنچے تو چار بکریاں واجب ہونگی اور پانسو میں پانچ بکریاں واجب ہونگی پھر ہر سیکڑے میں ایک بکری واجب ہوگی اور بھیڑوں کی زکوٰۃ بھی مثل بکریوں کی زکوٰۃ کے ہے ‡

باب زکوٰۃ الخیل

گھوڑوں کی زکوٰۃ کے مسائل

گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔یہ مسئلہ تین شکل پر ہے۔ایک شکل سے واجب ہوتی ہے اور ایک شکل سے واجب نہیں ہوتی ہے۔ایک شکل میں اختلاف ہے۔وہ شکل کہ جس سے واجب ہے یہ ہے۔کہ گھوڑے تجارت کیواسطے ہوں اور اس میں اختلاف نہیں ہے۔ اور وہ شکل کہ واجب نہیں ہے یہ ہے۔کہ گھوڑے صرف نر ہوں یا سواری کے واسطے ہوں اس میں بھی عدم وجوب میں اتفاق ہے۔اور جس شکل میں اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ نر و مادہ ملے ہوئے ہوں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چاہے ہر گھوڑے کے عوض ایک دینار دے یعنی دو روپے آٹھ آنے اور چاہے انکی قیمت کرکے دو سو درم پر پانچ درم دیوے۔اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک واجب نہیں ہے مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس نری گھوڑیاں ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔اس میں امام ابوحنیفہؒ کے دو قول ہیں ایک قول طحاوی نے روایت کیا ہے کہ واجب نہیں ہے اور یہ قول ابوالحسن کرخیؒ کا ہے اور دوسرا قول بروایت جعفر ہندوانی واجب ہے اور گدھوں اور خچروں میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب سوداگری کیواسطے ہوں تو واجب ہوگی مسئلہ اونٹ اور گائے اور بکری کے

بچوں میں زکوٰۃ وجب ہی یا نہیں۔امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب نہیں ہے مگر جب اُن میں بڑے بھی شامل ہوں تو اُسوقت واجب ہو گی۔اور امام ابو یوسفؒ کے تین قول ہیں ایک یہ کہ زکوٰۃ واجب نہوگی جبتک اُس مقدار کو نہ پہنچیں کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو ایک وجب ہوتا اور اُنکی مقدار پچیس ہیں یعنی پچیس میں ایک دیا جائیگا۔اور پھر واجب نہوگی جب تک اُس شمار کو نہ پہنچیں جو بڑے ہوتے تو دو دیے جاتے اور وہ چھتر ہیں۔اور پھر واجب نہوگی جبتک اُس گنتی کو نہ پہنچیں کہ جو بڑے ہوتے تو تین دیے جاتے اور وہ ایکسو پینتالیس ہیں یعنی تین اونٹ کے نیچے واجب ہونگے۔قول دوسرا بروایت حسن بن زیادؒ یہ ہے کہ پانچ میں ایک بکری دے یا خمس قیمت ایک فصیل کے ان دونوں میں سے جو کم ہو وہ دے اور جب دس ہوں تو دو بکری دے یا دو خمس ایک فصیل کے اور جب پندرہ ہو جائیں تو تین بکریاں دے یا تین خمس ایک فصیل کے اور جب بیس ہوں تو چار بکریاں دے یا چار خمس ایک فصیل کے اور جب پچیس ہوں تو ایک فصیل ادنیٰ درجہ کا واجب ہوگا۔اور قول تیسرا بروایت ہشام بن عبداللہ یہ ہے کہ پانچ میں پانچواں حصہ فصیل کا اسی طرح آگے کو مسئلہ اگر کسی شخص پر مسنہ واجب ہوا اور مسنہ اُسکے پاس نہیں ہے تو کیا کرے۔اگر تبیعہ اُسکے پاس ہو تو دے دے اور مسنہ سے جسقدر قیمت میں کم ہو وہ کمی بھی دیدے اور اگر تبیعہ واجب ہوا ہوا اور وہ نہو تو مسنہ دیدے اور اُسکی قیمت جسقدر زیادہ ہو وہ واپس لے لے مسئلہ مصدق زکوٰۃ کا مال لینے میں کونسا مال لے۔اوسط درجے کا یعنی نہ سب سے اچھا نہ سب سے بُرا مصدق وہ شخص ہے کہ لوگوں سے زکوٰۃ لے اور ایک جگہ جمع کر کے امام کے حوالے کرے مسئلہ زکوٰۃ قیمت کے ساتھ دینا جائز ہے یا نہیں۔ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے۔امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے بلکہ اُس کا عین واجب ہوگا یعنی اُسکی عوض دوسری شئے نہ لی جاوے۔مسئلہ زکوٰۃ اُن چوپایوں کی کہ مالک کے گھر میں کام کرتے ہیں اور اُنکو دانہ چارہ دیا جاتا ہے وجب ہے یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک واجب نہیں ہے۔اور امام مالکؒ کے نزدیک واجب ہے۔مسئلہ

کسی شخص کے پاس شروع سال میں ایک نصاب ہے اور سال کے درمیان میں زیادتی ہوئی تو ایک جگہ زکوٰۃ کر کے دے یا نہ دے۔ ہمارے علماء کے نزدیک اُسی میں ملائے اور زکوٰۃ سبکی دے اس زیادتی پر حولان حول شرط نہیں ہے مگر مال اُسی جنس سے ہو جیسے بیل اُسکے پاس تھے اور وہ زیادہ ہوگئے یا بکریاں تھیں اور زیادہ ہوگئیں یا اونٹ تھے اور زیادہ ہوگئے۔ اور اُس کے پاس بیل تھے اور بکریاں بڑھ گئیں یا اونٹ بل گئے وسط سال میں تو انکو اکٹھا نکریں۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک کسی صورت میں نہ ملائیں مسئلہ چوپایہ سائمہ کس کو کہتے ہیں۔ جو سال بھر میں زیادہ دنوں جنگل میں چریں اور اگر چھ مہینے گھر میں چارہ کھایا ہو تو زکوٰۃ واجب نہوگی مسئلہ زکوٰۃ نصاب میں ہے یا معاف میں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک نصاب میں اور امام محمدؒ کے نزدیک نصاب اور معاف دونوں میں ہے مثلاً ایک شخص کے پاس اسّی بکریاں تھیں اور اُسپر سال گذر گیا تو پیشتر اسکے کہ وہ زکوٰۃ دے چالیس مر گئیں تو چالیس میں امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک ایک بکری واجب ہوگی۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک آدھی بکری واجب ہوگی ایسے ہی اگر کسی شخص کے پاس ایکسوبیس بکریاں تھیں اُنمیں سے اسّی مر گئیں اور چالیس باقی رہیں امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک پوری بکری واجب ہوگی۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک بکری کا تیسرا حصہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص پورے نصاب کا مال رکھتا تھا اور ایک برس بھی اُسپر گذر گیا تھا پہلے اُس سے کہ زکوٰۃ دے وہ کل مال برباد ہوگیا تو زکوٰۃ اُسکے ذمے سے ساقط ہوگی یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک ساقط ہو جائیگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک اُس کو ادا کرنی ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دیا چاہے تو جائز ہے یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

باب زکوٰۃ الفضۃ

چاندی کی زکوٰۃ کے مسائل

چاندی کا نصاب کسقدر ہے۔ دوسو درم بھر اگر اس سے کم ہوگی تو زکوٰۃ واجب نہوگی جب دوسو

درم بھر چاندی ہو اور سال اُسپر گذر گیا ہو تو پانچ درم بھر چاندی واجب ہوگی اور دو سو درم سے انتالیس درم تک زیادہ ہوجانے پر بھی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دو سو ہی کی زکوٰۃ دی جائیگی اور جب پورے چالیس درم بھر ہوجائیگی تو ایک درم اُس پر بھی واجب ہوگا۔ امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک دو سو سے جسقدر زیادہ ہوگی حساب سے اُس کی زکوٰۃ واجب ہوگی مسئلہ اگر کسی چیز میں چاندی کا غلبہ ہو تو اُس پر کیا حکم ہے۔ اُسپر چاندی کا حکم ہوگا۔ جیسے کہ دینار میں سونا غالب ہو اُس پر سونیکا حکم ہوگا اور اگر غش یعنی ملونی غالب ہے تو اُس پر حکم اسبابؔ کا ہوگا اور جو وہ واسطے سوداگری کے ہوگا تو جس وقت نصاب کے مقدار کو پہنچے گا تو زکوٰۃ واجب ہوگی

باب زکوٰۃ الذہب

سونے کی زکوٰۃ کے مسائل

سونے کے نصاب کی مقدار کس قدر ہے بیس مثقال اگر بیس مثقال سے کم ہوگا تو زکوٰۃ واجب نہوگی اور جب بیس مثقال ہو اور اُس پر سال گذر جائے تو نصف مثقال سونا دینا واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اُسکی زکوٰۃ واجب نہیں ہے مگر جو بیس مثقال ہوجائے تو دو قیراط سونا اور دینا ہوگا اور ہر چار مثقال پر دو قیراط واجب ہوتا جائیگا اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک ہر تھوڑے اور بہت میں اُسی حساب سے واجب ہوگی مسئلہ سونے چاندی کی کوئی چیز پہنے ہوئے ہو یعنی زیور وغیرہ تو اُس میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک زیور وغیرہ بنا ہو یا نہ بنا ہو دونوں میں واجب ہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک بنے ہوئے سونے چاندی میں واجب۔ اور عورتوں کے زیور میں واجب نہیں ہے۔

باب زکوٰۃ العروض

اسباب کی زکوٰۃ کے مسائل

اسباب میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں وہ اسباب کہ سوداگری کیواسطے ہو جس وقت قیمت

لے یعنی جس چیز کا غلبہ ہوگا وہ اُسی چیز میں شمار کیا جائیگا ۱۲

اسکی نصاب کو پہنچیگی زکوٰۃ اُس پر واجب ہوگی مسئلہ قیمت اسباب کی کس چیز سے کریں یعنے
اُس کی قیمت چاندی سے کریں یا سونے سے ہمارے علمار کے نزدیک جسمیں فقیروں کو
فائدہ ہو اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جسمیں مالک کو فائدہ ہو اُس سے
قیمت کریں مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس اوّل سال میں نصاب پورا ہو اور وسط سال میں
نقصان پہنچے اور پھر آخر سال میں نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں۔
ہمارے علمار کے نزدیک واجب ہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب نہوگی یہ مسئلہ اس
طرح ہی کہ کسی شخص کے پاس اوّل سال میں دو سو درم ہوں اور بیچ میں ڈیڑھ سو رہجائیں پھر
سال تمام ہونے پر دو سو ہو جائیں تو ہمارے علمار کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہی اور امام شافعیؒ
کے نزدیک واجب نہیں ہی مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس کچھ اسباب ہی اور کچھ سونا چاندی
اور کسی چیز میں نصاب پورا نہیں ہی اور ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ ملانے میں پورا ہوتا
ہے تو اُس کو ملاکر زکوٰۃ دے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قیمت میں ملائے اور امام
ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اجزاء ہر نصاب کے ملاوے اگر پورا نصاب کسی کا ہو تو
اُسی کی زکوٰۃ دے اس مسئلے کی صورت یہ ہی کہ کسی شخص کے پاس آٹھ مثقال سونا ہے
اور سو درم چاندی اور آٹھ مثقال سونے کی قیمت سو درم چاندی کے برابر ہی تو امام ابوحنیفہ
کے نزدیک ملاکر زکوٰۃ دو سو درم کی دے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک نہ ملائے کیونکہ
چاندی کا نصاب نصف ہی اور سونے کا نصف سے کم ہی اسلیے دونوں کو اگر ملایا ایک
نصاب پورا نہوگا تو زکوٰۃ واجب نہوگی لیکن اگر کسی شخص کے پاس پچاس درم چاندی ہے
اور پندرہ مثقال سونا یا ڈیڑھ سو درم چاندی اور پانچ مثقال سونا ہو تو امام ابویوسفؒ اور
امام محمدؒ کے نزدیک ملاکر زکوٰۃ دے کیونکہ ہر نصاب کے اجزا جمع کرنے سے پورا نصاب
ہو گیا۔ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی اگر قیمت ایک دوسرے کی مل کر نصاب کو پہنچے تو
زکوٰۃ واجب ہی ورنہ نہیں ✦

باب زکوٰۃ الزروع والاثمار

زکوٰۃ کھیتوں اور پھلوں کی

عشر کس چیز میں واجب ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جو کچھ زمین سے پیدا ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت خواہ سال بسال رہے خواہ نہ رہے دریا کے پانی دینے سے ہوا ہو یا مینھ کے پانی سے ہوا ہو ان سب میں عشر یکساں ہے مگر تین چیزوں میں واجب نہیں ایک لکڑی سوختہ میں دوسرے گھاس میں تیسرے نرکل میں اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ مگر اُس چیز میں کہ سال بسال رہے اور وزن اُسکا پانچ وسق ہو اور ہر وسق ساٹھ صاع کا ہے اور ہر صاع۵ چار من کا اور یہ کل بارہ سو من ہوئے ہر من دو رطل کا ہوتا ہے اس من کو ہندوستان کا من نہ سمجھنا چاہیے۔ مسئلہ اگر کسی چیز کو ڈول سے پانی دیا گیا ہو تو اُس میں آدھا عشر واجب ہے گا یعنی بیسواں حصہ اور لیکن جو چیزیں کہ پیمانہ میں نہیں نپتی ہیں جیسے زعفران اور روئی اور شہد اُن میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشر واجب ہے گو تھوڑے ہوں یا بہت اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک واجب نہیں ہوتے جبتک قیمت اُسکی پانچ وسق ادنے درجے کے اناج کی قیمت کے برابر نہو اور امام محمدؒ کے نزدیک واجب نہیں گا جبتک پانچ عدد اعلیٰ اُس مقدار کو نہ پہنچے جسکے ساتھ اُسکی نوع اندازہ کیجاتی ہے مثلاً اگر روئی ہووے تو پانچ گونی یعنی گٹھے اور اگر زعفران ہو تو پانچ من یعنی سیر اور شہد میں عشر واجب ہوتا ہی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر تھوڑے بہت میں واجب ہی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جبتک دس خیک نہو گا واجب نہو گی اور امام محمدؒ کے نزدیک جبتک پانچ فرق نہو اور فرق اٹھارہ من کا ہوتا ہی جسکے نوّے من ہوئے اور خیک مشک کو کہتے ہیں چھوٹی ہو یا بڑی۔ مسئلہ خراجی زمین میں عشر واجب ہی یا نہیں واجب نہیں +

۵ صاع بعض محققین کے نزدیک [illegible] تولہ کا ہے ۱۲

باب من یجوز دفع الصدقۃ ومن لا یجوز

زکوٰۃ کس کو دینا جائز ہے اور کس کو ناجائز۔

جن لوگونکو زکوٰۃ دینا چاہیئے ہو وہ کئے گروہ ہیں - آٹھ گروہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم - اور یہ آٹھ گروہ تھے لیکن ایک گروہ ان سے ساقط ہو گیا ہے اور وہ مؤلفۃ قلوب ہے - یہ وہ لوگ ہیں کہ ابتدائے اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں میں مددگار رہتے اور وہ کافر تھے اب اس وقت میں وہ لوگ ساقط ہو گئے ہیں اس وجہ سے کہ حق تعالیٰ نے اسلام کو قوی کر دیا اور اُن کی طرف حاجت نہیں رہی مگر اُن ساتوں کو دینا چاہیئے اور وہ سات گروہ یہ ہیں - پہلے فقیر - دوسرے مسکین تیسرے عاملین - چوتھے مکاتب پانچویں غارمین - چھٹے غازی - ساتویں مسافر - فقیر اُس کو کہتے ہیں کہ جس کے پاس کوئی چیز نہو - اور مسکین وہ ہے کہ جس کا مال نصاب سے کم ہو - عامل وہ لوگ ہیں کہ لوگوں سے زکوٰتیں لیکر جمع کریں اور بادشاہ کے مقرر کیے ہوئے ہوں اور بادشاہ اُن کے کام کا اندازہ کر کے کچھ دے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس نے اپنے آپ کو اپنے مالک سے خرید کیا ہو یعنی قیمت اپنی اپنی گردن پر لی ہو - غارم وہ ہے کہ جس پر قرض ہو اور غازیوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جو غزا سے عاجز ہوں بوجہ نہونے ہتھیاروں اور گھوڑوں وغیرہ کے اور مسافر وہ ہیں کہ سفر میں ہوں اور اُن کے پاس کوئی چیز موجود نہو ان سب گروہوں کو دے مالک کو اختیار ہو گا چاہے ساتوں قسم کے لوگوں کو دے اور چاہے ایک ہی گروہ کو دے اور امام شافعیؒ کے دو قول ہیں - ایک یہ کہ ہر گروہ سے تین آدمی ہوں تو زکوٰۃ دینا جائز ہو گا اور دوسرا قول یہ کہ جو ہمارے علماء کا قول ہے مسئلہ ذمی کو زکوٰۃ دینا اور زکوٰۃ کے مال سے مسجد بنانا اور مُردے کو کفن دینا جائز ہے یا نہیں - جائز نہیں ہے - ذمی اُس کافر کو کہتے ہیں کہ جو خراج گزار ہو دار الاسلام میں مسلمانوں سے امان لیکر وطن بنا لیا ہو مسئلہ اگر زکوٰۃ کے مال سے غلام کو خرید کر آزاد کرے تو جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مسئلہ زکوٰۃ دینا اپنے باپ کو اور دادا کو اور اپنی اولاد کو اور اولاد کی

اولاد کو اور اپنی زوجہ کو جائز ہے یا نہیں - جائز نہیں ہے - اور اگر عورت اپنے خاوند کو زکوٰۃ دے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مکاتب کو یا اپنے غلام کو یا کسی امیر کے غلام کو یا کسی امیر کے لڑکے کو کہ ضعیف ہووے زکوٰۃ دے تو جائز ہے یا نہیں - جائز نہیں ہے مسئلہ اگر فرزند ہاشمی کو دے تو جائز ہے یا نہیں - جائز نہیں ہے - فرزند ہاشمی یہ لوگ ہیں - آل حضرت علیؓ اور آل حضرت عباسؓ اور آل حضرت جعفرؓ اور آل حضرت عقیلؓ اور آل حارث بن عبدالمطلبؓ اور موالے اُن کے بھی اُن کے ساتھ ہیں مسئلہ اگر ایک شخص نے مال کی زکوٰۃ ایک شخص کو دی اور گمان کیا کہ فقیر ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ مالدار ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا تاریکی میں دی پھر معلوم ہوا کہ اُس کا باپ ہے یا اُس کا لڑکا ہے تو یہ زکوٰۃ جائز ہے اور اُس کے ذمے سے ساقط ہوئی یا نہیں - امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ اگر زکوٰۃ دی اور پھر معلوم ہوا کہ مکاتب اُسکا ہے یا غلام اُس کا ہے تو جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے - تمام قولوں میں ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے کہ مالک نصاب ہو اور وہ کوئی سا مال ہو اور اگر نصاب سے کم ہو تو اُس شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے مسئلہ ایک شخص نصاب پورا نہیں رکھتا ہے مگر سنکارتا ہے اور تندرست ہے تو اُسکو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں - جائز ہے - گو پیشہ ور اور تندرست ہو مسئلہ زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں - جائز ہے کراہت کے ساتھ مگر اُس صورت میں کہ اس شہر سے اُس شہر کے لوگ زیادہ محتاج ہوں یا اُس شہر میں اُسکے قرابت والے ضعیف ہوں تو اُس وقت میں جائز ہے

باب صدقۃ الفطر

صدقۂ فطر کے مسائل

صدقۂ فطر کا کس پر واجب ہے - آزاد مسلمان پر مگر مالک نصاب ہو اور یہ نصاب زیادہ

ہو رہنے کے گھر سے اور پہننے کے کپڑوں سے اور اسباب اور ہتھیاروں سے کہ اپنے خرچ کے ہوں اُس وقت صدقہ فطر کا دے اپنا اور اپنے چھوٹے بچوں کا مسئلہ صدقۂ فطر بڑے بچوں کا باپ پر واجب ہے یا نہیں۔ واجب نہیں ہے۔ اگرچہ یہ اولاد باپ سے نفقہ پاتی ہو۔ مسئلہ مکاتب اور تجارتی غلام کا صدقہ واجب ہے یا نہیں۔ واجب نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی غلام دو شخصوں کی شرکت میں ہو تو صدقہ فطر کا کس پر واجب ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک کسی پر واجب نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں پر واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی مسلمان کافر غلام رکھتا ہے تو اُس پر صدقہ فطر کا واجب ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب نہیں ہے مسئلہ صدقۂ فطر میں کیا چیز دینا چاہیئے اور کس قدر دینا چاہیئے۔ گیہوں دو من اور جَو اور چھوہارے چار من یعنی گیہوں چار رطل اور جَو اور چھوہارے آٹھ رطل اور رطل قریب چالیس روپیہ کے چہرہ دار سے مسئلہ صدقہ فطر کا کب واجب ہوتا ہے۔ جب صبح صادق ہو یعنی عید کے روز اور اگر کوئی صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو صدقہ واجب نہ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص عید الفطر کے روز مسلمان ہو یا لڑکا پیدا ہو تو صدقہ فطر واجب ہوگا یا نہیں۔ اگر صبح سے پہلے ہوا ہے تو واجب ہوگا اور اگر صبح کے بعد ہوا ہے تو واجب نہ ہوگا مسئلہ فطر کے صدقے میں مستحب کیا ہے۔ پہلے صدقہ دیں پھر عیدگاہ کو جائیں مسئلہ اگر کوئی شخص صدقہ فطر عید کے روز سے پہلے دیدے تو جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کا مذہب ہے کہ جائز ہے اگرچہ اُس سے دو برس پہلے دیدے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مقدم اور مؤخر دونوں جائز نہیں ہیں۔

کتاب الصوم

روزے کے مسائل

روزہ کے طرح کا ہے۔ دو طرح کا۔ ایک فرض دوسرے نفل اور فرض بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ کسی وقت سے متعلق ہو اور دوسرا وہ کہ وقت سے تعلق نہ رکھتا ہو جو روزے کسی وقت سے

تعلق رکھتے ہیں وہ رمضان کے روزے ہیں یا روزہ نذر معیّن کا اور ان کی نیت رات سے
کرنا چاہیئے اور اگر رات کو نہ کی تو دن میں آدھے دن سے پہلے کرلیگا تو بھی جائز ہے اور
جو روزے کہ وقت کے متعلق نہیں ہیں وہ روزہ نذر غیر معیّن کا ہی اور کفارے کا اور انکی
نیت سوائے رات کے جائز نہیں ہی مسئلہ کیا لوگوں کو واجب ہی کہ شعبان کی انتیس ۲۹
تاریخ کو رمضان کے چاند کو تلاش کریں۔ واجب ہی اگر چاند دیکھیں روزہ رکھیں اور اگر
نہ دیکھیں تو تیس ۳۰ روز شعبان کے پورے کرکے روزہ رمضان کا شروع کریں مسئلہ اگر
کوئی شخص تنہا رمضان کا چاند دیکھے تو اُس کو روزہ رکھنا ضروری ہی یا نہیں۔ ضروری ہی
اگرچہ قاضی اُسکے چاند دیکھنے کی گواہی نہ سُنے مسئلہ رمضان کا چاند دیکھنے میں قاضی کے
آدمیوں کی گواہی قبول کرے۔ ایک آدمی کی گواہی کافی ہی اگر آسمان پر ابر یا گرد یا غبار ہو
اور یہ گواہی دینے والا آزاد ہو یا غلام ہو مرد ہو یا عورت ہو اور اگر آسمان پر کوئی ابر و غبار
اور کوئی سبب نہ ہو گواہی اُس کی قبول نہ کرے جبتک انبوہ کثیر گواہی نہ دے مسئلہ روزے
کا وقت کب سے کبتک ہی۔ صبح صادق سے آفتاب کے غروب ہونے تک مسئلہ روزے
کی حد کیا ہے۔ روزے کی حد یہ ہے کہ روزہ دار باز رہے کھانے اور پینے اور صحبت کرنے
سے دن میں مع نیت کے مسئلہ اگر کوئی شخص دن میں بھولکر کوئی چیز کھائے یا پیئے یا مجامعت
کرے تو روزہ اُس کا فاسد ہوگا یا نہیں۔ فاسد نہیں ہوگا مسئلہ اگر بوسہ لینے سے منی نکل
آئے تو قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔ قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہوگا مسئلہ روزہ دار کو
بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اپنے نفس پر بیخوف یعنی قادر ہو تو جائز ہے اور اگر بیخوف
نہیں ہے تو جائز نہیں ہے یعنی اگر جانے کہ بوسہ لوں گا تو انزال ہو جائیگا یا جماع پر
مجبور ہوگا تو مکروہ ہے اور اگر جانے کہ بوسہ لینے سے انزال نہوگا اور خواہش جماع غلبہ نکریگی
تو بوسہ لینا جائز ہی مسئلہ اگر کوئی روزہ دار قے کرے تو روزہ اُسکا فاسد ہوگا یا نہیں اگر بے اختیار
قے ہوگئی تو روزہ درست ہی ورنہ اختیار سے قصداً کی تو روزہ فاسد ہوگا مسئلہ اگر کوئی

روزہ دار سنگریزہ یا لوہے کا ٹکڑا نگل جائے تو روزہ اُس کا فاسد ہوگا یا نہیں روزہ فاسد
ہو جائیگا مگر قضا واجب ہوگی نہ کفارہ مسئلہ اگر کوئی روزہ دار صحبت کرے قُبل یا دُبر
میں یا کھائے یا پیئے عمداً ایسی چیز کہ جو غذا ہو یا دوا ہو تو کیا واجب ہوگا۔ قضا بھی واجب
ہوگی اور کفارہ بھی مسئلہ روزے کا کفارہ کیا ہے جو ظہار کا کفارہ ہے اور ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ
ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور ہر ایک کو
دو من گندم دے یعنی چار رطل۔ یا ساٹھ کو دو وقت پیٹ بھر کے کھلائے۔ یہی روزے کا
بھی کفارہ ہے مسئلہ اگر روزہ دار سوائے فرج کے اور کسی جگہ صحبت کرے اور انزال ہو جائے
تو قضا اور کفارہ واجب ہوگا یا نہیں۔ قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر
کوئی شخص سوائے رمضان کے روزے کے اور روزے کو فاسد کرے تو کیا کرے قضا واجب
ہوگی نہ کفّارہ اور کفارہ سوائے روزۂ رمضان کے فاسد کرنے میں اور کسی روزے میں واجب
نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی روزہ دار حقنہ یعنی عمل لے یا ناک میں دوا ڈالے یا کان میں تو روزہ اُسکا
فاسد ہوگا مسئلہ اگر پیٹ یا دماغ کے زخم میں دوا ڈالی اور پیٹ یا دماغ میں پہنچ گئی تو روزہ اُسکا
فاسد ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک فاسد ہو جائیگا اور امام ابو یوسفؒ اور
امام محمدؒ کے نزدیک فاسد نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی روزہ دار ذکر کے سوراخ میں کوئی دوا
ڈالے تو روزہ اُسکا فاسد ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد نہیں ہوگا
اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فاسد ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص روزہ دار زبان کی نوک سے
کوئی چیز چکھے تو روزہ اُس کا فاسد ہوگا یا نہیں۔ فاسد نہیں ہوگا مگر مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی
عورت روزہ دار اپنے بچے کے واسطے روٹی وغیرہ چبائے تو جائز ہے یا نہیں وقت ضرورت
کے جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص رمضان شریف میں بیمار ہو جائے تو روزہ افطار کرے یا
نہیں اگر جانتا ہے کہ روزہ رکھنے میں بیماری زیادہ ہوتی ہے تو جائز ہے کہ روزہ موقوف
کرے اور جب اچھا ہو جائے تو قضا کرے مسئلہ مسافر کو روزہ رکھنا جائز

ہے یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک اگر اس سے ہو سکے تو بہتر یہ ہے کہ روزہ رکھے اور جو نہ
ہو سکے یعنی تکلیف ہو تو افطار کرے یہ بہتر ہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر
ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی بیمار حالت
بیماری میں یا سفر کی حالت میں مر جائے تو قضا واجب ہوگی یا نہیں۔ قضا واجب نہ ہوگی۔
مسئلہ اگر کوئی بیمار اچھا ہوا یا مسافر مقیم ہوا اور پھر مر گیا تو قضا واجب ہوگی یا نہیں۔ قضا واجب
ہوگی بقدر صحت اور اقامت کے مسئلہ رمضان کے روزے جو قضا ہوئے ہوں اُن کو
لگاتار رکھے یا فصل دیکر ہمارے علماء کے نزدیک اُس کو اختیار ہے چاہے لگاتار رکھے
چاہے فاصلہ دیکر۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ملے ہوئے رکھے مسئلہ کسی شخص کے ذمے
رمضان کے روزوں کی قضا تھی اور روزے نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آگیا تو اب پہلے
اس رمضان کے روزے رکھے یا قضا کو ادا کرے۔ ہمارے علماء کے نزدیک پہلے موجودہ
رمضان کے روزے رکھے اُسکے بعد قضا کے اور اُسپر فدیہ نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے
نزدیک فدیہ بصورت تاخیر بلا عذر لازم ہوگا مسئلہ اگر کسی عورت کو حمل ہے یا لڑکے کو دودھ پلاتی ہے اور
ڈرتی ہے کہ روزہ رکھنے سے بچے کو نقصان ہوگا تو روزہ افطار کرے یا نہیں روزہ افطار کرے
اور اُسکی قضا کرے اور اُسپر فدیہ واجب نہیں ہے مسئلہ اگر بہت بوڑھا روزہ رکھنے پر قادر نہو تو
کیا کرے روزہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے کھانا دیوے جیسے کہ کفارے میں دیا جاتا ہے
مسئلہ اگر کسی شخص کے ذمے رمضان کی قضا تھی پھر اُس نے وصیت کی کہ میرے روزوں
کیواسطے کھانا دیں پھر وہ مر گیا تو کیا کریں۔ ہر روزے کے بدلے میں اُسکے واسطے کسی مسکین کو
آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع چھوہارے یا جو دینا چاہیئے مسئلہ اگر کوئی شخص نماز مستحب اور روزہ
مستحب شروع کر کے فاسد کردے تو قضا واجب ہوگی یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک قضا
واجب ہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب نہیں ہے مسئلہ اگر رمضان میں کوئی
لڑکا بالغ ہو یا کافر مسلمان ہو تو کیا کرے جتنا دن باقی ہو اس میں امساک کرے یعنی کچھ

نہ کھائے پھر دوسرے روز سے روزہ رکھے اور جو دن گذر گئے انکی قضا واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص رمضان میں بیہوش ہوگیا تو قضا روزے کی واجب ہوگی یا نہیں۔ اُس روز کہ جس روز بیہوش ہوا ہے۔ اگر اُس کے حلق میں کوئی چیز گئی تھی تو قضا واجب ہوگی اور اگر نہیں گئی تھی تو قضا اُس روز کی واجب ہوگی اور باقی دنوں کی قضا واجب ہوگی مسئلہ اگر دیوانے آدمی کو رمضان کے بعض دنوں میں ہوش آئے تو گذرے ہوئے روزوں کی قضا واجب ہوگی یا نہیں گذرے ہوئے روزوں کی قضا کرے مسئلہ اگر کوئی عورت رمضان کے بعضے دنوں میں حائض ہو تو کیا کرے روزہ قضا کرے اور جب پاک ہو تو روزوں کی قضا کرے مسئلہ اگر رمضان کے کسی روز کوئی مسافر مقیم ہوا یا کوئی حائضہ پاک ہوئی تو اُس روز کیا کرے کچھ نہ کھائے اُسکے بعد روزہ رکھے مسئلہ اگر کسی شخص نے سحری کھائی اس گمان سے کہ صبح نہیں ہوئی ہے یا روزہ افطار کیا اس گمان کہ آفتاب غروب ہوگیا پھر معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی تھی اور آفتاب غروب نہیں ہوا تھا اس روزے کا کیا حکم ہے روزہ فاسد ہوگا قضا واجب آئیگی کفارہ واجب نہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے شوال کا چاند تنہا دیکھا تو روزہ افطار کرے یا نہیں افطار نہ کرے مسئلہ شوال کا چاند دیکھنے میں کے شخصوں کی گواہی سنی جائے۔ اگر آسمان پر غبار یا علت ہو تو دو آدمیوں کی گواہی کافی ہے اگر مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں اور اگر آسمان پر ابر نہو تو قبول نہ کریں جبتک جماعت کثیر گواہی نہ دے۔

باب الاعتکاف

اعتکاف کے مسائل

اعتکاف کا کیا حکم ہے مستحب ہے اعتکاف کے معنی کیا ہیں۔ دیر تک مسجد میں روزہ اور نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں مسئلہ معتکف پر کے چیزیں حرام ہیں تین چیزیں ایک صحبت کرنی دوسرے مس یعنی چھونا یا چمٹانا تیسرے بوسہ لینا مسئلہ معتکف کو مسجد سے باہر آنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر حاجت انسانی کے واسطے جیسے بول

و براز یا جمعہ کی نماز کے واسطے مسئلہ معتکف کو مسجد میں خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں
جائز ہے مگر اسباب مسجد میں نہ لایا جائے اور اسباب کا مسجد میں لانا مکروہ ہی مسئلہ
معتکف کو مسجد میں باتیں کرنا جائز ہے یا نہیں نیک باتیں کرنا جائز ہے اور بالکل چپ رہنا
مکروہ ہی مسئلہ اگر کوئی معتکف رات یا دن میں مجامعت کرے تو اُس کا اعتکاف باطل
ہوگا یا نہیں - باطل ہو جائے گا مسئلہ اگر کوئی اپنے اوپر اعتکاف کے دنوں کو واجب
کرے تو ان دنوں کی راتیں شامل ہونگی یا نہیں - راتیں بھی دنوں کے ساتھ شامل
رہیں گی گو نیت نہیں کی ہی لیکن اگر خاص روزہ کی نیت کریگا تو راتیں شامل نہونگی

واللہ اعلم

کتاب الحج

حج کے مسائل

حج کس کس پر واجب ہی آزاد بالغ عاقل مسلمان پر مگر حج کرنے پر قادر ہوں یعنی اُسکے پاس
اتنا مال ہو کہ راہ میں خرچ کرے اور اپنے اہل و عیال کو اسقدر دے جائے کہ واپس آنے تک
کافی ہووے اور یہ مال زیادہ ہووے رہنے کے گھر اور پہننے کے کپڑوں وغیرہ سے اور راہ میں
امن ہووے مسئلہ عورت کو سفر حج میں بے محرم کے جانا جائز ہے یا نہیں اگر اُسکے اور مکے
کے درمیان تین رات دن کی راہ ہی تو جائز نہیں ہی اور اگر تین رات دن سے کم ہو تو جائز ہے
مسئلہ کے میقات ہیں کہ جن سے بے احرام کے گذر جانا جائز نہیں ہی پانچ ہیں اہل مدینہ
کیواسطے ذوالحلیفہ اور اہل عراق کیواسطے ذات العرق اور اہل شام کیواسطے جحفہ اور اہل نجد
کے واسطے قرن اور اہل یمن کے واسطے یلملم - از مترجم - اہل ہند کیواسطے بھی یہی یلملم میقات
ہے مسئلہ اگر کوئی شخص میقاتوں پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھے تو جائز ہے یا نہیں جائز ہے
مسئلہ جو شخص احرام باندھنا چاہے وہ کیا کرے غسل کرے یا وضو کرے اگر غسل کرے تو
بہتر ہی اور دو کپڑے نئے یا دُھلے ہوئے پہنے اگر اُسکے پاس موجود ہوں تہ بند یعنی ایک

تہبند کرے اور دوسرے کی چادر اور خوشبو لگائے اگر موجود ہو بعد اسکے دو رکعت نماز پڑھے اور
دعا کرے کہ یا الٰہی میں چاہتا ہوں کہ حج کروں تو آسان کر میرے اوپر اور قبول فرما اسکے بعد لبیک
کہے اپنی نماز کے بعد صرف حج کی نیت سے لبیک کہے اور الفاظ لبیک کے یہ ہیں لبیک اللھم
لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ! اور ان الفاظ سے
کوئی لفظ کم کرنا جائز نہیں ہے اگر زیادہ کرے تو جائز ہے جب لبیک کہے اور احرام باندھ چکے
تو پرہیز کرے اُن چیزوں سے کہ حق تعالیٰ نے منع فرمایا ہے جیسے فحش بکنے اور گناہوں اور
خصومت یعنی لڑائی جھگڑے سے اور شکار نہ کرے اور شکار کی طرف اشارہ نہ کرے اور سلا ہوا
کپڑا نہ پہنے یعنی کرتہ اور پائجامہ جو بہیاۃ بدن پر سلے ہوں اور عمامہ سر پر نہ باندھے اور ٹوپی بھی
نہ اوڑھے اور قبا نہ پہنے اور موزہ نہ پہنے مگر اُس وقت کہ جوتہ نہ ہو تو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹکر پہنے اور
مُنھ اور سر کو خوشبو نہ لگائے اور سر کے بال نہ مونڈائے اور ناخن بھی نہ تراشے اور بدن کے بال
نہ مونڈائے اور زعفران و کسم کا رنگا ہوا کپڑا یا جو ان کے مانند ہوں نہ پہنے مگر دھلا ہوا ہو تو
جائز ہے مسئلہ محرم کو احرام کی حالت میں غسل کرنا جائز ہے یا نہیں - جائز ہے کہ غسل کرے
اور حمام میں جائے یا کجاوے کے نیچے بیٹھے اور سر اور مُنھ کو برگ خطمی سے نہ دھوئے اور بعد نماز کے
تلبیہ یعنی لبیک با آواز بلند کہے اور جو کچھ کہ کہا گیا کم اس سے جائز نہیں ہے اور لبیک بہت کہے جہاں کہیں
اونٹ بلندی پر چڑھے یا پستی میں اُترے یا کسی اونٹ کے سوار کو دیکھے اور سحر کے وقت مسئلہ
جب مکہ میں پہنچے تو کیا کرے - پہلے مسجد حرام میں جائے اور جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو تکبیر اور
تہلیل کہے اور پھر حجر اسود کی طرف مُنھ کرکے تکبیر کہے اور ہاتھوں کو اُٹھاوے مونڈھوں تک
اور اُس کو بوسہ دے اگر لوگوں کو بے تکلیف ممکن ہو پھر سیدھی جانب سے طواف شروع کرے
اور پھیرا کرنے سے پہلے چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈالے اور سات پھیرے
خانہ کعبہ کے آس پاس پھرے اور حطیم کو بھی طواف میں شامل کرے اور تین پھیرے دل میں
اکڑتا ہوا چلے اور باقی چار پھیرے اپنی چال پر کرے اور ہر پھیرے میں جب حجر اسود پر پہنچے تو

اُس کو بوسے اور حجرِ اسود کے بوسہ پر طواف کو تمام کرے جب طواف سے فارغ ہو تو مقامِ
ابراہیم میں آئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے اور جو وہاں تکلیف ہو تو جہاں ہو سکے مسجد
حرام میں پڑھ لے یعنی حرم شریف میں اور یہ طواف قدوم سنت ہے واجب نہیں ہے اور
اہل مکّہ کے واسطے طواف قدوم نہیں ہے اور جب طواف سے فارغ ہو تو باب الصفا سے
حرم کے باہر آئے اور صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر کعبہ کی طرف مُنہ کرے اور تکبیر اور تہلیل
کہے اور فخرِ عالم علیہ السلام پر درود بھیجے اور جو حاجت رکھتا ہو خدا سے چاہے پھر وہاں سے
اُتر کر مروہ پر آئے اور جب بطن وادی میں پہنچے تو دو میلوں کے درمیان دوڑے اور
جب مروہ پر پہنچ جائے تو اُسی طرح کرے کہ جیسے صفا پر کیا تھا اور یہ ایک پھیرا ہوا اسی طرح
سات پھیرے کرے صفا سے شروع ہو کر مروہ پر تمام ہونگے۔ پھر مکّہ میں قیام کرے اور جب
اس کا جی چاہے طواف کرے ترویہ سے ایک روز پہلے اور وہ دن ذی الحج کی ساتویں کا
ہے۔ امام باہر آئے اور خطبہ پڑھے اور خطبہ میں لوگوں کو حج کے افعال یعنی منا کو جانا اور
وقوف عرفات وغیرہ سکھائے پھر نماز صبح کی ترویہ کے روز یعنی آٹھویں کو مکہ میں پڑھے پھر
منا کو جائے اور رات کو منا میں رہے اور صبح کی نماز عرفہ کے روز منا میں پڑھکر عرفات میں
جا کر رہے اور جب دوپہر ہو جائے یعنی ظہر کا وقت ہو تو امام خطبہ پڑھے اور خطبہ میں لوگوں
کو وقوف عرفات اور مزدلفہ اور رمی جمار اور طواف زیارت اور قربانی کرنے کے احکام سکھائے
اور جب خطبہ سے فارغ ہو تو امامت کرے اور ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامت
سے پڑھے مسئلہ کوئی شخص اپنے ٹھہرنے کی جگہ ظہر اور عصر [illegible] جمع کرے تو جائز ہے یا نہیں
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جمع کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ہر نماز اپنے وقت پر پڑھے یعنی ظہر کی نماز
کو بوقت ظہر اور عصر کو بوقت عصر اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اگرچہ تنہا اپنے
اسباب کی جگہ جمع کرے گا تو جائز ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے پھر ٹھہرنے کی جگہ
کی طرف متوجہ ہو اور کوہ رحمت کے پاس قیام کرے اور عرفات میں ہر جگہ قیام جائز ہے

بطن عرنہ کہ نام ایک جگہ کا ہے اُس جگہ قیام نہ کرنا چاہیئے اور امام کو خاص کر مستحب ہے کہ عرفات پر ٹھہرنے سے پہلے غسل کرے اور اونٹ پر سوار ہو کر بلند جگہ پر کھڑے ہو کر حج کے مناسک تعلیم کرے اور دعا بلند آواز سے کرے آفتاب غروب ہونے تک پھر امام اور سب لوگ عرفات سے واپس ہو کر میانہ چال سے مزدلفہ میں پہنچیں اور مستحب ہے کہ پہاڑ کے پاس قیام کریں جس کے اوپر میقدہ ہے اور اُسکو قزح کہتے ہیں پھر امام امامت کرے اور مغرب اور عشا ایک اذان اور ایک اقامت سے پڑھے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مغرب کی نماز مزدلفہ کی راہ میں پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اور جب صبح ہو تو اندھیرے میں امامت کرے یعنی تاریکی میں نماز صبح پڑھے پھر جب نماز سے فارغ ہو جائے تو مزدلفہ میں واسطے دعا کے ٹھہرا رہے اور مزدلفہ میں ہر جگہ ٹھہرنے کی ہے سوائے محسر کے کہ نام ایک جگہ کا ہے آفتاب کے نکلنے سے پہلے امام اور سب لوگ پھر منا کو جائیں اور جمروں کی رمی شروع کریں اور سات کنکریاں جمرۂ عقبہ کو ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہیں اور پہلے کنکری مارنے سے لبیک کہنا موقوف کریں جب اس سے فارغ ہوں تو قربانی کریں پھر بال منڈائیں یا کترائیں اور بالوں کا منڈانا بہتر ہے سوائے عورت سے صحبت کرنے کے سب چیزیں اُسپر حلال ہو جائیں گی پھر اُسی روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یعنی بارھویں کو مکہ میں آئیں اور طواف کے سات پھیرے خانہ کعبہ کے کریں اور اس طواف کو طواف زیارت کہتے ہیں یہ طواف فرض ہے حج میں۔ اگر طواف قدوم میں رمل وسعی نہ کی ہو تو اس طواف میں رمل وسعی کرے پھر عورت بھی حلال ہو جائے گی اگر اس طواف میں دیر ہو گئی تو مکروہ ہے اور ایک دم لازم آئیگا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک۔ اور نزدیک صاحبین کے واجب نہیں ہوگا۔ اور جب طواف سے فارغ ہو جائے یعنی جو شخص دسویں کو طواف کرے وہ پھر منا کو لوٹ جائے اور عید کے دوسرے روز یعنی گیارھویں کو بعد زوال کے تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں مارے جملہ اکیس ۲۱

فتوی اکیاسی ۸۱

فتوی اکیاسی ۸۱

ہوئیں۔ جمرۂ اوّل کے پاس کھڑا ہووے اور تکبیر تہلیل تحمید درود پڑھے اور دعا کرے اور دوسرے کے پاس بھی توقف کرے اور جمرۂ عقبہ کے پاس کھڑا نہو اور نہ دعا پڑھے کنکر مارتے ہی چلدے جملہ ستر کنکریاں ہوئیں یعنی پہلے روز جمرۂ عقبہ کے سات پھر تین روز اکیس اکیس ۲۱ مسئلہ اگر تیسرے روز یعنی تیرھویں تاریخ زوال سے پہلے کنکریاں مارے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صبح صادق سے جائز ہے۔ اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے بعد دسویں منا سے چلا جانا اور رمی جمار ثلاثہ نکرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر تیرھویں کو پہلے کنکریاں مارنیسے مکہ کو چلا جائے تو جائز ہے یا نہیں تیرھویں کی طلوع فجر سے پہلے جاوے تو جائز ہے اور بعد طلوع بغیر رمی جانا جائز نہیں اور جب مکہ کو جائے تو مستحب ہے کہ محصب کہ ایک جگہ کا نام ہے وہاں اُترے اور طواف خانہ کعبہ کے سات پھیرے کرے اور سعی و رمل نکرے اور اس طواف کو طواف الصدر کہتے ہیں اور طواف صدر واجب ہے مگر اہل مکہ پر نہیں ہے اور نہ اہل مکہ کیواسطے طواف قدوم ہے اور جب طواف صدر سے فارغ ہو تو اپنے گھر کو روانہ ہو اور اگر کوئی محرم مکہ میں نہ آئے اور سیدھا عرفات کو جائے اور وہاں وقوف کرے تو طواف قدوم کے عوض اُسپر کوئی چیز واجب نہو گی مسئلہ وقوف عرفات کا وقت کب سے کبتک ہے۔ عرفہ کے روز زوال کے بعد سے عید کی صبح صادق تک مسئلہ اگر کوئی شخص عرفات سے گذرے اور وہ سوتا ہو یا بیہوش ہو معلوم نہیں ہے کہ یہ عرفات ہے تو وقوف میں محسوب ہوئے گا یا نہیں محسوب ہوگا مسئلہ عورت کا حکم حج میں مثل مرد کے ہے یا نہیں مثل مرد کے ہے مگر سر کو نہ کھولے اور منھ کھلا رکھے اور لبیک باآواز بلند نہ کہے اور سعی و رمل نکرے اور نہ بال منڈائے بلکہ کترائے

باب القران

ایک احرام سے حج و عمرہ کے مسائل

ف قران بہتر ہے یا افراد یا تمتع۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک روایت میں پہلے قران پھر افراد پھر تمتع امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ظاہر روایت میں اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک پہلے قران پھر تمتع اُسکے بعد افراد اور امام شافعیؒ کے نزدیک

پہلے افراد اُسکے بعد تمتع پھر قران مسئلہ قران کیا چیز ہے۔ دو رکعت نماز پڑھے پھر لبیک کہے
اور واسطے حج اور عمرہ کے میقات کی جگہ سے احرام باندھے اور بعد نماز کے یہ دعا پڑھے۔
اللھم انی ارید الحج والعمرۃ فیسرھمالی وتقبلھما منی یعنی اے اللہ ارادہ کرتا ہوں میں حج کا اور عمرہ کا
پس آسان کر ان کو واسطے میرے اور قبول کر واسطے میرے اور جب مکہ میں پہنچے خانہ
کعبہ کے طواف کے سات پھیرے کرے اور پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر چلے اور باقی چار
اپنی چال سے کرے پھر صفا مروہ میں سعی کرے یہ افعال عمرے کے ہوئے پھر حج کے افعال کرے
جیسے کہ مفرد کرتا ہے یعنی اوّل طواف قدوم مع رمل و سعی کرے پھر جب عید کا روز ہو جمرۂ
عقبہ کو کنکر مارے پھر اُس سے فارغ ہو کر سر یا بکرا لگائے یا بکری یا اونٹ یا ساتواں حصہ
گائے کا یا اونٹ کا اس کو دم قران کہتے ہیں اگر قران کا دم نہ رکھتا ہو تو دس روزے رکھے
اُن میں سے تین روزے ساتویں آٹھویں نویں کو رکھے اور سات باقی جب رکھے کہ اپنے
گھر کی طرف چلے اور اگر حج سے فارغ ہو کر مکہ میں رہے وہاں پر بھی رکھنا جائز ہے اور اگر
یہ تین روزے اس سے فوت ہو جائیں۔ تو سوائے قربانی کے کچھ نہیں ہو سکتا مسئلہ اگر
کوئی قارن مکہ میں نہ آئے اور عرفات میں آئے رافض عمرہ ہو گا یا نہیں یعنی تارک عمرہ ہو گا
یا نہیں۔ رافض عمرہ ہو گا اور بوجہ وقوف عرفات قران کا دم اُسکے ذمے سے ساقط
ہو جائیگا اور عمرہ کے چھوڑنے سے ایک دم واجب ہو گا اور عمرہ کی قضا بھی واجب ہو گی +

باب التمتع

عمرہ کے احرام کے مسائل

تمتع بہتر ہے یا افراد۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک روایت میں افراد بہتر ہے تمتع سے اور
امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اور نیز امام صاحب کے نزدیک دوسری ظاہر روایت میں
تمتع افراد سے بہتر ہے مسئلہ تمتع کتنی طرح پر ہے۔ دو طرح پر ایک یہ کہ ہدی کو روانہ کرے اور
دوسری یہ کہ ہدی کو نہ روانہ کرے مسئلہ تمتع کس کو کہتے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں کہ میقات سے

احرام باندھے عمرہ کیواسطے جب مکہ میں پہنچے تو خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا مروہ پر دوڑے
حلق کرے یا قصر کرے اور عمرہ سے حلال ہوجائے اور اُس کے بعد لبیک نہ کہے اور مکہ میں حلال
ہوکر رہے آٹھویں ذی الحج تک جب آٹھویں ہو تو حج کیواسطے مسجد حرام یا حرم سے احرام باندھے
اور افعال حج کے کرے جیسے کہ مفرد حاجی کرتے ہیں اور ایک دم اُس پر واجب ہوگا واسطے
تمتع کے اگر دم تمتع کا نہیں رکھتا ہے تو دس روزے رکھے تین حج کے دنوں میں اور سات اُس وقت
کہ جب لوٹے جیسا کہ قران کا دم کہا گیا اور یہ صفت تمتع کی ہے مسئلہ اگر کوئی متمتع چاہے
کہ ہدی روانہ کرے تو کیونکر کرے۔ پہلے ہدی روانہ کرے یا احرام باندھے۔ پہلے احرام باندھے
پھر ہدی کو روانہ کرے اگر ہدی اُس کا اونٹ ہووے تو اُسکی گردن میں مشکیزہ پرانا یا پرانی جوتی
ڈالدیں مسئلہ اونٹ کے کوہان میں زخم لگائیں یا نہیں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زخم
نہ لگائیں اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اُسکے کوہان میں سیدھی جانب شگاف
کردیں مسئلہ جب خانہ کعبہ میں آئے تو کیا کرے۔ طواف کرے اور سعی کرے اور حلال
نہووے پھر یوم ترویہ کو دوسرا احرام حج کا باندھے مثل مفرد کے سب افعال بجا لاوے مسئلہ
اگر آٹھویں سے پہلے احرام باندھے تو جائز ہے یا نہیں جائز ہے بلکہ افضل ہے اور متمتع
پر دم واجب ہوگا بطور شکرانہ کے مسئلہ متمتع کب حلال ہوگا جب سر منڈائے دونوں احراموں
سے حلال ہوجائیگا۔ اہل مکہ تمتع اور قران نہ کریں اُنکے واسطے افراد خاص ہے مسئلہ اگر
متمتع اپنے وطن کو لوٹے عمرہ سے فارغ ہوکر اور ہدی روانہ نہ کی ہو تو تمتع اُسکا باطل ہوگا یا
نہیں باطل ہوگا اور ہدی لیگیا تھا تو تمتع باطل نہوگا اور اُسپر لازم ہے کہ افعال حج بجالاوے
بعدہ حلال ہو مسئلہ اگر کوئی شخص حج کے مہینوں سے پہلے عمرہ کیواسطے طواف کرے تو وہ
متمتع ہوگا یا نہیں۔ اگر طواف کے تین پھیرے ماہ شوال سے پہلے کر لیے ہوں اور چار پھیرے
شوال میں کرے تو متمتع ہوگا اور اگر چار پھیرے شوال سے پہلے کئے ہوں گے اور تین شوال میں
کریگا تو متمتع نہوگا مسئلہ حج کے کے مہینے ہیں شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحج مسئلہ

ف۔ فتویٰ اسی پر ہے ۱۲

اگر حج کے مہینوں سے پہلے احرام باندھے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہی اور حج اُس کا درست ہے مسئلہ اگر کوئی احرام باندھنے کے قریب حائض ہو جائے تو کیا کرے غسل کرے اور احرام باندھے اور حاجیوں کی طرح سب افعال کرے مگر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے جبتک پاک نہو مسئلہ اگر وقوف عرفات کے بعد اور طواف زیارت کے بعد حائض ہو تو کیا کرے۔ مکہ سے اپنے گھر کو واپس آئے اور اس طواف صدر کے ترک کرنے سے کوئی چیز اُس پر واجب نہوگی۔

باب الجنایات

اس باب میں قصوروں کا بیان ہے

اگر کوئی محرم ایک عضو کو خوشبو لگائے تو اُس پر کیا واجب ہوگا ایک عضو کامل سے اور زیادہ سے بھی ایک دم واجب ہوگا لیکن اگر ایک عضو سے کم میں خوشبو لگائیگا تو صدقہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کپڑا سلا ہوا پہنے یا سر کو ایک روز کامل چھپائے رہے تو کیا واجب ہوگا۔ ایک دم واجب ہوگا لیکن اگر ایک دن سے کم پہنا ہو تو صدقہ واجب ہوگا مسئلہ اگر پچھنے لگانیکی جگہ حلق کرے تو کیا واجب ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک دم واجب ہوگا اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک صدقہ واجب ہوگا۔ اگر ایک ہاتھ یا ایک پاؤں سے کل ناخن تراشے گا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر پانچ ناخن متفرق کاٹے گا تو نزدیک امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے صدقہ واجب ہوگا۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک ایک دم واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی محرم عذر کے ساتھ خوشبو لگائے یا سر منڈائے یا سلا ہوا کپڑا پہنے تو اُس کو کیا کرنا چاہیئے۔ اُسکو اختیار ہے چاہے ایک بکری قربانی کرے اور چاہے چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں صدقہ دے اور چاہے تین روزے رکھے مسئلہ اگر کوئی محرم مجامعت کرے قبل یا دبر میں تو کیا واجب ہوگا۔ اگر وقوف عرفات سے پہلے کریگا تو حج فاسد ہو جائیگا اور ایک بکری اُس پر واجب ہوگی اور اُس حج کے سب ارکان بجالائے جیسے اور حاجی کرتے ہیں اور دوسرے سال میں قضا واجب ہوگی اور جس عورت سے صحبت کیگئی

یعنی اگر وہ اُسکے ساتھ حج کی قضا کرے تو ہمارے علما کے نزدیک جائز ہے اور امام شافعی
کے نزدیک جائز نہیں ہے اگر بعد وقوف عرفات کے مجامعت کریگا تو حج اُس کا فاسد
نہوگا لیکن بدنہ اُس پر واجب ہوگا مسئلہ اگر حلق کرنے کے بعد مجامعت کرے تو
اُس پر کیا چیز واجب ہوگی ایک بکری واجب ہوگی مسئلہ اگر عمرے کے افعال میں
صحبت کرے تو عمرہ اُسکا فاسد ہوگا یا نہیں۔ اگر طواف کے چار پھیروں سے پہلے کریگا تو
عمرہ اُسکا فاسد ہوجائیگا اور اُس عمرہ کو پورا کرے اور دوبارہ اُسکی قضا کرے اور ایک دم بھی اُسپر
واجب ہوگا اور اگر چار پھیرونکے بعد جماع کیا تو عمرہ فاسد نہوگا لیکن دم اُس پر واجب ہوگا مسئلہ اگر
کوئی محرم بھول کر صحبت کرے تو اُس کا کیا حکم ہے۔ وہی حکم اُس کا کہ جو عمداً میں ہے مسئلہ اگر کوئی بے وضو
طواف قدوم کرے تو اُسپر کیا واجب ہے۔ کچھ بھی واجب نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی بے وضو طواف
زیارت کرے تو اُسپر کیا واجب ہوگا۔ ایک بکری واجب ہوگی اور اگر جنبی ہوگا تو بدنہ یعنی
اونٹ یا گائے واجب ہوگی اور بہتر یہ ہے کہ طواف دوبارہ کرے جبتک کہ مکہ میں ہووے
اور جب طواف کا اعادہ کرے تو ذبح اُسکے ذمے سے ساقط ہوجائیگا مسئلہ اگر طواف صدر بے
وضو کرے تو کیا واجب ہوتا ہے۔ صدقہ واجب ہوگا اور اگر جنبی کریگا تو بکری واجب ہوگی
مسئلہ اگر طواف زیارت کے تین پھیرے چھوڑدے یا ایک پھیرا ترک کرے تو کیا واجب ہوتا
ہے بکری واجب ہوتی ہے اور اگر چار پھیرے ترک کرے تو محرم رہیگا جبتک طواف
نہ کرے مسئلہ اگر طواف صدر سے تین پھیرے چھوڑدے تو کیا واجب ہوگا۔ صدقہ واجب ہوگا اور اگر [illegible]
پھیرے چھوڑدے تو بکری واجب ہوگی مسئلہ اگر سعی کو چھوڑدے تو کیا واجب ہوتا ہے
بکری واجب ہوگی اور حج اُس کا پورا ہوجائے گا مسئلہ اگر امام سے پہلے عرفات
کی زمین سے نکل آئے تو اُس پر کیا واجب ہوگا۔ ایک دم واجب ہوگا مسئلہ اگر جمرو
کی رمی سب دنوں میں چھوڑدے تو دم واجب ہوگا اور اگر ایک روز چھوڑدے تب بھی دم واجب ہوگا
مسئلہ جس روز کہ اکیس کنکریاں ماری جاتی ہیں اُس روز سات یا چار کا مارنا چھوڑدے تو صدقہ

واجب ہوگا ۔ مسئلہ اگر عید کے روز جمرۂ عقبہ کے کنکریاں نہ مارے تو کیا واجب آتا ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دم واجب ہوگا ۔ مسئلہ اگر کوئی محرم شکار کرے یا ایسے شخص کو بتائے کہ وہ اُس کو مار ڈالے تو اُس پر کیا واجب ہوگا جزا واجب ہوگی اور اسمیں عمداً سہواً دونوں یکساں ہیں مسئلہ جزا کیا چیز ہے ۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جزا یہ ہے کہ اُس شکار کی قیمت کریں اُس جگہ کہ جہاں شکار مارا ہے اگر وہاں جنگل ہو تو جو آبادی اُسکے قریب ہو وہاں قیمت دو عادل ٹھیرائیں اُسکو اختیار ہوگا اگر قیمت اُسکی ہدی کے برابر ہو تو ہدی خریدکر کے ذبح کرے اور اگر ہدی کی قیمت کے برابر نہو تو اناج صدقہ کرے ہر مسکین کو گیہوں آدھا صاع خرما اور جو ایک صاع دیوے اگر اناج نہ دے تو پھر آدھا صاع گیہوں کے عوض روزہ رکھے یعنی ہر صاع کیواسطے دو روزے رکھے لیکن اناج دینا بہتر ہے اگر آدھے صاع سے کم بچ رہے تو اُس کو اختیار ہے چاہے ایک دن اُسکے بدلہ روزہ رکھے اور چاہے اُس کو صدقہ کردے اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر یہ شکار مثلی ہوگا تو مثل واجب ہوگا جیسے ہرن مارے تو بکری واجب ہوگی اور کفتار کے شکار میں بکری واجب ہوگی اور خرگوش میں بکری کا بچہ اور شتر مرغ میں اونٹ واجب ہوگا اگر کوئی محرم کسی شکار کو زخمی کرے یا بال اُکھیڑے یا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو جتنا نقصان اُسکی قیمت میں آیا ہے وہ دینا واجب ہوگا اور اگر پر کو اُکھیڑے یا ہاتھ پاؤں کاٹے کہ اُڑنے اور دوڑنے سے باز رہے پوری قیمت واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی محرم کوے یا چیل کو یا بھیڑیے کو یا سانپ کو یا بچھو کو یا چوہے کو یا کٹکھنے کتے کو مار ڈالے کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر ٹیڑی مارے جو چاہے صدقہ کرے اور اگر چھوارہ اُسکے عوض دے تو جائز ہے مسئلہ اگر ایک جوں کو مار ڈالے تو کیا واجب ہوگا جسقدر چاہے صدقہ دیوے اور اگر مچھر یا پسو یا چیونٹی کو ماریگا تو کچھ بھی واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی محرم ایسے جانور کو مارے کہ گوشت اُس کا کھایا نہیں جاتا ہے یعنی درندے کو تو جزا واجب ہوگی مگر ایک بکری کی قیمت سے نہ بڑھے گی مسئلہ اگر کوئی محرم بھوک سے عاجز ہوکر شکار کرے تو جزا واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی محرم اونٹ یا گائے یا بکری کو ذبح

یا گھر کی پلی ہوئی بطخ کو ذبح کرے تو جائز ہے یا نہیں جائز ہے مسئلہ اگر کوئی محرم پا موز کبوتر کو
یا ہرن کے بچہ کو جو گھر کے پلے ہوئے ہوں ذبح کرے تو جزا واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی محرم حرم
کی گھاس اکھیڑے یا اُس درخت کو کہ کسی کی ملک نہو یا کسی شخص نے بویا نہو تو قیمت
اُسکی واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی قارن کوئی گناہ کرے کہ جس سے دم لازم آتا ہے تو اُسپر
کیا واجب ہوگا۔ واسطے ہر قصور کے کہ مفرد پر ایک دم واجب ہوتا ہے قارن پر دو دم واجب
ہوں گے ایک حج کیواسطے اور ایک عمرہ کیلیے۔ اگر میقات سے بے احرام کے گذر جائے
تو مفرد اور قران کرنے والا دونوں یکساں ہیں یعنی قارن پر وہی ایک دم واجب ہوگا
جیسا مفرد پر مسئلہ اگر دو محرم ایک شکار کے مارنیمیں شریک ہوں تو ہر ایک پر کامل جزا
واجب ہوگی مسئلہ اگر دو حلال ایک شکار کرنیمیں شریک ہوں تو دونوں پر ایک
جزا واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی محرم شکار کو فروخت کرے یا خریدے تو بیع باطل ہوگی۔

باب الاحصار

حج سے رُک جانے کے مسائل

محصر کون ہوتا ہے۔ جو احرام باندھکر حج کی راہ میں بیمار ہو جائے یا حج کی راہ بند کردی جائے
یا دشمن کے خوف سے نہیں جا سکتا ہے وہ محصر ہے یعنی رُکا ہوا اُس کو حلال ہو جانا جائز
نہیں ہے جبتک ایک بکری قربانی کیواسطے حرم کو روانہ نہ کرے اور جو لیجائے اُس سے
کہدے کہ فلاں روز ذبح کرے پھر اُس کو حلال ہو جانا اُسی روز جائز ہے مسئلہ اگر قارن
ہووے تو دو بکریاں بھیجے اور اس کا ذبح کرنا سوائے حرم کے جائز نہیں ہے اور اگر یوم نحر
سے پہلے ذبح کرے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے
نزدیک جائز نہیں ہے مگر عید کے روز۔ اور اگر عمرہ کیواسطے احرام باندھا ہو اور پھر رُک
جاوے تو جس وقت چاہے ذبح کرے جائز ہے لیکن سوائے حرم کے اور جگہ جائز نہیں ہے
اور حج سے رُک جانے والے پر دوسرے سال میں حج اور عمرہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر

قارن ہووے تو دو عمروں کی قضا کرے اور ایک حج کی اور عمرے سے رک جائے تو ایک عمرہ کرے مسئلہ اگر حاجی محصر ہو جاوے اور ہدی بھیجے اور وعدہ کرے کہ فلاں روز قربانی کرے پھر احصار اس سے جاتا ہے اور اسکو حج اور ہدی دونوں ملسکتے ہیں تو جائز نہیں ہے کہ حلال ہو جائے لیکن اگر حج یا ہدی کے پالینے پر قادر نہیں ہے تو اس کو حلال ہو جانا جائز ہے مسئلہ اگر کوئی حج پاسکے اور ہدی نہ پاسکے تو قیاس یہ ہے کہ حلال نہووے مگر استحسان یہ ہے کہ حلال ہو جائے لیکن افضل ہتوجہ ہونا ہے مسئلہ اگر کوئی مکہ میں روکا گیا ہو اور وقوف اور طواف نہ کیا ہو محصر ہوگا اور اگر وقوف کیا اور طواف نہ کیا تو محصر نہوگا ۔

باب الفوات

حج کے فوت ہونے کے مسائل

عرفہ کے روز زوال کے بعد سے عید کی صبح صادق تک عرفات پر اگر کسی کو ٹھیرنا نہ ملے تو عمرے کے افعال کرکے احرام سے باہر آئے یعنی طواف کرے اور سعی کرکے حلال ہو جاوے اور حج کو دوسرے سال میں قضا کرے اور دم اسکے ذمے سے ساقط ہو جائیگا اور عمرہ تمام سال میں کر سکتا ہے مگر پانچ دنوں میں مکروہ ہے۔ عرفہ کے روز اور عید کے روز اور تشریق کے تین دنوں میں مسئلہ عمرہ کیا چیز ہے۔ سنت ہے۔ عمرہ کے افعال کتنے ہیں تین ہیں احرام اور طواف اور سعی ۔

باب الہدی

ہدی کے مسائل

کتنہ ہدی کیا ہے۔ ایک بکری۔ ہدی کتنے چیز سے جائز ہے۔ تین چیز سے اونٹ گائے بکری کس عمر کے ہوں۔ بکری نے دوسرے سال میں پاؤں رکھا ہو اور گائے نے تیسرے میں اور اونٹ پانچ برس کا اور بھیڑ چھ مہینے کی جائز ہے۔ مسئلہ ہدی دم کٹی ہو یا کان کٹی جائز ہے یا نہیں۔ اگر زیادہ کٹا ہوا ہوگا تو جائز نہیں ہے اور اگر کم ہے تو جائز ہے اور اندھا اور

دُبلا جس کی ہڈی میں گودا اتر ہے وہ بھی جائز نہیں ہے۔ اور لنگڑا اگر مذبح تک جا سکے تو جائز ہے
مسئلہ تمام جنایات میں بکری جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگران قصوروں میں جائز نہیں
ہے ایک یہ کہ جُنب طوافِ زیارت کرے اور دوسرے بعد وقوف کے مجامعت کرے ان
دونوں میں جائز نہیں ہے مگر اونٹ اور گائے مسئلہ گائے اور اونٹ میں کے شخص شریک
ہو سکتے ہیں۔ سات آدمی مگر ساتوں آدمی قربانی کی نیت کریں اگر ایک بھی اُن میں گوشت
کی نیت کریگا تو جائز نہوں گے یعنی کوئی شخص بھی قربانی میں محسوب نہو گا مسئلہ کئے ہدی
ہیں کہ جن کا کھانا جائز ہے اور کے ہیں کہ جن کا کھانا جائز نہیں ہے۔ چار کا کھانا جائز ہے
اور چار کا کھانا جائز نہیں۔ جائز یہ ہیں۔ ہدی تمتع کا اور قران کا اور اضحیہ کا اور تطوع کا کہ
اپنی جگہ پر پہنچے اور جن کا کھانا جائز نہیں ہے وہ یہ ہیں۔ ایک دم نذر کا دوسرے دم کفارہ کا اور
تیسرے احصار کا اور چوتھے تطوع کا کہ جگہ پر نہ پہنچے ذبح کرنا تطوع اور تمتع اور قران کا جائز نہیں
ہے مگر عید کے روز باقی ہدی جس وقت ذبح کرے جائز ہے مسئلہ ہدی ذبح کرنا حرم سے
باہر جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر حرم میں مسئلہ ہدیوں کی تعریف کرنا یعنی تشہر
دینا واجب ہے یا نہیں۔ واجب نہیں ہے مسئلہ صدقہ کرنا مساکین حرم پر اور
انکے غیر پر جائز ہے بہتر یہ ہے کہ گائے بکری اونٹ کو خود ذبح کرے اور جھول اور نکیل کو
صدقہ کرے اور قصاب کو اُس میں سے مزدوری ندے مسئلہ اگر کوئی محرم قربانی کے
واسطے لیجلے اور راہ میں خود بیمار ہو جائے تو بدنہ پر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر دوسری سواری
رکھتا ہو تو بیٹھنا جائز نہیں ہے اور اگر نہ رکھتا ہو تو جائز ہے کہ بیٹھ لے مسئلہ ہدی اگر شیر دار
ہو یعنی دودھ دیتی ہو تو اُس کا دودھ دُہنا جائز نہیں ہے بلکہ اُسکے تھنوں پر ٹھنڈا پانی
چھڑک دے تاکہ دودھ نہ ٹپکے اور خشک ہو جائے مسئلہ اگر کسی محرم نے ہدی روانہ کی پھر وہ
ہلاک ہو گئی اگر وہ ہدی مستحب تھی تو دوسری واجب نہو گی اور اگر تطوع کیواسطے نہ تھی تو دوسری
خرید کرکے اُسکی جگہ قائم کرے اور اگر کوئی بڑا عیب پیدا ہو جائے تو بھی اُس کے بدلے میں

دوسرا خرید کرے اور اُس عیب دار کو جو چاہے کرے مسئلہ اگر ہدی نفل کی ہو اور وہ راہ میں عیب دار ہو جائے تو اُس کو ذبح کرے اور اُسکے خون سے اُس کے کھُر رنگین کر دے اور مالداروں کو اُس کا کھانا جائز نہیں ہے اور اگر وہ ہدی واجب ہو تو دوسری اسکے عوض میں خرید کر قائم کرے اور عیب دار کو جو چاہے کرے مسئلہ کے ہدی ہیں کہ جن کے گلے میں کلاوہ باندھا جائے تین ہیں ایک تمتع کا اور ایک قران کا اور ایک تطوع کا یعنی نفل کا اور دم احصار اور دم جنایت کے گلے میں کلاوہ نہ باندھیں +

کتاب البیوع

خرید و فروخت کے مسائل

بیع کس طرح ہوتی ہے۔ ایجاب و قبول سے مگر دونوں لفظ ماضی ہوں یعنی ایک کہے کہ میں نے بیچا اور دوسرا کہے کہ میں نے لیا اگر دو لفظوں میں ایک ماضی اور ایک مستقبل ہو تو جائز نہیں ہوگی اور ماضی زمانہ گذشتہ کو کہتے ہیں اور مستقبل زمانہ آیندہ کو یعنی اگر ایک اُنمیں سے کہے کہ فروخت کرونگا تو یہ لفظ مستقبل ہے اور مستقبل لفظ سے جائز نہیں ہے بلکہ چاہیے کہ دونوں شخص یوں کہیں کہ الفاظ ماضی ہوں جیسے بائع کہے کہ فروخت کیا میں نے اور مشتری یعنی خریدار کہے کہ لیا میں نے تو جائز ہے یعنی بیع صحیح ہوگی مسئلہ اگر ایک طرف سے فقط ایجاب ہو دوسرے کو اختیار ہے چاہے قبول کرے چاہے نہ کرے اگر ایجاب و قبول دونوں ہو جائیں تو کسی کو پھیر دینے کا اختیار نہو گا مگر کسی عیب کے ساتھ یا یہ کہ اسباب دیکھا نہو اور جب دیکھے تو اختیار ہے چاہے قبول کرے چاہے نہ کرے مسئلہ بیع اعراض مشار الیہا یعنی اُن چیزوں کی بیع جنکی قدر مجہول ہے اور سامنے موجود ہیں جائز ہے یا نہیں جائز ہے مسئلہ بیع باثمان مطلقہ جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جبتک اُسکے مقدار اور وصف کو بیان نہ کرے اور بیع اثمان مطلقہ اس طرح ہوتی ہے کہ بائع کہے کہ یہ چیز تیرے ہاتھ فروخت کی میں نے جو اُسکی قیمت ہے تو یہ بیع جائز نہیں جب تک قیمت مقرر کر کے نہ کہے مسئلہ ادھار اور نقد

بیچنا جائز ہے یا نہیں۔ نقد بیچنا جائز ہے اور اُدھار بیچنا جب جائز ہے کہ کوئی مدت مقرر کردی
جائے اگر مدت مقرر نہوگی تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قیمت کو مطلق کرے یعنی کہے
کہ اس چیز کو فروخت کیا سو روپے کو یا دو سو روپے کو اور کوئی سکہ مقرر نہ کرے تو یہ بیع جائز
ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر اُس روپے کے ساتھ کہ جو شہر میں چلتا ہو یعنی دیکھیں کہ شہر میں
کون سے روپے سے خرید و فروخت کرتے ہیں پس وہی روپیہ دیا جاوے گا اور اگر شہر
میں بہت طرح کے روپے چلتے ہیں تو یہ بیع جائز نہوگی۔ اگر ایک سکہ مقرر کریں تو جائز
ہے مسئلہ اناج کی بیع بحساب یعنی اٹکل سے یا کسی وزن سے کرے تو جائز ہے یا نہیں جس طرح
فروخت کرے جائز ہے چاہے پیمانہ سے ناپ کر چاہے اندازہ سے مسئلہ۔ اور اگر ناپ معین
سے فروخت کرے اور نہیں جانتا ہے کہ اُس میں کسقدر آتا ہے تو بیع جائز ہے یا نہیں
جائز ہے اگرچہ نہ جانتا ہو مسئلہ اگر کوئی شخص گیہوں کا ڈھیر فروخت کرے ایک قفیز یعنے
ایک پیمانہ ایک روپے کو تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صرف ایک ہی پیمانہ کی
بیع جائز ہوگی ہاں اگر یوں کہے کہ سو قفیز ہیں سو روپے کو ہر قفیز ایک روپیہ کو اس طرح سب کی
بیع جائز ہوگی اور صاحبین کے نزدیک کُل میں جائز ہوگی اگرچہ کل کا ذکر نہ کیا جائے مسئلہ
اگر کوئی شخص گلہ بکریوں کا فروخت کرے ہر بکری ایک روپے کو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک
کُل میں بیع فاسد ہوگی یعنی ایک بکری کی بیع بھی جائز نہوگی اور صاحبین کے نزدیک کل میں
جائز ہوگی اسی طرح اگر کوئی شخص کپڑا بیچے فی گز ایک روپیہ کو تو بھی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک
جائز نہیں ہے جبکہ کپڑے کی بناوٹ مختلف ہو اور اگر بناوٹ یکساں ہو تو ایک گز کی بیع جائز
ہے زیادہ کی ناجائز ہے اور صاحبین کے نزدیک کل میں جائز ہے ۱۲ مترجم۔ اگر تعداد بیان
کردیگا تو سب کی جائز ہوگی مسئلہ اگر کسی شخص نے اناج کا ایک ڈھیر خرید کیا اس شرط سے کہ
سو پیمانہ ہے سو روپے کو جب ناپا گیا تو نوے نکلے یا ایک سو دس تو اُس حالت میں مشتری کو
اختیار ہے چاہے نوے روپے کو لیلے اور چاہے پھیر دے اور اگر سو سے دس بڑھ جائیں

ف فتویٰ اسی پر ہے ۱۲

ف فتویٰ اسی پر ہے ۱۲

تو وہ بائع کے ہیں مسئلہ اگر کوئی شخص کپڑے کا تھان دس گز کا دس روپے کو خریدے پھر اس میں
کمی ظاہر ہو یا زیادتی - اگر کم نکلا ہے تو خریدار کو اختیار رہے چاہے کل قیمت میں یعنی دس روپے
میں لے چاہے واپس کر دے اور اگر زیادہ نکلے تو وہ مشتری کا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص
کپڑا فروخت کرے کہ یہ تھان اس قدر گز ہے فی گز ایک روپیہ کو پھر اس میں کمی پائی جائے
یا زیادتی - اگر کمی پائی گئی تو مشتری کو اختیار رہے چاہے قیمت کے حساب سے خریدے اور
چاہے پھیر دے اور اگر زیادہ نکلے تو بھی مشتری کو اختیار رہے چاہے اس زیادہ کو بھی اسی
نرخ سے خریدے چاہے پھیر دے - اگر کوئی شخص مکان بیچے تو اس کے ساتھ مکان کی نیو
اور ملبہ بھی بک جاتی ہیں گو فروخت میں ذکر کیا جائے یا نہ کیا جائے مسئلہ اگر کوئی شخص زمین
بیچے اور زمین بوئی ہوئی ہے تو وہ کھیتی بیع میں شامل ہوگی یا نہیں - جب تک بیع میں نام نہ لیا
جائیگا بیع نہ ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص زمین بیچے اور اس زمین میں خرمے کے درخت ہوں
یا اور درخت تو بیع میں آئیں گے یا نہیں - آئیں گے اگرچہ نام نہ لیا جائے مسئلہ اگر کوئی
شخص کوئی درخت بیع کرے اور اس درخت میں میوہ ہو تو اس درخت کا میوہ بیع میں
آئے گا یا نہیں - میوہ کی بیع نہ ہوگی مگر اس وقت کہ شرط کرلیں یعنی بیع کے وقت اور
اگر شرط نہ کی ہو تو بائع سے کہیں کہ میوہ توڑ لے اور درخت سپرد کر دے مسئلہ کچّے پکّے
میوہ کی بیع درست ہے یا نہیں درست ہے مگر مشتری پر واجب ہوگا کہ اسی وقت
میوہ کو توڑ لے اور اگر شرط کرے کہ جب پک جائیگا تو توڑوں گا یہ بیع فاسد ہوگی مسئلہ اگر
کوئی شخص میوہ درخت کا اوپر بیچے اور کچھ اپنے واسطے مستثنٰی کرے مثلاً یوں کہے کہ
میوہ جو درختوں میں ہے دس من یا بیس من یا جس قدر کہ اسمیں سے سیر بھر میرا ہے
وہ نہیں بیچتا تو یہ بیع جائز ہے یا نہیں - جائز ہے میوہ کٹا ہوا ہو اور اسمیں سے کچھ مستثنٰی
کرے تو بھی جائز ہے مسئلہ گیہوں بالوں میں اور باقلا پھلی کے چھلکے میں بیچنا جائز ہے
یا نہیں - جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص مکان بیچے تو قفل کنجی اس کا بیع میں گنا جاویگا

نہیں جو قفل دروازوں میں جڑے ہوئے ہونگے بیع میں شامل ہوں گے مع کنجی کے مسئلہ مزدوری ناپنے والے کی اور مزدوری صراف کی کہ جو روپیہ پرکھے کس کے ذمے واجب ہے بائع کے ذمہ۔ از مترجم۔ فتویٰ اس پر ہے کہ کیّال یعنی ناپنے والیکی مزدوری بائع کے ذمہ ہے اور صراف کی مشتری کے ذمے مسئلہ قیمت جانچنے اور تولنے کی مزدوری کس کے ذمہ واجب ہوتی ہے۔ مشتری کے ذمے مسئلہ جب کوئی شخص اسباب خریدے تو کیا کرے پہلے قیمت دیدے پھر مال پر قبضہ کرے مسئلہ اگر روپے کے عوض روپیہ بیچے یا اسباب کے عوض اسباب تو پہلے کون دے۔ دونوں شخص برابر دیں

باب خیار الشروط یعنی جا کڑ

خیار شرط بیع میں جائز ہے۔ بائع اور مشتری دونوں کو جائز ہے مسئلہ خیار شرط کے روز تک جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین۳ روز تک جائز ہے اور تین روز سے زیادہ درست نہیں۔ اور صاحبین کے نزدیک جس قدر مہلت معین کیجائے جائز ہے اگرچہ تین روز سے زیادہ کریں مسئلہ اگر خاص بائع کا خیار ہے تو مبیع ملک بائع سے خارج نہوگی مسئلہ اگر اس صورت میں مشتری اسباب پر قبضہ کرے پھر مشتری کے ہاتھ سے وہ اسباب جاتا رہے تو کیا واجب ہوگا۔ اسباب کی قیمت مشتری پر واجب ہوگی۔ از مترجم۔ ثمن واجب نہوگا۔ کیونکہ ثمن کہتے ہیں ٹھہرے ہوئے کو اور قیمت کہتے ہیں بازار کے نرخ کو۔ مسئلہ اگر خیار مشتری کا ہو اسباب ملک بائع سے باہر آئیگا یا نہیں بائع کی ملک سے باہر آئیگا باتفاق لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مشتری کی ملک میں نہ آئیگا اور صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملک میں ہو جائیگا مسئلہ اور اگر اسی عرصہ میں کہ خیار مشتری کا تھا اور مشتری نے اسباب پر قبضہ کیا اور اُس کے ہاتھ سے جاتا رہا تو مشتری پر کیا واجب ہوگا مشتری پر ثمن واجب ہوگا

یعنی جو آپس میں ٹھیرا ہو مسئلہ اور اگر ایک شخص نے اسباب خریدا ہے بشرط خیار تو مدت خیار میں پھیر دینے اور رکھ لینے کا اختیار رہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک قبول کر سکتا ہے اگرچہ مالک موجود نہ ہو مگر فسخ نہیں کر سکتا جبتک کہ بائع موجود نہو۔ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پھیرنا اور قبول کرنا دونوں عدم موجودگی بائع میں کر سکتا ہے اور امام زفرؒ کے نزدیک عدم موجودگی بائع میں نہ قبول کر سکتا ہے نہ پھیر سکتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے خیار کو شرط کیا پھر مر گیا تو وہ خیار اُسکے وارثوں کو منتقل ہو جائیگا یا نہیں منتقل نہیں ہوگا خیار باطل ہو جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کو اس شرط سے بیچے کہ یہ درزی ہے پھر بعد میں معلوم ہو کہ اُس کو سلائی نہیں آتی ہے تو کیا حکم ہے مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے پوری قیمت کو لے لے اور چاہے پھیر دے ✤

باب خیار الرویۃ یعنی دیکھنے کے اختیار میں

اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور اُس چیز کو دیکھا نہو تو یہ بیع جائز ہے یا نہیں جائز ہے لیکن مشتری کو اختیار ہوگا کہ جب دیکھے چاہے قبول کرے اور چاہے پھیر دے مسئلہ اگر کوئی شخص بے دیکھے کوئی چیز بیچے تو اُس کا حکم کیا ہے بیع جائز ہے اور دیکھنے پر واپس کرنیکا اختیار نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈی کا مُنھ دیکھے یا غلہ کے اوپر نظر کرے یا لپیٹے ہوئے کپڑے کو دیکھے یا کسی بیل وغیرہ کے مُنھ یعنی اگاڑی یا پچھاڑی دیکھے پھر اُسی ایک کو خریدے تو اُس کا کیا حکم ہے بیع اُن میں جائز ہے مشتری کو پھر اُن میں دیکھنے کا اختیار نہیں ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک مکان کا صحن دیکھا اور اُس کے دالان اور کوٹھڑیوں وغیرہ کو نہیں دیکھا اور خرید کر لیا اب جو اُسکی عمارت کو دیکھا تو مشتری کو واپس کرنیکا اختیار ہوگا یا نہیں مشتری کو اختیار نہیں ہے کہ واپس کرے مسئلہ خرید و فروخت نابینا کی جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے لیکن جب خریدیگا تو ساتھ خیار کے ہوگا مسئلہ

نابینا کا خیار کیونکر ساقط ہوتا ہے۔ اگر وہ چیز خریدی کہ سونگھی جاتی ہے اور سونگھنے سے معلوم ہو سکتی ہے جیسے کافور یا عنبر یا انگوزہ اور عطر وغیرہ تو سونگھنے کے ساتھ خیار اُس سے ساقط ہو جائے گا اور اگر کوئی چھونے کی چیز خریدے جسکو ٹٹول کر معلوم کر سکتا ہے جیسے کپڑا یا کرباس یا کتان یا خز یا اطلس تو اُسکا خیار ٹٹولنے سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر کوئی چیز چکھنے کی خریدے جیسے شربت یا سرکہ وغیرہ انمیں خیار اُسکا چکھنے سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر ایسی چیز خریدے کہ نہ وہ سونگھنے سے معلوم ہو سکے نہ ٹٹولنے سے نہ چکھنے سے جیسے کوئی مکان یا زمین یا اور کوئی جگہ ان میں اُس کا خیار اُسوقت ساقط ہو گا کہ اُن کا وصف اُسکے سامنے کیا جائے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی ملک فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ یہ بیع موقوف ہوگی مالک کی اجازت پر اگر مالک اُس اسباب کے بیچنے کی اجازت دے گا تو بیع جائز ہوگی اور اگر نہ دے گا تو بیع باطل ہوگی اور اجازت اُس وقت جائز ہے کہ چیز بیچی ہوئی برقرار ہو اور دونوں لینے دینے والے بھی برقرار ہوں اپنے حال پر مسئلہ اگر کوئی شخص دو گھروں سے ایک کو دیکھے پھر دونوں گھروں کو ایک ساتھ خریدے۔ اختیار ہے کہ دونوں کو پھیر دے ایک کو پھیرنا جائز نہیں مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی چیز کو کسی وقت دیکھا تھا اور بعد ایک مدت کے اُس کو خرید کیا تو اُسکو دیکھنے کا اختیار ہو گا یا نہیں۔ اگر ویسی ہی ہے کہ جیسا دیکھا تھا تو خیار اُسکا جاتا رہیگا اور اگر اُس صفت پر نہیں ہے کہ جیسا دیکھا تھا تو اُسکو خیار ہو گا یعنی پھیر سکتا ہے واللہ اعلم

باب خیار العیب

یعنی عیب کے سبب سے اختیار رہنا

اگر کسی شخص نے اسباب خرید کیا پھر اُس اسباب میں کوئی عیب دیکھا تو اُسکو پھیر نیکا اختیار ہے یا نہیں سا اختیار ہو گا چاہے پورے ثمن کو لیلے اور چاہے پھیر دے اور لیکن یہ نہیں چاہیئے اُسکو کہ اسباب کو رکھ لے اور عیب کا نقصان طلب کرے مسئلہ عیب کس کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے سوداگروں کے نزدیک ثمن کا نقصان لازم آوے یعنی وہ عیب

ایسا ہو کہ جس سے کوئی نقصان ثمن ہو مسئلہ غلام کا بھاگنا اور بچھونے پر پیشاب کرنا اور چوری کرنا عیب ہے یا نہیں۔ لڑکپن میں ہے جبتک بالغ نہو۔ جب بالغ ہو عیب نہ ہوگا مگر یہ کہ بعد بلوغ کے اُس میں یہ چیزیں بائع کے یہاں عود کریں تو اُس وقت مانا جائے گا یعنی اگر غلام میں لڑکپن میں یہ چیزیں پائی گئیں اور بعد بلوغ کے بائع کے یہاں ان چیزوں نے عود نہ کیا پھر مشتری کے یہاں اگر عود کیا تو یہ عیب حادث سمجھا جائیگا قدیم نہ سمجھا جائے گا لہذا مشتری کو پھیرنیکا اختیار نہوگا مسئلہ گندہ دہن اور گندہ بغل ہونا عیب ہے یا نہیں۔ یہ دونوں باتیں لونڈی میں عیب ہیں اور غلام میں نہیں ہیں مگر بوجہ بیماری کے غلام میں بھی عیب ہے اور زنا عیب ہے لونڈی میں نہ غلام میں مسئلہ لونڈی یا غلام کا زنا سے پیدا ہونا عیب ہے یا نہیں۔ کنیز میں عیب ہے اور غلام میں نہیں ہے مسئلہ زنا کار ہونا عیب ہے یا نہیں۔ لونڈی میں عیب ہے اور غلام میں نہیں۔ اگر بہت کرتا ہو تو عیب ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک اسباب مول لیا اور اُسکے ہاتھ میں لینے کے بعد کوئی عیب پیدا ہوا اور اُس خرید لنے والیکو معلوم ہوا کہ اس سے پہلے بیچنے والے کے گھر میں دوسرا عیب تھا تو اب پھیر سکتا ہے یا نہیں نہیں پھیر سکتا ہے بلکہ نقصان بائع سے لیلے مگر اُس حالت میں کہ فروشندہ باوجود عیب حادث کے خود پھیر لے مسئلہ اگر کسی شخص نے کپڑا خریدا اور اُس کو قطع و برید کیا تو عیب ظاہر ہونے پر نقصان عیب بائع سے واپس کرے اور اگر بائع اس کٹے ہوئے کپڑے کو قبول کرے تو واپس کرنا ظاہر ہے اور اگر کپڑا سیا یا سرخ رنگا یا ستو خرید لے اور اُنکو گھی میں ملایا پھر اُسپر عیب ظاہر ہوا تو اسکا کیا حکم ہے۔ مشتری کو اختیار ہے کہ نقصان اُس عیب کا بائع سے طلب کرے اور بائع کو مجاز نہیں ہے کہ کہے کہ چیز میری مجھکو پھیر دے اور قیمت مجھ سے واپس لے مسئلہ اگر کسی شخص نے غلام خرید کیا اور اُس کو آزاد کر دیا یا وہ غلام مر گیا پھر مشتری کو معلوم ہوا کہ یہ غلام عیب دار تھا تو کیا کرے۔ نقصان عیب کا مشتری کو بائع سے ملے گا مسئلہ اگر کسی نے غلام کو خرید کیا پھر اُس کو مار ڈالا یا کھانا خرید کیا اور اُسکو کھا لیا پھر معلوم ہوا کہ

اُس غلام میں یا اُس کھانے میں عیب تھا تو نقصان عیب کا بائع سے واپس لے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واپس نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک واپس ہوگا مسئلہ اگر کسی نے کھانے کی چیز خریدی اور اُسمیں سے کچھ کھائی پھر اُسکے عیب پر مطلع ہوا کہ بائع کے گھر میں عیب دار تھی تو اُس کو پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک باقی کو پھیر نہیں سکتا ہے اور نہ نقصانِ عیب طلب کر سکتا ہے اور صاحبین کے نزدیک باقی کو واپس کر سکتا ہے یا کل کا نقصان لے لے مسئلہ اگر کسی نے ایک غلام خرید کیا اور دوسرے کے ہاتھ فروخت کیا پھر دوسرے خریدار نے پھیر دیا تو پہلا مشتری پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر دوسرے خریدار نے قاضی کے حکم سے پھیر لیا ہے تو مشتری پہلا بھی پھیر سکتا ہے اور اگر دوسرے مشتری نے بے حکم قاضی کے پھیرا ہے تو خریدار پہلا بائع کو نہیں پھیر سکتا ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی اسباب خرید کیا اور بائع سے شرط کر لی کہ کسی عیب کے ہونے سے واپس نہ کروں گا پھر کوئی عیب ظاہر ہوا تو بائع کو پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ نہیں پھیر سکتا ہے اگرچہ عیبوں کو شمار نہ کیا ہو یعنی تمام عیبوں کا نام لیا ہو۔

باب بیع الفاسد

فاسد بیع کے مسائل

بیع کے طرح کی ہیں تین طرح کی ایک جائز دوسری فاسد۔ تیسری باطل۔ جائز وہ ہے کہ ثمن اور مثمن دونوں حلال ہوں یعنی قیمت اور اسباب اور کوئی شرط فاسد نہو۔ اور باطل وہ ہے کہ دونوں حرام ہوں یا مثمن حرام ہو یعنی وہ چیز کہ جس کو خرید کرتا ہے۔ فاسد وہ کہ ثمن حرام ہو اور مثمن حلال ہو یعنی قیمت حرام ہو اور اسباب حلال ہو۔ وہ بیع کہ جائز ہے یہ ہے کہ قیمت اور مال دونوں حلال ہوں جیسے گیہوں دے اور خرمے لے پس گیہوں قیمت ہونگے اور خرمے مبیع۔ پس دونوں حلال ہیں اور یہ بیع جائز ہے۔ اور جو بیع کہ فاسد ہے یہ ہے کہ قیمت حرام ہو اور اسباب حلال جیسے شراب دے اور غلّہ لے یعنی

شراب قیمت ہو دے اور غلہ مبیع پس شراب حرام ہے اور غلہ حلال ہے یہ بیع فاسد ہوگی۔ اور وہ بیع کہ حرام ہے یہ ہے کہ ثمن اور مثمن دونوں حرام ہوں جیسے شراب دے اور سور لے یا صرف مثمن حرام جیسے روپے سے شراب خریدے ایسے ہی بیع آزاد کی اور ام ولد[1] کی اور مدبر کی اور مکاتب کی باطل ہیں۔ مسئلہ مچھلی کی بیع دریا میں اور پرندہ کی ہوا میں یا اور کسی قسم کے شکار کی جنگل میں جائز نہیں ہے مسئلہ بیع حمل اور نتاج کی جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ حمل یعنی لونڈی کے بچہ کو کہ ہنوز شکم میں ہو اور نتاج یعنی حمل کا حمل یعنی اونٹ کا بچہ کہ ابھی پیدا نہیں ہوا ہے اس کا حمل دونوں کی بیع جائز نہیں ہے مسئلہ تھنوں میں دودھ کا اور بھیڑ بکری کی اون اُنکی پیٹھ پر اور تھان میں سے ایک گز کپڑا جبکہ بناوٹ میں مختلف ہو یا کوئی کڑی چھت میں سے بیچنا جائز نہیں ہے مسئلہ بیع مزابنہ جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے۔ بیع مزابنہ یہ ہے کہ میوہ کو درخت کے اوپر ٹوٹے ہوئے میوہ کے بدلے اندازے سے فروخت کرنا مسئلہ بیع القائے حجر جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور بیع القائے حجر اس طرح ہے کہ بائع مشتری آپس میں کسی شئے کا نرخ کریں پھر الزام بیع کیواسطے مشتری مبیع پر کنکر پتھر ڈالدے چاہے مالک راضی ہو یا نہ ہو تو یہ بیع جائز نہیں مسئلہ بیع کپڑے کی ایک تھان دو تھانوں سے جائز ہے یا نہیں جیسے بائع کہے کہ ان دو تھانوں میں سے ایک بیچا میں نے یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جبتک معین کرکے نہ کہے کہ کون سا تھان مسئلہ اگر کوئی شخص ایک غلام کو فروخت کرے اس شرط سے کہ مشتری غلام کو آزاد کرے یا مکاتب کرلے یا مدبر کرے یا لونڈی کو اُمّ ولد کرے یا غلام کو بیچے اس شرط سے کہ چندروز غلام میری خدمت کرے بعدہ سپرد کردوں گا یا اس شرط سے کہ مشتری اُس کو قرض دے یا تحفہ دے یا کوئی لونڈی بیچے مگر حمل اُس کا مستثنٰے کرے یا مشتری شرط کرے کہ بائع خریدے ہوئے کپڑے کو سیئے یعنی کوئی کرتا یا کوئی قبا یا جوتہ کا چمڑا خریدکرے اس شرط سے کہ بائع اُس کی جوتی سیئے یا ایک تسمہ جسکو شراک کہتے ہیں اس جوتی

[1] ام ولد وہ لونڈی کہ جسکے لڑکا ہوا ہو اسکے آقا سے مدبر وہ غلام کہ مالک کی موت کے بعد آزاد ہو مکاتب وہ غلام کہ جس نے مالک سے اپنی قیمت ادا کرنے کا معاہدہ کیا ہو کہ قیمت اپنی ادا کرکے آزاد ہو ۱۲

پر بسی دے یہ بیع ہر طرح کی ناجائز ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کوئی اسباب خرید کیا اس شرط پر کہ قیمت بروز نوروز کو دیوے یا مہرجان میں یا یہودیوں کی عید کے روز تو یہ بیع جائز ہے یا نہیں ناجائز ہے مگر مشتری اور بائع اس روز کو جانتے ہوں تو جائز ہے مسئلہ اگر اس شرط سے فروخت کرے کہ روپیہ جب دیوے کہ گیہوں کاٹے جائیں جب انگور چنے جائیں یا اس روز کہ حاجیوں کا قافلہ آئے جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مگر جبکہ ان مجہولہ مہلتوں سے پہلے قیمت دے اور بائع لے لیوے تو جائز ہے مسئلہ اگر مشتری بیع فاسد میں اسباب پر قبضہ کرے بائع کی اجازت سے اور مبیع اور ثمن دونوں مال ہوں تو وہ مشتری کی ملک ہوگی یا نہیں مشتری کی ملک ہو جائیگی اور مشتری پر بازاری قیمت واجب ہوگی اور اگر دوسری جگہ فروخت کرے تو جائز ہے اور اگر اسباب اپنے حال پر ہو تو دونوں کو فسخ بیع کا اختیار ہے مسئلہ اگر ایک آزاد اور ایک غلام کو ایک بیع سے فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ باتفاق غلام میں جائز ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ باتفاق ناجائز ہے اور تیسری صورت میں اختلاف ہے لیکن وہ صورت کہ جسمیں غلام کی بیع جائز ہے وہ یہ ہے کہ یوں کہے کہ پانسو کو اسکو اور پانسو اسکو فروخت کیا میں نے باتفاق جائز ہے۔ وہ صورت کہ جسمیں باتفاق ناجائز ہے یہ ہے کہ یوں کہے کہ ان دونوں کو فروخت کیا میں نے ہزار روپیہ کو اور کچھ معین نہ کرے یعنی اسکو اس قیمت کے ساتھ اور اسکو اس قیمت پر تو یہ باتفاق باطل ہے وہ صورت کہ جس میں اختلاف ہے یہ ہے کہ یوں کہے کہ دونوں کو فروخت کیا میں نے ہزار روپے پر ہر ایک کو پانسو کو تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ناجائز ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک غلام میں جائز ہوگی اور آزاد میں کسی حال سے جائز نہ ہوگی مسئلہ ایسے ہی اگر بکری کا گوشت اور مردار کا گوشت فروخت کرے تو اس میں بھی یہی اختلاف ہے کہ جو یہاں کہا ہم نے مسئلہ اگر اجنبی کے غلام کو یا کسی کے اسباب کو فروخت کرے بغیر اجازت انکے مالک کے تو جائز ہے یا نہیں۔ بیع موقوف ہوگی مالک کی اجازت پر اگر مالک اجازت دے تو جائز ہے ور

ناجائز مسئلہ بلا ارادہ خرید کے کسی اسباب پر کچھ قیمت زیادہ کردینی مکروہ ہے مسئلہ شہر سے باہر
قافلہ میں جانا خریدنے کیواسطے کہ ارزاں خرید کرے مکروہ ہے یا نہیں۔ مکروہ ہے اگر باہر
کا آدمی کوئی چیز فروخت کرنے شہر میں آئے تو شہری کو اسکے بدلے فروخت کرنا مکروہ ہے
مسئلہ جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کے وقت خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں مکروہ ہے
مسئلہ اگر کسی کے پاس دو غلام ہیں اور قرابت میں قریب ہوں تو انہیں جدائی کرنا
فروخت میں جائز ہے یا نہیں اگر دونوں چھوٹے ہیں تو باتفاق ناجائز ہے یعنی مکروہ
ہے اگر دونوں بڑے ہوں تو باتفاق کراہت نہیں ہے اور اگر ایک بڑا ہے اور ایک
چھوٹا ہے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے۔

باب الاقالہ

اسباب کے واپس کردینے کے مسائل

اقالہ بعد بیع کے جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مثل پہلی قیمت کے اگر شرط کرے کم و زیادہ کی تو
وہ شرط باطل ہوگی اور صورت اقالہ یہ ہے کہ ایک شخص فروخت کرے اور دوسرا خرید کرے بعد
اسکے دونوں شخص یعنی بائع اور مشتری چاہیں کہ ایک دوسرا واپس کرے یعنی مشتری قیمت واپس
کرلے اور بائع اسباب پھیر لے اسکو اقالہ کہتے ہیں مسئلہ اقالہ کیا ہے۔ توڑ دینا بیع کا حق میں
بائع کے اور مشتری کے اور وہ بیع جدید اس شخص کے حق میں ہے جو سوا انکے ہے جیسے
شفیع حاصل اس مسئلہ کا یوں ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایک مکانکو فروخت کرے اور اس مکان کے
شفیع نے شفعہ کا حق چھوڑ دیا اور فروخت کرنے والے نے اور لینے والے نے اقالہ کیا تو اب
اقالہ کرنے میں شفیع کو اختیار ہے کہ اس مکان کو شفعہ میں لے لے اگرچہ پہلی مرتبہ شفعہ ترک
کرچکا تھا کیونکہ اقالہ دوسرے کے حق میں پھر بیع جدید کرتا ہے اور ایسے ہی اگر ایک شخص نے
خاص ایک شخص کو کوئی چیز دی یعنی ہبہ کی اور یہ شخص کہ جسکو وہ چیز دی گئی ہے اس چیز

کو فروخت کرے تو حق رجوع کا خاص ہبہ کرنیوالیکو حاصل تھا جاتا رہیگا اگر وہ اقالہ کریں تو ہبہ کرنے والے کو مجاز نہوگا کہ اپنی دی ہوئی چیز کو رجوع کرے یعنی نہیں پھیر سکے گا کیونکہ ہم کہہ چکے ہیں کہ اقالہ غیر کے حق میں بیع جدید ہے مسئلہ اگر قیمت تلف ہو جائے تو اقالہ ہو سکتا ہے یا نہیں کر سکتا ہے اور مبیع تلف ہو جائے تو نہیں کر سکتا ہے

باب المرابحۃ والتولیۃ

مرابحت کسے کہتے ہیں اور تولیت کسے کہتے ہیں پہلی خرید پر کچھ نفع زیادہ کر کے چیز کا فروخت کرنا یہ مرابحت ہے اور پہلی خرید پر چیز کو فروخت کرنا بلا نفع کے یہ تولیہ ہے یعنی اسباب کا نفع سے فروخت کرنا مرابحت ہے اور اسباب بے نفع کے فروخت کرنا تولیہ ہے مرابحت اور تولیت درست نہو گی مگر اس شرط سے کہ عوض اُس کا مثلی ہو جیسے درم اور دینار اور ناپ تول کی چیز یعنی ایسی چیز ہو کہ اُسکے تلف ہو جانے سے اُسی طرح کی دینی پڑے مسئلہ دھوبی کی دُھلائی اور رنگریز کی رنگائی یا نقش و نگار کی اجرت کو اپنی خرید کے ساتھ ملا کے نہ کہے کہ اسقدر قیمت کو میں نے خرید کیا ہے بلکہ یوں کہے کہ اتنے میں پڑی ہے مثلاً جیسے کوئی کپڑے کا تھان دس روپے کو خرید کیا ہو اور دو روپے دھلائی کے دیے ہوں اور جب اُسکو مرابحت اور تولیہ میں فروخت کرے تو یوں کہے کہ بارہ روپیہ میں پڑا ہے مسئلہ اگر تولیہ اور مرابحت میں مشتری خیانت سے مطلع ہو تو اُس زیادتی کو پھیر سکتا ہے یا نہیں یعنی خریدنے والے کو معلوم ہوا کہ مرابحت اور تولیہ میں جھوٹ کہا ہے یعنی قیمت زیادہ کہی تھی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جس وقت کہ اُسکو معلوم ہوا ہے اختیار ہے چاہے پوری قیمت کو لے لے اور چاہے واپس کر دے یہ حکم مرابحت کا ہے اور جس جگہ تولیہ ہووے تو جسقدر دام زیادہ لیے گئے ہیں وہ واپس کر لے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک دونوں جگہ یعنی مرابحت ہو یا تولیہ ہو زیادہ رقم کو پھیر لے اور امام محمدؒ کے نزدیک دونوں جگہ نہ پھیرے بلکہ اختیار ہے چاہے پوری قیمت کو لیلے چاہے واپس کرے

مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی منقولہ چیز خرید کرے جیسے گھوڑا یا کپڑیکا تھان یا غلہ وغیرہ تو اگر قبضہ کرنے سے پہلے دوسری جگہ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جبتک قبضہ نہ کرے مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی مکان یا زمین قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے تو امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور شیخین کے نزدیک جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اسباب کیلی یا وزنی یا معدودی خرید کرے جیسے غلہ کہ ناپ کی چیز ہے اور زعفران کہ تول کی چیز ہے یا چاندی تو پہلے اس سے کہ اُس کو تول لے یا ناپے دوسری جگہ فروخت کرنا یا کھا لینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جبتک کہ خود ناپ تول نہ کرے مسئلہ قبضہ سے پہلے ثمن پر تصرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ مسئلہ مشتری کو جائز ہے کہ قیمت میں بائع کے واسطے کچھ زیادہ کردے۔ جائز ہے اور ایسے ہی بائع کو بھی جائز ہے کہ مشتری کیواسطے مبیع میں کچھ زیادہ کرے یا قیمت میں سے کچھ کم کردے تو بھی جائز ہے۔ اگر اس بیع میں اقالت ہو یعنی واپس کیجائے تو مشتری کس قدر روپیہ پھیرے۔ جسقدر دیا ہے۔ اور اگر کسی شخص نے ہزار من گیہوں یا جو خرید کیے اور دینے کے وقت بائع نے گیارہ سو من غلہ دیا اور پھر اس میں اقالت ہو تو بائع پہلے کل پھیر لے یعنی گیارہ سو من طلب کرے اور اصل اس مسئلہ میں یہ ہے کہ وہ زیادتی دراصل مبیع اور قیمت میں ملی ہوئی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی چیز نقد فروخت کرے پھر اُسکے بعد مہلت بمیعاد دیدے تو مہلت درست ہوگی اور اگر وہ شخص قرض رکھتا ہے تو مہلت درست نہوگی اگر مترجم اگر کسی کو روپیہ وغیرہ قرض دے مہلت معین پر تو مہلت کے اندر طلب کرسکتا ہے اور اگر اسباب کی قیمت ہے تو وہ دین ہے اُس کو میعاد کے اندر طلب نہیں کرسکتا ہے

باب الربوا

سود کے مسائل

ربوا کیا ہے؟ حرام ہے اور ربوا ہوتا ہے ناپ کی چیز اور تول کی چیز میں جبکہ جنس کو جنس کے

ساتھ فروخت کرے یعنی زیادتی کے ساتھ اور وہ زیادتی بلا کسی عوض کے ہو ہمارے علما
کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک صرف اناج اور اثمان میں ربا ہوتا ہے بشرط اتحاد جنس
اور اگر چونہ ساتھ چونہ کے فروخت کرے تو ہمارے علمار کے نزدیک زیادتی جائز نہوگی اور
امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے کیونکہ وہ اناج نہیں ہے مسئلہ اگر ناپ والی ساتھ
ناپ والی کے ہو اور جنس ایک ہو یعنی جیسے گیہوں ساتھ گیہوں کے کہ ناپ کی چیز ہے اور دونوں
اناج ایک جنس سے ہیں اگر ایک کو دوسرے کے ساتھ فروخت کرے تو زیادتی باتفاق ناجائز
ہے مسئلہ اگر اچھی بُری چیز کی بیع کیجائے تو زیادتی جائز ہے یا نہیں یعنی اگر بُرے گیہوں
اچھے گیہوں کے ساتھ فروخت کریں تو زیادتی جائز ہے یا نہیں ۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ
اذا عدم الوصفان الجنس والمعنی المضموم الیہ کے کیا معنی ہیں یعنی جس وقت نہو دیں دونوں صفتیں
جنس اور معنی ضم کئے ہوئے اس معنی مضموم الیہ سے مراد اتحاد قدر ہے یعنی جب اتحاد جنس اور
اتحاد قدر نہو تو زیادتی اور اُدھار دونوں جائز ہوتے ہیں اور جب ایک چیز ان دونوں میں
ہو اور دوسری نہو تو صرف زیادتی جائز ہوتی ہے اُدھار جائز نہیں ہوتا اور جب دونوں وصف
پائے جاویں تو زیادتی و اُدھار دونوں حرام ہیں پس اوصاف کے اعتبار سے یہ مسئلہ تین
قسم پر ہے ایک یہ کہ زیادتی اور اُدھار دونوں جائز ہیں ۔ دوسری یہ کہ زیادتی جائز ہے
نہ اُدھار ۔ اور تیسری یہ کہ زیادتی جائز ہے اور اُدھار نا جائز ہے وہ قسم کہ نہ زیادتی جائز ہے
نہ اُدھار مثلاً کوئی شخص گیہوں گیہوں کے ساتھ اور جو جو کے ساتھ فروخت کرے تو نہ زیادتی
جائز ہے نہ اُدھار ۔ اور وہ قسم کہ زیادتی بھی جائز ہے اور اُدھار بھی وہ یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص
روپیہ دے اور گیہوں خریدے تو زیادتی اور اُدھار دونوں جائز ہیں ۔ اور وہ قسم کہ زیادتی
جائز اور اُدھار نا جائز وہ یہ ہے کہ گیہوں دے اور جو لیوے تو زیادتی جائز ہے اور اُدھار
نا جائز یعنی جائز ہے کہ ایک من گیہوں دے اور دو من جو لیوے اُدھار اس میں نا جائز ہے
مسئلہ کیلی کیا چیز ہے اور وزنی کیا چیز ہے وہ چیز کہ فخر عالم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زیادتی

اُن میں بطور کیل کے حرام ہے اور وہ ہمیشہ کیلی ہے اگرچہ لوگوں نے اس کا کیل سے ناپنا ترک
کردیا جیسے گیہوں یا جو یا خرما یا نمک اور جو مثل ان کے ہیں اور جس جس کو فخر عالم نے
فرمایا ہے کہ اُن میں زیادہ لینا بطور وزن کے حرام ہے وہ ہمیشہ وزنی ہے اگرچہ لوگوں نے
اُس کا وزن کرنا چھوڑ دیا ہو جیسے سونا چاندی اور مانند ان کے اور وہ چیزیں جنمیں کوئی نص
نہیں ہے وہ محمول ہوگی لوگونکی عادت پر اگر لوگ اسکو ناپ کر فروخت کریں تو وہ کیلی ہے
اور اگر وزن سے فروخت کریں تو وہ وزنی ہے مسئلہ عقد صرف کیا چیز ہے وہ واقع ہوتی
ہے اوپر جنس قیمت کے اس میں معتبر ہے قبضہ کرنا ہر دو عوض پر مجلس میں۔ اور جو چیز اسکے سوا
ہے اُن چیزوں میں سے جن میں ربوا جاری ہوتا ہے جیسے مکیلات اُس میں معین کرنا معتبر
ہے اور اُس میں قبضہ کرنا معتبر نہیں ہے مسئلہ آٹے کے ساتھ گیہوں فروخت کرنا جائز
ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ گوشت کا فروخت کرنا جانور کے عوض میں جائز ہے
یا نہیں شیخین کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ تر خرموں کا
سوکھے خرموں کے ساتھ مثل بمثل فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں جائز ہے اور اسی طرح انگوروں کو
کا مویز یعنی منقوں کے ساتھ فروخت کرنا ہے مسئلہ زیتون کا اُسکے تیل کیساتھ اور تلوں کا
اُنکے تیل کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جبتک کہ روغن زیتون
اور روغن کنجد زیتون اور کنجد کے روغن سے زیادہ نہو تاکہ روغن برابر روغن کے رہے اور زیادتی
ان کی کھلی کا بدلہ ہو جائیگا مسئلہ مختلف گوشتوں کا فروخت کرنا مثلاً گائے کا گوشت
بکری کے گوشت کے ساتھ یا ایسے ہی مختلف دودھوں کا مثلاً اونٹ کے دودھ کے
ساتھ گائے بکری کا دودھ فروخت کرنا زیادتی کے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے
مسئلہ اگر غلام اور مولیٰ میں اور مسلمان اور کافر حربی کی خرید و فروخت میں زیادتی ہو تو اسکو
ربوا کہیں گے یا نہیں۔ یہ ربوا نہیں ہے اور جائز ہے مگر حربی دار الحرب میں ہو اور غلام
مولیٰ کی ملک میں ہو اور اگر حربی دار الحرب سے دار الاسلام میں آیا اور خراج مقرر ہو چکا ہو

اور غلام مولیٰ کی ملک سے نکل گیا ہو تو جائز نہیں ہے

باب السّلم

بدہنی کے مسائل

یعنی بدہنی کس کس چیز میں جائز ہے۔ اُن چیزوں میں جو ناپی جاتی ہیں اور جو تولی جاتی ہیں اور جو گنتی کی چیزیں ہیں اور جو گز کی گنتی سے فروخت ہوتی ہیں۔ کیلی چیزیں جیسے گیہوں اور نمک وغیرہ اور وزنی چیزیں جیسے زعفران اور ریشم وغیرہ اور گنتی کی چیزیں جیسا خروٹ اور انڈے وغیرہ اور گز سے ناپنے کی چیزیں جیسے کپڑا اور کمل وغیرہ مسئلہ جانوروں اور اُن کے اطراف جیسے سری وغیرہ میں بدھنی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور ایسے ہی گنی ہوئی کھالیں۔ لکڑی کا گٹھا بندھا ہوا اور گھانس کا پولا یعنی گڈی بندھی ہوئی ان میں بدہنی جائز نہیں ہے مگر ان میں وزن کے ساتھ بدھنی جائز ہے مسئلہ بدھنی کرنا ایسی چیزوں میں جائز ہے جو بدھنی کے وقت موجود ہوں اور مہلت تک موجود رہیں اور اُنکی صفت ضبط ہو سکے مسئلہ بدھنی بے مہلت کے جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے ایسے ہی اگر مہلت غیر معلوم ہو تو بھی ناجائز ہے اور مہلت وہ ہے کہ جس میں دنوں اور مہینوں کی گنتی معلوم ہو مسئلہ بدھنی میں ناپ تول کسی شخص خاص کی معین کرنا اور غلہ کے واسطے ایک گاؤں کا مقرر کرنا یا ایک درخت کا میوہ معین کرنا جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مسئلہ بدھنی میں کے شرطیں ہیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سات شرطیں ہیں پہلی شرط جنس ہے جیسے گندم یا نخود یا جو دوسری شرط بیان نوعیت ہے جیسے گیہوں بانگر یا کھادر کے بارانی یا نہری زمین کے تیسری شرط بیان صفت ہے جیسے گیہوں سفید یا رنگین ردی یا جید یا جو نئے پرانے چوتھی شرط بیان مقدار جیسے دس من یا بیس من یا جو ٹھہر جائے پانچویں شرط بیان وقت معلوم یعنی مہلت دینا مہینے اور سال کی چھٹی شرط معلوم ہونا راس المال کا یعنی معلوم کر لینا اسباب کا کہ کسقدر روپیہ سے بدھنی کرتے ہیں سو یا سے یا دو سو سے ساتویں شرط بدھنی کے ادا کرنے کی جگہ مقرر کرنا مگر

اُس بدھنی کی چیز کے واسطے کہ جو بار برداری کی محتاج ہو اور صاحبین کے نزدیک پانچ ہی
شرطیں ہیں یعنی اُن سے دو چیزیں شرط نہیں ہیں ایک مقدار مال کا جاننا یعنی اگر چاندی کے
ٹکڑے یا سونے کے ٹکڑے کے ساتھ بدھنی کریں تو جائز ہے اگرچہ نہیں جانتا ہے کہ یہ سونا چاندی
کسقدر ہے دوسری بدھنی ادا کرنے کیواسطے جگہ مقرر کرنا یہ بھی شرط نہیں ہے اور جس جگہ
بدھنی کی ہے اُسی جگہ ادا کردے مسئلہ بدھنی میں اور راس المال میں تصرف کرنا جائز ہے یا نہیں
جائز نہیں ہے جبتک کہ قبضہ نکرے یعنی تصرف کرنا راس المال میں اور اُس چیز میں کہ جس کی
بدھنی کی ہے قبضہ سے پہلے جائز نہیں ہے مسئلہ راس المال کا مجلس عقد میں سپرد کردینا
ضروری ہے مسئلہ شرکت اور تولیۃ بدھنی کی چیز میں جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ
بدھنی کپڑے کی جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جبتک کپڑے کا عرض و طول اور بناوٹ
اور حریر میں وزن بیان نہ کرے اگر بیان کرے تو جائز ہے مسئلہ بدھنی جواہرات اور
منکوں میں جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ کچی پکی اینٹوں کی بدھنی جائز ہے یا
نہیں۔ اگر سانچہ مقرر کریں تو جائز ہے ورنہ نہیں مسئلہ بدھنی میں اصل کیا ہے۔ اصل یہ ہے
کہ صفت کو پہچان سکے اور ضبط کرسکیں تو اُس میں بدھنی جائز ہے اور اگر اُسکی پہچان
وصفت کو ضبط نہ کرسکے تو اُسکی بدھنی جائز نہیں ہے

باب مایجوز بیعہ و مالا یجوز

بیع جائز اور ناجائز کے مسائل

بیع کُتے اور چیتے اور درندے جانوروں کی جائز ہے یا نہیں جائز ہے مسئلہ شراب اور سور کی بیع جائز
ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ ریشم کے کیڑے کی بیع جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے
مگر یہ کہ ریشم کے ساتھ ہو مسئلہ شہد کی مکھی کی بیع بے اُسکے چھتے کے جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں
ہے مگر چھتہ کے ساتھ جائز ہے مسئلہ اہل ذمہ خرید و فروخت میں مانند مسلمانوں کے ہیں یا
نہیں۔ مانند ہیں مگر شراب اور سور میں مانند نہیں ہیں یعنی مسلمانوں کو ان کی بیع جائز

جائز نہیں ہے اور اہل ذمہ کو جائز ہے واللہ اعلم

کتاب الصرف

صرف کیا چیز ہے۔ وہ بیع ہے کہ ہر دو عوض جنس اثمان سے ہو ویں اگر سونا ساتھ سونے کے اور چاندی ساتھ چاندی کے فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر مثل یعنی ہموزن ہوں اگرچہ کھرے پن میں ایک دوسرے سے بہتر ہو اور قبضہ بھی ہر دو عوض کا ایک مجلس میں شرط ہے قبل اسکے کہ مجلس سے متفرق ہوں مسئلہ اگر سونا چاندی کے ساتھ یعنی اشرفی روپے کے ساتھ فروخت کرے تو زیادتی جائز ہے یا نہیں۔ زیادتی جائز ہے اور اُدھار ناجائز اور قبضہ بھی ہر دو کا ایک مجلس میں شرط ہے مسئلہ اگر متفرق ہو جائیں قبل اسکے کہ دونوں قبضہ کریں یا ایک قبضہ کرے اور دوسرا قبضہ نہ کرے تو بیع باطل ہو گی یا نہیں۔ باطل ہو جاینگی مسئلہ اگر کسی شخص نے تلوار زیوردار سو روپے کو فروخت کی اور پچاس روپیہ پر قبضہ کیا اور پچاس نکیا اور پھر متفرق ہوگئے تو بیع جائز ہے یا نہیں۔ دیکھنا چاہیے کہ وہ سونا چاندی کہ اُس تلوار میں لگا ہے پچاس روپیہ کا ہے یا اس سے کم ہے تو یہ پچاس روپے سونے چاندی کے عوض شمار کرنا چاہیے اور تلوار کی بیع اُدھار جاننا چاہیے تاکہ بیع جائز ہو جائے اور اگر بالکل قبضہ نہ کریں اور متفرق ہو جائیں تو کیا حکم ہے۔ اگر وہ سونا چاندی اُس تلوار سے بلا نقصان کے علیحدہ کر سکیں تو بیع تلوار میں درست ہو جائے گی اور اُس زیور میں ناجائز ہے اور اگر علیحدہ نہ کر سکیں تو دونوں کی بیع باطل ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے چاندی کا ظرف فروخت کیا اور اُس میں سے کچھ قیمت لی اور کچھ نہ لی اور دونوں متفرق ہوگئے تو اُس کا کیا حکم ہے جسقدر قیمت پر قبضہ کر لیا ہے اُس قدر جائز ہے اور جسقدر پر قبضہ نہیں کیا ہے اُسقدر ناجائز اور وہ ظرف مشتری اور بائع میں مشترک رہے گا اور اگر ظرف خریدے ہوئے میں کوئی مستحق ظاہر ہو کہ جس کا تھوڑا سا حصہ ہو تو مشتری کو اختیار رہے چاہے باقی کو حصہ رسد اپنے

پاس رہنے دے اور چاہے واپس کر دے مسئلہ اور اگر ایک شخص نے چاندی کا ایک
ٹکڑا مول لیا پھر اسمیں کوئی اور مستحق ظاہر ہوا تو اس صورت میں مشتری باقی حصہ لے لے پھیر
نہیں سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص دو درم اور ایک دینار کو ایک درم اور دو دینار سے فروخت
کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کیونکہ جنس ہر ایک کی بدلے جنس دوسری کے ہو سکتی ہے
جیسے دو درم مقابل ایک دینار کے اور ایک دینار مقابل دو درم کے مسئلہ اگر گیارہ درم کو
دس درم اور ایک دینار کے ساتھ فروخت کرے تو جائز ہے یعنی دس درم مقابل دس درم
کے ہوں گے اور ایک درم مقابل دینار کے مسئلہ اگر دس درم کھرے کو دس درم کھوٹے
ساتھ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور ایسے ہی بیع ایک روپیہ بولتے ہوئے
کی اور دو روپے پھوٹے ہوئے کی ساتھ دو روپے بولتے ہوئے اور ایک پھوٹے ہوئے
کی جائز ہے مسئلہ اگر درم میں چاندی غالب ہو تو اُس کا حکم کیا ہے۔ اُسپر بالکل
چاندی کا حکم ہوگا اور ایسے ہی دینار میں اگر سونا غالب ہوگا تو کل پر حکم سونے کا ہوگا مسئلہ
اگر روپیہ اشرفی میں ملی ہوئی چیز کا غلبہ ہو تو حکم اُس کا مثل عروض کے ہے یعنی وہ اسباب میں داخل
ہیں اُنپر روپیہ اور اشرفی کا حکم نہوگا اگر زیادتی کے ساتھ فروخت کرے تو جائز ہے مگر اُدھار
جائز نہیں ہے۔ اگر ایک شخص نے روپے معین کرکے ایک اسباب خرید کیا پھر بائع کو روپے
دینے سے پہلے وہ روپیہ کھوٹا ہوگیا یعنی لوگوں نے اس روپے کے ساتھ معاملہ کرنے سے
ہاتھ اُٹھا لیا تو حکم اُس کا کیا ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بیع باطل ہو جائیگی اور امام ابو یوسفؒ
کے نزدیک بیع جائز ہے لیکن قیمت بیع کے روز کی مروج روپے سے واجب ہوگی اور امام محمدؒ
کے نزدیک جس روز کھوٹا ہوا ہے اُس روز کی قیمت مروج روپے سے واجب ہوگی مسئلہ
پیسوں سے بیع جائز ہے یا نہیں۔ اگر اُن پیسوں کا چلن ہے تو جائز ہے اور اگر چلن
نہیں تو ناجائز ہے جبتک کہ معین نہ کریں مسئلہ اگر چلتے ہوئے پیسے سے کوئی چیز فروخت
کی پھر وہ پیسہ فاسد ہوگیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بیع باطل ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی

چیز آدھے روپے کے پیسوں کو خریدے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور مشتری پر واجب ہوگا کہ آدھے روپے کے پیسے بائع کے حوالہ کرے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی صراف کو ایک روپیہ دے اور کہے کہ آٹھ آنہ کے پیسے دیدے اور ایک رتی کم کی یا جو بھر کم کی اٹھنی دیدے تو یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص صراف کو روپیہ دے اور کہے نصف کے بدلہ میں پیسے دے اور نصف کے بدلے میں رتی بھر کم کی اٹھنی دے تو امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک کل میں بیع ناجائز اور صاحبین کے نزدیک پیسوں میں جائز باقی میں ناجائز ہے۔

کتاب الرہن

رہن کے مسائل

رہن کس چیز سے منعقد ہوتا ہے۔ ایجاب و قبول سے جیسے کوئی کہے کہ اس چیز کو میں نے اسقدر روپے کو گرو کیا اور دوسرا شخص کہے کہ اس چیز کو اسقدر کے ساتھ میں نے گرو کیا۔ مسئلہ رہن پورا کیونکر ہوتا ہے۔ قبضہ کرنے سے رہن میں محرز یعنی مقسوم ہونا شرط ہے تو یہ احتراز مشترک سے ہوا یعنی رہن شے مشترک کا جائز نہیں اور نیز مفرغ یعنی ملک راہن سے خالی ہونا شرط ہے تو احتراز ہوا گھر سے جسمیں راہن کا اسباب ہو اور نیز متمیز ہونا یعنی نہ متصل ہونا غیر کے ساتھ بطور اتصال خلقی مشروط ہے تو یہ احتراز ہوا پھلوں کے رہن سے جو درختوں پر ہوں اور درخت رہن نہوں مسئلہ جبتک مرتہن نے یعنی گرو رکھنے والے نے قبضہ نہ کیا ہو تو راہن یعنی گرو کرنیوالے کو اختیار ہے کہ اُسکے پاس رہن نہ رکھے۔ یعنی اختیار رہے چاہے رہن کرے اور چاہے نہ کرے یعنی قبضہ کے پہلے فسخ کردے لیکن اگر مرتہن نے قبضہ کر لیا اور مرتہن کی ضمانت میں آگیا تو راہن کو اختیار نہوگا مگر اُس وقت کہ قرض ادا کردے مسئلہ

ولا یصح الرہن الا بدین مضمون دین مضمون جو بغیر ادا کئے یا بغیر صاحب حق کے معاف کئے ذمہ سے ساقط نہوا اور جو دین بغیر ان دونوں کے ذمہ سے ساقط ہو سکے وہ غیر مضمون ہے اسکی مثال مل کتابت ہے کہ غلام اگر اپنے کو عاجز کردے تو بدل کتابت ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے

پس ہر دین کے بدلہ میں رہن جائز ہے مگر بدل کتابت کے عوض میں رہن جائز نہیں ہے لیکن فتاوی میں ہے کہ بدل کتابت کے عوض رہن جائز ہے دوسری تفسیر دین مضمون کی یہ ہے کہ دین واجب فی الحال ہو پس جو دین واجب فی الحال نہ ہو غیر مضمون ہو وہ ضمان درک ہے یعنی ضامن ہونا ثمن کا وقت استحقاق مبیع کے پس درک کے عوض رہن ناجائز ہے مسئلہ ہو مضمون باقل من قیمتہ ومن الدین - یہ کیوں کر ہے - یہ مسئلہ تین طرح پر ہے اوّل یہ کہ رہن کی قیمت قرض کے برابر ہو اس صورت میں اگر رہن ہلاک ہو جائیگا تو راہن کا اسباب جاتا رہا اور مرتہن کا قرض گیا اب کوئی کسی سے کچھ نہیں لے سکتا دوسری یہ کہ رہن کی قیمت قرض سے زیادہ ہو اس صورت میں اگر وہ ہلاک ہو جائے تو مرتہن کا قرض جاتا رہا اور قرض سے زیادہ قیمت کا مال بطور امانت کے ہلاک ہوا تیسری یہ کہ رہن کی قیمت قرض سے کم ہو اس صورت میں اگر رہن ہلاک ہو جائے تو رہن کی قیمت قرض سے ساقط ہو گی اور باقی قرض کو مرتہن راہن سے وصول کر سکتا ہے مسئلہ مشترک چیز کو رہن کر سکتے ہیں یا نہیں - ایک شریک رہن نہیں کر سکتا ہے مسئلہ درخت میں لگے ہوئے میوہ کو رہن کر سکتے ہیں یا نہیں نہیں کر سکتے ہیں مسئلہ راہن کو رہن چیز کا کہ وہ مرتہن کے قبضہ میں ہے کسی شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں - یہ بیع مرتہن کی اجازت پر موقوف ہو گی - اگر اجازت دی تو جائز ہے اور اگر نہ دی تو ناجائز یا راہن اُس کا روپیہ ادا کر دے تو بھی بیع جائز ہو جائیگی مسئلہ اگر راہن غلام مرہون کو آزاد کر دے - تو اُس کا کیا حکم ہے - غلام آزاد ہو جائیگا - اگر مرتہن کے قرض کی مہلت پوری ہو چکی ہے تو فوراً راہن سے لے لے اور اگر قرض کی مہلت باقی ہو راہن سے غلام کی قیمت لیکر مرتہن کے پاس مہلت ختم ہونے تک گرو کر دی جائے مسئلہ اگر راہن محتاج ہو تو مرتہن کیا کرے - اس صورت میں غلام کو لازم ہو گا کہ اپنی قیمت یا مرتہن کا قرضہ جو دونوں میں سے کم ہووے وہ کما کر مرتہن کو دے - از مترجم پھر غلام جس قدر روپیہ مرتہن کو دے وہ اپنے مالک یعنی راہن سے بعد تونگری وصول کرے - اور اگر راہن

شئے مرہون کو ہلاک کر دے تو بھی یہی حکم ہے یعنی جو آزاد کرنے کی صورت میں ہے مسئلہ اگر کوئی اجنبی شخص غلام کو مار ڈالے تو دعویٰ تاوان کا کس کو پہنچتا ہے مرتہن کو چاہیئے کہ قیمت اُس سے لیکر بجائے غلام کے اپنے قرض کی مہلت ختم ہونے تک اپنے پاس رکھے اور مہلت پوری ہونے پر وہ قیمت راہن کو دے کر قرض اپنا اُس سے لے لے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک غلام رہن کیا اور پھر اُس نے جو راہن ہے غلام کا ہاتھ کاٹ لیا یا آنکھ پھوڑ ڈالی تو تاوان دار ہوگا یا نہیں تاوان دار ہوگا اور مرتہن کو چاہیئے کہ تاوان جنایت کا لے مسئلہ اور اگر مرتہن غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالے یا آنکھ پھوڑ دے تو کیا حکم ہوگا۔ نقصان کے موافق اُسکے قرض سے ساقط ہو جائیگا مسئلہ جنایۃ الرہن علی الراہن وعلی المرتہن وعلی مالہما ہدر۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ قصور کرنا رہن کا راہن اور مرتہن پر ہدر ہے اور ہدر یہ ہے کہ اُس پر کچھ تاوان واجب نہوگا مثلاً کوئی شخص ایک غلام کو رہن کرے پھر وہ غلام راہن یا مرتہن کا ہاتھ کاٹ ڈالے یا اُن کا کوئی مال خراب کر دے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہدر ہے یعنی کچھ بھی اُس پر واجب نہوگا اور صاحبین کے نزدیک مرتہن کے حق میں ہدر نہوگا مسئلہ جس مکان میں رہن چیز کی حفاظت کی جائے اُس کا کرایہ کس پر واجب ہوگا مرتہن پر مسئلہ چرواہے کی اجرت اور رہن کا نفقہ کس پر واجب ہوگا۔ راہن پر مسئلہ رہن چیز کی زیادتی جیسے بھیڑ بکری کی اون اور دودھ اور درخت کے پھل اور لونڈی کا بچہ یہ کس کو ملیگا یعنی اگر یہ چیزیں رہن ہوں تو انکی بڑھوتری راہن کو ملیگی یا مرتہن کو۔ راہن کو ملیگی لیکن وہ بھی اصل کے ساتھ وہیں رہن رہیں گے۔ اگر یہ بڑھوتری جاتی رہیگی بغیر رہن شئے کے تو مرتہن پر کچھ واجب نہوگا مسئلہ اور اگر اصل رہن تلف ہو جائے اور زیادتی اُسکی باقی رہے تو اُس کا کیا حکم ہے۔ اصل کی قیمت کرے اُس روز کی کہ جس روز رہن کیا تھا اور بڑھوتری کی وہ قیمت کرے جو چھڑانے کے روز ہو پس جو کچھ قرض میں سے بمقابلہ قیمت اصل کے پڑے ساقط ہوگا اور جو بمقابلہ زیادتی کے ہو وہ راہن دے اور بڑھوتری کو لے یعنی دونوں کو جمع کرکے مرتہن کے قرضہ کو بانٹے تو اب جو اصل رہن کے مقابل

(ف) یعنی ابو یوسف و محمد ۱۲

پڑے وہ اُسکے ذمہ سے ساقط ہوگی اور جو بڑہوتری کے مقابل میں ہو اُسقدر مرتہن کو دیکر اُس بڑھوتری کو لے مثلاً ایک شخص نے ایک گائے دو سو روپیہ پر رہن کی اور قیمت میں سو ہی روپیہ کی تھی اور وہ گائے بچہ جنی اور پھر مرگئی اور بچہ باقی رہا اور بچہ چھڑانے کے وقت بچہ کی قیمت سو روپے ہیں تو سو روپے دیکر فک الرہن کرے اور باقی جو سو روپے رہے وہ بمقابل اصل کے ساقط ہوگئے مسئلہ زیادتی کرنی رہن میں اور دین میں جائز ہے یا نہیں امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک رہن میں زیادتی کرنا جائز ہے مگر دین میں جائز نہیں ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دونوں میں جائز ہے اور امام زفرؒ کے نزدیک دونوں میں ناجائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص ایک غلام کو دو شخصوں کی شراکت میں اُنکے دین کے عوض رہن کرے تو اُن میں سے حفاظت کون کرے دونوں محافظ رہیں جبتک قرض ادا نہو جائے اور ہر ایک کے پاس پورا غلام رہن سمجھا جائیگا اور وقت ہلاک غلام کے ہر ایک کے دین میں سے مثل اُسکے حصہ کے غلام میں ساقط ہوگا اگر راہن نے ایک کا دین ادا کر دیا تو دوسرے کے پاس پورا غلام رہن ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایک غلام فروخت کرے اس شرط پر کہ مشتری ایک شخص کو ثمن کے عوض میں رہن کرے اور معین کرے رہن کو پھر مشتری بعد بیع کے انکار کرے رہن کے دینے سے تو مشتری پر رہن کے دینے میں قاضی جبر نہ کرے بائع کو اختیار ہوگا۔ چاہے ترک رہن کے ساتھ راضی ہو جائے اور غلام اُسکے سپرد کردے اور اگر چاہے تو بیع کو فسخ کردے۔ مگر یہ کہ مشتری قیمت اُسی وقت ادا کرے اور یا بمقابلہ اُس رہن معین کے اُس کی قیمت رہن دے تو اب اختیار فسخ نہو گا مسئلہ حفاظت رہن کی کس پر واجب ہے مرتہن پر کہ بنفس خود حفاظت کرے یا وہ شخص کہ جو مرتہن کے عیال میں داخل ہو اور اگر ایسے شخص کو حفاظت کیواسطے دیا کہ جو مرتہن کی عیال داری میں نہیں ہے اور شے رہن تلف ہو جائے تو وہ تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر مرتہن رہن میں تصرف اور تعدی کرے مثلاً کپڑا پہنے یا سواری ہو تو اُس پر سواری کرے اور وہ ہلاک ہو جائے تو ضمان واجب

ہوگا یا نہیں۔ ضمان غصب تمام قیمت کا واجب ہوگا مسئلہ اگر مرتہن رہن چیز کو کسی کو مانگے دے تو کون ضامن ہوگا۔ وہی مرتہن ضامن ہوگا اور اگر راہن کو مانگے دیگا تو مرتہن کی ضمانت سے باہر ہو جائیگی کیونکہ اگر راہن کے ہاتھ میں ہلاک ہو جائے تو مرتہن کو مجاز ہوگا کہ راہن سے پورا دین بھر لے اور درصورت عدم ہلاک چیز مرہون کو طلب کرے اور جب قبضہ کر لیگا تو پھر مرتہن کی ضمانت میں آجائیگی مسئلہ مثلاً ایک شخص نے کوئی اسباب رہن کیا اور پھر وہ فوت ہو گیا تو اُس کا کیا حکم ہوگا۔ اگر مردہ کا کوئی وصی ہو تو وہ وصی اُس اسباب کو فروخت کر کے روپیہ مرتہن کو دیدے اگر وصی نہوئے تو قاضی امین کو حکم دے کہ اُس کو فروخت کر کے روپیہ مرتہن کو دیدے اگر کچھ بچ رہے تو راہن کے وارثوں کو دیدے۔

کتاب الحجر

یعنی تصرف سے روک دینا۔

وہ کے سبب ہیں کہ حجر کو واجب کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ تین ہیں ایک صغر سنی دوسرے غلام ہونا۔ تیسرے دیوانگی مسئلہ اگر غلام یا لڑکا جو بیع کو سمجھتا اور قصد کرتا ہے کوئی اسباب فروخت کرے تو بیع جائز ہے یا نہیں۔ موقوف ہوگی ولی کی اجازت پر اُنکے ولی کو اختیار ہوگا چاہے اجازت دے اور چاہے بیع کو توڑ دے مسئلہ یہ تینوں صفتیں۔ صغر اور بندگی اور دیوانگی قول کو حجر کرتی ہیں یا فعل کو۔ قول کو حجر کرتی ہیں فعل کو نہیں کرتی ہیں مسئلہ اگر کوئی لڑکا یا دیوانہ بیع کرے یا اقرار کرے یا طلاق دے درست ہے یا نہیں۔ درست نہونگی کیوں کہ یہ قول ہیں اور لیکن اگر کسی کا نقصان کرینگے تو تاوان واجب ہوگا۔ اسواسطے کہ یہ فعل ہوگا مسئلہ اقرار غلام کا نافذ ہوگا یا نہیں۔ جاری ہوگا لیکن اسی کے حق میں نہ اُس کے مولی کے حق میں اگر کسی مال کا اقرار کرے تو غلامی کی حالت میں واجب نہوگا بلکہ آزادی کی حالت میں واجب ہوگا مسئلہ اور اگر حد کا اقرار کرے گا تو اُسی وقت لازم ہوگا۔ اور اگر کسی قصاص

کے ساتھ اقرار کریگا تو بھی اُسی حالت غلامی میں واجب ہوگا اور اگر اپنی عورت کو طلاق
دیگا تو طلاق بھی پڑ جائیگی مسئلہ بیوقوف کا روکنا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک
اگر یہ بیوقوف آزاد اور عاقل بالغ ہے روکنا یعنی تصرف سے باز رکھنا جائز نہیں اور تصرف
اُس کا درست ہوگا اگرچہ اپنا مال تلف کر دے گو اُسکو اُس چیز میں کوئی غرض اور مصلحت نہو
روکنا اُسکا جائز نہیں ہے مگر ایسے شخص مذکور کو اُس کا مال سپرد کرنا نہ چاہیئے جبتک پچیس برس کا
نہو جائے اور جو اس سے پہلے تصرف کیا ہوگا وہ نافذ ہوگا اور جب پچیس برس کی عمر کو پہونچ
جائے تو مال اُس کا اُسکے سپرد کر دیں گو اُسمیں رشیدی ظاہر نہوئی ہو اور صاحبینؒ کے نزدیک
بیوقوف کو تصرف سے روکنا چاہیئے اور تصرف اُس کا جائز نہیں ہے وہ اگر بیع کرے تو جائز
نہیں ہے مگر یہ کہ قاضی اُس میں کوئی مصلحت دیکھے تو اُس بیع کی اجازت دے اور اگر غلام
کو آزاد کرے تو درست ہے مگر غلام پر واجب ہوگا کہ اپنی قیمت کے مقدار کمائی کرکے ادا کرے اور اگر
کوئی بیوقوف عورت سے نکاح کرے تو درست ہوگا لیکن اگر مہر اُسکا مثل سے زیادہ ہوگا تو وہ
زیادتی ساقط ہو جائیگی اور مہر مثل واجب ہوگا اور بھی صاحبینؒ کے نزدیک مال اُسکو سپرد نہ کریں جبتک
اُسمیں رشیدی ظاہر نہو اگرچہ تیس برس یا چالیس برس گذر جائیں یا تمام عمر اُسکی گذر جائے
تو بھی تصرف اُس کا درست نہوگا مسئلہ بیوقوف کے مال میں زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں
واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی بیوقوف چاہے کہ میں حج کروں تو اُسکو منع کریں یا نہیں۔ منع نہ
کریں لیکن خرچ اُس کو سپرد نہ کریں بلکہ کسی امین کو حاجیوں میں سے خرچ سپرد کر دیں اور وہ حج کی
راہ میں اُسپر خرچ کرے مسئلہ اگر کوئی بیوقوف وصیت کرے جیسے وصیت خیر کی یعنی کسی پل کی یا
مسافرخانہ اور مسجد کی یا اور جو اُنکے مانند ہوں جائز ہے یا نہیں۔ تہائی مال سے جائز ہے
مسئلہ لڑکے کا بلوغ کے چیز سے ہے۔ تین چیز سے ایک احتلام کا دیکھنا یعنی منی خواب میں نکلنا
دوسرے منی کا جماع میں خارج ہونا۔ تیسرے اُسکی صحبت سے عورت کا حاملہ ہونا۔ اگر ان تین
چیزوں میں سے کوئی نہو تو بلوغ برسوں کے ساتھ ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بلوغ لڑکے کا

اٹھارہ برس میں ہوگا اور لڑکی کے بلوغ کی بھی تین علامتیں ہیں ایک احتلام دوسرے حمل تیسرے
حیض اگر اسکو بھی ان علامتوں سے کہ جو مذکور ہوئیں نہوں تو بلوغ اُس کا برسوں کے حساب سے ہوگا
یعنی وہ سترہ برس کی عمر کو پہنچکر بالغہ ہوگی۔ اور صاحبین کے نزدیک دونوں کا بلوغ پندرہ برس میں
ہے یعنی جب پندرہ برس کے ہوجائیں تو اُنپر حکم بالغوں کا ہوگا مسئلہ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی سن
بلوغ کو پہنچے اور معلوم ہونا مشکل ہو کہ بالغ ہوئے یا نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم بالغ ہوئے ہیں
کہنا اُن کا قابل قبول ہوگا اور احکام مثل بالغوں کے احکام کے ہوں گے مسئلہ لوگوں کے
دین کے واسطے حجر کرنا جائز ہے یا نہیں امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ دین کیواسطے حجر نہیں ہے
اگر واجب ہووے قرض اُسپر اور قرض خواہ یعنی لین دار اُسکو قید کرادیں اور حجر کے طالب ہوں تو
میں حجر نہیں کرونگا اور اگر اُسکے پاس کوئی مال ہووے تو حاکم اُس مال میں تصرف نہ کرے سوائے اسکے کہ
اُسکو ہمیشہ قید رکھے تو وہ شخص مال کو بیچکر قرضداروں کو دیدے مسئلہ اگر اُس کے پاس روپے
ہیں اور قرض بھی اُس کا روپیہ ہے تو کیا کرے۔ قاضی بے اجازت اُسکے قرضداروں کو روپیہ دیدے
اور اگر دین اُسکا روپے ہوں اور مال اُس کا اشرفیاں ہوں یا اُسکی ضد ہو یعنی اشرفیاں قرض ہوں
اور روپے مال ہوں تو قاضی اُنکو بیچے اور قرض میں دیدے۔ اور صاحبین کے نزدیک جو
قرض خواہ اُسکو روکیں تو قاضی کو بھی جائز ہے کہ روکے اور بیع اور تصرف سے باز رکھے اور
اقرار سے بھی باز رکھے تاکہ قرضخواہوں کا نقصان نہو اور اگر مال کے فروخت کرنیسے باز رہے
تو خود قاضی مال کو فروخت کر دے اور اُسکے قرضخواہوں کو اُن کے روپیہ کے اندازہ سے
تقسیم کر دے اور اگر حجر کیحالت میں اقرار کرے تو حالتِ حجر میں لازم نہیں آئیگا پھر بعد ادا کر دینے قرضوں
کے واجب لازم ہوگا مسئلہ خرچ کرنا بیوقوف پر اُسکے مال سے چاہیئے۔ اور جس کسی کا نفقہ
اُس پر واجب ہوا اُس پر بھی خرچ کریں مسئلہ اگر کسی مفلس کے پاس معلوم نہو کہ مال ہے اور قرضخواہ
اُسکی قید طلب کریں اور وہ کہے کہ میرے پاس مال نہیں تو قاضی کو جائز ہے کہ اُسکو قید کرے یا
نہیں۔ وہ قرض کہ بدل کسی عقد شدہ کا ہو جیسے کہ مہر اور کفالت یا وہ قرض جو مال مقبوض کے بدلہ

میں اُسپر لازم ہوا جیسے ثمن مبیع کے بدلے میں تو ان کیواسطے قید کرے اور وہ قرض کہ اس مذکورے شدہ کے خلاف اُسکے ذمے ثابت ہوا ور یا دیت جراحت ہو تو قید نہ کرے مگر جبکہ گواہ پیش کریں کہ اُسکے پاس مال ہی تو اُس وقت قید کرے۔ اور جب دو تین مہینے قید کو ہو جائیں تو اُس کا حال دریافت کرے اور اگر اُس کی محتاجی ظاہر ہو تو قید موقوف کرے لیکن اُسکے اور اُسکے قرضداروں میں جدائی نہ کرے اور اُسکے قرضداروں کو جائز ہوگا کہ اُس سے ملتے رہیں مطالبہ اپنے حق کا کرتے رہیں لیکن تصرف اور سفر سے باز نہ رکھیں اور جو کچھ اُسکی کمائی سے زیادہ ہووے تو قرضخواہ حصہ رسد لے لیں اور صاحبین رح کے نزدیک جب قاضی اُسکے افلاس پر حکم کرے تو اُس میں اور اُسکے قرضخواہوں میں جدائی کردے مگر جبکہ گواہ پیش کریں کہ اُسکو کوئی مال حاصل ہوا ہے مسئلہ فاسق کو تصرف سے روکنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر اپنے مال کا مصلح ہے تو تصرف سے روکنا جائز نہیں ہے مسئلہ فسق طاری اور فسق اصلی ایک سے ہیں یا نہیں۔ ایک سے ہیں فاسق طاری وہ ہی کہ پہلے اچھا تھا اور اب فاسق ہوگیا۔ اور فاسق اصلی وہ ہے کہ اوّل سے آخر تک فاسق ہو مسئلہ اگر کوئی شخص مفلس ہوا اور ایک اسباب کسی سے خریدا ہوا بجنسہ رکھتا ہے اور ابھی روپیہ اُس کو نہیں دیا ہے تو کیا حکم ہوگا۔ اُس اسباب کو فروخت کرے اور سب قرضخواہوں کو حصہ رسد دے یعنی وہ شخص کہ جس کا اسباب ہے اور دوسرے قرضخواہ ایک سے ہونگے یعنی وہ قیمت حصہ رسد ملیگی اور امام شافعی رح کے نزدیک صاحب اسباب اولیٰ ہوگا واللہ اعلم

ن فتویٰ اسی پر ہے ۱۲

کتاب الاقرار

اقرار کے مسائل

مسئلہ اقرار کہ درست ہی اقرار آزاد بالغ عاقل کا ہی اگر اقرار کرے کسی کے حق کیلئے تو اُسپر لازم ہوگا اگرچہ یہ اقرار مجہول ہو یا معروف مسئلہ اقرار مجہول کیونکر ہے۔ کوئی شخص اقرار کرے کہ فلاں کی ایک چیز میرے اوپر ہے یہ اقرار مجہول ہی اُسپر لازم ہوگا کہ اُس چیز کو ظاہر کرے کہ جو قیمت اُس چیز کی ہو تھوڑی کہے یا بہت قول اُس کا معتبر ہوگا اور اگر مقرلہ مقر کے اقرار سے زیادہ بیان کرے تو قسم کے ساتھ مقر کا قول معتبر ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ فلاں شخص کا میرے اوپر مال ہے تو کیا واجب

ہوگا۔ اُسی کے بیان کیطرف رجوع کرنا چاہیئے یعنی جو کچھ بیان کرے وہی کرے اور تھوڑے
بہت میں قول اُس کا قبول ہوگا اگر کوئی کہے کہ فلان کا مال عظیم میرے اوپر ہے تو کس قدر
واجب ہوگا دو سو درم واجب ہونگے اور دو سو سے کم میں اُس کی تصدیق نہ کریں گے
مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کے میرے اوپر بہت سے روپے ہیں تو کیا واجب آئے گا
دس روپے واجب ہونگے۔ دس روپے سے کم کی تصدیق نہ کرینگے اور صاحبینؒ کے نزدیک
دو سو سے کم میں تصدیق نہ کیجائیگی مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلاں کے روپے میرے اوپر ہیں
تو کسقدر واجب ہوں گے تین روپے کم از کم واجب ہونگے ہاں اگر یہ اقرار کنندہ تین سے
زیادہ بیان کرے تو زیادہ بھی واجب ہونگے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کے میرے اوپر
کذا کذا یعنی اسقدر اسقدر ہیں تو کس قدر واجب ہونگے۔ گیارہ روپے واجب ہونگے مسئلہ اگر
کوئی کہے کہ فلاں شخص کے روپے میرے اوپر ہیں یہ کیا ہے۔ یہ قرض کا اقرار ہوگا۔ اور
اگر کہے کہ میرے پاس ہیں تو یہ امانت کا اقرار ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کسی شخص سے کہ
میرے ہزار روپے تیرے اوپر ہیں وہ شخص کہے کہ اُن کو وزن کرلے یا پرکھ لے یا کچھ مہلت
دے یا کہے کہ میں ادا کرچکا یہ سب اقرار ہوگا اور روپیہ اُسپر واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قرض
مؤجل کا اقرار کرے اور مقرلہ یعنی جسکے روپے کا اقرار کرے قرض میں تصدیق اُس کی کرے
اور مؤجل ہونے میں تکذیب کرے تو قول کس کا قبول ہوگا۔ وہ قول مقرلہ کا ہوگا اور مقرلہ
کی قسم کے ساتھ اُسی وقت ادا کرنا لازم ہوگا۔ از مترجم یعنی اگر مقرلہ مہلت سے انکار کرے گا
تو اُس سے قسم لیجائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے اور اُسکے ساتھ ہی استثنیٰ کرے تو وہ جائز
ہے یا نہیں۔ جائز ہے استثنیٰ خواہ تھوڑا ہو یا بہت مثلاً کہے کہ فلاں شخص کے میرے اوپر
دس روپے ہیں۔ مگر ایک تو نو روپے واجب ہونگے یہ مثال قلیل کی ہے کثیر کی مثال
یہ ہے مثلاً کہے کہ فلاں شخص کے میرے اوپر سو روپے ہیں۔ مگر نوے تو دس روپے
واجب ہونگے مسئلہ اگر کوئی اقرار کرے اور کل کا استثنا کرے تو درست ہوگا

یا نہیں درست نہیں ہوگا اور کل لازم آئیگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کے میرے ذمے سو روپیہ ہیں مگر ایک اشرفی یا کہے کہ ایک قفیز گندم سو روپیہ لازم آئینگے مگر ایک اشرفی اور ایک قفیز گندم کی قیمت مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کے میرے اوپر سو اور ایک تھان کپڑے کا تو کیا واجب ہوگا تھان واجب ہوگا اور سو کا بیان اُسکے ذمہ ہوگا اگر سو تھان بیان کریگا تو تھان واجب ہونگے روپے بیان کریگا روپے ہونگے جو کچھ بیان کرے وہ ہی واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے اور اسکے ساتھ انشاء اللہ کہے تو کیا واجب ہوگا کچھ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے اور اقرار میں شرط اختیار کی کرے تو کیا لازم ہوگا جس مال کا اقرار کیا ہی لازم ہوگا اور شرط باطل ہوگی مثلاً کہے کہ فلان شخص کے میرے اوپر سو روپیہ ہیں یا ہزار روپیہ اور مجھکو اختیار ہے یہ جائز نہیں ہے اور مال لازم ہوگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ یہ گھر زید کا ہے اور ملبہ میرا ہے تو جائز ہے یا نہیں مکان مع ملبہ کے زید کا ہوگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ نیو اور ملبہ اس گھر کی میری ہے اور صحن زید کا تو کیا حکم ہے ایسے ہی ہوگا کہ نیو اور ملبہ اس گھر کی اُسکی ہوگی اور صحن زید کا اور اگر اُسیطرح کوئی شخص کہے کہ زید کے میرے اوپر ڈلیا میں چھوارے ہیں تو دونوں واجب ہونگے مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ زید کا میرے اوپر ایک گھوڑا ہے طویلہ میں تو کیا واجب ہوگا گھوڑا واجب ہوگا طویلہ واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نے گٹھڑی میں تھان لیا ہے تو کیا واجب ہوگا تھان مع گٹھڑی کے واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ میں نے تھان لیا ہے گٹھڑی میں تو بھی دونوں واجب ہونگے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کا میرے اوپر ایک کپڑا ہے دس کپڑوں میں تو کے واجب ہونگے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک کپڑا واجب ہوگا اور امام محمد کے نزدیک گیارہ واجب ہونگے مسئلہ اگر کہے کہ فلان تھان غصب کیا ہی میں نے اور وہ پرانا ہے تو اُسکی تصدیق کریں یا نہیں تصدیق کریں بعد قول اُسکا معتبر ہوگا اور وہی پرانا کپڑا واجب ہوگا مسئلہ اگر روپیہ کا

اقرار کرے بطور غصب کے اور اُسکے بعد کہے کہ کھوٹا لیا ہے۔ کھوٹا ہی لازم ہوگا۔ مسئلہ
اگر کہے کہ فلاں شخص کے میرے اوپر پانچ میں پانچ ہیں اگر مراد اسکی ضرب ہو تو پانچ روپیہ واجب ہونگے
اور اگر کہے کہ پانچ پانچ کے ساتھ لیے ہیں تو دس واجب ہونگے مسئلہ اور اگر کہے کہ فلاں
شخص کے میرے اوپر ہزار روپے ہیں غلام کی قیمت کے کہ میں نے اُس سے خرید کیا ہے۔ لیکن غلام
پر قبضہ نہیں کیا ہے اگر غلام کو معین کیا ہو تو مقرلہ سے کہے کہ غلام کو دیوے اور ہزار
روپیہ لے لے اگر غلام نہ دے تو کچھ بھی نہیں دینا ہوگا اور اگر مقر نے غلام کو معین نہیں کیا تو
ہزار روپیہ لازم ہونگے مسئلہ اگر کہے کہ فلاں کے میرے اوپر ہزار روپیہ ہیں شراب اور سؤر
کی قیمت کے تو کیا واجب ہوگا۔ ہزار روپیہ واجب ہونگے اور سور اور شراب میں اُسکا بیان
نہ سنیں گے مسئلہ اگر کہے کہ فلاں کا میرے اوپر ایک روپے سے دس تک ہیں تو کیا واجب ہوگا
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نو روپے لازم ہونگے اور صاحبین کے نزدیک دس روپے لازم ہونگے
اور امام زفرؒ کے نزدیک آٹھ روپیہ لازم ہونگے مسئلہ اگر کہے کہ فلاں شخص کے میرے اوپر
ہزار روپیہ اسباب کی قیمت کے ہیں اور وہ کھوٹے ہیں اور مقرلہ کہے کہ وہ کھرے ہیں تو
کھرے واجب ہونگے یا کھوٹے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کھرے واجب ہونگے
اور صاحبین کے نزدیک کھوٹے مسئلہ اگر اقرار کرے کہ فلاں شخص کی ایک انگوٹھی میرے
اوپر ہے تو کیا واجب ہوگا۔ انگوٹھی اور نگینہ دونوں واجب لازم ہونگے کیونکہ نگینہ مع
حلقہ کے انگوٹھی کا عین ہے مسئلہ اگر اقرار کرے کہ فلاں شخص کی تلوار میرے اوپر ہے تو کیا
واجب ہوگا۔ تلوار اور پرتلہ اور میان واجب ہونگے مسئلہ اگر اقرار کرے کہ فلاں شخص کا ڈولہ
میرے اوپر ہے تو کیا واجب ہوگا لکڑیاں اور پردہ وغیرہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار
کرے کہ لونڈی کا حمل یا بکری کا حمل فلاں شخص کا ہے تو یہ اقرار درست ہے یا نہیں درست
ہے اور لازم آئیگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے خاص کر واسطے ایک لڑکے کسی مال کا
اور وہ لڑکا ماں کے پیٹ میں ہووے تو اقرار درست ہوگا یا نہیں اگر سبب وصیت کے

(۱) ڈولی پالکی ۱۲

ہو کہ کسی نے کی ہے یا بسبب وراثت کے ہو تو درست ہے اور اگر بسبب بیع اور شری کے کہے تو باتفاق درست نہ ہوگا اور اگر کوئی سبب معین نہ کرے اور اقرار مبہم کرے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک واجب ہوگا

باب المریض

مریض سے اقرار کے مسائل

اگر کوئی شخص مرض الموت میں اقرار کرے ساتھ کسی قرض کے اور اسکے اوپر اس سے پہلے بھی صحت کی حالت کے قرض ہیں اور اس بیماری میں بھی اُسپر قرض لازم ہوا ہے علاج وغیرہ میں جسکا سبب ظاہر و معلوم ہے تو ان دونوں قرضوں کو بیماری کے اقرار پر مقدم کریں اگر اُن سے کچھ بچ رہے تو بیماری کے اقرار والے قرض کو ادا کریں لیکن اگر اُسکے اوپر یہ دو قسم کے قرض نہ ہوں تو یہ مقرلہ وارثوں سے اولیٰ تر ہوگا یعنی بیماری کی حالت کا قرض خواہ بطور اقرار کے ہو مسئلہ اگر کوئی شخص موت کی بیماری میں اقرار کرے خاص کر ایک وارث کیلیے تو اقرار درست ہوگا یا نہیں۔ درست ہوگا مگر اس صورت میں کہ دوسرے وارث تصدیق کریں مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کسی پرائے لڑکے کا یعنی کہے کہ میرا لڑکا ہے بعد اقرار مال کے تو کیا حکم ہوگا۔ نسب ثابت ہوگا اور اقرار باطل ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے بیگانی عورت کے حق میں اقرار کیا ساتھ کسی مال کے اور پھر اسکو عورت کر لیا تو اقرار اُس کا باطل ہوگا یا نہیں۔ اقرار اُس کا باطل ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرض الموت میں اپنی بی بی کو طلاق دے پھر اُسکے قرض کا اقرار کرے اور پھر اُس عورت کی عدت پوری ہونے سے پہلے مر جائے تو کیا واجب ہوگا۔ غور کریں اگر میراث اقرار سے کم ہے میراث واجب ہوگی اور اگر اقرار میراث سے کم ہے تو وہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی اقرار کرے کسی لڑکے کا کہ وہ میرا ہے اور وہ لڑکا نسب مجہول رکھتا ہے یعنی کوئی نہیں جانتا ہے کہ وہ کس کا لڑکا ہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ غور کریں کہ ایسا لڑکا یعنی اس عمر مقر جیسے شخص سے پیدا ہو سکتا ہے اور لڑکا بھی مقر کے اقرار کی تصدیق کرے تو اُس کا نسب اُسکے ساتھ ثابت ہوگا اور اگر یہ شخص فوت

ہو جائے تو وہ بھی وارثوں کے ساتھ شریک ہوگا مسئلہ اقرار مرد کا کئی شخصوں کے حق میں درست ہے پانچ آدمیوں کے حق میں ایک ماں دوسرے باپ تیسرے لڑکا چوتھے بی بی پانچویں مولی مسئلہ اقرار عورت کا کئے شخصوں کے حق میں درست ہے چار شخصوں کے حق میں ایک ماں دوسرے باپ تیسرے شوہر چوتھے مولی اور لڑکے کے حق میں اقرار اسکا درست نہیں ہے جب تک خاوند اقرار اور تصدیق نکرے از مترجم یا دائی گواہی دے مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کسی کے ساتھ بھائی یا چچا ہونے کا تو اقرار درست ہوگا یا نہیں نہیں اور دوسرے وارثوں کے سامنے وارث بھی نہوگا اور جب وارث نہوں تو اسوقت مقرلہ ولی تر ہوگا مسئلہ اگر کوئی اقرار کرے بعد مرنے باپ کے کسی شخص کیواسطے کہ وہ میرا بھائی ہے نسب ثابت ہوگا یا نہیں نسب ثابت نہوگا لیکن وہ میراث میں شریک ہوگا۔

کتاب الاجارہ

کرایہ کے مسائل

اجارہ کسکو کہتے ہیں عقد ہے کہ وارد ہو منافع پر ساتھ کسی عوض کے اور درست نہوگا جب تک منفعت اور اجرت معلوم نہو مسئلہ اجارہ میں اجرت کس چیز سے ثابت ہوگی اُس چیز سے کہ وہ بیع میں ثمن ہو سکے مسئلہ منفعت کس طرح معلوم ہوتی ہے کبھی بیان مدت سے جیسے کسی گھر کو کرایہ پر سکونت کیواسطے لینا یا کسی زمین کا کھیت کرنیکے واسطے لینا تو ایک مدت معین کرے مثلاً چھ ماہ یا ایک سال یا جو ٹھہر جائے کبھی نفس عقد کیساتھ منافع معلوم ہوتے ہیں جیسے کسی کا کپڑا رنگنے کو لے یا سلائی کیواسطے یا کوئی چارپایہ کرایہ لے کہ اُسپر مقدار معلوم لادیگا یا مسافت معین تک سوار ہوگا اور کبھی تعیین اور اشارہ سے منافع معلوم ہوتے ہیں کہ اس غلہ کو یہاں سے وہاں پونہچاوے مسئلہ کرایہ پر لینا کسی مکان یا دکان کا جائز ہے یا نہیں جائز ہے اگرچہ بیان نکرے کہ اس میں فلاں کام کریگا جو کچھ کرے جائز ہے مگر تین چیزیں نکرے ایک آہن گری دوسرے دھوبی کوندے اور تیسرے خراس والے کوندے مسئلہ

کھیتی کے واسطے زمین کرایہ پر لینا جائز ہے یا نہیں جائز ہے مگر نہیں کر سکتا ہی کوئی چیز
سوائے اُسکے کہ جو معین کی ہو اور یا یہ کہ مطلق ہو تو اسوقت میں اختیار ہوگا جو چاہے وہ کرے
مسئلہ کرایہ لینا کسی زمین کا مکان بنانے کیواسطے یا درخت لگانے کیواسطے جائز ہی یا نہیں
جائز ہی لیکن جب مدت پوری ہو جائے تو کرایہ دار کو لازم ہوگا کہ درخت اور عمارت کو اکھیڑ لے اور
زمین کو خالی کر کے مالک کے سپرد کر دے لیکن اگر مالک زمین اُس قیمت کا دینا اختیار کرے کہ جو
اکھیڑ نیکے بعد ملے تو دیدے یا یہ کہ راضی ہو جائے اُن دونوں کے زمین میں رکھنے سے تو زمین مالک
کی ہو گی اور عمارت اور درخت کرایہ دار کے ہونگے مسئلہ بوجھ لادنے کے واسطے اور سواری
کے واسطے اونٹ گھوڑا کرایہ پر لینا جائز ہے یا نہیں جائز ہی اگر مطلق کیا ہو تو جسکو چاہے اُسپر
سوار کرے جائز ہے اور کپڑے کا بھی یہی حکم ہے مسئلہ اور اگر معین کرے کہ زید سوار ہوگا اور پھر عمرو
کو سوار کرے اور جانور ہلاک ہو جائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں تاوان واجب ہوگا اور اسی
طرح ہر چیز کہ جو استعمال کے اختلاف سے بدل جائے اُس کا بھی یہی حکم ہے اور اگر استعمال میں
تفاوت نکرے اور وہ چیز دوسرے شخص کے استعمال سے ٹوٹ جائے تو تاوان دار ہوگا مسئلہ
اگر کوئی شخص کسی جانور کو اپنی سواری کیواسطے کرایہ پر لے پھر دوسرے کو اپنے ساتھ سوار کرے
اور وہ جانور ہلاک ہو جائے تو اسپر کیا واجب ہوگا آدھی قیمت جانور کی واجب ہوگی اگرچہ
وہ شخص ہلکا ہو یا بھاری ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کسی جانور کو کرایہ پر لے اس شرط پر کہ دس قفیز
گیہوں لادے پھر دس قفیز سے زیادہ لادے اور وہ جانور مر جائے تو کیا واجب ہوگا زیادتی کے
مقدار کے ساتھ تاوان واجب ہوگا مثلاً دس من گیہوں لادنے کی اجازت تھی اور گیارہ
من لاد لیا تو گیارہواں حصہ قیمت کا تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک گھوڑا کرایہ
پر لیا تھا پھر لگام کھینچنے سے زخمی کر دیا یا کوڑے مارے اور گھوڑا ہلاک ہو گیا تو اسکا کیا حکم ہی
امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک تاوان واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک واجب نہیں ہوگا
جبکہ یہ فعل مثل متعارف کے کیا ہو مسئلہ کل مزدور کے طرح کے ہوتے ہیں دو طرح کے ایک

مزدور مشترک دوسرا خاص۔ اجیر مشترک وہ ہے کہ مستحق اجرت کا نہیں ہو سکتا ہے کہ جبتک کام نہ کر دے جیسے رنگریز اور دھوبی لیکن چیز اُسکے ہاتھ میں امانت ہوگی یعنی اگر جاتی رہے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تاوان واجب نہوگا اور صاحبینؒ کے نزدیک واجب ہوگا مسئلہ اگر اُسکے عمل سے کچھ تلف ہوجائے جیسے دھوبی کندی کرے یعنی کوٹنے سے کپڑے پھاڑ ڈالے یا مزدور کا پاؤں پھسل جائے یا گٹھڑی کی رسّی ٹوٹ جاوے یا کشتی کی رسّی ٹوٹ جائے اور اسباب کا نقصان ہوجائے تو وہ سب ضامن ہونگے یعنی تاوان لیا جائیگا مگر کشتی کے غرق ہونے میں جو آدمی غرق ہوں یا جانور پانی میں گرجائیں تو تاوان دار نہوگا مسئلہ اگر فصاد فصد کھولے یا جانوروں کی فصد کرنے سے کوئی نقصان ہو تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں اگر یہ لوگ موضع معمولی سے تجاوز کرینگے تو تاوان واجب ہوگا ورنہ نہیں ہوگا مسئلہ اجیر خاص کون ہے۔ وہ ہے کہ مزدوری کا مستحق ہو اپنے نفس کی سپردگی کیساتھ مثلاً کوئی شخص کسی شخص کو نوکر رکھے خدمت کرانیکو یا بکریاں چرانے کو تو جسوقت وہ اپنے نفس کو سپرد کر چکا یعنی کام کیواسطے آمادہ ہوچکا مزدوری کا مستحق ہوگا بعد مہینے یا سال کے یا کسی مدت کے مسئلہ اگر اجیر خاص کے ہاتھ میں یا اُسکے عمل سے کوئی چیز تلف ہوجاوے تو اُس سے تاوان لیا جائیگا یا نہیں نہیں لیا جائیگا مسئلہ اجارہ کو کونسی شرط باطل کرتی ہے۔ ہر شرط کہ جو بیع کو فاسد کرتی ہے اجارہ کو بھی فاسد کرتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کو خدمت کیواسطے کرایہ پر لے اور پھر سفر کو لیجائے جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے ہاں اگر سفر اور حضر کی شرط کر لی ہو کہ میرے ساتھ رہے اور خدمت کرے تو جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اونٹ کرایہ پر کجاوہ رکھنے کیلئے اور دو شخصوں کی سواری کیلئے لیوے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ اور دونوں پر واجب ہوگا کہ کجاوہ معمولی بوجھ کا اونٹ پر رکھیں اور مستحب ہے کہ کجاوہ کو اونٹ والے کو دکھا دیں مسئلہ اگر کوئی شخص توشہ لادنے کیواسطے اونٹ کرایہ پر لے اور پھر کچھ توشہ اُسمیں سے کھالے اور اُس کھائے ہوئے کی جگہ اور بوجھ لادے تو جائز ہے یا نہیں جائز ہے مسئلہ

اُجرت نفس عقد اجارہ سے واجب ہو گی یا نہیں۔ واجب نہیں ہوگی مگر تین چیز سے اجرت
واجب ہو گی ایک یہ کہ شرط تعجیل کی گئی ہو دوسرے استیفاء معقود علیہ کے بعد تیسرے یہ کہ
جلدی دیدے بغیر شرط کے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک مکان کرایہ کو لیا تو کرایہ دینے والیکو جائز
ہے کہ ہر روز کا کرایہ ہر روز طلب کرے مگر یہ کہ بیان کرے وقت استحقاق کا مسئلہ اگر اونٹ کرایہ
پر لے تو اونٹ والے کو جائز ہے کہ ہر منزل پر کرایہ طلب کرے مسئلہ درزی اور دھوبی کو
استحقاق ہے یا نہیں کہ کپڑا سینے اور دھونے سے پہلے اُجرت طلب کریں نہیں ہے مگر جبکہ
شرط تعجیل کر لی ہو مسئلہ ایک شخص نے ایک شخص کو روٹی پکانے پر اجیر کیا تو اجرت کا مستحق
کس وقت ہو گا جس وقت تنور سے روٹی نکالے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک باورچی کو
گوشت پکانے کیواسطے اجیر کیا تو اجرت کا مستحق کسوقت ہو گا جسوقت اُس گوشت کو برتنوں
مین نکالدے مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی خشت پز کو اینٹ بنانے کیواسطے اجیر کیا تو اُجرت کا
مستحق کسوقت ہو گا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جس وقت اینٹ کھڑی کرے اور صاحبینؒ کے
نزدیک جس وقت اینٹوں کو تہ بتہ جمع کردے مسئلہ اگر کوئی شخص درزی سے شرط کرے
اگر اس کپڑے کو پارسی سیئے گا تو ایک روپیہ دونگا اور جو رومی سیئے گا تو دو روپیہ تو کونسی
شرط جائز ہو گی دونوں شرطیں جائز ہونگی اگر رومی سیئے گا تو دو روپے واجب ہوں گے
اور اگر پارسی سیئے گا تو ایک روپیہ مسئلہ اور اگر شرط کرے کہ آج ہی سی دیگا تو ایک روپیہ
دونگا اور جو کل سیئے گا تو آٹھ آنہ۔ اس صورت میں کیا واجب ہو گا۔ اگر وہ کل سیئے گا تو امام
ابو حنیفہؒ کے نزدیک اجر مثل واجب ہو گا یعنی جو دستور ویسے کپڑے کی سلائی کا ہو گا لیکن
آٹھ آنہ مسمّی سے زیادہ نہو اور صاحبینؒ کے نزدیک دونوں شرطیں جائز ہیں مسئلہ اگر کوئی شخص
دوکان کرایہ پر لے اور کہے کہ اگر عطاری کروں گا تو ایک روپیہ دوں گا اور جو آہنگری
کروں گا تو دو روپے دوں گا اس صورت میں کیا واجب ہو گا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک
دونوں شرطیں جائز ہیں۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک یہ اجارہ فاسد ہے

مسئلہ اگر کوئی شخص ایک مکان کو کرایہ پر لے اس شرط پر کہ ہر مہینے میں ایک روپیہ دیدے تو یہ
درست ہے یا نہیں درست ہے ایک مہینے میں باقی مہینوں میں فاسد ہے مگر یہ کہ کل
مہینوں کو ظاہر کرے اگر دوسرے مہینے میں تھوڑی دیر ٹھہرا تو اسمیں بھی عقد درست ہو جاویگا
اور کرایہ دینے والے کو مجاز نہیں ہے کہ اسکو مہینہ پورا ہونے سے پہلے نکالدی اور ہر مہینے
کا ایسا ہی حکم ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایک مکان ایک سال کیواسطے دس روپیہ کرایہ کو لے
تو جائز ہے یا نہیں جائز ہے اگر ماہواری اجرت کا ذکر نکرے مسئلہ حامی اور حجام کو کرایہ پر لینا
جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ گھوڑا پھیرنے کا ٹھیکہ لینا جائز ہے یا نہیں جائز ہے
مسئلہ اگر کوئی شخص موذن کو اور نوحہ کرنیوالے کو اور گانیوالے کو کرایہ پر لے تو جائز ہے
یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک طاعت اور معصیت دونوں میں اجارہ جائز نہیں ہے اور
امام شافعیؒ کے نزدیک طاعت میں یعنی اذان پر اجارہ جائز ہے اور معصیت میں یعنے
نوحہ و غنا پر اجارہ ناجائز مسئلہ مشاع کا اجارہ جائز ہے یا نہیں مثلاً ایک مکان دو شخصوں
کی شرکت میں ہے اگر ایک شریک اپنے حصہ کو کرایہ پر دے تو جائز ہے یا نہیں امام ابو حنیفہ
کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر اُس مکان کے شریک کو دینا جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک
جسکو دے جائز ہے مسئلہ رضعہ یعنی دائی کو بچہ کے دودھ پلانیکے واسطے اُجرت پر لینا
جائز ہے یا نہیں جائز ہے جو اجرت معلوم کرے یا دائی کا روٹی کپڑا اپنے ذمہ قبول کرلے
مسئلہ مستاجر کو جائز ہے کہ دائی کے شوہر کو صحبت سے منع کرے جائز نہیں ہے لیکن اگر
حمل رہجاے اور اسکا دودھ لڑکے کو نقصان کرے تو اُسکو پہنچتا ہے کہ اجارہ توڑدے
اور دائی کو لڑکے کی خوراک کا درست کرنا لازم ہوگا مسئلہ اگر اجارہ کی مدت میں دائی
لڑکے کو دودھ بکری کا پلاے تو اجرت اُسکی باطل ہو گی یا نہیں باطل ہو گی مسئلہ مزدور
کو مجاز ہے کہ اپنی اجرت کیواسطے چیز کو روکے یا نہیں ہر اجیر کہ فعل اُسکا چیز میں ظاہر
ہو جائے روک سکتا ہے کہ جبتک اپنی مزدوری نہ لے لے جیسے رنگریز اور دھوبی

ضرور بالضرور الحمدللہ ۱۲

اور اگر اُس کا اثر ظاہر ہو جیسے ملاح یا حمال اُنکو جائز نہیں کہ چیز کو روکیں مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کام میں شرط کرے کہ میں خود اس کام کو کروں گا اور پھر کسی دوسرے سے وہ کام کرائے تو جائز ہے یا نہیں۔ اگر اپنے نفس کے ساتھ شرط کی ہو تو جائز نہیں ہے اگر اُس کام کو مطلق کہا ہو اور پھر کسی دوسرے مزدور سے کرائے تو جائز ہے مسئلہ اگر درزی اور مالک میں اختلاف پڑے مثلاً درزی کہے کہ تو نے مجھ سے قبا کے واسطے کہا تھا اور کپڑے کا مالک کہے کہ میں نے کُرتے کیواسطے کہا تھا تو کس کا قول قبول کیا جائیگا۔ کپڑے کے مالک کا قول بقسم قبول کیا جائیگا اگر مالک قسم کھا جائے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک درزی اُس وقت تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر کپڑے کا مالک کہے کہ کپڑا بے مزدوری کے سیا ہے اور درزی کہے کہ میں نے مزدوری سے سیا ہے تو کس کا قول قبول ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کپڑے کے مالک کا قول قسم کے ساتھ مانا جائیگا۔ اور امام ابو یوسفؒ کا ارشاد ہے کہ اگر وہ پیشہ ور ہوگا تو مزدوری واجب ہوگی اور اگر پیشہ ور نہ ہوگا تو مزدوری واجب نہوگی اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر وہ کاریگر مشہور ہے کہ یہ کام مزدوری کے ساتھ کیا کرتا ہے تو مزدوری واجب ہوگی اور اگر مشہور نہیں ہے تو واجب نہوگی مسئلہ اجارۂ فاسد میں کیا چیز واجب ہوتی ہے مزدوری مثلی کہ مسمیٰ سے تجاوز نہ کرے مسئلہ اگر کسی مستاجر نے ایک مکان پر قبضہ کیا اور اُس مکان میں رہا نہیں تو اجرت واجب ہوگی یا نہیں۔ اُجرت واجب ہوگی اگرچہ نہ رہے مسئلہ اگر کوئی غاصب اُس مکان کو اُس سے غصب کرے تو اُجرت اُس سے ساقط ہوگی یا نہیں ساقط ہو جائیگی مسئلہ اگر اُس مکان میں کوئی عیب پائے کہ باوجود اسکے مکان کا رہنا نقصان کرتا ہے تو اجارہ کو توڑ سکتا ہے یا نہیں۔ توڑ سکتا ہے مسئلہ اگر مستاجر مرگیا تو اجارہ فسخ ہوگا یا نہیں۔ اگر دوسرے کیواسطے اجارہ لیا ہوگا تو فسخ نہوگا مسئلہ شرط خیار کی اجارہ میں درست ہوگی یا نہیں۔ درست ہوگی مسئلہ اجارہ عذروں کے ساتھ فسخ ہوسکتا ہے یا نہیں۔ فسخ ہوسکتا ہے اور عذر یہ ہوں کہ کوئی شخص کسی کو دوکان بازار میں کرایہ پر دے اور اسکے بعد کرایہ دینے والا مفلس ہو گیا

اور اُس پر بہت سا قرض ظاہر ہوا اور اُسکے ادا کرنے پر قادر نہو مگر اُس دکان کی قیمت سے تو قاضی کو چاہیئے کہ اجارہ توڑ دے اور دکان کو فروخت کرکے قرض خواہوں کو دیدے یا کوئی شخص دکان کرایہ پر لے تاکہ اُس میں سوداگری کرے اور پھر اُس شخص کا مال کسی طرح سے خراب ہو جائے اور کوئی چیز اُسکے پاس نرہے کہ اُس سے تجارت کرے تو ایسے موقع پر بھی اجارہ فسخ ہو جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی جگہ سفر کیواسطے ایک اونٹ کرایہ پر لے بعد اسکے کرایہ دینے والے کی رائے بدلجائے یعنی سفر کے جانے سے انکار کرے تو قاضی سفر کیواسطے اُسپر جبر کرے یا نہ کرے۔ جبر کرے اور اُسکو سفر کو بھیجے اور اگر کرایہ لینے والے کی رائے بدل جائے کہ سفر کو نہ جائے تو قاضی اس موقع پر جبر نہ کرے ؛

کتاب الشفعة

شفعہ کے مسائل

شفعہ کس کو واجب ہوتی ہے۔ اول اُسکو کہ نفس مبیع میں شریک ہو پھر اُسکو کہ جو حق مبیع میں شریک ہو پھر پڑوسی کو۔ اور شریک حق کو درست نہیں ہے جبتک کہ نفس مبیع کا شریک دست کشی نہ کرے اور جسوقت وہ دست کشی کرے تو اُسوقت ہر ایک کو کہ حق مبیع میں شریک ہے شفعہ طلب کرنا جائز ہے اور جس وقت شریک حق مبیع بھی دست کشی کرے تو اُس وقت پڑوسی کو شفعہ پہنچے گی۔ مسئلہ شریک نفس مبیع کس کو کہتے ہیں۔ اُس کو کہتے ہیں کہ کسی مکان میں شریک ہو مثلاً ایک مکان میں دو شریک ہیں اور اُن میں سے ایک شریک اپنا حصہ فروخت کرے تو شفیع اُس کا وہی شخص ہو گا کہ جو اُس مکان میں شرکت رکھتا ہے اور اُسکو خلیط فی نفس المبیع کہتے ہیں اور شریک در حق مبیع وہ شخص ہے کہ مکان اُس کا بائع مکان سے جُدا ہو لیکن دونوں کا رستہ ایک ہو یا دروازہ دونوں مکانوں کا ایک ہی ہو یا دونوں مکانوں کا پانی ایک ہی جگہ سے نکلتا ہو پھر ایک ان دونوں میں سے مکان کو فروخت کرے تو دوسرا شخص شفیع ہوگا اور اُس کو خلیط فی حق المبیع کہتے ہیں اور ہمسایہ وہ ہے کہ جسکا

مکان مکان کے برابر ہوا ور دیواریں دونوں کے مکانوں کی ملی ہوئی ہوں تو جب ہر دو
شفیع مذکورین خریداری سے دست کشی کریں تو اُس وقت ہمسایہ کو شفعہ حاصل ہوگی مسئلہ
شفعہ کا ہے سے واجب ہوتا ہے۔ مکان کے فروخت کرنے سے مسئلہ شفعہ کس چیز سے
قرار پاتا ہے۔ گواہوں سے مسئلہ ملک کس چیز سے ثابت ہوتی ہے قبضہ کرنے سے۔ یا
قاضی حکم کرے یا مشتری سپرد کرے مسئلہ شفعہ کے طلب میں گواہ کسوقت کرے۔ جس وقت
اُسکو معلوم ہو کہ اُسکے پڑوس میں مکان فروخت کرتے ہیں اُسی جگہ فوراً گواہ کر لے اور پھر
بائع کے پاس جائے اور اگر مشتری لے چکا ہے تو مشتری کے پاس جائے اور وہاں بھی گواہ
کرے اور اگر دونوں کو نہ پائے تو مکان کے پاس لوگوں کو گواہ کرے پھر اگر قاضی کے پاس
نہ جائے اور دعوے میں دیر کرے تو حق شفعہ ساقط نہو گا لیکن امام محمد کے نزدیک اگر
ایک ماہ تک قاضی کے اجلاس میں نجائے گا تو شفعہ باطل ہو جائیگا۔ مگر ایک ماہ سے
کم میں باطل نہوگا مسئلہ شفعہ کس کس چیز میں وجب ہوتا ہے مکان میں اور زمین میں
اور اُن سب غیر منقولہ جنس زمین میں کہ جنکی قسمت نہو سکے جیسے کنوان اور حمام وغیرہ مسئلہ
شفعہ اسباب اور کشتی میں واجب ہوتا ہے یا نہیں۔ وجب نہیں ہوتا ہے مسئلہ مسلمان اور
ذمی شفعہ کرنے میں ایک سے ہیں یا نہیں۔ ایک سے ہیں معلوم کرنا چاہیئے کہ وجوب شفعہ
میں اصل یہ ہے کہ جو زمین مال کے عوض میں آئی ہو اُسمیں شفیع کا شفعہ واجب ہے اور
اگر مالک ایسی زمین کا ہو کہ اُس کا عوض مال نہو جیسے عورت کے مہر کا بدل ہو یا عورت کے
خلع کا بدل ہو یا کسی نے صلح بعد انکار کے زمین یا مکان پر کر لی ہو یا غلام کے آزاد کرنے میں
ملا ہو یا کوئی کسی شخص پر غلام ہونیکا دعویٰ کرے اور وہ آزادی کا دعویٰ کرے اور مدعی
سے کہیں کہ اس دعوے کے عوض میں یہ مکان لے لے اور وہ صلح کر لے پس ان سب
میں شفیع کا شفعہ واجب نہ ہوگا اسواسطے کہ یہ سب مال کے عوض میں نہیں ہیں مسئلہ اگر
اقرار کے ساتھ صلح کرے مثلاً زید نے ہزار روپے کا عمرو پر دعویٰ کیا اور عمرو مدعا علیہ نے

اقرار کیا کہ ہاں مجکو دینا ہیں اور روپیہ اُسکے پاس نہیں ہے مگر مکان ہے یا زمین ہے اور
چار شخص بیچ میں پڑ کر اُس مکان یا اُس زمین پر صلح کرادیں تو شفیع کی شفعہ اُس مکان اور
زمین میں ہوسکتی ہے یا نہیں ہوسکتی ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص قاضی کے یہاں اپنے
ہمسایہ پر دعوی کرے کہ زید نے مکان خرید کیا ہے مجھکو اُس مکان کا شفعہ پہنچتا ہے۔ تو
قاضی مدعا علیہ سے دریافت کرے کہ اُس کا مکان تیری ملکیت میں ہے کہ جس کا یہ شفعہ طلب
کرتا ہے۔ اگر مکان کی ملک کیبتا اقرار کرے تو بہتر ورنہ قاضی مدعی سے کہے کہ گواہ پیش کر
اس امر پر کہ جس مکان کا تو شفعہ طلب کرتا ہے مدعا علیہ اُس کا مالک ہے اگر گواہ لانے سے
عاجز ہوا تو مدعا علیہ قسم دلایا جاوے بایں طور کہ بخدا مجھکو خبر نہیں کہ مکان مذکور کا میں مالک ہوں
پس اگر قسم سے انکار کیا یا مدعی نے گواہ پیش کر دیے تو مکان مذکور میں مدعی علیہ کی ملکیت
ثابت ہو جائیگی بعد اسکے مدعا علیہ سے قاضی پوچھے کہ تو نے یہ مکان مذکور خرید کیا ہے اگر وہ
اقرار کرے تو شفعہ ثابت ہو جائیگا اور اگر منکر ہووے تو مدعی سے کہا جائے کہ گواہ پیش کرے
اُس نے مکان مذکور خرید کیا ہے تو پھر شفعہ ثابت ہو جائے اور اگر گواہ پیش نہیں کر سکتا ہے
تو مدعا علیہ کو قسم دے کہ بخدا میں نے مکان مذکور خرید نہیں کیا ہے اور وہ مستحق اور شفیع نہیں ہے
اُس وجہ سے کہ دعوی کرتا ہے۔ اگر وہ قسم کھانے سے منکر ہو یا شفیع گواہ پیش کرے تو
شفعہ ثابت ہوگا **مسئلہ** جھگڑا کرنے کے وقت اگر شفیع روپیہ لیکر قاضی کے یہاں حاضر نہو تو
جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ اگرچہ روپیہ حاضر نہ کرے اور جب قاضی حکم شفعہ کا دے تو اُسوقت
شفیع کو واجب ہوگا کہ روپیہ موجود کرے **مسئلہ** شفیع کو اختیار ہے یعنی جائز ہے کہ مکان کو
خیار عیب اور خیار رویت سے واپس کر دے **مسئلہ** اگر شفیع بائع کو قاضی کے اجلاس میں یہ
حاضر کرے شفعہ کے طلب میں اور مبیع بائع کے قبضہ میں ہو تو جائز ہے اُس کو یعنی بائع کو
جھگڑا کرنا یا نہیں۔ جائز ہے لیکن قاضی حکم نہ کرے جبتک مشتری حاضر نہو اور جب مشتری
حاضر ہو تو اُس وقت مشتری کی موجودگی میں بیع کو توڑ دے اور شفعہ کے ساتھ حکم کرے

اور ضمان اُسکا بائع پر ہوگا یعنی اگر وہ مکان دوسرے کا نکلا تو روپیہ کا ضمان بائع پر ہوگا مسئلہ
مثلاً شفیع کسی جلسہ میں بیٹھا تھا اور اسکو معلوم ہوا کہ فلاں مکان کہ میرے پڑوس میں ہے
اور وہ فروخت ہوتا ہے اور اُس شفیع نے وہاں کسی کو گواہ قرار نہیں دیا تو شفعہ اُس کا باطل
ہو جائیگا اور ایسے ہی اگر مجلس میں گواہ کر لیا لیکن بائع اور مشتری کے پاس کسی کو گواہ قرار
نہ دے تو شفعہ باطل ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص شفعہ میں صلح کرے تو وہ شفعہ باطل ہو جائیگا
مشتری شفیع کو اگر روپیہ عوض صلح کے دے چکا ہے تو واپس کرے مسئلہ اگر مشتری فوت
ہو جائے تو شفعہ باطل ہوگا یا نہیں۔ باطل نہیں ہوگا۔ اور اگر شفیع مرجائے تو شفعہ باطل
ہو جائیگا۔ اور اگر کسی شفیع نے کسی مکان کی یا زمین کی وجہ سے دعویٰ شفعہ کا کیا اور پہلے اسکے
کہ قاضی اُسکے حق میں حکم ساتھ شفعہ کے کرے وہ اُس مکان یا زمین کو فروخت کر ڈالے تو
شفعہ اُس کا باطل ہو جائیگا۔ کیونکہ اُس کا حق منقطع ہو گیا تو شفعہ بھی جاتا رہا مسئلہ اگر
بائع خاص شفیع کو ایک مکان فروخت کرنے کیواسطے وکیل کرے اور وہ شفیع اپنی وکالت
سے فروخت کرے تو اُسکا شفعہ باطل ہو جائیگا اور اُسکو لائق نہیں ہے کہ شفعہ طلب کرے
مسئلہ اگر مشتری شفیع کو ایک مکان خریدنے کیواسطے وکیل کرے اور شفیع اُسکی وکالت
کیساتھ مکان خرید کرے تو اُس کا شفعہ درست ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے خیار کی شرط کے ساتھ
مکان فروخت کیا تو شفیع کا شفعہ واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہ ہوگا اس واسطے کہ مکان
ابھی بائع کی ملک سے باہر نہیں آیا ہے اور اگر مشتری کو اختیار ہو تو شفیع کا شفعہ واجب
ہوگا اس وجہ سے کہ اس صورت میں مکان بائع کی ملک سے باہر آچکا تو ضرور شفعہ واجب
ہوگا اور اگر پہلی صورت میں بائع شرط خیار کو ترک کر دے تو شفیع کا شفعہ واجب ہوگا مسئلہ
اگر کسی شخص نے بیع فاسد کے ساتھ مکان کو فروخت کیا تو شفیع کو شفعہ پہنچتا ہے یا نہیں
نہیں پہنچیگا۔ مگر اُس وقت کہ شرط فاسد کو ترک کر دے مسئلہ اگر کوئی ذمی شراب یا سُور سے
کوئی مکان خرید کرے تو شفیع شفعہ کس چیز سے کرے۔ غور کریں اگر شفیع ذمی ہو تو شراب

کا مثل اور سور کی قیمت دے کر لیلے اور اگر شفیع مسلمان ہے تو شراب اور سور کی قیمت دیدے اور مکان شفعہ میں لے لے مسئلہ ایک شخص نے ایک شخص کو ایک مکان بخشدیا تو شفیع کا شفعہ واجب ہے یا نہیں۔ واجب ہوگا۔ ہاں اگر بعوض دیا جائے تو شفعہ ہوگا اسوجہ سے کہ شفعہ جب واجب ہوتا ہے کہ بدل اس کا مال ہووے مسئلہ اگر مشتری اور شفیع میں اختلاف واقع ہو مکان کی قیمت میں شفیع کہے کہ میں نے ہزار روپے کو خریدا ہے اور مشتری کہے کہ دو ہزار روپے کو میں نے خریدکیا ہے تو کس کا قول مانا جائیگا۔ مشتری کا قول قابل قبول ہوگا۔ ہاں اگر شفیع گواہ پیش کرے تو اس کا قول معتبر ہوگا مسئلہ اگر دونوں شخص گواہ پیش کریں تو کون اولی ہوگا امام ابو حنیفہ و امام محمد کے نزدیک شفیع اولی تر ہوگا۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک مشتری کے گواہ اولی ہونگے مسئلہ اگر مشتری کہے کہ میں نے ہزار روپے کو خرید کیا اور بائع کہے کہ میں نے پانسو روپے کو فروخت کیا ہے تو کس کا قول مانا جائیگا۔ غور کریں اگر بائع نے قیمت پر قبضہ کرلیا ہے تو مشتری کا قول قبول کریں۔ اور بائع کے قول پر اکتفا نہ کریں اور اگر بائع نے روپیہ پر قبضہ نکیا ہو تو قول بائع کا معتبر ہوگا اور مشتری کی زیادتی ساقط ہو جائیگی مسئلہ اگر بائع مشتری کو قیمت میں سے کچھ روپیہ معاف کردے تو شفیع سے بھی اسی قدر روپیہ ساقط ہوگا اگر بائع کل روپیہ چھوڑ دے گا تو شفیع سے کچھ بھی ساقط نہیں ہوگا مسئلہ اگر مشتری خرید کرنیکے بعد بائع کو قیمت میں کچھ زیادہ دے تو وہ زیادتی شفیع پر بھی لازم ہوگی۔ لازم نہیں ہوگی شفیع اسی اصل قیمت سے شفعہ لیگا اگر کئی شفیع ہوویں تو شفعہ سب کو برابر ملیگا باعتبار ملک کے کم و بیش نہوگا اگرچہ ایک حصہ سو گز کا ہو اور ایک کا دس گز کا مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی غیر مثلی چیز کے عوض مکان خریدا تو شفیع شفعہ کیسے خریدے۔ جو چیز کہ عوض میں دی گئی ہے اسکی قیمت سے مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی چیز ناپی ہوئی یا وزن کی ہوئی سے مکان فروخت کیا جیسے گیہوں یا روئی یا لوہا تو شفیع شفعہ کیسے کرے۔ اس کی مثل سے کرے کہ جس سے فروخت ہوا ہے مسئلہ اگر مکان مکان کے ساتھ فروخت کرے تو شفعہ کیسے ہوگا مکان کی قیمت سے کیونکہ وہ

مکان مکان کی قیمت ہوگا اور اگر دونوں مکان کے شفیع ہوں دونوں اسی طرح قیمت کے ساتھ لیویں مسئلہ اگر شفیع کو خبر ہو یعنی معلوم ہو کہ اُسکے پڑوس میں ایک مکان ہزار روپیہ کو فروخت ہوتا ہے پھر شفیع شفعہ کو چھوڑ دے پھر اسکے بعد معلوم ہوا کہ ہزار روپے سے کم کو فروخت ہوا ہے یا گیہوں یا جو کے ساتھ کہ قیمت اُسکی ہزار درم ہیں یا اُس سے زیادہ وہ سپرد کرنا باطل ہوگا اور شفیع کو شفعہ پہنچیگا اگر وہ طلب کرے مسئلہ اور اگر بعد اسکے معلوم ہووے کہ اشرفیوں کے ساتھ فروخت کیا ہے کہ قیمت اُن اشرفیوں کی ہزار درم ہیں تو اس موقع پر شفعہ شفیع کو نہ ملیگا مسئلہ اگر شفیع کو معلوم ہوا کہ اُسکے پڑوس میں کوئی مکان بکا اور زید نے خرید کیا ہے اور شفیع نے شفعہ کو چھوڑ دیا اسکے بعد معلوم ہوا کہ زید نے نہیں لیا ہے بلکہ عمر نے خرید کیا تو وہ شفعہ کا چھوڑنا باطل ہوگا یا نہیں۔ باطل ہوگا اور جائز ہے کہ وہ شفعہ طلب کرے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک مکان بوکالت خرید کیا تو شفیع کا خصم بنجاتا ہے مگر جبکہ مکان موکل کو سپرد کر دے تو پھر موکل خصم ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے مکان کو شفعہ کیجانب سے گز بھر چھوڑ کر باقی کو فروخت کیا تو شفیع کا شفعہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔ نہیں ہوسکتا ہے مسئلہ کوئی شخص اپنے مکان کو شفعہ کی جانب سے ایک گز فروخت کرے اس کے بعد باقی کو فروخت کرے تو شفیع تمام گھر کا شفعہ کرے یا حصہ اوّل کا۔ پہلے حصے کا نہ تمام مکان کا مسئلہ اگر کسی شخص نے نقد روپے سے مکان فروخت کیا پھر مشتری نے روپے کے عوض کوئی مکان دیا تو شفیع شفعہ کاہے سے کرے۔ نقد روپیہ سے نہ مکان سے مسئلہ شفعہ ساقط کرنے کیواسطے حیلہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی زمین خرید کی پھر اُس میں کوئی عمارت بنائی یا درخت لگائے پھر قاضی نے شفیع کو شفعہ کا حکم دیا تو شفیع کو کیا کرنا چاہیئے۔ شفیع کو اختیار ہوگا چاہے زمین کی اور عمارت کی اور درختوں کی قیمت دیدے جس قدر اُکھڑے ہوئے کی ہو اور چاہے مشتری سے زمین کو خالی کرالے مسئلہ اگر قاضی نے کسی شفیع کے شفعہ کا حکم دیا اسکے بعد شفیع نے زمین لی ہوئی میں عمارت بنائی

یا درخت لگائے اور پھر کسی مستحق نے استحقاق کیوجہ سے لے لی تو وہ عمارت اور درخت باطل ہوں گے یا اُن کا عوض بائع سے طلب کرے۔ عمارت اور درخت مفت میں جائیں گے بائع سے فقط قیمت زمین کی پھرے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی مکان یا کوئی باغ خرید کیا پھر وہ مکان گر گیا یا باغ سوکھ گیا خود بخود تو شفیع شفعہ کرنے سے لے شفیع کو اختیار ہو گا کہ اسی طرح پوری قیمت سے لیلے اور چاہے شفعہ سے ہاتھ اٹھالے مسئلہ اور اگر مشتری نے اپنے فعل سے عمارت کو گرا دیا پھر قاضی نے حکم کیا شفعہ کا تو شفیع کو اختیار ہو گا زمین کو لیلے قیمت اُسکے حصے کی دیکر اور اُسکو یہ نہیں پہنچتا ہے کہ ٹوٹی ہوئی چیز اُنکو بھی لیوے مسئلہ اگر کوئی شخص ایک زمین کو خرید کرے کہ اُس میں چھوہارے کے درخت تھے پھر اُس مشتری نے درختوں کو گرا دیا پھر شفیع کے شفعہ کیواسطے قاضی نے حکم کیا تو شفیع سے درختوں کی مقدار کی قیمت کم ہو جائیگی یا نہیں۔ کم ہو جائیگی یعنی اُن کی قیمت کم کرکے زمین کو لے لے مسئلہ شفیع کو خیار عیب اور خیار رویت ہو گا یا نہیں۔ ہو گا اگرچہ مشتری نے بشرط بیزاری عیبوں کے خرید کیا ہو مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی مکان اودھار خرید کیا تو اب شفیع کو کیا کرنا چاہیے شفیع کو اختیار ہے کہ چاہے نقد قیمت سے لے لے اور چاہے مہلت کے تمام ہونے تک صبر کرے مسئلہ اگر کئی شخص اپنے مکان کو تقسیم کریں تو شفیع کو بقیمت شفعہ درست ہو گا یا نہیں درست ہو گا مسئلہ اگر کسی نے ایک مکان خرید کیا اور شفیع نے اُسکے شفعہ کو ترک کر دیا اور پھر مشتری اُس مکان کو خیار عیب یا خیار رویت کے سبب سے واپس کر دے تو اُسمیں شفعہ درست نہیں اگرچہ بحکم قاضی کے واپس کیا ہے اور اگر بیع کا اقالہ کریں تو شفعہ درست ہے۔

کتاب الشرکۃ

شرکت کے مسائل

شرکت کے طرح پر ہے دو طرح پر۔ ایک شرکت املاک دوسرے عقود۔ شرکت املاک یہ ہے کہ دو شخصوں کو کوئی چیز میراث سے پہنچے یا دو شخص کوئی چیز شرکت میں خرید کریں مسئلہ آیا ایک کو اُن میں سے جائز ہے کہ دوسرے کے حصے میں تصرف کرے۔ جائز نہیں ہے

اور ہر ایک اُن میں سے دوسرے کے حق میں اجنبی ہے مسئلہ پھر یہ شرکت عقود کے طرح پر ہے۔ چار طرح پر۔ مفاوضہ اور عنان اور شرکت صنائع اور شرکت وجوہ۔ شرکت مفاوضہ یہ ہے کہ دو شخص شریک ہوں اور وہ دونوں مال میں اور تصرف میں اور دین میں یکساں ہوں۔ تو یہ دونوں آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہوں مسئلہ اگر ایک آزاد ہو اور ایک غلام یا ایک لڑکا ہو اور دوسرا بالغ یا ایک کافر ہو اور ایک مسلمان ان میں شرکت درست ہے یا نہیں درست نہیں ہے۔ اور وکیل اور کفیل ایک دوسرے کے ہوں گے اور جو کچھ خریدیں گے وہ سب شرکت میں ہوگا مگر اپنے گھر والوں کی خوراک اور پوشاک جو خرید کرے گا وہ بلا شرکت ہوگی مسئلہ اگر ایک پر کوئی دین واجب آئے تو دوسرے پر بھی لازم ہوگا بشرطیکہ از جنس مال ہو کہ جس میں شرکت درست ہوتی ہے یعنی روپیہ اشرفی اور اگر کوئی چیز میراث یا ہبہ سے ایک کو پہنچی ہو کہ جس میں شرکت درست ہو تو یہ شرکت مفاوضہ باطل ہو جائیگی اور شرکت عنان ہو جائیگی مسئلہ شرکت کس مال میں منعقد ہوتی ہے۔ روپیہ اور اشرفی میں اور پیسوں میں جن کا رواج ہے اس کے ماسوا میں جائز نہیں اور چاندی سونے کا چلن اگر بجائے ثمن ہو تو ان میں بھی شرکت جائز ہے مسئلہ اگر دو شخصوں کے پاس روپیہ نہیں ہے مگر اسباب ہے اور چاہتے ہیں کہ دونوں شرکت کریں تو کس طرح کریں۔ ہر ایک نصف مال اپنا دوسرے کے نصف مال کے ساتھ فروخت کر کے عقد شرکت کر لیں تو جائز ہے۔ مثلاً ایک کے پاس دس تھان کپڑے کے ہیں اور دوسرے کے پاس دس بکریاں ہوں تو پانچ بکریاں پانچ تھانوں کے عوض میں فروخت کر کے عقد شرکت کر لیں مسئلہ شرکت عنان میں وکیل ایک دوسرے کا ہوتا ہے اور کفیل ایک دوسرے کی طرف سے نہیں ہوتے یعنی اگر ایک شریک کو کسی سے اوپر شرکت کے مال سے کوئی چیز لینی ہو تو دوسرے شریک کو مجاز ہے کہ اس سے مال طلب کرے یہ کرے گا اور اگر شریک کو کوئی مال کسی کا دینا ہو تو اس شخص کو نہیں پہنچتا ہے کہ دوسرے شریک سے

مال طلب کرے اسوجہ سے کہ ہر ایک دوسریکا وکیل ہے کفیل نہیں ہے اگر کفیل ہوتا تو جائز ہوتا کہ ایک کا دین دوسرے سے طلب کرتا مسئلہ اگر ان شریکوں میں ایک کا مال زیادہ ہو تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ مال ایک کا دوسرے کے مال سے زیادہ ہو۔ اور اگر مال دونوں کا برابر ہو اور نفع کم و زیادہ ہو تو بھی جائز ہے مسئلہ شرکت عنان ہو اور بعض مال میں شرکت کریں اور بعض میں نہ کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ شرکت عنان کس مال میں درست ہوتی ہے جس مال سے شرکت مفاوضہ درست ہوتی ہے یعنی روپیہ اور اشرفی سے مسئلہ اگر شرکت عنان میں ایک شریک کوئی اسباب خریدکرے تو دوسرے شریک سے قیمت طلب کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے بلکہ اُسی مشتری سے طلب کرے پھر جب وہ مشتری دیوے تو آدھی قیمت دوسرے سے لے یا موافق حصہ کے یعنی جسقدر روپیہ مشتری نے بائع کو دیا ہو اُس میں سے شریک مال سے اُسکے حصے کے موافق پھیر لے مسئلہ اگر شرکت کے مال سے اسباب خریدنے سے پہلے مال برباد ہو جائے یا ایک کا مال برباد ہو جائے تو شرکت باطل ہو گی یا نہیں۔ باطل ہو جائیگی مسئلہ اگر شرکت عنان میں ایک شریک کافر ہو اور دوسرا مسلمان یا ایک آزاد ہو اور دوسرا غلام ماذون ہو تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے بخلاف شرکت مفاوضہ کے یعنی شرکت مفاوضہ میں جائز نہیں ہے اور شرکت عنان میں جائز ہے مسئلہ اگر ایک شریک نے ایک اسباب خریدکیا اور پھر دوسرے کا مال تلف ہو گیا پہلے اس سے کہ اُس مال سے اسباب خریدے تو کیا حکم ہے۔ جو کچھ اُس سے تلف ہوا دونوں کا ہوا اور جو کچھ خریدا ہے دونوں شریکوں میں ہو گا اور وہ شریک موافق حصہ کے قیمت دوسرے سے لے مسئلہ اگر شرکت میں مال نہ ملائیں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے شرکت مفاوضہ میں بھی اور شرکت عنان میں بھی مسئلہ اگر شرکت میں ایک شریک کیواسطے روپیہ مقرر کریں جائز ہے یا نہیں مثلاً تین ۳ آدمی شریک ہوں اور اُن میں سے ایک سے کہیں کہ جو کچھ نفع ہو گا تجھکو بیس ۲۰ روپے دیں گے اور باقی ہمارا ہو گا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان میں اگر مال کو بطور بضاعت اور مضاربت کے دیوے تو جائز ہے

یا نہیں۔ جائز ہے کہ مضاربت کے ساتھ دے یا بضاعت کیساتھ یا کسی کو وکیل کرے تصرف کیواسطے لیکن مال وکیل کے ہاتھ میں بطور امانت کے رہیگا یعنی اگر تلف ہو جائے تو تاوان لازم نہیں ہوگا مسئلہ شرکت صنائع کونسی ہے۔ دو کاریگر آپس میں شریک ہوں جیسے دو درزی یا دو آہنگر یا دو رنگریز کوئی کام کسی سے لیں اور اُن میں شرط ہو کہ ہم میں سے جو کوئی کام لے تو دوسرے پر بھی واجب ہوگا کہ کام کرے یا اگر ایک کام کرے اور دوسرا کام نہ کرے تو اجر اس کام کا دونوں میں ہوگا مسئلہ شرکت وجوہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دو شخص شریک ہوں اور دونوں کے پاس مال نہو اور دونوں اپنے اعتبار پر اسباب خریدیں اور فروخت کریں ایک اُن میں سے وکیل دوسرے کا ہوگا اُس چیز میں کہ خریدی ہے مسئلہ اگر وہ شریک آپس میں شرط کریں کہ مال مناصفہ ہوگا تو نفع کیونکر ہوگا۔ نفع بھی مناصفہ ہوگا یعنی آدھا آدھا اور زیادتی جائز نہیں ہے اور اگر خریدنے میں شرط کریں ایک ثلث یا دو ثلث کی تو نفع بھی اُسی طرح ہوگا مسئلہ لکڑیاں چننے اور شکار کرنے میں شرکت جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے بلکہ جو جس قدر لکڑیاں چُنے اور شکار کرے وہ اُسی کا ہوگا اُس میں دوسرے کا حصہ نہیں ہے مسئلہ اگر دو شخص پانی کھینچنے میں شریک ہوں اور اُن میں ایک کے بیل ہوں اور دوسرے کی مشک ہو تو اُن میں شرکت جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور اُن میں جو پانی نکالیگا پانی اُسی کا ہوگا پس قیمت پانی کی بھی لیگا لیکن اُسکے ذمہ پر دوسرے کی مزدوری مثل واجب ہوگی مسئلہ شرکت فاسد میں نفع کیونکر تقسیم کریں۔ مال کے اندازہ سے اور اگر شرط زیادتی کی کرلی ہو تو باطل ہے مسئلہ اگر دو شریکوں میں ایک مرگیا یا نعوذ باللہ مرتد ہوگیا اور دارالحرب میں جاملا تو اُن میں شرکت باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل ہوگی مسئلہ کیا ہر ایک شریک کو جائز ہے کہ بے اجازت دوسرے شریک کے مال کی زکوٰۃ دیدے۔ جائز نہیں ہے مگر دوسرے شریک کی اجازت سے مسئلہ اگر دونوں شریک ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینے کی اجازت دیں پھر ہر ایک اُن میں سے اپنے مال کی زکوٰۃ دے اور دوسرے کی بھی دیدے تو ضامن ہوگا یا نہیں۔ غور کریں اگر ساتھ ساتھ

دی ہے یا آگے پیچھے دی ہے اگر ایک نے دوسرے کے بعد دی ہے تو بعد والا تاوان دار
ہوگا اور اگر ساتھ ساتھ دی ہے تو ہر ایک دوسرے کا ضامن ہوگا +

کتاب المضاربۃ

ایک کے مال دوسرے کی محنت کے مسائل

مضاربت کیا چیز ہے دو شریکوں میں مال کے ساتھ شرکت کا عقد ہو یعنی ایک کا مال اور دوسرے
کی محنت و کارگزاری مسئلہ مضاربت کاہے سے درست ہوتی ہے جس مال سے شرکت درست
ہوتی ہے مسئلہ شرط مضاربت کے صحیح ہونے کی کیا ہے۔ نفع شرکت میں ہو اور نفع کا روپیہ
معین نہ کریں اور مال مضاربت کا سپرد کردیا ہو کہ مال کے مالک کو اس میں کوئی دخل نہو
مسئلہ جب مضاربت بے قید کے ٹھیر جائے تو مضارب کو یعنی بے مال کے شریک کو جائز
ہوگا کہ خرید و فروخت کرے اور جائز ہے کہ سفر کو جائے اور بضاعت دوسرے کو مال دیوے
اور دوسرے کے پاس امانت رکھے اور وکیل کرے لیکن کسی دوسرے کو مضاربت کے ساتھ مال
نہ دے مگر رب المال کی اجازت سے یعنی جس کا مال ہے مسئلہ اگر رب المال مضارب کو کسی شہر میں
تصرف کے ساتھ مخصوص کرے یا کسی اسباب کے خریدنے کے ساتھ تو اس شرط سے مضارب کو
تجاوز کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے یعنی اس شہر سے تجاوز نہ کرے کہ جس شہر کیواسطے
رب المال نے کہا ہے یا جس مال کے خریدنے کیواسطے اجازت دی ہے اسکے سوا اور مال
و اسباب خریدے اگر خلاف کریگا تو تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر مضاربت میں کوئی وقت مقرر
کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور جب وقت تمام ہوگا تو مضاربت بھی باطل ہوجائیگی
مسئلہ رب المال کے باپ کا یا اسکے لڑکے کا یا اس کا کہ رب المال کے مالک ہونے سے
آزاد ہوجائے یعنی رب المال کے ذی رحم محرم کو اگر مملوک ہو تو خرید کرنا جائز ہے یا نہیں
جائز نہیں ہے اگر خریدیگا تو وہ خرید اسکے مال سے ہوگی مضاربت کے مال سے نہو گی مسئلہ
اگر ایسے شخص کو خریدے کہ اس پر آزاد ہو جائز ہے یا نہیں۔ غور کریں اگر مال میں نفع حاصل

ہوا ہو تو جائز نہیں ہے کہ خریدے اور اگر خریدیگا تو تاوان دار ہوگا لیکن اگر مال میں نفع حاصل نہ ہوا ہو تو جائز ہوگا اور اگر خریدا اور قیمت اُسکی زیادہ ہوگئی تو آزاد ہو جائیگا اور رب المال کا مضارب کے اوپر کچھ بھی واجب نہوگا لیکن یہ آزاد شدہ بمقدار حصّہ رب المال کے اپنی قیمت میں سے کمائی کرے صورت اس مسئلہ کی یوں ہے مثلاً کوئی مضارب اپنے باپ کو ہزار روپیہ کو خریدے اور مال میں نفع نہ ہووے اور پھر اُسکی قیمت پندرہ سو روپیہ ہو جاویں اور نفع کی نصفا نصف شرط کی تھی تو دو سو پچاس ۲۵۰ روپیہ کہ مضارب کے نفع کے حصّہ میں سے تھے آزاد ہوگا اور باقی ساڑھے بارہ سو ۱۲۵۰ روپیہ رب المال کو کما کر دیدے مسئلہ اگر مضارب نے مال مضاربت کے ساتھ دیا اور رب المال نے اجازت ندی تھی تو تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ فوراً تاوان دار نہ ہوگا جبتک عمل نہ کرے اور جب بیع اور شرا میں عمل کرایگا تو اُس وقت مضارب اوّل رب المال کے روپے کا ضامن ہوگا مسئلہ اگر رب المال مضارب سے شرط کرے کہ نفع آدھا آدھا ہوگا اور پھر حکم دے کہ مضاربت پر کسی کو دیدے اور پھر یہ مضارب اوّل کسی دوسرے کو مضاربت پر دیدے تھائی نفع کی شرط کے ساتھ تو نفع کیونکر تقسیم کریں۔ غور کریں کہ اگر رب المال نے کہا ہو کہ جو کچھ حق تعالیٰ نفع دیگا ہم تم میں نصفا نصف ہوگا تو اب جو نفع ہوا ہے نصف رب المال کا ہوگا اور تہائی دوسرے مضارب کا اور چھٹا حصّہ اوّل مضارب کا اور اگر مالک مال نے یہ شرط کی ہو کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ تجکو دیگا ہم میں تم میں آدھا آدھا ہوگا تو اس صورت میں تہائی تو دوسرے مضارب کو ملے گا اور جو کچھ باقی رہا وہ مضارب اوّل اور رب المال میں آدھا آدھا ہوگا اور اگر صاحب مال نے یوں شرط کی ہو کہ جو کچھ حق تعالےٰ دیگا آدھا ہمارا ہوگا اور پھر مضارب اوّل نے مضارب ثانی کیساتھ نصف کی شرط کی تو جب نفع ہوگا تو آدھا رب المال کا ہوگا اور آدھا مضارب دوم کا ہوگا اور مضارب اوّل کو کچھ نہ ملے گا اور اگر مضارب اوّل نے مضارب ثانی سے دو تہائی کے ساتھ شرط کی ہوگی تو اس صورت میں مضارب اوّل مضارب ثانی کو چھٹے حصّہ کی ضمان دے یعنی اپنے پاس سے دیوے مسئلہ

رب المال یا مضارب مرجائے تو مضاربت باطل ہو گی یا نہیں۔ باطل ہو جائیگی اور ایسے ہی اگر مرتد ہو جائے یا دار الحرب میں جا ملے تو بھی مضاربت باطل ہو جائیگی مسئلہ اگر مالک مال مضارب کو معزول کرے اور معزولی کی خبر مضارب کو نہ پہنچی ہو تو اُسکو خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور اگر خبر معزولی کی اُسکو پہنچی ہو اور روپیہ اسباب میں لگا ہوا ہو یعنی روپیہ کے عوض اسباب ہو تو اسباب کا فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ فروخت کرے کیونکہ معزولی اسباب کے فروخت کرنیمیں مانع نہیں ہے اور جب روپیہ نقد ہو جائے تو اُسکے بعد اسباب خرید کرنا جائز نہیں ہے اور اگر معزولی کی خبر اُس کو ایسے حال میں پہنچے کہ روپیہ اور اشرفی نقد رکھتا ہے تو تصرف کرنا جائز نہیں ہے اگر عقد مضاربت کو توڑ دیں اور مضارب نفع اس مال میں اُٹھا چکا ہے اور مال اُدھار میں ہے تو قاضی اُس پر جبر کرے تو قرض کو وصول کر کے رب المال کو ادا کرے اور اگر مضاربت میں نفع نہوا ہو تو مضارب پر لازم نہو گا بلکہ رب المال کو اپنی طرف سے قرض وصول کرنے کا وکیل کرے مسئلہ اگر کچھ مال مضارب سے تلف ہو جائے تو اصل مال سے لیں یا نفع سے۔ نفع سے مجرا لیں لیکن اگر نفع کے ہزار روپے ہوں اور گیارہ سو تلف ہو جائیں تو اُس سو روپیہ زیادہ کا مضارب تاوان دار ہو گا یا نہیں۔ تاوان دار نہو گا مسئلہ اگر نفع کو تقسیم کر چکے ہوں اور مضاربت کا عقد برقرار ہو اور پھر مال تلف ہو جائے تو وہ نفع تقسیم کیا ہوا پھر لا کر تلف شدہ مال کی جگہ پر قائم کریں تاکہ سرمایہ قرار ہو جائے اور نفع تلف شدہ قرار دیا جائے گا لیکن اگر نفع کو سرمایہ میں ملائیں اور پھر بھی سرمایہ پورا نہ ہو تو مضارب پر تاوان واجب ہو گا یا نہیں۔ تاوان واجب نہو گا مثلاً گیارہ سو روپیہ کا سرمایہ تھا اور پانسو روپیہ نفع کے ہوئے اور چھ سو روپے کا نقصان ہوا تو پانسو پانسو میں آئے اب سو روپے جو رہے تو اُن سو روپے کے واسطے مضارب تاوان دار نہو گا مسئلہ اگر نفع کو تقسیم کر لیا اور مضاربت توڑ دی اور پھر دوسری بار عقد مضاربت کیا پھر اس دوسری مضاربت میں نقصان ہوا تو وہ پہلے نفع پر کہ جو لے چکے ہیں اس نقصان کو نہ ڈالیں کیونکہ

دوسری چیز ہے مسئلہ مضارب اسباب کے نقد و اُدھار بیچنے میں مختار ہے یا نہیں۔ مختار ہے
مسئلہ اگر مضارب مال مضاربت کی لونڈی غلام کا نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز
نہیں ہے واللہ اعلم

کتاب الوکالۃ

وکالت کے مسائل

تمام معاملات میں وکیل کرنا جائز ہے یا نہیں جس معاملہ کو خود کر سکتا ہے اسمیں دوسرے کو وکیل
کرنا جائز ہے اور جس کام کو خود نہیں کر سکتا ہے اسمیں وکیل کرنا جائز نہیں ہے مثلاً عقد خمر اور
خوک یعنی شراب اور سور کی بیع یا اور جو انکے مانند ہوں کسی دوسرے کو خریدنیکے واسطے
وکیل کرنا جائز نہیں مسئلہ کل حقوق میں وکیل کرنا جائز ہے یا نہیں جملہ حقوق آدمی میں وکیل
کرنا جائز ہے اور کل حقوق یا فتنی میں بھی وکیل کرنا جائز ہے یعنی اسمیں وکیل کر سکتا ہے لیکن حدود
اور قصاص میں جو موکل جگہ سے غائب ہو یعنی موجود نہو تو جائز نہیں ہے مسئلہ وکیل کرنا
بے رضامندی خصم کے یعنی طرف ثانی کی جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز
نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ موکل بیمار ہو یا تین راتدن کی راہ پر ہو یعنی تین منزل پر اور
صاحبینؒ کے نزدیک بے رضامندی خصم کے وکیل کرنا جائز ہے مسئلہ درستی وکالت
کی شرط کیا ہے موکل تصرف کا مالک ہو اور لازم ہوں اُس پر احکام بخلاف لڑکے اور مجنون
کے اور وکیل کا عقد کو سمجھنا اور قصد کرنا مسئلہ اگر آزاد بالغ عاقل کو یا عبد ماذون عاقل بالغ کو
وکیل کریں تو جائز ہے لیکن اگر صغیر محجور کو جو بیع و شرا کو سمجھتا ہے یا عبد محجور کو وکیل کیا تو جائز
ہے لیکن حقوق انکے عقد کے موکل کی طرف راجع ہوں گے مسئلہ تصرف وکیل کے کے طرح پر
ہیں۔ دو طرح پر ایک وہ کہ نسبت اسکی وکیل کی طرف ہو جیسے بیع اور شرا اور اجارہ اُن کے
حقوق وکیل کی طرف رجوع ہوں گے اگر کوئی اسباب فروخت کیا ہو تو اس مبیع کا سپرد کرنا
وکیل پر واجب ہوگا اور قیمت کو بھی وے لے اور اگر کوئی اسباب خرید کیا تو قیمت بھی اُسی

طلب کیجائے اور مبیع پر بھی وہی قبضہ کرے اور عیبوں میں بھی جھگڑا کرے۔ اور دوسرا وہ کہ
نسبت اُنکی موکل کی طرف ہو جیسے نکاح اور طلاق اور مہر وغیرہ ان کے حقوق راجع بموکل
ہونگے یعنی وکیل سے مہر طلب نہ کریں کہ جو مرد کی طرف سے ہووے اور جو وکیل عورت کی
طرف سے ہو تو اُس پر عورت کا سپرد کرنا واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو وکیل کرے
کسی اسباب کے فروخت کرنے کیواسطے اور وہ وکیل اُس اسباب کو فروخت کرے تو موکل کو
جائز ہے کہ مشتری سے روپیہ طلب کرے یا نہیں۔ جائز ہے کہ طلب کرے مسئلہ اگر موکل بائع
مشتری سے ثمن مانگے تو مشتری کو جائز ہے کہ اُسکو منع کردے اور ثمن اگر موکل کو دیدیا تو دوبارہ
وکیل طلب نہیں کرسکتا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو اسباب خریدنے کیواسطے وکیل
کرے اور اسباب کی قسم معلوم نہ کرے اور روپیہ قیمت کا معین نہ کرے تو جائز ہے یا نہیں
جائز نہیں جبتک روپیہ قیمت کا اور صفت و جنس مبیع کی معین نہ کرے مگر اس صورت میں
کہ وکیل تمام ہو موکل اُسکو کہے جو تیری رائے میں آوے خرید کر مسئلہ اگر کسی وکیل نے کپڑہ کا تھان
خرید کیا اور قبضہ بھی کرلیا پھر اُس کے کسی عیب پر اطلاع پائی تو جائز ہے کہ تھان کو پھیر دے
جبتک موکل کے سپرد نہ کیا ہو پھیر سکتا ہے لیکن جب موکل کے سپرد کیا تو اُسکے حکم سے
پھیر سکتا ہے مسئلہ عقد صرف اور عقد سلم میں وکیل کرنا جائز ہے۔ اگر وکیل عقد کی مجلس سے
عقد ہونے سے پہلے اُٹھ جائیگا تو عقد باطل ہوجائیگا اور اگر موکل اُٹھ جائے تو کچھ حرج نہیں
ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا تو اپنے روپیے سے موکل کیواسطے کوئی اسباب
خریدے تو جائز ہے اور جب خرید چکا تو قیمت موکل سے رجوع کرے اور پہلے اس سے کہ
وکیل اپنے روپیے کیواسطے اُس چیز کو روکے اور وہ چیز تلف ہو جائے تو وکیل موکل سے
قیمت طلب کرسکتا ہے یعنی وہ چیز موکل کی تلف ہوئی ہے اگر بسبب قیمت کے روکی تھی
اور پھر جاتی رہی تو وکیل کی گرہ کی قیمت تلف ہوجائیگی موکل سے نہیں لے سکتا مسئلہ
اگر کوئی شخص دو شخصوں کو وکیل کرے تو ایک کو بدون دوسرے کے تصرف کرنا جائز نہیں

مگر جبکہ ان کو وکیل کردیا ہو طلاق دینے اور آزاد کرنے کیواسطے بے کسی عوض کے یا امانت سپرد کرنیکے واسطے یا قرض ادا کرنے کیواسطے تو ایک بھی بغیر دوسرے کے یہ کام کرسکتا ہے **مسئلہ** اگر وکیل کسی دوسرے کو وکیل کرے اُس کام میں کہ جس کام میں اُسکو وکیل کیا ہے جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر موکل کے حکم سے یا موکل نے کہدیا ہو کہ اپنے رائے سے کام کر **مسئلہ** اگر بے اجازت موکل کے وکیل نے کسی کو وکیل کیا تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر وکیل اول کے موجودگی میں یا اُسکے موکل کی اجازت سے **مسئلہ** موکل کو جائز ہے کہ وکیل کو وکالت سے معزول کرے **مسئلہ** اگر وکیل تصرف کرتا تھا پھر موکل نے اُس کو وکالت سے معزول کیا تو تصرف کرنا وکیل کو بعد اُسکے جائز ہوگا یا نہیں۔ اگر معزولی کی اُس کو خبر نہیں پہنچی ہے تو جائز ہے اور اگر خبر معزولی کی اُسکو پہنچی ہے تو اُسکے بعد تصرف کرنا جائز نہوگا **مسئلہ** وکالت کئے چیزوں سے باطل ہوتی ہے نو چیزوں سے ایک یہ کہ موکل مرجائے یا دیوانہ ہوجائے یا مرتد ہوجائے اور دارالحرب میں جاملے یا مکاتب ہو پھر عاجز ہوجائے یا ماذون ہو پھر محجور ہوجائے یا دو شریک ہوں اور عقد شرکت کو توڑ دیں یا وکیل مرجائے یا مرتد ہوجائے یا موکل خود وہ کام کرے کہ جس کے واسطے وہ وکیل کیا تھا اِن تمام صورتوں میں وکالت باطل ہوجائیگی **مسئلہ** وکیل کو جائز نہیں ہے کہ موکل کیواسطے ماں اور اپنے باپ اور بھائی اور دادا اور لڑکے اور بی بی یا اپنے مکاتب یا اپنے غلام سے خرید و فروخت کرے **مسئلہ** اگر فروخت کرنے والا وکیل ہے تو کم و زیادہ قیمت کو فروخت کرسکتا ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر ساتھ اُس نقصان کے کہ جتنا لوگوں میں رائج ہو **مسئلہ** اگر کوئی خریدنے کا وکیل ہوئے تو کم و زیادہ قیمت پر خریدنا جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مگر برابر قیمت پر اور اُس نقصان پر کہ لوگوں میں یعنی تاجروں میں رائج ہو **مسئلہ** اگر بیع کا وکیل ہے تو مشتری کی طرف سے قیمت کا کفیل ہونا جائز نہیں **مسئلہ**

اگر کوئی شخص کسی کو غلام فروخت کرنے کیواسطے وکیل کرے اور وکیل نے نصف غلام فروخت
کیا تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں ہے۔
اور اگر غلام خریدنے کیواسطے وکیل کرے اور وہ وکیل نصف غلام خرید کرے شرا موقوف
ہوگی اجازت موکل پر اور اگر دوسرا نصف بھی خرید کرے تو موکل پر لازم ہوگا ورنہ لازم نہوگا۔
مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ دس رطل گوشت ایک روپیہ کو خرید کرے پھر
وکیل نے ایک روپے کا بیس رطل گوشت خرید کیا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک موکل کو لازم
ہوگا کہ دس رطل گوشت اور نصف روپیہ وکیل سے لے لے اور دس رطل گوشت اور
نصف روپیہ وکیل کا ہوگا اور صاحبین کے نزدیک بیسوں رطل گوشت موکل کا ہوگا
مسئلہ اگر کسی نے کسی کو وکیل کیا کسی معین چیز کے خریدنے کیواسطے وکیل کو اپنے واسطے
خریدنا اس شئے کا جائز نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ وکیل کیا ہو اور چیز کو معین نہ کیا ہو تو
اپنے واسطے خریدنا جائز ہوگا مگر یہ کہ موکل کے مال سے خرید کیا ہو یا خرید کے وقت موکل کے
نیت کی ہو تو اب خرید موکل کے لیے ہوگی مسئلہ اگر خصومت میں وکیل کیا جائے تو وہی شخص
وکیل واسطے قبضِ حق کے بھی وکیل ہوگا لیکن وکیلِ قبض وکیلِ خصومت نہوگا صاحبین کے
نزدیک وکیل بالخصومت اگر اپنے موکل پر اقرار کرلے تو غور کریں کہ یہ اقرار قاضی کے اجلاس
میں کیا ہے یا اور جگہ اگر قاضی کے اجلاس میں کیا ہے تو جائز ہے اور جو دوسری جگہ کیا تو
ناجائز ہے نزدیک طرفین کے مگر خصوصیت سے خارج ہو جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص دعوی
کرے کہ فلاں کا وکیل ہوں قرض وصول کرنے کیواسطے اور مقروض تصدیق کرے تو
قاضی مقروض پر قرض ادا کرنے کا حکم کرے یا نہیں۔ قاضی کو چاہیے کہ حکم دے اور قرض اس کے
سپرد کرے اب اگر وہ غائب شخص حاضر ہوا ور تصدیق کرے تو بہتر اور جو وہ تصدیق نہ کرے
تو مقروض تاوان دار ہوگا یعنی مدعی کو دوبارہ روپیہ ادا کرے اور جو کچھ وکیل کو دیا ہے
اگر اس کے پاس موجود ہو تو وصول کرلے اور اگر ہلاک ہوگیا تو اس سے کچھ نہ لے مگر درصورتیکہ

اُس سے وقت دفع کے ضامن نے لیا ہو مسئلہ اگر کوئی شخص دعوی کرے کسی کے سامنے کہ میں فلاں کا وکیل ہوں امانت وصول کرنے کا اور یہ امانت دار تصدیق کرے تو قاضی امانت سپرد کرنے کا حکم دے یا نہ دے۔ قاضی نہ جبر کرے اور نہ امانت سپرد کرنے کا حکم دے +

کتاب الکفالۃ

کفیل ہونیکے مسائل یعنی ضامن ہونیکے

کفیل کے طرح کا ہوتا ہے دو طرح کا ہوتا ہے ایک کفیل نفس دوسرا کفیل مال یعنی کفیل نفس کو واجب ہوگا کہ جب مکفول لہ طلب کرے تو نفس کو سپرد کردے یعنی حاضر ضامنی کرنیوالے کو واجب ہوگا کہ مکفول عنہ کو سپرد کردے یعنے مدعا علیہ کو مدعی کے پاس حاضر کردے اور کفیل مال کو واجب ہوگا کہ مدت مقررہ کے پورے ہونے پر مکفول عنہ کو حاضر کرے اور اگر حاضر نہ کرسکے تو مال خود ادا کرے یعنے مکفول عنہ بھاگ گیا ہو یا مر گیا ہو مسئلہ کفالت یعنی ضامنی کس طرح کہنے سے صحیح ہوتی ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ کہ ضامن ہوا میں فلاں کے نفس کا یا اُس کی گردن کا یا اُسکی جان کا یا اُسکے جسم کا یا اُس کے سر کا یا اُسکے نصف کا یا اُسکی تہائی کا یا کہے کہ میں اس کا کفیل ہوا یا یوں کہے کہ وہ میرے ذمے ہے یا میری طرف ہے یا یوں کہے کہ میں اُس کا کفیل ہوں مسئلہ اگر کفالت پر شرط کرے کہ وقت معین پر مکفول عنہ کو حاضر کردوں گا تو جب وہ مدت پوری ہو جائے تو اُس کا حاضر کرنا اُس پر لازم ہوگا مسئلہ اگر حاضر نہ کرے تو گویا واجب ہوگا۔ قاضی اُس کو قید کرے تاکہ حاضر کرے مسئلہ اور لیکن جب حاضر کرے اور سپرد کردے تو کفالت سے بری ہوگا یا نہیں۔ غور کریں اگر ایسی جگہ حاضر کیا ہے کہ مدعی وہاں قادر ہووے جھگڑا کرنے پر تو بری ہو جائیگا اور اگر ایسی جگہ سپرد کیا ہے کہ وہاں جھگڑے پر قادر نہو جیسے کسی جنگل میں حاضر کرے تو بری نہو گا مسئلہ اگر کفیل ہوا ہے ساتھ اس شرط کے کہ مکفول عنہ کو قاضی کے اجلاس میں حاضر کرے پھر وہ اُسکو بازار میں یا جنگل میں حاضر کرے تو بری ہوگا یا نہیں۔ اگر جنگل میں حاضر کریگا تو بری نہیں ہوگا اور جو بازار میں

حاضر کریگا تو بری ہو جائیگا مسئلہ اگر مکفول عنہ مرجائے تو ضامن بری ہوگا یا نہیں اگر اسکے
حاضر کرنیکا ضامن ہوگا تو بری ہو جائے گا۔ اور اگر اس شرط سے ضامن ہوا ہو کہ اگر اُس کو حاضر
نہ کرسکوں تو جو کچھ اُسکے اوپر ہے اُس کا ضامن ہونگا تو اس صورت میں حاضر نہیں کرسکتا ہے
تو ضامن پر روپیہ لازم آئیگا مسئلہ حاضر ضامنی حدود اور قصاص میں جائز ہے یا نہیں ۔
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک حاضر کرنے کیواسطے جائز
ہے مسئلہ ضمانت مال کی جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگرچہ مال معلوم ہو یا مجہول مگر دین
صحیح ہو۔ اگر یوں کہے کہ ضامن ہوا میں ہزار روپیہ کا یہ معلوم کی مثال ہے اگر یوں کہے کہ ضامن
ہوا میں اُس کا کہ جو کچھ تیرا اُسکے اوپر ہے یا تیرا جو کچھ اُس کے اوپر واجب ہوگا یا جو اس بیع
میں تیرا چاہیگا مسئلہ مکفول لہ یعنی مدعی مال کو مکفول عنہ سے طلب کرے یا ضامن سے
اُس کو اختیار رہوگا چاہے مکفول عنہ سے طلب کرے چاہے کفیل سے مسئلہ معلق رکھنا کفالت
کا کسی شرط کے ساتھ جائز ہے۔ مثلاً کہے کہ جو کچھ اسباب زید تجھ سے خریدے اُس کا روپیہ
میرے ذمے ہے یا جو کچھ مار رکھے میرے ذمے ہے مسئلہ ضمانت بے اجازت مکفول عنہ
کی جائز ہے یا نہیں۔ اجازت اور بے اجازت دونوں طرح سے جائز ہے لیکن اُس میں یہ فرق
ہوگا کہ اس اجازت سے کفیل ہوا ہوگا تو جو کچھ یہ کفیل بسبب کفالت دیوے وہ مکفول عنہ کی طرف
رجوع کرے یعنی وصول کرے اور اگر بے اجازت مکفول عنہ کے کفیل ہوا ہوگا تو جو کچھ دیا ہوگا
اُس کو مکفول عنہ سے رجوع نہ کرے مسئلہ کفیل کو مکفول عنہ سے کفالت کا مال طلب کرنا جائز ہے
یا نہیں۔ اگر کفیل مال ادا کر چکا ہے تو جائز ہے کہ طلب کرے اور اگر نہ ادا کیا ہو تو جائز نہیں ہے
کہ طلب کرے مسئلہ اگر کفیل پر سخت تقاضا ہو تو کفیل مکفول عنہ پر سخت تقاضا کرے مسئلہ
اگر صاحب مال ضامن کو قید کرے تو ضامن کو جائز ہے کہ جس کی ضمانت کی ہے کہ اُسکو
قید کرے مسئلہ اگر طالب مکفول عنہ کو بری کرے یا اُس سے بھر پاوے تو کفیل بری ہوگا یا نہیں
بری ہو جائیگا اور اگر کفیل کو بری کردے تو مکفول عنہ بری نہ ہوگا مسئلہ اگر برارۃ

کو کسی شرط پر معلق کرے تو جائز ہے یا نہیں مثلاً یوں کہے کہ فلاں شخص سفر سے آج آئیگا تو بری ہے یا یہ بیمار اچھا ہو جائیگا تو بری ہے۔ یہ شرط جائز ہے **مسئلہ** اگر قیمت کا کفیل ہو تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے لیکن مبیع کا کفیل ہونا جائز نہیں ہے **مسئلہ** اگر ایک شخص نے کوئی جانور لادنے کیواسطے کرایہ پر لیا تو لادنے کیواسطے کفالت جائز ہے یا نہیں۔ اگر جانور معین ہو تو جائز نہیں ہے اور اگر جانور معین نہو تو جائز ہے **مسئلہ** کفالت بے قبول مکفول لہٗ کی جائز نہیں ہے مگر ایک جگہ کہ بیمار اپنے وارثوں سے کہے کہ تم کفیل ہو واسطے اُس مال کے کہ مجھکو فلاں شخص کا دینا ہے جائز ہے اگرچہ اُس شخص کی غیبت ہے یعنی مکفول لہٗ کی **مسئلہ** اگر کسی شخص کا دو شخصوں پر روپیہ یا فتنی ہو اور اُن میں سے ہر ایک دوسرے کا ضامن ہو اگر ایک اُن میں سے کچھ قرض ادا کرے اگر نصف ادا کر چکا ہے پھر اُسکے بعد اور ادا کرے تو دوسرے شریک سے زیادتی کو لے سکتا ہے اور اگر نصف نہیں ادا کیا ہے تو کچھ بھی دوسرے شریک سے نہیں لے سکتا ہے صورت اس مسئلہ کی یوں ہے کہ دو شخصوں کو ہزار روپیہ دیتا ہوں تو ہر ایک پر پانسو روپے ہونگے جب پانسو روپے ایک شخص پر ہوئے اُنکو ادا کرے اور جو دوسرے کے حصہ سے ادا کرے تو اُس وقت اُس پر رجوع کرے اور یہ اُس وقت ہوگا کہ جب پانسو سے زیادہ ادا کرے تو پانسو اُس کے حصہ میں ہونگے اور جتنا زیادہ ہوگا وہ دوسرے کا حصہ ہوگا **مسئلہ** اگر ایک شخص کے دو کفیل ہوں پھر یہ دونوں کفیل ایک دوسرے کے ہوں یعنی آپس میں ایک دوسرے کے کفیل ہوئے تو اُس صورت میں جو کچھ ادا کرے تو اُس کا نصف دوسرے سے لے خواہ تھوڑا ہو یا بہت **مسئلہ** کفیل ہونا کتابت کے مال کے ساتھ جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے اگرچہ غلام کفیل ہو یا آزاد **مسئلہ** اگر ایک شخص نے وفات پائی اور اُس پر لوگوں کا قرض تھا اور اُس شخص نے بعد مرنیکے کوئی چیز نہیں چھوڑی کہ قرضداروں کو دے پھر ایک شخص اُن قرضوں کے واسطے از روی احسان کفیل ہووے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے

کتاب الحوالۃ

اس میں ایک کا دوسرے پر قرض اُتار دینے کا بیان ہے ۔ حوالہ قرضوں میں جائز ہے تین
شخصوں کی رضامندی سے حوالہ صحیح ہوتا ہے یعنی محیل اور محتال علیہ کے ۔ محیل قرض
اُتارنے والے کو کہتے ہیں ۔ اور محتال قرض خواہ کو کہتے ہیں یعنی جس کا قرض دوسرے پر
اُتارا جائے اور محتال علیہ وہ ہے کہ جس پر قرض اُتارا جائے مسئلہ جب حوالت پوری ہوجائے
تو محیل بری ہوگا یا نہیں ۔ محیل بری ہو جائیگا اور محتال پھر محیل پر تقاضا نہ کرے مگر اُس صورت
میں کہ حق اُس کا باطل ہوجائے یعنی محتال علیہ انکار کرے مسئلہ حق اُس کا کیونکہ باطل ہوگا
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک محتال علیہ یعنی وہ شخص کہ جس پر قرض اُتارا گیا ہے حوالہ سے منکر ہو کر
قسم کھا جائے اور اُس پر گواہ بھی نہوں اور یا وہ شخص مفلس ہوکر مرجائے تو حق باطل ہو جائیگا
اور صاحبینؒ کے نزدیک تین چیز سے حق باطل ہوگا دو یہ کہ جو بیان ہوئے اور تیسرے یہ کہ
قاضی حکم کرے اُس کے افلاس پر مسئلہ اگر محتال علیہ محیل سے وہ مال طلب کرے یعنی یوں
کہے کہ وہ مال کہ تیرے اُتار دینے سے میں نے دیا ہے وہ مال مجھکو دے پھر محیل اُسکے جواب
میں کہے میرا تیرے اوپر قرض آتا تھا اُس کو میں نے تیرے اوپر اُتروا دیا تو وہ قول کس کا معتبر
ہوگا ۔ محتال علیہ کا قول مانا جائیگا اور محیل پر واجب ہوگا کہ اُس قدر روپیہ جو اُس نے
ادا کیا ہے اُس کو دیدے مسئلہ اگر محیل محتال لہ سے حوالہ کا مال طلب کرے یعنی وہ مال
جو حوالہ کیا تھا مانگے یعنی میں نے اس واسطے حوالہ کیا تھا کہ میرے واسطے محتال علیہ سے
روپیہ وصول کر اور محتال کہے کہ تو نے میرے قرض کو اُس پہ حوالہ کیا تھا یعنی اُتارا تھا تو کس کا
قول قابلِ قبول ہوگا ۔ محیل کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا اور محیل محتال سے مال طلب
کرے اور لے لے مسئلہ سفاتج لینا جائز ہے یا نہیں ۔ مکروہ ہے سفاتج سفتجہ کی جمع ہے
اور وہ یہ ہے یعنی اس طرح پر قرض دینا ہے کہ راہ کا خوف جاتا رہے جس طرح ہنڈوی ایک

شہر سے دوسرے شہر کو بھیجتے ہیں یعنی ہنڈوی لکھنے والا کہتا ہے کہ میرا روپیہ فلاں شخص کے اوپر ہے تو یہاں مجھکو روپیہ دیدے اور ہنڈوی کے ذریعہ سے فلاں شہر میں فلاں شخص سے وصول کرلے اگر ایسا کرے تو جائز ہے مگر باکراہت تحریمہ

کتابُ الصلح

صلح کے مسائل

صلح تین طرح پر ہے تین طرح پر ایک بسکوت دوسرے باقرار تیسرے بانکار تینوں طرح صلح کرنا جائز ہے مسئلہ وہ صلح کہ اقرار سے ہو اُس کا کیا حکم ہے۔ یہ بیع کے حکم میں ہوگی اگر مال کی مال کے ساتھ ہو اور اگر مال سے کسی نفع کے ساتھ ہو تو حکم اُسکا مانند اجارہ کے ہوگا مسئلہ وہ صلح کہ سکوت اور انکار سے ہو تو اُس کا کیا حکم ہوگا۔ وہ مدعا علیہ کے حق میں بمنزلہ فدیۂ قسم کے ہوگی اور مدعی کے حق میں معاوضہ ہوگی مسئلہ اگر کسی مکان کے ساتھ صلح کرے تو شفیع کا شفعہ واجب ہوگا یا نہیں۔ شفعہ درست ہوگا اور اگر مکان کا دعویٰ کیا اور مدعی علیہ نے سکوت یا انکار کے بعد صلح کرلی تو اس مکان میں شفعہ نہیں ہوسکتا مسئلہ اگر اقرار سے صلح کرے پھر اُس چیز میں یعنی متنازع فیہ میں کوئی مستحق اُسکے جز کا ظاہر ہو تو مدعی علیہ اُس مستحق کے حصہ کے موافق جو متنازع فیہ میں ہے۔ مدعی سے اپنا عوض دیا ہوا لوٹا لے مسئلہ اگر سکوت یا انکار سے صلح کرے اور پھر متنازع فیہ میں کوئی مستحق ظاہر ہو۔ تو مدعی کو واجب ہوگا کہ عوض کو واپس کردے اور پھر خصومت مستحق سے کرے مسئلہ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ اس مکان میں میرا ایک حق ہے اور کچھ ظاہر نہ کرے تو یہ دعویٰ اُس کا درست ہوگا یا نہیں۔ درست ہوگا مسئلہ اگر صلح کریں کسی عوض پر اور متنازع فیہ مکان ہو اور کوئی مستحق اُس مکان کے بعض حصہ میں ظاہر ہو تو مدعی علیہ کو نہیں پہنچتا ہے کہ عوض میں سے کچھ پھیرے اس وجہ سے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ حق کہ جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے مکان میں باقی رہا ہو مسئلہ صلح مال کے دعویٰ اور منفعت اور جنایت عمداً اور سہواً سے جائز ہے مگر حدود اور قصاص میں ناجائز ہے مسئلہ اگر

کوئی مرد دعویٰ کرے کسی عورت پر کہ یہ میری بی بی ہے اور عورت منکر ہووے پھر وہ کچھ
مال دیکر اس دعویٰ کی صلح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور وہ مال عورت کے
حق میں خلع ہوگا اور لیکن اگر کوئی عورت کسی مرد پر دعویٰ کرے کہ یہ میرا شوہر ہے اور وہ
شوہر منکر ہووے اور مرد اس دعوے پر کچھ خرچ کرکے صلح کرے تو نا جائز ہے مسئلہ جو صلح کہ
قرض سے کیجائے تو اس صلح کو کاہے پر حمل کرے۔ معاوضہ پر حمل نہ کریں بلکہ یوں کہیں کہ بعض لے لیا
اور بعض چھوڑ دیا مثلاً اس شخص کے ایک شخص پر ہزار روپے کھرے تھے پھر پانسو کھوٹے پر صلح
کرے تو ایسا ہے کہ اپنا بعض حق چھوڑ دیا مسئلہ ایک شخص کے ایک شخص پر ہزار روپیہ نقد
لینا ہیں پھر وہ ایک سال کی مہلت دے دے تو جائز ہے کہ نہیں۔ جائز ہے اور یہ یوں ہے
کہ نفس حق کو مہلت دیدے اور اگر ہزار روپیہ نقد لینا ہو پھر سو اشرفی پر صلح کرے اور ایک ماہ
کی مہلت دے جائز نہیں ہے مسئلہ اگر ہزار روپیہ کھوٹے زید کے عمرو پر تھے پھر زید نے کھرے
پانسو روپے پر صلح کرلی تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے بے اجازت
مدعا علیہ کے صلح کی تو جائز ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ کی چار صورتیں ہیں تین صورتیں ایسی ہیں
کہ جائز ہے اور چوتھی صورت یہ ہے کہ موقوف ہو لیکن وہ تین صورتیں کہ درست ہیں یہ ہیں
صلح کرے اور ضامن ہو جائے۔ یا صلح کرے کسی معین مال پر تو اس کا سپرد کرنا لازم ہوگا یا
جس مال پر صلح کی ہے خود سپرد کرے اور اگر یوں کہے کہ صلح کی میں نے ہزار روپیہ کے ساتھ
اور کفیل نہووے اور معین نہ کرے اور سپرد بھی نہ کرے تو یہ موقوف ہوگی اگر مدعی قبول کرے
تو لازم ہوگا کہ مال کو ادا کرے اور اگر اجازت نہ دے تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر دو شخصوں کا
قرض ایک شخص پر ہو پھر ایک اُن میں سے اپنے حصہ کے ساتھ صلح کرے ایک کپڑے پر
تو دوسرا شریک کیا کرے۔ دوسرے کو اختیار ہے چاہے دیندار سے رجوع کرکے حصہ
اپنا لے اور چاہے نصف کپڑا شریک سے لے اور باقی جو رہے گا وہ دونوں کا
ہے مگر وہ شریک چہارم قرض اُس کو دیوے تو اب کپڑا نہیں لے سکتا مسئلہ لیکن اگر شریک

اپنا حصہ نقد لے لے تو دوسرے شریک کو پہنچتا ہے کہ اپنا حصہ اس سے لے یا نہیں پہنچتا ہی
یعنی اُسکو جائز ہے کہ اُس وصول شدہ میں سے نصف لیلے پھر دونوں شخص اُس باقی کو بھی
لیں **مسئلہ** اگر ایک شریک نے اپنے حصے کا اسباب خرید کیا تو دوسرے شریک کو مجاز ہے
کہ وہ شریک سے چہارم قرض کا تاوان لے **مسئلہ** اگر دو شخصوں نے شرکت میں بیع سلم کی ہو پھر
ایک اُن میں سے اپنے حصہ کی راس المال پر صلح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور محمدؒ
کے نزدیک ناجائز ہے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جائز ہے **مسئلہ** اگر ایک ترکہ عقار یا
اسباب کئی وارثوں کے درمیان ہے پھر ایک وارث صلح کرتا ہے اور وارثوں سے
روپے یا سونے کے ساتھ تو جائز ہے قلیل ہو یا کثیر **مسئلہ** ترکہ اگر چاندی ہو تو سونے پر
صلح کرنا اور سونا ہو تو چاندی پر صلح کرنا جائز ہے مصالح علیہ قلیل ہو یا کثیر اور اگر ترکہ چاندی ہو
اور سونا بھی ہو پھر صلح کرے سونے کے ساتھ یا چاندی کے ساتھ تو جائز ہے یا نہیں۔ اُسوقت
جائز ہوگا کہ مصالح علیہ اُسکے حصہ اُسی جنس سے زائد ہو تا کہ جنس کے مقابل ہو جائے اور زیادتی
باقی کے مقابل صلح کریں اس قدر سونے کے ساتھ کہ جتنا اُسکے حصہ میں آوے اور زیادتی
بھی دیں تو سونا سونے کے مقابل ہوا اور زیادتی چاندی کے مقابل ہوا اگر سونا اُس کے
حصہ سے کم دیں گے تو جائز ہوگا **مسئلہ** اگر ترکہ لوگوں پر یافتنی ہووے پھر ایک وارث
دوسروں سے صلح کرے کسی مال کے ساتھ اس شرط پر کہ لوگوں پر جو روپیہ ہے وہ تمہارا
ہوگا جائز ہی یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر جب کہ دین داروں کو اپنے حصہ سے بری کرے +

کتاب الھبۃ

ہبہ کے مسائل

ہبہ کس چیز سے درست ہوتا ہے ایجاب و قبول سے۔ پورا کس چیز سے ہوتا ہے
قبضہ کرنے سے۔ چیز کے بخشدینے کو ہبہ کہتے ہیں **مسئلہ** اگر موہوب لہ یعنی جس کو چیز بخشی جائے
وہ بے اجازت واہب کے یعنی بخشنے والے۔ کے دی ہوئی چیز پر قبضہ کرے تو جائز ہے یا نہیں۔

جس جگہ چیز دی گئی ہے اگر اُسی جگہ قبضہ کرے تو جائز ہے دوسری جگہ جائز نہیں ہے مگر واہب
کی اجازت سے مسئلہ ہبہ کس کس چیز سے ہوتی ہے ۔ واہب یوں کہے کہ ہبہ کیا میں نے تجکو یا دے
ڈالا میں نے تجکو یا مالک کر دیا میں نے تجکو یا میں نے یہ کھانا کھانے کیواسطے دیا تجکو یا اُس کو
تیرا ہی کر دیا یا یہ چیز عمر بھر کیواسطے دی تجکو یا یہ کپڑا تیرے واسطے ہے ان لفظوں میں ہبہ
ہو گی اور اگر یوں کہے کہ سوار کیا میں نے تجکو اس جانور پر اگر نیت ہبہ کی ہو گی تو ہبہ
ہو جائے گا ورنہ عاریت ہو گا مسئلہ مشترک چیز کو ہبہ کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ اگر وہ چیز
تقسیم قبول کر سکتی ہے تو جائز نہیں ہے مگر جبکہ تقسیم کی ہوئی ہو اور وہ چیز کہ جو قیمت قبول
نہ کرے اور مشترک ہو اُس کا ہبہ جائز ہے مثلاً جیسے کنواں مسئلہ اگر کسی گھر کا کوئی حصہ کہ
تقسیم شدہ نہ ہو ہبہ کرے تو جائز ہے یا نہیں ۔ یہ ہبہ فاسد ہے ہاں اگر تقسیم کر کے موہوب لہ
کو دیدے تو جائز ہے مسئلہ اگر آٹا گیہوں میں اور تیل تلوں میں ہبہ کرے تو جائز ہے یا نہیں
یہ ہبہ فاسد ہے اگر گیہوں کو آٹا کر کے اور تلوں کا تیل نکال کر دیدے تو بھی جائز
نہیں ہے مسئلہ اگر چیز ہبہ کی موہوب لہ کے ہاتھ میں ہو تو دین کے ساتھ ملک ہو جائیگی یا
نہیں ۔ ہو جائے گی مثلاً اگر کوئی چیز زید کی عمرو کے ہاتھ میں ہو اور پھر زید نے اُس چیز کو کہ
عمرو کے ہاتھ میں تھی ہبہ کر دی تو اس صورت میں بمجرد ہبہ کر دینے کے عمرو مالک ہو جائیگا
دوسرے قبضہ کی حاجت نہ ہو گی ایسے ہی اگر باپ لڑکے کو کوئی چیز دے تو دینے
کے ساتھ ہی لڑکا مالک ہو جائیگا دوسرے قبضہ کی حاجت نہیں ہے مسئلہ اگر
کسی اجنبی کے لڑکے کو کوئی چیز ہبہ کرے اور وہ لڑکا صغیر ہو یعنی بے سمجھ ہو تو اُسکے
باپ کے قبضہ کرنے سے ہبہ پوری ہو جائیگی یا نہیں ۔ ہو جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی
یتیم کو کوئی چیز ہبہ کرے اور وہ بے سمجھ ہو کر ہبہ پر قبضہ نہیں کر سکتا ہے تو اُس کا پرورش
کرنے والا قبضہ کرے تو جائز ہے یا نہیں ۔ جائز ہے مسئلہ اگر دو شخص ایک شخص کو ایک
مکان مشترک ہبہ کریں تو جائز ہے یا نہیں ۔ جائز ہے اور اگر ایک شخص دو شخصوں کو کوئی

مکان دے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک
جائز ہے **مسئلہ** اگر کسی اجنبی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اُسکو پھیر سکتے ہیں یا نہیں۔ پھیر لیتے
ہیں مگر جبتک کہ یہ چیز موہوب لہ کے ہاتھ میں ہو اور اگر موہوب لہ کے قبضہ سے جاتی
رہی ہو یا اُس میں کوئی چیز زیادہ ملگئی ہو جیسے گھی دیا اسمیں ستو ملادیا یا زمین دی اسنے باغ یا مکان بنالیا
یا ہبہ کی چیز موہوب لہ کے ہاتھ سے جاتی رہے مثلاً فروخت کرڈالی ہو یا اُسنے کسی دوسرے
کو ہبہ کردی ہو یا تلف ہو تو ان صورتوں میں نہیں پھیر سکتا ہے اور اگر اپنی ذی رحم یعنی
قرابت والے کو دیا ہے یا شوہر نے بی بی کو یا بی بی نے شوہر کو دیا ہے تو بھی کسی طرح نہیں
پھیر سکتا ہے **مسئلہ** اگر کسی غیر شخص کو کوئی چیز ہبہ کی پھر موہوب لہ واہب سے کہے کہ
اُس کو اپنے ہبہ کے عوض میں سے لے یا یوں کہے کہ یہ اپنے ہبہ کا بدل لے لے یا یوں کہے
کہ اپنے ہبہ کے مقابلہ میں لیلے اور پھر واہب اُس پر قبضہ کرلے تو واپس کرلینا ساقط ہوگا
یا نہیں۔ ساقط ہو جائے گا یعنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہیں کرسکتا ہے **مسئلہ** اور درصورت
عوض اگر آدھی ہبہ میں کوئی مستحق ہو تو آدھا عوض پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ پھیر سکتا ہے اور
اگر عوض میں کوئی آدھے کا مستحق پیدا ہو تو واہب آدھا موہوب لہ سے پھیر سکتا ہے
یا نہیں اُسوقت پھیر سکتا ہے کہ باقی عوض کو بھی پھیر دے یعنی موہوب لہ کا دوسرا آدھا
بھی واپس کردے **مسئلہ** واپس کرنا ہبہ کو درست ہے یا نہیں۔ دو طور سے ایک حکم کیساتھ
اور دوسرے موہوب لہ کی رضامندی سے **مسئلہ** اگر ہبہ کا عین موہوب لہ کے پاس سے
تلف ہو جائے اور پھر اُس ہبہ میں کوئی مستحق پیدا ہو تو یہ مستحق موہوب لہ سے تاوان لیگا اور
موہوب لہ اس تاوان کو واہب سے نہیں لے سکتا ہے **مسئلہ** اگر ایک شخص نے بشرط عوض
کے کوئی چیز ہبہ کی تو دونوں عوضوں پر قبضہ شرط ہوگا اور جب قبضہ کرلیں تو عقدِ ہبہ درست ہوگا
اور حکم اُس کا مثل حکم بیع کے ہوگا یعنی بسبب عیب اور خیارِ رویت کے پھیر سکتا ہے اور شفیع
کی شفعہ واجب ہوگی **مسئلہ** عمریٰ جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے معمر لہ کے واسطے اُس کی

حیات تک اور بعد اُسکے مرنے کے اُسکے وارثوں کے واسطے مسئلہ رقبی جائز ہے یا نہیں
امام ابوحنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک باطل ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے مسئلہ
عمریٰ اور رقبیٰ کیا چیز ہیں عمریٰ اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ جبتک زندہ ہے
یہ چیز تیری ہے۔ اور رقبیٰ اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص دو شخصوں سے کہے کہ جو کوئی تم دونوں میں
زیادہ جیئے گا یہ چیز خاص اُسکی ہے مسئلہ صدقہ مثل ہبہ کے ہے یا نہیں مثل ہبہ کے ہوگا اور
درست نہ ہوگا مگر قبضہ کے ساتھ اور ایسی ہی مشترک چیز کہ جو تقسیم کو قبول کر سکتی ہے بے تقسیم کیئے
صدقہ کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر ایک چیز معین کو دو فقیروں پر صدقہ کریں تو جائز ہے یا نہیں
جائز ہے مسئلہ صدقہ کو پھیر سکتے ہیں یا نہیں نہیں پھیر سکتے ہیں مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے
مال کے صدقہ کرنیکی منت مانے تو کیا واجب ہوگا اُس جنس مال کا صدقہ کرنا واجب ہوگا
کہ جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص منت مانے کہ اپنی ملک کو صدقہ
کرے تو کیا واجب آئیگا۔ واجب ہوگا کہ تمام مال اپنا صدقہ کرے مگر اسقدر رکھ لے کہ اپنے
اور عیال کے اوپر خرچ کرے اُس وقت تک کہ کوئی کسب کرے اور اُس کسب سے جب دوسرا
مال حاصل ہو تو جسقدر نفقہ کے واسطے رکھ لیا تھا فقیروں کو دیدے

کتاب الوقف

وقف کے مسائل

واقف کی ملک وقف سے کب منقطع ہوتی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دو چیزوں سے
ایک قاضی کے حکم سے یعنی جب قاضی اُسکی وقفیت پر حکم کرے۔ دوسرے وفات کیساتھ
معلق کرنا مثلاً یوں کہے کہ جب میں مرجاؤں تو مکان وقف ہے مسئلہ ایسی چیزیں کب وقف
ہوتی ہیں کہ جو نقل نہ کر سکیں جیسے پل اور مسافر خانہ اور مسجد اور کنواں وغیرہ امام ابو یوسفؒ
کے نزدیک واقف کے وقفت کہنے کے ساتھ اُس کی ملک زائل ہو جائیگی
یعنی جس وقت کہے کہ وقف کیا میں نے اُسی وقت ملک سے زائل ہو جائیگی الخ

امام محمدؒ کے نزدیک وقفت کہنے سے واقف کی ملک سے زائل نہو گی اسوقت تک کہ متولی کے سپرد نہ کرے جب وقف اس اختلاف علماء سے درست ہوئے تب واقف کے ملک سے باہر آویگا اور موقوف علیہ کے ملک میں نہ آئیگا یعنی جس شخص پر وقف کیا ہے وہ اس وقف کو نہ فروخت کرسکتا ہے نہ ہبہ کرسکتا ہے نہ رہن کرسکتا ہے **مسئلہ** وقف مشترک کا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ **مسئلہ** وقف کس چیز سے پورا ہوتا ہے۔ طرفین کے نزدیک وقف کا اخیر ایسی طرح کرے کہ وہ جہت ہرگز منقطع نہ ہوئے مثلاً کہے کہ وقف کیا میں نے ان فقیروں پر تو یہ جہت یعنی یہ صورت منقطع کی ہی کیونکہ ممکن ہے کہ کبھی وہ فقیر نہ رہیں بلکہ یوں کہے کہ جب فقیر نہ رہیں تو دوسرے فقیروں کو پہنچے تو یہ صورت غیر منقطع کی ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر اخیر وقف کو ایسی صورت سے ظاہر کرے کہ وہ منقطع ہو جاوے تو بھی جائز ہے کیونکہ اگر وہ صورت نہ رہے گی تو بعد اسکے امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اور فقیر وغیرہ وہ شئے موقوفہ وقف کیجا یگی **مسئلہ** اگر اپنی زمین اور بیل اور غلام وقف کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے واجب وقف میں یہ ہے کہ اسکے حاصل کو اول اس کی عمارت میں صرف کریں اگرچہ واقف نے شرط نہ کی ہو **مسئلہ** اگر ایک مکان اپنی اولاد کے رہنے کے واسطے وقف کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے **مسئلہ** مرمت اس مکان کی کس پر واجب ہوگی۔ اس شخص پر کہ جو اس میں رہتا ہے لیکن اگر وہ انکار کرے یا محتاج ہو جائے اور قدرت بنانے کی نہ ہو تو قاضی اس مکان کو کرایہ پر دیوے اور کرایہ سے اس کی مرمت کرادے اور بعد مرمت کرلینے کے رہنے والے کے سپرد کردے **مسئلہ** اگر مکان موقوفہ کی کوئی دیوار یا دالان ٹوٹ جائے تو اس کی اینٹ مٹی کو کیا کرے اگر مرمت میں حاجت ہو تو اسکے بنانے میں صرف کرے اور اگر مرمت کی حاجت نہو تو لگا رکھے یعنی محفوظ رکھے جسوقت تک کہ مرمت کی ضرورت ہو اور مستحقوں پر تقسیم کرنا جائز نہیں ہے

مسئلہ اگر واقف اپنے نفس پر وقف کرے یا ولایت اُسکی اپنے واسطے کرے جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص مسجد بنائے تو اسکے ملک سے کب باہر ہوگی۔ اسوقت کہ اسکو معہ راستہ کے اپنے سے جدا کر دے اور لوگوں کو نماز کی اجازت دیجائے پس جبکہ ایک شخص نے بھی نماز اسمیں پڑھ لی تو مسجد ہوگئی اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہاں بھی اُسکے کہنے کے ساتھ ہی اسکے ملک سے باہر ہو جائیگی اگر وہ اسطرح کہے کہ اس میں یا مکان کو میں نے مسجد کیا **مسئلہ** اگر کوئی شخص سقایہ بنائے یا مسافر خانہ یا کوئی مکان لوگوں کی آمد رفت کیواسطے یا کسی زمین کو مقبرہ کے واسطے وقف کرے تو اسکی مِلک سے کب خارج ہوں گی۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب قاضی حکم کرے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جسوقت کہا اسیوقت باہر ہو جائیگی اور امام محمد کے نزدیک جسوقت سقایہ سے پانی پئیں اور مسافر خانہ میں مسافر ٹھیریں اور مقبرہ میں کسی کو دفن کریں اُس کے ملک سے خارج ہو جائیگی

کتاب الغصب

غصب یعنی چھین لینے کے مسائل

اگر کوئی کسی چیز کو غصب کرے یعنی چھین لے اور اُسکے پاس سے تلف ہوگئی تو کیا واجب ہوگا اگر وہ مثلی ہو تو مثل واجب ہوگا یعنی مثلی وہ ہے کہ اُس کا مثل دوسرا ہو جیسے گیہوں اور جَو وغیرہ ہوں وگرنہ قیمت واجب ہوگی **مسئلہ** غاصب یعنی چھین لینے والا اگر کوئی چیز غصب کرے تو اُس پر کیا ہوتا ہے۔ اگر عین مغصوب یعنی وہ چیز کہ چھین لی ہے برقرار ہو تو پھیر دے اور اگر غاصب منکر ہو جائے اور کہے کہ وہ چیز تلف ہوگئی تو قاضی اُس کو قید کرے یہانتک کہ اگر اُسکے پاس ہے تو قبول دے ورنہ اُس کا بدل واجب ہوگا **مسئلہ** کس چیز کے چھیننے کو غصب کہتے ہیں۔ اُس چیز کو کہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرسکے جیسے گھوڑا اور لونڈی اور کپڑا وغیرہ یا جو اِن کے مانند ہوں **مسئلہ** اگر کوئی رہن غصب کرے اور پھر وہ

تلف ہوجائے یعنی دریا میں ملجائے تو اُسپر تاوان واجب ہوگا یا نہیں شیخین کے نزدیک تاوان واجب نہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک واجب ہوگا **مسئلہ** اگر کسی شخص نے کوئی اسباب نقلی غصب کیا پھر وہ اُسکے پاس سے تلف ہوگیا گو اُسکے فعل سے ہوا ہو یا نہ ہوا ہو باتفاق تاوان واجب ہوگا اور اگر نقصان ہوجائے گا تو نقصان کا بھی ضمان واجب ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص کسی کی بکری بلا اجازت ذبح کر ڈالے تو ضمان واجب ہوگا یا نہیں مالک کو اختیار ہوگا چاہے زندہ بکری کی قیمت اُس سے لے لے اور وہ بکری ذبح کی ہوئی اُسکو دیدے اور اگر چاہے تو وہ بکری ذبح کی ہوئی لے لے اور اُس کا نقصان طلب کرے اور نقصان اُسکا یہ ہے کہ زندہ بکری کی قیمت قرار دیں اور ذبح کی ہوئی بکری کی قیمت لگائیں پھر جو کچھ ذبح کی ہوئی کی قیمت ہو وہ منہا کرکے باقی لے لے **مسئلہ** اگر غاصب کسی کے کپڑے کو غصب کرکے پھاڑ ڈالے تو کیا واجب ہوگا۔ اگر ایسا پھاڑا ہے کہ وہ کچھ کام میں آسکتا ہے تو اُس قدر کا نقصان واجب ہوگا کہ جس قدر پھاڑا ہے اور اگر ایسا پھاڑا ہے کہ وہ کام میں نہیں آسکتا ہے تو پوری قیمت واجب ہوگی **مسئلہ** اگر عین مغصوب غاصب کے پاس بدل جائے مثلاً کوئی جانور چھین لیا تھا تو اُس کو ذبح کرکے بھونا یا پکایا۔ یا گیہوں چھین کر پیس ڈالے یہ سب مالک کی ملک سے منقطع ہوجائینگی اور مالک کی ملک سے باہر آئینگی یعنی مالک کو نہیں پہنچتا کہ ان اسباب کا عین لیوے بلکہ قیمت اُن کی غاصب پر واجب ہوگی اور غاصب کو جائز نہیں ہے کہ اُن کو کھائے جبتک عوض نہ دے دے **مسئلہ** اگر کسی شخص نے سونا اور چاندی غصب کرکے اشرفی اور روپے بنائے تو ان کا حکم کیا ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مالک کی ملک منقطع نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک مالک کی ملک منقطع ہوجائیگی یعنی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہوسکتا ہے کہ مالک وہی اشرفی اور روپے لے لے اور صاحبین کے نزدیک اشرفی اور روپیہ سونا چاندی کا عین نہیں ہے بلکہ اُسکا مثل اُس سے لے لے **مسئلہ** اگر کسی مکان کی کوئی کڑی چھین کر عمارت بنائے تو مالک کی ملک

اُس سے منقطع ہوگی یا نہیں منقطع ہوجائیگی اور غاصب پر اُسکی قیمت واجب ہوگی **مسئلہ** اگر کسی نے کسی کی زمین چھین کر اُس میں عمارت بنائی یا پیڑ لگائے تو غاصب پر کیا واجب ہوگا۔ عمارت اور درختوں کو اُکھیڑ کر زمین خالی کرکے مالک کے سپرد کرے **مسئلہ** اگر درختوں کے اُکھیڑنے سے اور عمارت کے گرانے سے زمین کا نقصان ہوتا ہو تو قیمت درختوں اور عمارت کی غاصب کو دے یا نہیں پہنچتا ہے کہ دیدے اور وہ درخت اور عمارت اُس کی ملک ہوجائیگی **مسئلہ** اگر کسی نے کسی کا کپڑا چھین کر رنگ لیا یا ستو غصب کرکے روغن میں ملائے تو کیا واجب ہوگا۔ مالک کو اختیار ہوگا چاہے سفید کپڑے کی قیمت اور ستو کی قیمت لیلے اور وہ کپڑا اور وہ ستو اُسکو دیدے اور چاہے کپڑا رنگا ہوا لیکر قیمت رنگ کی واپس کرے اسی طرح ستو ملے ہوئے لیلے اور قیمت تیل کی دیدے **مسئلہ** اگر کسی نے کسی کا مال چھین لیا اور وہ اُسکے پاس سے جاتا رہا تو قیمت میں کس کا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ غاصب کا قول اور اگر مالک گواہ پیش کرے تو اُس کا قول مانا جائیگا **مسئلہ** اگر وہ چیز گم شدہ غاصب کو پھر ملے اور وہ قیمت جو اُس سے پہلے لے چکا ہے تو اسکا کیا حکم ہوگا اگر تاوان مالک کے قول پر یا مالک کے گواہوں کے رو سے یا غاصب کے انکار قسم پر لیا گیا ہے تو جائز ہوگا کہ وہ چیز غاصب کو دیجائے اور مالک کو کچھ اختیار نہوگا اور اگر غاصب نے تاوان اپنے قول مع قسم کے موافق دیا ہوگا تو اس صورت میں مالک کو اختیار ہوگا کہ چاہے وہ چیز اُس کو چھوڑ دے اور چاہے تو عوض جو کہ لے چکا ہے واپس کرکے اپنا اسباب پھیرے **مسئلہ** مثلاً اگر ایک شخص نے ایک باغ غصب کر لیا ہو پھر اُس باغ سے پھل پھلواری حاصل ہوئی یا ایک گائے غصب کی اور وہ بچہ جنی یا لونڈی غصب کی اور اُس کے لڑکا پیدا ہوا تو یہ زیادہ چیزیں کس کی ہونگی۔ یہ چیزیں غاصب کے پاس امانت رہیں گی اگر غاصب کے پاس بلا تعدی تلف ہوجائیں گے تو تاوان واجب نہوگا۔ مگر یہ غاصب ظلم کے ساتھ اُن کو ہلاک کرے یا یہ کہ مالک طلب کرے اور غاصب نہ دے اگر اس صورت میں ہلاک ہوں گی تو

غاصب تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر کسی نے ایک لونڈی غصب کی اور اُس لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور بسبب بچہ کے اُسکی قیمت میں نقصان آیا تو وہ نقصان غاصب پر واجب ہوگا یا نہیں اگر لڑکے سے نقصان پورا ہو جائے تو کچھ واجب نہ ہوگا یعنی مثلاً قیمت اُس لونڈی کی ہزار روپیہ تھی اور جب بچہ پیدا ہوا تو پانسو کی رہ گئی اور وہ بچہ کہ پیدا ہوا ہے پانسو روپیہ کا ہے تو کچھ بھی واجب نہو گا اور اگر لڑکا اپنی ماں کے نقصان کو پورا نہیں کرسکتا ہے تو اُس کمی کا غاصب ضامن ہوگا مسئلہ اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کی شراب یا سؤر تلف کرڈالے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب آئیگا اور اگر ذمی کسی مسلمان کے یا مسلمان مسلمان کی شراب یا سؤر چھین کر ضایع کرڈالے تو تاوان نہ ذمی پر واجب ہوگا نہ مسلمان پر

کتاب الودیعت

امانت کے مسائل

ودیعت یعنی امانت کا کیا حکم ہے یعنی اگر امانت امانتدار یعنی امین کے پاس سے جاتی رہے تو امین تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ اگر اپنے فعل سے تلف نہیں کی ہے تو تاوان دار نہوگا مسئلہ امانت کی حفاظت کون کرے۔ اوّل امانت دار پھر اُس کے جو عیال ہوں مسئلہ اگر سوائے عیال کے یعنی گھر والوں کے اور کسی دوسرے کو دیدے کہ حفاظت کرے اور پھر وہ امانت تلف ہو جائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ تاوان واجب ہوگا۔ مگر امانت دار کو کوئی عذر ہووے جیسے امانت دار کے گھر میں آگ لگ جائے اور وہ اُس امانت کو ہمسائے کے گھر میں پھینک دے یا امین کشتی میں سوار ہوا اور وہ کشتی ڈوبنے لگے اور وہ اُس امانت کو دوسری کشتی میں ڈالدے اگر اُس کشتی میں وہ امانت تلف ہو جائیگی تو تاوان دار نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص امانت کے مال کو اپنے مال میں اس طرح ملائے کہ جُدا نہ کرسکے جیسے روپیہ روپیہ میں ملجاتا ہے تو تاوان دار ہوگا یا نہیں تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر مالک امین سے امانت طلب کرے اور وہ انکار کرے اور دینے پر قادر

ہو وے اور اُسکے بعد وہ امانت جاتی رہے تو امین تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ تاوان دار ہوگا
ہاں اگر سپرد کر دینے پر قادر نہ تھا اور وہ چیز تلف ہوگئی تو ضامن نہوگا **مسئلہ** اگر مال امانت کا
بے فعل امین کے اُسکے مال میں ملگیا ہو تو اُس کا کیا حکم ہوگا۔ صاحبِ امانت اور امین دونوں
شریک ہو جائینگے **مسئلہ** اگر امین اُس مال میں سے کچھ اپنے خرچ میں لائے اور پھر اُسی قدر
اُسمیں ملا دے کہ جتنا خرچ کیا تھا پھر اُسکے بعد وہ مال امانت کا تلف ہوگیا تو اُس کا کیا حکم
ہے۔ تاوان دار ہوگا **مسئلہ** اگر امین امانت میں تعدّی کرے مثلاً امانت میں جانور ہو اور
اُس پر سواری کرے یا کپڑا ہو تو اُس کو پہنے یا غلام ہو اور اُس سے خدمت لے یا اُس
امانت کو دوسرے کے پاس امانت رکھے اور اس کے بعد پھر اپنے پاس رکھے اور پھر
بعد ازالہ تعدی کے تلف ہو جائے تو امین تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ تاوان دار نہوگا **مسئلہ**
اگر صاحبِ امانت امانت طلب کرے اور امین منکر ہو جائے اور پھر اقرار کرے کہ امانت
تیری میرے پاس ہے اس صورت میں ضمان سے بری نہوگا جبتک مالک کو وہ شے
نہ دیوے **مسئلہ** امین کو امانت سفر میں اپنے ساتھ لیجانا جائز ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ کی
تین صورتیں ہیں ایک میں جائز ہے اور ایک میں ناجائز اور ایک صورت میں اختلاف ہے،
جائز کی صورت یہ ہے کہ امانت میں کوئی بوجھ اور وزن نہو اور راہ بھی بیخوف ہو باتفاق
جائز ہے کہ سفر میں لیجائے اور صورت ناجائز کی یہ ہے کہ امانت بھاری اور وزنی ہو کہ
بے باربرداری کے نہ لیجا سکے اور راہ بھی بیخوف نہونا جائز ہے اور جس صورت میں اختلاف
ہے وہ یہ ہے کہ امانت وزنی ہو اور راہ بیخوف ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے کہ
سفر میں لیجائے اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے کہ لی جائے **مسئلہ** اگر
دو شخص کسی کے پاس امانت رکھیں پھر ایک ان میں سے طلب کرے تو اسکو پہنچتا ہے کہ
اپنا حصہ لے لے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نہیں پونہچتا ہے یہانتک کہ دونوں شخص حاضر
ہوں اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے کہ اپنا حصہ لے لے **مسئلہ** اگر کوئی شخص دو شخصوں کے

پاس امانت رکھے اور اُن میں ایک دوسرے کی اجازت سے حفاظت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ لیکن اگر یہ امانت ایسی ہے کہ تقسیم ہو سکتی ہے تو جائز نہیں ہے بلکہ تقسیم کر کے الگ الگ محافظت کریں اور اگر وہ ایسی چیز ہے کہ تقسیم نہیں ہو سکتی ہے تو جائز ہے کہ ایک کے حکم سے دوسرا رکھوالی کرے **مسئلہ** اگر امانت رکھنے والا امین سے کہے کہ اس امانت کو اپنی بی بی کے پاس نہ رکھا اور اُس نے اپنی بی بی کے پاس رکھدی پھر وہ تلف ہو گئی تو وہ ضامن ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا اگر بغیر اُسکے رکھے چارہ نہیں **مسئلہ** اگر کہے کہ اس گھر میں محفوظ رکھ یا اس کوٹھڑی میں اور وہ دوسرے مکان میں لے گیا اور امانت ضائع ہو گئی تو تاوان دار ہوگا یا نہیں اگر ایک کوٹھری میں سے دوسری ایسی کوٹھڑی میں رکھی ہو کہ وہ دونوں کوٹھڑیاں ایک ہی مکان میں ہوں تو ضامن نہوگا اور اگر دوسرے گھر میں لے گیا اور تلف ہو گئی تو تاوان دار ہوگا

کتاب العاریۃ

مانگی ہوئی چیز کے مسائل

عاریت کیا چیز ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک بے کسی عوض کے کسی شے کی منفعت کا مالک کر دینا **مسئلہ** وہ کون سے الفاظ ہیں کہ جن سے عاریت درست ہوتی ہے۔ الفاظ ماضیہ سے مثلاً یوں کہے کہ یہ چیز میں نے تجکو مانگی دی یا سواری تجکو سوار ہونے کیواسطے دی یا گھر رہنے کے واسطے دیا یا یہ غلام خدمت کیواسطے دیا اور ان الفاظ سے مراد ہبہ نہ ہو بلکہ عاریت ہو **مسئلہ** آیا عاریت دینے والے کو جائز ہے کہ عاریت کی چیز کو واپس کرلے۔ جائز ہے جس وقت چاہے پھیر لے **مسئلہ** اگر عاریت یعنی مانگی ہوئی چیز مستعیر یعنی جس کو عاریت دی ہے اُس کے پاس سے جاتی رہے تو وہ تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ اگر بے تعدی کے تلف ہوئی ہے تو تاوان واجب نہ ہوگا اور اگر تعدی سے تلف ہوئی ہے تو تاوان واجب ہوگا **مسئلہ** مستعیر کو جائز ہے کہ عاریت کی چیز کو کرایہ پر دے دے۔ کرایہ وغیرہ پر

دینا جائز نہیں ہے مگر عاریت دینا جائز ہے جبکہ وہ شئے اختلاف مستعمل سے متغیر نہو مسئلہ اگر روپیہ اشرفی اور کیل اور تول کی چیز عاریۃً دی تو اُس کو عاریت نہیں کہیں گے بلکہ قرض ہوگا اگر کسی شخص کی زمین عاریت ہووے پھر جسکے پاس وہ زمین عاریت تھی اُس نے اُس زمین میں درخت لگائے یا کوئی مکان بنایا تو جس نے عاریت دی ہے وہ اپنی عاریت کو واپس کر سکتا ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ اپنی زمین واپس کرے اور جسکو عاریت دی ہی اُس سے کہے کہ اپنے درخت اور مکان اُکھیڑ لے مگر اس صورت میں کہ عاریت کیواسطے کوئی وقت مقرر نہ کیا ہو اور اگر کوئی وقت مقرر کیا ہوگا اور اُس سے پہلے زمین خالی کرائیگا تو جسقدر درخت یا مکان ناقص رہا اُسکی قیمت کا تاوان دار ہوگا مسئلہ عاریت کی اُجرت کس پر واجب ہوگی یعنی اگر وہ عاریت ایسی ہو کہ مزدور کے ذریعہ سے مالک کے مکان پر پہنچے تو اُس کی مزدوری کس پر واجب ہوگی مستعیر پر یعنی عاریت لینے والے پر واجب ہوگی مسئلہ اور ایسی ہی اجرت ٹھیکہ کی عین کے ٹھیکہ لینے والے پر ہے اور ایسے ہی مغصوب کے واپس کرنے کی اُجرت غاصب پر واجب ہے یعنی جو کہ غاصب نے غصب کی تھی اور وہ بھاری ہے تو مالک تک پہنچانے کی مزدوری غاصب پر ہوگی مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کا گھوڑا عاریت لیا اور پھر اُس گھوڑے کو مالک کے اصطبل میں باندھ دیا تو عاریت سے بری الذمہ ہوگا یا نہیں۔ بری الذمہ ہوجائیگا یعنی اگر وہ گھوڑا اصطبل سے تلف ہوجائے تو مستعیر پر کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ ایسے ہی اگر کوئی شخص لے گیا ہو مثل طشت اور آفتابہ کے اور پیالہ وغیرہ کے پھر اُن کو مالک کے گھر میں رکھے اور اُسکے سپرد نہ کردے تو بھی ذمہ داری سے فارغ ہو جائیگا مسئلہ لیکن اگر امانت کو مالک کے گھر میں رکھے اور اُس کے سپرد نہ کرے اور وہ تلف ہوجائے تو امانت کی قیمت کے برابر تاوان دار ہوگا

کتاب اللقیط

بے وارث بچے کے مسائل

لقیط آزاد ہوگا یا غلام ۔لقیط آزاد ہوگا اور نفقہ اُس کو بیت المال سے دیا جائیگا **مسئلہ** لقیط کس کو کہتے ہیں ۔اُس لڑکے کو کہتے ہیں کہ جس کے ماباپ اور وادا ظاہر نہوں اور وہ لڑکا صغیر ہو لا وارث کسی نے پالیا ہو **مسئلہ** اگر ایک شخص نے کسی لقیط کو کسی کوچہ سے اُٹھایا تو دوسرے کو پہنچتا ہے کہ اُس کے ہاتھ سے لے لے ؟ کسی کو نہیں پہنچتا ہے کہ اُس کے ہاتھ سے لیلے **مسئلہ** اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ یہ میرا لڑکا ہے قول اُس کا معتبر ہوگا یا نہیں ۔قول اُس کا معتبر ہوگا اور نسب ثابت ہوگا **مسئلہ** اگر دو شخص دعویٰ کریں تو کس کا قول معتبر ہوگا ۔ قول اُس کا معتبر ہوگا کہ جو اُس لڑکے کے بدن کی کوئی علامت بیان کرے **مسئلہ** اگر کوئی لڑکا مسلمانوں کے شہر یا گاؤں میں پایا جائے اور پھر کوئی ذمی دعویٰ کرے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اُس کا کیا حکم ہے یعنی نسب ثابت ہوگا یا نہیں ۔نسب ثابت ہوگا مگر وہ لڑکا مسلمان ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی لڑکا ذمیوں کے محلہ میں پایا جائے یا اُن کے کسی گاؤں یا آتش پرستوں کے عبادت خانہ میں یا نصاریٰ کے گرجا میں تو اُس کا کیا حکم ہے وہ ذمی ہوگا بشرطیکہ پانیوالا ذمی ہو اور اگر ذمی مسلمانوں کے محلہ میں پائے یا مسلمان ذمیوں کے محلہ میں پائے تو اس میں روایات مختلف ہیں تو مبسوط کی کتاب اللقیط میں اعتبار مکان کا ہی اور کتاب الدعوے کے ایک نسخہ میں اعتبار پانیوالے کا یعنی لقیط واجد کا تابع ہوگا اور یہی روایت محمد بن سماعہ سے ہی کہ پانے والے کا اعتبار ہوگا اگر مسلمان پائے تو مسلمان ہوگا اگرچہ ذمیوں کے محلہ میں ہو یا مسلمانوں کے اور اگر ذمی پائے تو ذمی ہوگا اگرچہ دارالاسلام میں ہو اور کتاب الدعوے کے بعض نسخوں میں یوں ہے کہ اعتبار اسلام کا ہوگا پانے والا کوئی ہو **مسئلہ** اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے نسب ثابت ہوگا یا نہیں ۔ثابت ہوگا مگر لڑکا آزاد ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ یہ لقیط میرا غلام ہے یقین کریں گے یا نہیں ۔اُس کا اعتبار نہ کیا جائیگا یعنی اُس کا دعویٰ قبول نہوگا **مسئلہ** اگر لقیط کے ساتھ کوئی مال بھی پایا جائے تو وہ مال کس کا ہوگا ۔وہ مال لقیط کا ہوگا پانیوالے کا نہ ہوگا کہ اس مال

میں تصرف کرلے مسئلہ ملتقط کو یعنی پانیوالے کو جائز ہے یا نہیں کہ اگر لقیط لڑکی ہو تو اُس کا کہیں نکاح کردے یا لڑکا ہو تو اُسکے واسطے بی بی کرے۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ لقیط کیواسطے ہبہ پر قبضہ کرنا جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ اُسکو کسی پیشہ ور کو پیشہ سیکھنے کے واسطے سپرد کردے اور مزدوری کرائے +

کتاب اللقطہ

گری ہوئی چیز کے مسائل

لُقطہ کیا چیز ہے۔ امانت ہے اور لقطہ وہ ایک چیز ہے کہ کسی کو گری ہوئی پائی تو وہ امانت ہوگی اگر پانے والا گواہ کردے کہ میں اس چیز کو اُٹھاتا ہوں کہ حفاظت کروں گا اور اُس کے مالک کو سپرد کردوں گا مسئلہ گری ہوئی چیز کے واسطے کئی روز تک ندا کرے۔ اگر گم شدہ چیز دس درم سے کم کی ہووے تو چند روز تک اُس کو پھرائے اور کہے کہ یہ کس کی چیز ہے تاکہ مالک معلوم ہووے اور اگر دس درم کی ہووے تو ایک ماہ یا زیادہ تک پھرائے اور منادی کرے اور اگر دس سے زیادہ ہے تو سال بھر یا زیادہ تک مشہور کرے اگر مالک ظاہر نہ ہو تو خیرات کردے مسئلہ اگر خیرات کردیوے اور پھر مالک ظاہر ہو تو اُسکا کیا حکم ہوگا۔ مالک کو اختیار ہوگا چاہے اُسکی خیرات کردینے پر راضی ہوجائے اور چاہے اُس خیرات کو قبول نہ کرے اور پانیوالے سے تاوان لے لے مسئلہ اگر پانے والا بلا اجازت قاضی کے پائی ہوئی چیز پر خرچ کرے اور صاحبِ لُقطہ ظاہر ہووے تو اُس کو پہنچتا ہے کہ صاحب لقطہ سے خرچ کیا ہوا لیوے نہیں پہنچتا ہے لیکن اگر قاضی کی اجازت سے نفقہ کرے تو جو کچھ خرچ کیا ہوگا وہ صاحب لقطہ کے ذمہ دَین ہوگا اور اُس سے لے لے مسئلہ پائی ہوئی چیز کو اجارہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ اگر قاضی مصلحت دیکھے اجارہ پر دیوے یعنی جبکہ خوف ہو کہ اُسکی قیمت نفقہ میں مستغرق ہوگی اور اگر وہ شے قابلِ اجارہ نہیں ہے اور نفقہ کی قیمت سے بڑھنے کا خوف ہے تو اُس کو فروخت کرے اور قیمت نگاہ رکھنے کا حکم دے اور اگر نفقہ میں مصلحت دیکھے تو حکم دے اور وہ صاحبِ لُقطہ کے ذمہ ہوگا مسئلہ زمینِ حِل اور زمینِ حرم کا لُقطہ ایک سا ہوگا

یا نہیں۔ ہر جگہ کا ایک سا ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص دعوی کرے کہ یہ لقطہ میرا ہے اُس کو دیں یا نہیں۔ نہ دیں جب تک کہ اپنے مِلک کے گواہ پیش نہ کرے **مسئلہ** اگر کوئی علامت کے ساتھ دعویٰ کرے کہ اس میں ہے تو پانے والے پر سپرد کرنے میں جبر کریں یا نہیں۔ جائز ہے کہ مالک کو دیدے لیکن سپرد کرنے میں اُسپر جبر نہ کریں **مسئلہ** پانیوالے کو پائی ہوئی چیز سے نفع حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر مالدار ہے تو جائز نہیں ہے اور اگر محتاج ہے تو جائز ہے **مسئلہ** پانے والا پائی ہوئی چیز کو اپنے باپ اور بیٹے اور بی بی کو خیرات کرے تو جائز ہے یا نہیں اگر مالدار ہوں تو نا جایز ہے اور جو محتاج ہوں تو جائز ہے ؛

کتاب الخنثیٰ

خُنثیٰ کے مسائل

خنثیٰ کس کو کہتے ہیں۔ اُس شخص کو کہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں ہوں یعنی اُس کے ذکر بھی ہو اور فرج بھی ہو ایسے شخص کو خنثیٰ کہتے ہیں **مسئلہ** خنثیٰ کا حکم کیا ہے یعنی مردوں میں شمار کیا جائیگا یا عورتوں میں۔ اگر ذکر سے پیشاب کرتا ہے تو مرد سمجھا جائے گا اگر فرج سے پیشاب کرتا ہے تو عورت گِنا جائیگا **مسئلہ** اگر دونوں مقام سے پیشاب کرتا ہے تو اُس پر کیا حکم ہوگا۔ غور کریں کہ پہلے کس جانب سے پیشاب نکلتا ہے اگر ذکر سے پہلے آتا ہے تو مرد ہوگا اور اگر فرج سے پہلے نکلتا ہے تو عورت ہوگی **مسئلہ** اگر دونوں جانب سے برابر ہو تو امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں **لا عِلمَ لِی بذٰلک** یعنی مجھکو اس میں علم نہیں ہے اور زیادہ کا اعتبار نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک بہت سے پیشاب کا آنا معتبر ہے یعنی جس راہ سے پیشاب زیادہ ہوگا اُس کا سا حکم کیا جائیگا **مسئلہ** اگر خنثیٰ بالغ ہو اور اُس کی ڈاڑھی نکلے اور عورت سے صحبت کرے اُس کا کیا حکم ہے اُس کا حکم مثل مرد کے ہوگا اور اگر چھاتیاں اُبھر آئیں عورتوں کی طرح یا اُس کی چھاتیوں سے دودھ برآمد ہو یا حیض آئے یا حاملہ ہو جائے یا مرد اُس سے صحبت کر سکے تو اُسکا

حکم مثل عورت کے ہوگا مسئلہ اگر ان علامتوں سے کوئی علامت ظاہر نہو تو اُس کا کیا حکم ہے
اُس کا حکم خنثیٰ مشکل کا ہوگا اور وہ نماز میں مردوں کی صف کے پیچھے اور عورتوں سے آگے کھڑا
ہوگا اور اُس کے پاس مال ہو تو ایک لونڈی اُس کی ختنہ کرنے کیواسطے خرید کریں اور
اگر وہ مالدار نہ ہو تو حاکم وقت بیت المال سے لونڈی خرید کرے اور اُس کا ختنہ کرا کر لونڈی
کو فروخت کر کے قیمت پھر بیت المال میں داخل کر دے مسئلہ مثلاً ایک شخص مر گیا اور اُس نے
ایک لڑکا اور ایک خنثیٰ چھوڑا تو میراث اُن کو کیوں کر تقسیم ہوگی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک لڑکا
کے حکم میں ہوگا یعنی میراث کے تین حصہ کر کے دو لڑکے کو دیے جائیں اور ایک خنثیٰ کو اور
صاحبین کے نزدیک خنثیٰ کو نصف میراث پسر کی اور نصف میراث دختر کی دی جائیگی اور
یہی قول شعبی کا ہے اور اختلاف کیا صاحبین نے شعبی کے قول کے قیاس میں آمام
ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ اُسکے سات حصے کیے جائیں چار لڑکی کو اور تین خنثیٰ کو دیے جائینگے
اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اُس میراث کے بارہ حصے کیے جائیں سات لڑکے کو اور پانچ خنثیٰ
کو - دلیل امام ابو یوسف کی یہ ہے کہ ترکہ ان کے درمیان میں سات حصے ہوتا ہے کیونکہ
خنثیٰ ایک طرح سے لڑکا ہے اور ایک طرح سے لڑکی اور یہ دونوں صورت جمع نہیں
ہو سکتی ہیں پس نصف میراث پسر کو دینی چاہیئے اور پسر کا نصف دختر کو دینا چاہیے
اور وہ حساب سات سے کم میں نہیں ہو سکتا ہے مثلاً اگر در صورت فرض چار اُن
سات میں سے لڑکا لیوے اگر خنثیٰ بھی لڑکا ہوتا تو وہ بھی چار لیتا اور جو وہ خود خنثیٰ
لڑکی ہوتی تو بمقابلہ لڑکے کے کہ جس نے چار لیے ہیں دو لیتے تو اب چار لڑکا لے گیا اور اُسکا
نصف کہ دو ہیں لڑکی نے لیے اور نصف اس دو کا یعنی ایک کہ جو باقی رہا وہ بھی خنثیٰ کو ملنا
چاہیے اور دلیل امام محمد کی یہ ہے کہ ترکہ درمیان اُنکے بارہ سہام سے حاصل ہوتا ہی اس صورت
میں سات لڑکے کے اور پانچ خنثیٰ کے اس واسطے کہ اگر خنثیٰ لڑکا ہوتا تو بارہ میں چھ پاتا
اور اگر لڑکی ہوتا تو بارہ میں سے چار پاتا تو اب خنثیٰ ایک وجہ سے تو چار پاتا ہے اور ایک

وجہ سے چھ تو اب چار تو معین ہی ہیں اور دو کی تقسیم میں مشکل ہے ایک وجہ سے پاسکتا ہے اور ایک وجہ سے نہیں پاسکتا ہے یعنی لڑکا ہونے کی صورت میں پا سکتا ہے اور دوسری صورت لڑکی ہونے کے نہیں پاسکتا تو وہ دو سہام جو باقی رہے ان کا نصف ایک ہے تو چار وہ اور ایک یہ ملکر خنثیٰ کے پانچ سہام ہوئے اور ایسے ہی لڑکا بھی آٹھ سہام لیوے اور ایک وجہ سے چھ اور اُس کے بھی چھ معین ہیں اور دو میں مشکل ہے پس ان دو کو بھی نصف نصف کریں تو ایک ان دو میں کا زیادہ کیا جائے لڑکے کے چھ پر تو کُل سات سہام لڑکے کے ہونگے۔

كتابُ المفقود

غائب شخص کے مسائل

اگر کوئی شخص غائب ہے اور نہیں معلوم ہے کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے تو اُسکے مال کا کیا حکم ہے قاضی کو چاہیے کہ ایک امین مقرر کرے تاکہ اُسکے مال کی محافظت کرے اور جو روپیہ اُس کا یافتنی ہو اُس کو وصول کرے اور اُسکے بال بچوں پر خرچ کرے اُسی مال سے اور اُسکی بی بی میں اور اُس میں جُدائی نہ ڈالے یعنی نکاح ثانی کا حکم نہ دے جبتک ایک سو بیس برس گذر نہ جائیں از مترجم اب تو نوے پر فتوی ہے۔ اور جب ایک سو بیس پورے ہو جائیں پیدایش کے روز سے تب اُسکی وفات پر حکم کرے اور اُس کی عورت کو حکم دے کہ عدت میں بیٹھے اور جو مال ہو اُس کو موجودہ وارثوں میں تقسیم کرے اور جو اُس سے پہلے مرگیا ہو اُس کو غائب کے مال سے میراث نہ دے

كتابُ الآبق

بھاگے ہوئے غلام کے مسائل

اگر کوئی بھاگے ہوئے غلام کو پکڑ کر اُس کے مولیٰ کے پاس پہنچا دے تو اُجرت کا مستحق ہوگا یا نہیں غور کریں اگر تین رات دن کی راہ ہو یعنی جہاں سے پکڑ کر لایا ہے یا زیادہ تو چالیس درم

اُجرت مولیٰ پر واجب ہوں گے اور اگر تین رات دن سے راہ کم ہوگی تو اُسی حساب سے مستحق ہوگا **مسئلہ** لیکن اگر قیمت اُس غلام کی صرف چالیس ہی درم ہوں یا چالیس سے بھی کم ہوں تو کیا واجب ہوگا۔ کل قیمت غلام کی واجب ہوگی مگر ایک درم یعنی ایک درم کم اُس غلام کی قیمت لانیوالے کو دینا چاہیے **مسئلہ** غلام کے پکڑنے والے کو مستحب کیا ہے جس وقت پکڑنا چاہے تو لوگوں کو گواہ کرے کہ میں اس غلام کو اس واسطے پکڑتا ہوں کہ اُسکے مالک کے سپرد کردوں گا **مسئلہ** اگر رہن کیا ہوا غلام بھاگ جائے اور کوئی اُسکو پکڑ لائے تو مزدوری کس پر واجب ہوگی یعنی راہن پر یا مرتہن پر۔ مرتہن پر واجب ہوگی کہ لانیوالے کو اُجرت دے اور غلام کو لے لے

کتابُ اِحیاء الاموات

ویران زمین کے مسائل

اِس کتاب میں مُردہ زمین کے زندہ کرنے کا بیان ہے اور زندہ کرنے سے وہ زمین اُسکی ملک ہوجاتی ہے **مسئلہ** مُردہ زمین کونسی ہے۔ وہ زمین مُردہ ہے یعنی ویران کہ اُس زمین سے فائدہ حاصل نہ کرسکیں بسبب پانی نہونے کے یا پانی کی زیادتی سے یعنی کھیتی کے قابل نہو اور عربی میں ایسی کو موات کہتے ہیں **مسئلہ** زمین موات کے کَے طرح کی ہے۔ دو طرح کی عادی اور دوسری مملوک عادی غیر مملوک کو کہتے ہیں۔ اور مملوک وہ ہے کہ مالک ہووے اور معلوم نہو کہ یہ زمین کس کی ہے اور اس زمین کو آبادی سے اس قدر دوری ہو کہ بلندی پر کھڑے ہوکر چلاّئے تو آواز سُنی نہ جائے **مسئلہ** اگر چاہے کہ ویران زمین جسکو اوسر اور نبجر کہتے ہیں اُس کو آباد کرے یعنی کھیتی کے قابل ہو تو بادشاہِ وقت سے اجازت کی حاجت ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حاجت ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں ہے۔ فائدہ اس مسئلہ کا یوں معلوم ہوتا ہے کہ مثلاً کسی شخص نے مردہ زمین کو بے اجازت سلطان کے زندہ کیا تو امام اعظمؒ کے نزدیک یہ زمین اُسکی مِلک نہ ہوگی اور صاحبینؒ کے نزدیک

اُسکی ملک ہو جائے گی **مسئلہ** مسلمان اور ذمی زمین موات کے زندہ کرنے میں ایک سے ہیں یا نہیں - ایک سے ہیں **مسئلہ** اگر کوئی شخص مردہ زمین کو اپنے قبضہ میں لائے تو تین برس تک اگر اُسی زمین کو آباد نہ کیا ہو تو بادشاہ کو جائز ہے کہ وہ زمین اُس سے لے کر کسی دوسرے شخص کو دیدے **مسئلہ** جو زمین کہ گاؤں کے قریب ہو اُس کا زندہ کرنا جائز ہے یا نہیں - جائز نہیں ہے کیوں کہ وہ جگہ گاؤں والوں کے چرانے کے واسطے ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص جنگل میں کنواں کھُدوائے تو اُس کنوئیں کے واسطے حریم ہو گا یا نہیں - ہو گا - کسقدر ہو گا غور کریں - اگر وہ کنواں چرس چلانیکے واسطے ہے تو اُسکا حریم ساٹھ گز کا ہو گا - اگر گائے بکری کے پانی پلانے کیواسطے ہے یعنی ہاتھ سے پانی کھینچا جاتا ہے تو اُس کا حریم چالیس گز کا ہو گا اور اگر چشمہ ہو گا تو اُس کا حریم تین سو گز کا ہو گا اور ایک روایت میں پانسو گز کا ہو گا - حریم کنوئیں کے آس پاس کی زمین کو کہتے ہیں - از مترجم کنز میں مطلق کنوئیں کے واسطے چالیس گز ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص چاہے کہ حریم میں کوئی کنواں کھودے تو اُس کو منع کریں یا نہ کریں - اُس کو منع کرنا چاہیئے **مسئلہ** اگر فرات یا دجلہ کسی جگہ سے ہٹ جائے تو اُس میں کی زمین کا زندہ کرنا جائز ہے یا نہیں - اگر ایسا ہٹ گیا ہے کہ پھر سال میں پانی نہیں آئیگا تو جائز ہے اور اگر پانی پھر اپنی جگہ آ جائے تو جائز نہیں ہے **مسئلہ** اگر ایک نہر ہے کسی کی زمین میں تو اُس نہر کے واسطے حریم ہو گا یا نہیں امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک نہیں مگر یہ کہ مدعی گواہ پیش کرے اور صاحبین رح کے نزدیک جس وقت کہ نہر کو صاف کرے تو مٹی نہر کے ڈالنے کے واسطے مسناۃ یعنی ڈولیں اور پٹڑی صاحب نہر کے واسطے ہو گی کہ جس پر وہ چل سکے

کتابُ الماذون

اجازت دیے ہوئے غلام کے مسائل

ماذون کس کو کہتے ہیں - ماذون اُس کو کہتے ہیں کہ جس غلام کو اُسکے مولٰی نے خرید و فروخت

کی اجازت دی ہو کہ جو چاہے کرے مثلاً کسی چیز کو رہن کرلینا اور رہن رکھ دینا وغیرہ اور یہ اجازت عام ہے **مسئلہ** اگر اجازت عام نہ دے یعنی صرف ایک ہی کام کی اجازت دے مثلاً بزازی کے یا بقالی کے یا جوان کے مانند تو ماذون ہوگا یا نہیں۔ کل میں ماذون ہوگا لیکن اگر صرف ایک ہی چیز کے خریدنے کا حکم دیا ہے تو ماذون ہوگا یا نہیں۔ ماذون نہیں ہوگا **مسئلہ** اقرار ماذون کا قرض اور غصب میں جائز ہے **مسئلہ** اگر غلام ماذون اپنا نکاح کرے یا اپنے غلام کا یا لونڈی کا نکاح کردے یا کسی غلام کو مکاتب کردے یا آزاد کرے یا کوئی چیز ہبہ کرے کسی عوض کے ساتھ یا بے عوض کے جائز ہے یا نہیں یہ سب ناجائز ہے مگر یہ کہ کسی کو مہمان کرے کہ اُس نے اس غلام کو مہمان کیا ہو یا تھوڑا سا کھانا بطور تحفہ کسی کو دیوے تو جائز ہے **مسئلہ** ماذون کا قرض اُس کے نفس کے متعلق رہیگا۔ یعنی اُسکو فروخت کرے۔ ہاں اگر اُس کا مالک ادا کرے تو کچھ ضرور نہیں کہ اُس کو فروخت کرے اور اگر مالک قرض نہ دے تو اُسکے عوض فروخت کیا جائے اور اُسکی قیمت قرضخواہ تقسیم کرلیں اگر پھر بھی کچھ باقی رہے تو اُسکے آزاد ہونے کے بعد اُس سے وصول کریں **مسئلہ** اگر ماذون غلام کو مولیٰ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے **مسئلہ** غلام ماذون کو اذن سے معزول کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جب تک اہلِ بازار کو اطلاع نہ ہو معزول نہ ہوگا **مسئلہ** اگر مولیٰ مرجائے یا مرتد ہوجائے اور دارالحرب میں جا ملے تو غلام اذن سے معزول ہوگا یا نہیں۔ ہوجائے گا **مسئلہ** اگر مالک ماذون غلام کو تصرف سے روکے اور پھر غلام اقرار کرے کہ یہ چیز دوسرے کی ہے تو درست ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جو کچھ اُس کے پاس ہے مال میں سے اُسکے ساتھ اقرار درست ہے **مسئلہ** اگر غلام ماذون کے ذمہ قرض لازم ہوا ہے اور وہ اسقدر ہے کہ اسکے پاس کل مال اور نیز غلام کی قیمت قرض کو پوری نہو تو اُس غلام کا مال مولیٰ کے ملک ہوگا یا نہیں ملک نہو گا **مسئلہ** اگر مولیٰ غلام ماذون کو آزاد کرے تو آزاد ہوگا یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے

نزدیک آزاد نہیں ہوگا اور صاحبین کے نزدیک آزاد ہو جائیگا اور نیز جو کچھ ماذون کے پاس ہے وہ مولی کی ملک ہوگا مسئلہ اگر غلام ماذون کوئی چیز مولی کے ہاتھ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر اس صورت سے کہ قیمت مثل ہو یا زیادہ ہو اگر نقصان سے یعنی کمی کے ساتھ فروخت کریگا تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر مولی اپنے غلام ماذون کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگرچہ مثل قیمت کے ساتھ فروخت کرے یا نقصان کے ساتھ مسئلہ اگر مولی اپنے غلام ماذون کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرے اور ثمن پر قبضہ کرنے سے پہلے وہ چیز اُسکے سپرد کردے تو اُس کا حکم کیا ہوگا۔ یہ بیع جائز ہے اور قیمت مولی کی باطل ہوگی یعنی جاتی رہیگی۔ از مترجم کیونکہ غلام مولی کا قرضدار نہیں ہوسکتا ہے مسئلہ اگر غلام ماذون کے ہاتھ کوئی اسباب فروخت کیا تو اُس اسباب کو قیمت وصول کرنیکے واسطے روک رکھنا جس کو ہندی میں دبا رکھنا کہتے ہیں جائز ہے یا نہیں جائز ہے مسئلہ اگر مولی نے اپنے غلام ماذون کو آزاد کیا اور اُسکے اوپر قرض تھا تو آزادی اُسکی جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر مولی ضامن ہوگا اس غلام کی قیمت کے ساتھ یعنی جسقدر قیمت کا وہ غلام ہوگا اسقدر قیمت قرضخواہوں کو دے اس پر بھی جو کچھ باقی رہے تو اُس غلام سے طلب کریں مسئلہ اگر لونڈی ماذونہ کے مولی سے لڑکا پیدا ہو تو وہ لونڈی بچہ پیدا ہونے سے اذن سے معزول ہوگی یا نہیں۔ معزول ہو جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص ولی ہو کسی لڑکے کو تجارت کی اجازت دے تو اُس کا کیا حکم ہے۔ اُس کا حکم خرید و فروخت میں مثل ماذون غلام کے ہے

کتاب المزارعۃ

کھیتی کے مسائل

عقد مزارعت کرنا جائز ہے یا نہیں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اگرچہ شرط کی ہو تہائی کے ساتھ یا چوتھائی کے ساتھ اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے اور چار وجہ ہونے

تین وجہ وہ ہیں کہ جائز ہے اور ایک وجہ ہے کہ جائز نہیں ہے لیکن وہ تین وجہ کہ جائز ہیں یہ ہیں کہ عقد شرکت مزارعت کا کریں کہ اُن دو شریک میں سے ایک کی زمین اور تخم اور دوسرے کی طرف سے بیل اور کھیتی کا کام یا زمین اُن میں سے ایک کی ہو اور بیل اور تخم اور کھیتی کا کام دوسرے کی طرف سے ہو اور یا زمین اور بیل اور تخم ایک کی طرف سے ہوں اور کام دوسرے کی طرف سے یہ تینوں وجہ جواز کی ہیں اور وہ وجہ کہ جائز نہیں ہے یہ ہے کہ زمین اور بیل اُن میں سے ایک کے ہوں اور تخم اور کام دوسرے کا ہو یہ جائز نہیں ہے باطل ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کسی وجہ سے بھی جائز نہیں ہے کہ جو پیچھے بیان کیں **مسئلہ** مزارعت بے مدت جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مدت معلوم ہونی چاہیئے اور جو کچھ غلہ حاصل ہو اُن میں تقسیم کیا جائے لیکن اگر شرط کریں کہ ایک اُن میں سے مقدار معلوم کے ساتھ مثلاً سو من گیہوں یا ہزار من جو لے لے جائز نہیں ہے **مسئلہ** اگر مزارعت درست ہو گئی ہو تو حاصل اُسی شرط پر تقسیم ہو گا کہ جو عقد مزارعت میں ٹھیر گیا ہو گا **مسئلہ** اگر کھیتی میں کوئی چیز پیدا نہ ہوئی ہو تو محنت کرنے والے کے واسطے کیا واجب ہو گا۔ کچھ بھی واجب نہ ہو گا **مسئلہ** اگر مزارعت کا معاملہ کسی طرح آپس میں فاسد ہو جائے تو کھیتی کس کی ہو گی جس کا تخم تھا اور اگر تخم زمین کے مالک کی طرف سے ہو تو محنت کرنے والے کے واسطے مزدوری مثل واجب ہو گی اور وہ مزدوری مثل مقدار مشروط سے تجاوز نہ کرے اور امام محمدؒ کے نزدیک جو کچھ مزدوری مثل ہو پوری دیں اور اگر تخم کام کرنے والے کا ہو تو صاحب زمین کو کرایہ مثل زمین کا واجب ہو گا **مسئلہ** اگر عقد مزارعت کے بعد تخم والا تخم ریزی سے انکار کرے تو اُسپر جبر کریں یا نہیں۔ جبر کریں **مسئلہ** اگر دونوں عقد کرنے والوں سے کوئی مرجائے تو مزارعت باطل ہو گی یا نہیں۔ باطل ہو جائے گی **مسئلہ** اگر مدت مزارعت کی گذر گئی اور ابھی کھیتی پکی نہ ہو تو مزارعت سے کیا واجب ہو گا۔ کسان کو زمین کی اجرت مثل دینی ہو گی یعنے جو کچھ وہاں کا معمول ہو کھیتی کے تیار ہونے تک **مسئلہ**

کھیتی کے کرنے میں جو خرچ پڑے جیسے کاٹنے میں یا دائیں چلانے میں یا پانی دینے میں کس پر واجب ہوگا حصہ کے موافق دونوں پر مسئلہ اگر شرط کر لی ہو کہ کھیتی کا خرچ کام کرنے والے پر ہوگا جائز ہے یا نہیں۔ اس قسم کی مزارعت فاسد ہے ٭

کتاب المساقاۃ

شرکت میں پانی دینے کے مسائل

اگر کسی شخص کو پیڑوں میں پانی دینے کے واسطے ساتھ کسی حصہ میوہ کے شریک کرے تو جائز ہے یا نہیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک باطل ہے مثل مزارعت کے اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے جو مدت معلوم ہو اور میوہ کی چیز کا نام رکھے مثلاً تہائی یا چوتھائی وغیرہ مسئلہ شرکت مساقات خرمے کے درختوں اور انگور کے اور بیگنوں کے جڑوں میں جائز ہے یا نہیں۔ ہر میوہ کہ پانی دینے سے بڑھے اُس میں جائز ہے اور اگر اُس کا بڑھنا پورا ہو چکا ہو تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر شرکت پانی دینے کی فاسد ہو جائے تو کام کرنیوالے کا کیا واجب ہے۔ مزدوری مثل واجب ہوگی مسئلہ شرکت پانی دینے کی مرنے سے کسی ایک کے باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل ہوگی اور یہ شرکت عذروں سے بھی ٹوٹ جاتی ہے جیسے اجارہ عذروں سے ٹوٹ جاتا ہے

کتاب النکاح

نکاح کے مسائل

نکاح کس چیز سے منعقد ہوتا ہے۔ ایجاب و قبول سے جو دونوں لفظ ماضی ہوں مسئلہ اگر ایک لفظ ماضی ہو اور دوسرا مستقبل تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر مستقبل سے مراد وہ ہے جو صیغہ امر میں پایا جاتا ہے جیسے ایک کہے مجھ سے نکاح کر لے اور دوسرا کہے میں نے تجھ سے نکاح کر لیا مسئلہ نکاح بے گواہ کے درست ہوگا یا نہیں۔ درست نہیں ہوگا مگر دو گواہوں کی گواہی سے اور گواہ دونوں مسلمان اور آزاد ہوں یا ایک

مرد اور دو عورتیں ہوں جب بھی جائز ہے **مسئلہ** اگر گواہ فاسق ہوں تو اُن کے سامنے نکاح درست ہوگا یا نہیں۔ درست ہوگا اور امام شافعیؒ کے نزدیک درست نہوگا **مسئلہ** اگر کوئی مسلمان کسی ذمی عورت سے دو ذمیوں کی گواہی سے نکاح کرے اور وہ عورت اہل کتاب سے ہو تو جائز ہے یا نہیں۔ شیخین کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ناجائز ہے **مسئلہ**۔ وہ عورتیں کہ جن سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے کون کونسی ہیں۔ ماں اور دادییں اور نانییں اگرچہ دور کی ہوں بہن اور بھتیجی اور بھانجیں یعنی بھائی اور بہن کی دختر اگرچہ نیچے اور دور کی ہوں بیٹی اور اولاد کی دختر اگرچہ نیچے کی ہے۔ ساس اور بی بی کی بیٹی اگر صحبت کر چکا ہو اور باپ دادے پردادے کی بی بی اور لڑکے پوتے نواسہ کی بی بی یعنی بہو۔ اور جمع کرنا سگی دو بہنوں کا اور جس کا دودھ پیا ہو اور اُس کے بیٹے **مسئلہ** جمع کرنا نکاح میں پھوپی اور بھتیجی کا اور خالہ کا اور بھانجی کا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جمع کرنا اپنی بی بی کے ساتھ اُس کی بھانجی اور بھتیجی کا بھی ناجائز ہے اور اصل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ جمع کرنا اُن دو عورتوں کا جائز نہیں ہے کہ اگر ایک کو ان دونوں میں سے مرد فرض کریں تو دوسرے کو اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہو۔ غرض اس طرح کی دو عورتیں جمع کرنا نکاح میں جائز نہیں ہے **مسئلہ** جمع کرنا اپنی بی بی کے ساتھ اُس کے شوہر کی دختر کو جائز ہے یا نہیں۔ علماء ثلثہ کے نزدیک جائز ہے اور امام زفرؒ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک جائز نہیں ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اُسکی ماں اور اُسکی بیٹی اُس پر حرام ہونگی یا نہیں۔ حرام ہو نگی اور زانی و مزنیہ میں حرمت مصاہرہ ثابت ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق دے تو اُس کی بہن کے ساتھ اُسکی عدت میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے جبتک پہلے بی بی کی عدت پوری نہ ہو جائے ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا نکاح میں اور ایک دوسرے کی عدت میں جائز نہیں ہے **مسئلہ** کئی صورتیں ہیں کہ جن میں مرد کو ایک عورت کی عدت میں دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ چار ہیں۔ ایک یہ کہ کسی شخص کی چار عورتیں ہوں اور ایک کو

اُن چار میں سے طلاق دیدے اور چاہے کہ اُسکی عدت میں دوسری سے نکاح کرے جائز
نہیں ہے جب تک طلاق دی ہوئی عورت کی عدت پوری نہو جائے اور دوسری
صورت یہ ہے کہ کوئی مرد اپنی بی بی کو طلاق دے اور چاہے کہ اُس کی بہن سے نکاح کرے
تو یہ بھی جائز نہیں ہے تاوقتیکہ اُس کی عدت پوری نہو جائے اور تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی
شخص اپنی آزاد بی بی کو طلاق دے اور پھر چاہے کہ لونڈی سے نکاح کرے یہ بھی جائز
نہیں ہے جبتک کہ آزاد بی بی کی عدت پوری نہ ہو جائے چوتھے یہ کہ کوئی شخص اپنے
اُم ولد کو آزاد کرے اور اُسکی بہن سے نکاح کرنا چاہے تو اُسکی عدت میں جائز نہیں ہے مسئلہ
اہلِ کتاب سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بالاتفاق جائز ہے مسئلہ صابیہ سے نکاح کرنا جائز
ہے یا نہیں۔ اگر کسی نبی کے دین کے پیرو ہو اور اقرار کتاب آسمانی کا کرے تو جائز ہو اور اگر ستارہ
پرست ہو اور کسی کتاب کو نہ مانتی ہو تو اُس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ بت پرست اور
آتش پرست سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی مرد احرام باندھے
ہو تو عورت احرام باندھی ہوئی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔ جائز ہے لیکن نزدیکی
حالتِ احرام میں نہ کرنا چاہیئے مسئلہ نکاح بے ولی کے کرنا جائز ہے یا نہیں اگر یہ
عورت عاقلہ بالغہ ہو تو شیخینؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک نکاح اجازت ولی پر موقوف
رہے گا اور شافعیؒ کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ جبر کرنا باکرہ اور بالغہ پر نکاح کے واسطے
جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز
ہے مسئلہ باکرہ کے نکاح میں اجازت کس چیز سے ثابت ہوتی ہے خاموش ہونے اور
ہنسنے اور رونے سے اور اگر انکار کردے تو ولی اُس کا نکاح نہ کرے مسئلہ اجازت عورت ثیبہ
یعنی کاملہ کی کیونکر ثابت ہوتی ہے زبانی کہنے سے اگر عورت کاملہ نکاح کیوقت خاموش
ہو جائے تو اجازت نہو گی جب تک زبان سے اجازت نہ دے مسئلہ اگر بکارت باکرہ
کی کودنے یا زخم سے یا عمر زیادہ ہو جانے سے زائل ہو جائے تو اُس کو مانند کنواری عورت کے

نکاح کریں یا پوری عورت کی طرح - تمام علماء کے نزدیک مثل کنواری کے مسئلہ اگر بکارت
باکرہ کی بسبب زنا کے زائل ہوئی ہو تو اُسکو کنواری کیطرح بیاہیں یا پوری عورت کیطرح! امام ابوحنیفہ
کے نزدیک کنواری کی طرح اور صاحبین کے نزدیک پوری عورت کی طرح مسئلہ اگر کوئی مرد
کسی عورت پر دعویٰ کرے کہ تجھکو میرے نکاح کی اپنے سنا خبر پہنچی تھی تو چپ ہو رہی تھی اور
عورت کہے کہ میں نے انکار کیا تھا تو کس کا قول قبول ہوگا - عورت کا قول قبول کیا جائیگا مگر
صاحبین کے نزدیک قسم کے ساتھ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک بے قسم مسئلہ نکاح کے لفظوں
سے درست ہوتا ہے - پانچ لفظوں سے ایک لفظ نکاح دوسرے لفظ تزویج تیسرے تملیک
چوتھے لفظ ہبہ پانچویں لفظ صدقہ سے! ور لفظ اجارہ اور اعارہ اور اباحت سے درست
نہیں ہوتا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کرے یا اپنے نابالغ لڑکے کا تو
جائز ہے یا نہیں - جائز ہے باکرہ ہو یا نہ ہو مسئلہ اگر باپ دادا چھوٹے لڑکے لڑکی کا نکاح کردیں
تو بالغ ہونے پر فسخ نکاح کا اختیار ہوگا یا نہیں - نہ ہوگا مسئلہ لیکن اگر چچا یا بھائی وغیرہ
نکاح کریں تو بالغ ہو کر اختیار ہوگا یا نہیں - طرفین کے نزدیک اختیار رہوگا - اور امام
ابو یوسف کے دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ جب بالغ ہوویں تو انکو اختیار ہوگا چاہیں اسی نکاح
پر رہیں اور چاہیں فسخ کر دیں! ور دوسرا قول یہ ہے کہ انکو اختیار نہوگا یعنی جب بڑے
ہوں اور بالغ ہوں تو نکاح نہیں توڑ سکتی ہیں مسئلہ صغیر کو اور غلام کو اور دیوانہ کو ولایت
درست ہے یا نہیں - انکو ولایت نہیں ہو سکتی ہے یعنی یہ لوگ ولی نہیں ہو سکتے ہیں
ایسے ہی کافر بھی مسلمان کا ولی نہیں ہو سکتا ہے مسئلہ اگر کسی عورت کا کوئی ولی نہ ہو اور
اُسکی ماں اور دادی اسکا نکاح کر دیں تو جائز ہے یا نہیں - امام ابوحنیفہ کے نزدیک
جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ اگر کسی عورت کا ولی نہ ہو تو اس کا مولی
جس نے اس کو آزاد کیا ہے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں - کر سکتا ہے مسئلہ اگر کسی عورت کے
دو ولی ہوں ایک بہت قریب کا اور ایک بہت دور کا جیسے بھائی حقیقی اور بھائی سوتیلا

توکون ولی اُس کا نکاح کرے حقیقی بھائی مگر یہ کہ بھائی حقیقی موجود نہو اور مقدار سفر کی دور ہو یا
ایسی جگہ ہو کہ اُس سے رائے پوچھنے تک کفوٴ خاطب انتظار نہ کرے تو اُسوقت سوتیلا بھائی
نکاح کرسکتا ہی مسئلہ غَیبت منقطعہ کس کو کہتے ہیں یعنی اُس جگہ قافلہ سال میں ایک بار
سے زیادہ نہ جاسکے اور دو تفسیریں اُسکی اوپر گذریں مسئلہ نکاح میں کفو کا ہونا معتبر ہے
یا نہیں۔ معتبر ہے مسئلہ اگر کوئی عورت غیر کفو میں اپنا نکاح کرے تو اُسکے ولی کو پہنچتا ہے
کہ نکاح کو فسخ کرادے۔ اُس کے ولی کو مجاز ہے کہ جدائی کرادے مسئلہ نکاح میں کفو
کیونکر اعتبار کیا جائے۔ برابری ہو دینداری اور پرہیزگاری اور حریت میں اور مالداری
میں کہ مہر اور نفقہ کا مالک ہوا اور پیشہ میں مسئلہ اگر کوئی عورت اپنا نکاح کرے مہر اپنا کم
کرے جائز ہے یا نہیں۔ امام صاحب کے نزدیک درست ہے اور اُسکے ولی کو اعتراض کرنیکا
حق ہوگا اور صاحبین کے نزدیک ولی کو اعتراض جائز نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی کسی اپنی دختر
صغیرہ کا نکاح کرے اور مہر کم کرے یا چھوٹے لڑکے کا نکاح کرے اور اُسکے مہر میں زیادتی
کرے جائز ہے یا نہیں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے گو تھوڑا ہو یا بہت اور صاحبین
کے نزدیک جائز نہیں ہے اور غیر باپ دادا کو یہ امر بالاتفاق ناجائز ہے مسئلہ اگر نکاح
میں مہر مسمّٰی نہ کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔ بالاتفاق جائز ہے کہ مسمّٰی ہو یا نہ ہو مسئلہ
کم سے کم مہر کس قدر ہے دس درم شرعی مسئلہ اگر دس درم شرعی سے کم ٹھہرائیں تو جائز
ہے یا نہیں۔ علمائے ثلثہ کے نزدیک اس صورت میں بھی اُس کی تعداد دس درم ہوگی اور
امام شافعیؒ کے نزدیک وہی ہوگا کہ جو مسمّٰی ہوچکا ہے اور امام زفرؒ کے نزدیک اُس کا مہر مثل
کرنا چاہیے مسئلہ اگر قبل وطی اور قبل خلوت کے طلاق دے تو کیا واجب ہوگا نصف مہر
مسئلہ اگر کوئی کسی عورت سے شراب یا سور پر نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور
مہر اُس کا مثل واجب ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مہر نہ ٹھہرایا
پھر آپس میں ایک مہر معین کے ساتھ راضی ہوئے نکاح درست ہوگا یا نہیں نکاح

ف یعنی یا تو مہر پورا کرے ورنہ نکاح فسخ کرائے قاضی سے ۱۲

درست ہوگا اور وہی ٹھیرا ہوا مہر واجب ہوگا مگر مرد صحبت کرے یا مر جائے **مسئلہ** اگر شرط عدم مہر
پر نکاح کیا اور صحبت سے پہلے طلاق دے تو کیا واجب ہوگا متعہ واجب ہوگا **مسئلہ** متعہ کیا
چیز ہے۔ تین کپڑے واجب ہوں گے جیسے وہ عورت پہنا کرتی ہے **مسئلہ** اگر کوئی
شخص کسی عورت سے ہزار درم پر نکاح کرے اور پانسو درم اُسکے مہر میں اور زیادہ کرے
پھر وہ شخص قبل صحبت و خلوت کے اُسکو طلاق دیدے تو مہر کس قدر واجب ہوگا۔
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نصف مہر اصلی اور جو زیادہ کر دیا ہے اُس کا نصف نہ کریں فقط پانسو
درم اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ساڑھے سات سو درم **مسئلہ** اگر کوئی عورت اپنے مہر
سے خود اپنے شوہر کو کچھ کم کر دے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے **مسئلہ** خلوت صحیحہ کیا ہے
عورت اور مرد دونوں تندرست ہوں اور کسی علٰحدہ حجرہ میں جمع ہوں اور کوئی صحبت سے
مانع نہو مثلاً بیمار نہوں اور روزہ دار بھی نہوں از مترجم روزہ فرضی۔ اور حج کا احرام نہ باندھے
ہوں اور عمرہ کا احرام نہ باندھے ہوں اور عورت حائض بھی نہو اگر ایک چیز بھی ان میں سے
ہوگی تو خلوت صحیحہ نہو گی **مسئلہ** اگر کوئی مجبوب یعنی ذکر کٹا ہوا ہو اور خلوت کرے اور
اُس خلوت میں کوئی مانع نہو تو خلوت صحیح ہوگی یا نہیں۔ خلوت درست ہوگی امام ابوحنیفہؒ
کے نزدیک اور پورا مہر واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک خلوت مجبوب کی درست
نہوگی اور آدھی مہر سے زیادہ واجب نہو گا **مسئلہ** متعہ کیا چیز ہے یعنی واجب ہے
یا سنت ہے مستحب ہے اُس عورت کے حق میں کہ جسکو شوہر نے طلاق دی ہو بعد صحبت کے
اُس عورت کے حق میں کہ کوئی شخص نکاح کرے اور مہر کچھ ٹھیرائے اور صحبت سے پہلے
طلاق دیدے تو اُس کے واسطے متعہ نہ واجب ہے نہ مستحب جس عورت سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا
تھا اگر اُسکو قبل دخول طلاق دی تو متعہ واجب ہے اور متعہ کے وہی تین کپڑے ہیں جو بیان
ہو چکے **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح کرے اس شرط پر کہ وہ شخص اپنی دختر
کے ساتھ میرا نکاح کر دے اور مہر اُن ہر ایک کا یہی نکاح ہو اور کچھ نہو تو جائز ہے یا نہیں

ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے لیکن مہر مثل واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی آزاد مرد کسی آزاد عورت سے نکاح کرے اور مہر میں ٹھہرے کہ میں تیری ایک سال تک خدمت کروں گا یا قرآن مجید تعلیم کروں گا تو یہ نکاح اور مہر جائز ہے یا نہیں۔ نکاح جائز ہے مگر مہر مثل واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی غلام کسی آزاد عورت سے ایک سال کی خدمت پر اپنے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کرلے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر کسی دیوانی عورت کا باپ اور بیٹا دونوں موجود ہوں تو نکاح کرنے میں کون اولیٰ ہے شیخین کے نزدیک باپ سے بیٹا اولیٰ ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک باپ اولیٰ ہے مسئلہ لونڈی غلام کا نکاح بے اجازت کے جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مگر مولیٰ کی اجازت سے مسئلہ اُس کا مہر کہ جس سے غلام نے نکاح کیا ہے کس پر واجب ہے۔ غلام کی گردن پر واجب ہے اور مہر کے واسطے اُسکو فروخت کریں مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے ہزار درم پر اس شرط کے ساتھ کہ اُسپر اور عورت نہ کرے یا اس شہر سے باہر نہ لیجائے اگر اُس شہر سے باہر لیجائے یا دوسری عورت کرے تو مہر دو ہزار درم کا ہوگا یہ شرط جائز ہے یا نہیں۔ اگر اوّل شرط کو پورا کیا تو ہزار درم واجب ہوں گے اور دوسری شرط پوری نہ کی یعنی اُس کے شہر سے باہر لے گیا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مہر مثل واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک دو ہزار واجب ہوں گے۔ حاصل یہ کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک شرط اوّل جائز ہے اور دوسری شرط فاسد ہے اور صاحبین کے نزدیک دونوں شرطیں جائز ہیں مسئلہ اگر مولیٰ اپنی لونڈی کا کسی کے ساتھ نکاح کردے تو کیا مولیٰ پر واجب ہے کہ لونڈی کو اُسکے خاوند کے گھر بھیجدے۔ واجب نہیں ہے بلکہ مولیٰ کی خدمت کرے اور اُسکے خاوند سے کہدے جہاں تو قابو پائے وطی کرے مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے مہر ایک جانور جنس معین پر نکاح کرے جیسے گائے اور بکری درست ہے یا نہیں۔ درست ہے اور جانور اوسط درجہ کا واجب ہوگا اور شوہر کو اختیار ہوگا چاہے اوسط درجے کے جانور کی قیمت دیدے اور چاہے اوسط درجہ کا جانور مسئلہ اگر کوئی شخص

کسی عورت سے کسی کپڑے غیر موصوف کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر
مہر مثل اُس عورت کا واجب ہوگا مسئلہ نکاح متعہ اور موقت جائز ہے یا نہیں علماء ثلثہ
کے نزدیک باطل ہے اور حسن بن زیاد کے نزدیک اگر ایسی مدت بیان کرے کہ اُس میں
وہ مت ہو نسکے تو نکاح جائز ہے مثلاً ایک سو پچاس برس یا اس سے زیادہ اور جو
اُسکے مانند ہو اور صورت نکاح موقت کی یہ ہے کہ مرد کسی عورت سے کہے کہ تو اپنا نکاح میرے
ساتھ ایک ماہ یا ایک برس کے واسطے کرلے اور متعہ میں لفظ نکاح یا اُسکے ہم معنی مذکور نہیں
ہوتا مثلاً کہے کہ تیرے ساتھ تین دن تک اسقدر روپے پر فائدہ اُٹھاؤں گا مسئلہ غلام اور
لونڈی کا نکاح مولی کے بے اجازت جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے اگر بے اجازت مولی
کے کریں تو نکاح موقوف رہیگا مولی کی اجازت پر اگر مولی اجازت دیدے تو جائز ہے ورنہ
ناجائز مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بے رضامندی اُسکے نکاح کرے یا کوئی عورت
نکاح بے رضامندی مرد کے کرے تو اُسکا کیا حکم ہے۔ یہ نکاح دوسرے کی رضامندی پر
موقوف رہیگا اگر اجازت دے تو درست ہوگا ورنہ باطل مسئلہ ایک شخص چاہتا ہے کہ اپنے چچا کی
بیٹی سے خود نکاح کرلے بحکم ولی ہونیکے جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر کوئی عورت
کسی شخص سے کہے کہ میرا نکاح کردے پھر وہ شخص دو گواہوں کے سامنے اپنے نکاح میں لے لے
تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر عورت کا ولی مہر کا کفیل ہوجائے مثلاً کوئی شخص اپنے بیٹے
کا نکاح کرے اور مہر کا خود کفیل ہوجائے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور عورت کو اختیار ہوگا
چاہے شوہر سے مہر طلب کرے اور چاہے ولی سے مسئلہ اگر قاضی بوجہ فساد نکاح کے قبل از
صحبت میاں بی بی میں جُدائی کرادے تو مہر واجب ہوگا یا نہیں۔ مہر واجب نہوگا
اگر صحبت کی ہوگی تو مہر مثل واجب ہوگا لیکن جو ٹھیر گیا ہو اُس سے بڑھ نہ جائے اور عورت
پر عدت بھی آویگی اور نسب ولد کا بھی ثابت ہوجائیگا مسئلہ مہر مثل کن لوگوں سے معتبر
کیا جائے بہنوں اور پھپیوں اور پھوپھی زاد بہنوں سے معتبر ہوگا۔ ماں اور خالہ وغیرہ

سے اعتبار نہ ہوگا مگر ایک قبیلہ سے ہوں تو اعتبار ہوگا مسئلہ مہر مثل کا اعتبار کس طرح ہوگا دونوں عورتیں برابر ہوں عمر میں اور مال میں اور عقل میں اور جمال میں اور دین اور شہر میں اور زمانہ میں یعنی ہم عصر ہوں مسئلہ نصرانی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے نصرانی ہو یا یہودیہ ہو مسئلہ آزاد شخص کو کے عورتیں کرنا جائز ہیں۔ چار عورتیں اس سے زیادہ ناجائز ہیں اور لونڈیاں خریدی ہوئیں جس قدر چاہے جائز ہیں اور غلام کیواسطے نکاح میں دو عورتیں جائز ہیں مسئلہ اگر کسی شخص کے چار بیبیاں ہیں اور اُن میں سے ایک کو طلاق دیدے اور چاہتا ہے کسی اور عورت سے مطلقہ بی بی کی عدت میں نکاح کر لے جائز ہے یا نہیں۔ جبتک مطلقہ کی عدت نہ گذر جائے جائز نہیں مسئلہ اگر کسی نے اپنی لونڈی کا نکاح کیا اور پھر اُسکو آزاد کر دیا تو اُس لونڈی کو اختیار رہوگا چاہے نکاح کی اجازت دے ورچاہے رد کرے اختیار رہوگا اگرچہ خاوند اُس کا آزاد ہو یا غلام دونوں کا حکم ایک سا ہے مسئلہ اگر لونڈی نے بے اجازت مولی کے نکاح کیا اور پھر آزاد ہوگئی تو اُسکو فسخ کا اختیار رہوگا یا نہیں۔ نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کرے اور ایک اُن میں سے جائز نہو مثلاً ایک اُن میں سے کسی دوسرے کے نکاح میں ہو یا دوسرے خاوند کی عدت میں ہو اور ہزار روپیہ کا مہر ٹھیرے تو وہ مہر اُن میں کیونکر ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مہر اُس عورت کا ہوگا کہ جس کا نکاح درست ہی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دونوں میں تقسیم کریں اُنکی مہر مثل کے اندازہ سے پھر جو کچھ حصہ اُس عورت کا ہو کہ نکاح اُسکا درست ہو وے خاوند پر اسقدر مہر لازم ہوگا اور جو کچھ اُس عورت کا حصہ ہو کہ اُس کا نکاح درست نہیں ہی وہ ساقط ہو جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر اُس عورت میں کوئی عیب پائے مثلاً دیوانہ پن تو فسخ نکاح کا اختیار رہوگا یا نہیں شیخین کے نزدیک اختیار نہیں ہے اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اختیار ہوگا مسئلہ اگر ایسے ہی عورت بھی مرد میں عیب پائے جیسے دیوانگی اور جذام اور برص

وغیرہ تو اس میں بھی شیخین کے نزدیک عورت کو اختیار نہو گا مسئلہ اگر مرد میں نامردی کا عیب ظاہر ہو تو عورت کیا کرے۔ قاضی کے یہاں رجوع کرے اور قاضی اُسکے خاوند کو ایک سال کی مہلت دے اگر صحبت کے قابل ہو جائے تو بہتر ورنہ جُدائی کرادے اور یہ جُدائی طلاق بائن ہوگی اور عورت کا مہر پورا واجب ہو گا جو خلوت کی ہوگی مسئلہ اور مجبوب ظاہر ہوا ہو تو اُسی وقت فرقت کردے مہلت بے سود ہے مسئلہ اگر کوئی عورت اسلام لائے اور خاوند اُس کا کافر ہو تو کیا کیا جائے۔ قاضی اُسکے شوہر سے کہے کہ تو بھی اسلام قبول کر اگر وہ بھی اسلام قبول کرے تو وہ اُسکی بی بی ہے اور اگر اسلام نہ لائے تو اُن میں جُدائی کرادے اور یہ جُدائی اُن میں طلاق بائن ہوگی طرفینؒ کے نزدیک اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نکاح فسخ ہو گا مسئلہ اگر کوئی شخص ایمان لائے اسلام پر اور عورت اُسکی مجوسیہ ہو تو قاضی اُس پر بھی اسلام کا حکم کرے اگر وہ عورت اسلام قبول کرے تو وہ اُسکی بی بی ہے اور اگر انکار کرے تو قاضی جُدائی کرادے اور یہ جُدائی باتفاق فسخ ہوگی اور اگر صحبت کی ہوگی تو پورا مہر واجب ہو گا اور اگر صحبت نہ کی ہوگی تو کچھ بھی واجب نہو گا مسئلہ اگر شوہر اہلِ کتاب اسلام قبول کرے تو نکاح قائم رہیگا یا نہیں۔ بدستور رہیگا مسئلہ اگر شوہر یا عورت دار الحرب سے دار الاسلام میں آئیں تو اُن کے آپس میں جُدائی ہوگی یا نہیں ہوگی مسئلہ اگر بی بی کو یا شوہر کو غلام کریں اور دار الحرب سے دار الاسلام میں لائیں تو آپس میں جُدائی ہوگی یا نہیں۔ جدائی ہوگی مسئلہ اگر دونوں کو غلام کریں تو جُدائی نہوگی مسئلہ اگر کوئی عورت دار الحرب سے ہجرت کرکے دار الاسلام میں آئے تو اُس عورت کو خاوند کرنا جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عدت واجب نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک عدت واجب ہی اگر اُس کو حمل ہو تو وضع حمل کے بعد نکاح کرے مسئلہ اگر عورت یا مرد اسلام سے انکار کریں تو ان میں جُدائی ہوگی یا نہیں۔ جُدائی ہوگی اور نکاح فسخ ہو گا طلاق نہوگی مسئلہ اگر شوہر اسلام سے انکار کرے تو نصف مہر واجب

ہوگا اور اگر صحبت کی ہوگی تو کل مہر واجب ہوگا اور اگر عورت اسلام سے پھر گئی ہوگی تو مہر اُسکا
ساقط ہوجائیگا اور اگر مدخول بہا ہوگی تو مہر واجب ہوگا اور اگر مدخول بہا نہوگی تو کچھ واجب نہوگا **مسئلہ**
اگر عورت مرد دونوں اسلام سے انکار کریں اور پھر دونوں اسلام قبول کریں تو نکاح دونوں کا
باطل ہوگا یا نہیں۔ نکاح باطل نہوگا اور اسی طرح رہیگا **مسئلہ** مرتد کو مسلمان عورت سے
نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہی بلکہ نہ کافرہ سے جائز ہے نہ مسلمان سے اور ایسی مرتدہ
عورت کو جائز نہیں ہے کہ شوہر کرے مسلمان کو یا کافر کو یا مرتد کو یعنی مرتد مرد و عورت کو کسی
کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے **مسئلہ** اگر مرد مسلمان ہو اور عورت کافرہ ہو یا عورت مسلمان ہو
اور مرد کافر ہو تو لڑکا کس کا تابع ہوگا۔ اگر مرد مسلمان ہوگا تو اُس کا تابع ہوگا اور جو عورت مسلمان
ہوگی تو اُس کا تابع ہوگا **مسئلہ** اگر عورت مرد دونوں کافر ہوں پھر ایک اُن میں سے ایمان
لائے تو چھوٹے بچہ کا کیا حکم ہوگا۔ یہ بھی اُسی طرح مسلمان کا تابع ہوگا **مسئلہ** لیکن اگر ایک اُن
میں سے کتابی ہوئے اور دوسرا مجوسی تو لڑکا کس کے تابع ہوگا۔ کتابی کے تابع ہوگا **مسئلہ**
اگر کوئی کافر کسی عورت سے بے گواہوں کے نکاح کرے یا وہ عورت دوسرے کی عدت میں
ہو نکاح درست ہوگا یا نہیں دیکھنا چاہیئے کہ اگر اُن کے دین میں یہ امر جائز ہی تو جائز ہوگا اور
اگر اُن کے دین میں ناجائز ہی تو جائز نہیں ہے یعنی اگر دونوں مسلمان ہوجائیں تو تفریق نہ کریں
اور دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں **مسئلہ** اگر کوئی بت پرست یا آتش پرست ساتھ اپنی
ماں یا بیٹی کے نکاح کرے اور پھر دونوں اسلام قبول کریں تو اُن میں جُدائی کرائیں یا
نہیں۔ فوراً جُدائی کرانی چاہیئے **مسئلہ** اگر کوئی شخص دو عورتیں آزاد نکاح میں رکھتا ہے
تو واجب ہے کہ ان دونوں میں عدل اور تقسیم کرے یا نہیں۔ مرد کو دونوں میں عدل کرنا
واجب ہے ایک رات کو ایک کے یہاں رہے اور دوسری کے یہاں دوسری رات
کو یہ عدل ہے **مسئلہ** باکرہ اور کاملہ دونوں ایک سے ہیں؟ ایک سے ہیں اگرچہ دونوں
باکرہ ہوں یا ایک باکرہ اور دوسری کاملہ ہو **مسئلہ** اگر دو بیبیوں میں ایک لونڈی ہو اور

دوسری حرہ ہو تو اُن میں کیونکر تقسیم کرے ۔آزاد عورت کیواسطے دو راتیں اور لونڈی کے واسطے ایک رات مسئلہ سفر کے واسطے اُن میں کسی عورت کو حق حاصل ہے یا نہیں کسی کو حق حاصل نہیں ہے جس کو چاہے سفر میں اپنے ساتھ لے جائے اور اُن میں قرعہ ڈالنا مستحب ہے جس کے نام قرعہ آئے لے جائے ہر عورت کو اختیار ہے کہ اپنا حق دوسری سوتن کو دیدے مسئلہ جس عورت نے اپنی باری دوسری کو دیدی یا تو اس سے پھیر سکتی ہے یا نہیں ۔پھیر سکتی ہے ؛

کتاب الرضاع

دودھ کے مسائل

تعداد شیر کس قدر ہے کہ اُس سے حرمت دودھ پینے کی ثابت ہو ۔تھوڑا ہو یا بہت جسقدر لڑکا پیے حرمت دودھ کی ثابت ہو گی اگرچہ مدت رضاعت میں ایک بار پیا ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک پانچ بار متفرق پیئے ۔مدت رضاعت کی کس قدر ہے ۔امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تیس مہینے یعنی اڑھائی برس اور صاحبین کے نزدیک دو برس اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے مسئلہ رضاعت سے کس قدر رشتے حرام ہوتے ہیں جسقدر بوجہ نسب کے حرام ہیں مگر برادر رضاعی کی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے اور برادر نسبی کی ماں سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اس مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ دو بچے بیگانہ ایک غیر عورت کا دودھ پئیں تو ہر ایک ان میں سے کہ جنہوں نے دودھ پیا ہے آپس میں ایک دوسرے کی ماں بہن سے نکاح کریں تو جائز ہے مسئلہ رضاعی باپ کی بی بی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ۔جائز نہیں ہے جیسے بی بی پدر نسبی کی مسئلہ اگر عورت کسی لڑکی کو دودھ پلائے تو یہ لڑکی اُس عورت کے خاوند پر اور اُسکے باپ اور اُسکے بیٹے پر اور اُسکے خاوند کے باپ یعنی خسر پر اور خاوند کے لڑکے پر حرام ہو جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق دیدے اور اُس عورت نے عدت گذرنے کے بعد دوسرا خاوند کر لیا اور پھر ایک بچہ کو دودھ پلایا تو حرمت رضاعت کی اول

خاوندسے ثابت ہوگی یا دوسرے سے۔ یہ مسئلہ تین طرح پر ہے پہلی طرح میں باتفاق اول خاوند
سے ثابت ہوگی اور دوسرے یہ ہے کہ باتفاق دوسرے خاوند سے ثابت ہوگی اور تیسری
طرح اختلاف ہے اگر حاملہ ہووے بچہ جنے تو باتفاق دوسرے خاوند سے حرمت ثابت ہوگی
اور اگر ہنوز حاملہ نہیں ہوئی ہے اور بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو باتفاق اول خاوند سے ثابت
ہوگی اور اگر حاملہ ہوئی اور بچہ ابھی پیدا نہیں ہوا ہے تو امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک پہلے خاوند
سے ثابت ہوگی اور امام محمدؒ کے نزدیک دونوں سے ثابت ہوگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر
دودہ زیادہ ہوا ہے تو دوسرے خاوند سے ثابت ہوگی اور اگر اپنے حال پر ہو یا کم ہو گیا ہے تو
پہلے خاوند سے ثابت ہوگی **مسئلہ** برادر رضاعی کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں جائز
ہے جیسے برادر نسبی کی بہن سے اور یہ اس طرح پر ہے کہ ایک عورت نے کسی غیر کے لڑکے کو
دودہ پلایا اور اُس کا کوئی لڑکا ہووے تو جائز ہوگا اُس عورت کے لڑکے کو اُس برادر رضاعی
کی بہن سے نکاح کرے **مسئلہ** اگر لڑکی لڑکا ایک عورت کا دودہ پئیں تو اُنکو آپس میں نکاح
کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے اسوجہ سے کہ وہ دونوں آپس میں رضاعی بہن بھائی
ہیں **مسئلہ** اگر کوئی عورت کسی لڑکے کو دودہ پلائے اور پھر اس لڑکے سے نکاح کرنا چاہے تو جائز
ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے اسواسطے کہ وہ اُس کا رضاعی بیٹا ہے اور اُس لڑکے کے لڑکے سے
بھی نکاح کرنا چاہے تو نہیں کرسکتی ہے **مسئلہ** اگر کسی عورت کے دودہ کو پانی میں پلائیں اور کوئی
بچہ اُس کو پئے تو حرمت رضاعت کی ثابت ہوگی یا نہیں۔ اگر پانی کو غلبہ ہے تو حرمت
ثابت نہوگی **مسئلہ** اگر کسی عورت کا دودہ کھانے میں ملجائے پھر اُس کو کوئی بچہ کھائے
رضاعت کی حرمت ثابت ہوگی یا نہیں۔ اگر وہ کھانا مع دودہ کے آگ پر پکایا جاوے تو
باتفاق حرمت نہوگی اور اگر یہ کھانا پکایا نہو تو غور کریں اگر ثرید کے طور پر ہو یعنی روٹی دودہ میں
بھیگی ہوئی اور اُس میں دودھ غالب ہو تو صاحبین کے نزدیک رضاعت کی حرمت ثابت
ہوگی اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حرمت نہوگی اگرچہ دودہ غالب ہو **مسئلہ** اگر کسی مردہ عورت کا

دودھ نکالکر کسی بچہ کو پلائیں تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں۔ ثابت ہوگی مسئلہ اگر کسی عورت کا دودھ بکری کے دودھ میں ملاکر کسی لڑکے کو پلائیں تو حرمت رضاعت کی ثابت ہوگی یا نہیں اگر بکری کا دودھ عورت کے دودھ پر غالب ہے تو حرمت ثابت نہوگی اور جو عورت کا دودھ غالب ہو تو حرمت ثابت ہوگی مسئلہ اگر ایک عورت کا دودھ دوسری عورت کے دودھ کے ساتھ ملائیں اور اُن میں سے ایک کا دودھ دوسرے سے زیادہ ہے تو حرمت رضاعت کی کیونکر ثابت ہوگی شیخین کے نزدیک جس عورت کا دودھ زیادہ ہو اُس سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوگی اور امام محمدؒ اور زفرؒ دونوں کے نزدیک دونوں سے ثابت ہوگی مسئلہ اگر کسی کنواری لڑکی کے دودھ اُتر آئے اور کوئی بچہ پیے تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں ثابت ہوگی مسئلہ اگر کسی شخص کے دو عورتیں ہیں ایک صغیرہ اور ایک کبیرہ پھر کبیرہ صغیرہ کو اپنا دودھ پلا دے تو یہ دونوں عورتیں خاوند پر حرام ہونگی یا نہیں۔ حرام ہونگی اور کبیرہ سے اگر وطی کی تو پورا مہر واجب ہوگا اور اگر کبیرہ سے وطی نہ کی ہوگی تو کچھ بھی واجب نہ ہوگا لیکن صغیرہ کا نصف مہر خاوند پر واجب ہوگا مسئلہ خاوند کو مجاز ہے کہ جو صغیرہ کو دیا ہے کبیرہ سے لے لے۔ اگر اس کبیرہ نے جان بوجھ کر صغیرہ کو دودھ پلایا ہے کہ میرے دودھ پلانے سے یہ خاوند پر حرام ہو جائیگی تو وہ نصف کبیرہ سے لے لے اگر لاعلمی کے ساتھ پلایا ہے تو کچھ واجب نہوگا مسئلہ رضاعت میں کے گواہ ہوں۔ دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں مگر کل عورتیں نہوں

کتاب الطلاق

طلاق دینے کے مسائل

طلاق کے طرح کی ہے تین طرح کی احسن اور سنت اور بدعت۔ طلاق احسن یہ ہو کہ کوئی مرد کسی عورت کو طہر میں طلاق دیوے۔ طہر کے وہ دن ہیں کہ جن میں حیض نہو۔ اور اُس طہر میں صحبت نہ کی ہو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے یہاں تک کہ اُسکی عدت پوری ہو جائے

مسئلہ طلاق سنت کونسی ہے۔ یہ ہے کہ مرد اپنی بی بی کو تین طہر میں تین طلاقیں دیوے
مسئلہ طلاق بدعت کونسی ہے۔ بدعت یہ ہی کہ اپنی بی بی کو تین طلاقیں ایک لفظ میں دیوے
یا تین طلاقیں ایک طہر میں دیوے۔ دونوں صورتوں میں طلاق پڑجائیگی مگر مرد گنہگار ہوگا
مسئلہ طلاق سنت کے طرح پر ہے۔ دو طرح پر سنت عدد اور سنت وقت اور سنت وقت خرج
کے حق میں مخصوص ہوگی یعنی طہر میں دیوے کہ اسکے ساتھ وطی نہ کی ہو اور سنت عدد مدخولہ
کے حق میں ہوتی ہے اور غیر مدخولہ کے حق میں بھی ہوتی ہے۔ تین طلاقیں ایک لفظ کے
ساتھ نہ دیوے اگر تین طلاقیں ایک لفظ سے دیگا تو بدعت ہوگی خواہ مدخولہ ہو خواہ غیر مدخولہ
مسئلہ اگر کسی عورت کو حیض نہیں آتا ہی یا کم عمر ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو طلاق سنت
کے موافق دیوے تو کیونکر دے۔ ہر مہینہ میں ایک طلاق دیدے اور اگر دو حول کرے تو بھی ہر مہینے
میں طلاق دیوے اور یہ جائز ہے اگرچہ طلاق اور صحبت میں جدائی نہ کرے مسئلہ اگر کوئی عورت
حاملہ ہے اور اُس کا خاوند چاہتا ہے کہ تین طلاق سنت کے طور پر دیوے تو جائز ہے یا نہیں
شیخین کے نزدیک جائز ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دیوے تاکہ تینوں پوری ہوجائیں
اور امام محمدؒ کے نزدیک حاملہ کو ایک طلاق سے زیادہ بطور سنت نہ دیوے مسئلہ اگر کوئی شخص
اپنی بی بی کو حیض کی حالت میں طلاق دے تو اُسپر پڑے گی یا نہیں۔ طلاق ہوجائیگی مگر
گنہگار ہوگا مستحب یہ ہی کہ پھر رجوع کرے اور جب حیض سے پاک ہوجائے اختیار ہے چاہے
طلاق دے یا نہ دے مسئلہ جو کوئی خاوند اپنی عورت کو طلاق دے واقع ہوگی یا نہیں۔ ہاں
اگر وہ خاوند عاقل اور بالغ ہوگا تو پڑجائے گی آزاد ہو یا غلام مسئلہ اگر دیوانہ یا لڑکا یا سوتا ہوا آدمی
طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی مسئلہ طلاق کے طرح پر ہے۔ دو طرح پر ایک
صریح دوسری کنایہ کے ساتھ صریح یہ ہی کہ کہے انت طالق یعنی تجھکو طلاق ہے یا مطلقہ یعنی
طلاق دی ہوئی یا طلقتک۔ یعنی تجھکو طلاق دی میں نے ان لفظوں سے طلاق واقع
ہوجائیگی مگر رجعی ہوگی اگرچہ نیت طلاق کی نہ کرے کیونکہ یہ لفظ نیت کے محتاج نہیں ہیں

اگرچہ طلاق دینے والا کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی طلاق واقع ہوجائیگی مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے کہے انت الطلاق یا انت طالق الطلاق یا انت طالق طلاقًا یعنی تو طلاق ہے یا طلاق والی ہے خاص طلاق کی یا تو طلاق والی اس طلاق سے کے طلاق پس واقع ہوگی۔ اگر نیّت ایک طلاق کی ہوگی تو ایک طلاق رجعی پڑے گی۔ازمترجم۔ اگر دو کی بھی نیت ہوگی تو بھی ایک ہی پڑیگی ہاں اگر تین کی نیت ہوگی تو تینوں پڑجائینگی اور دوسری طرح کنایہ کی یہ ہے کہ اُنکے کہنے سے بھی طلاق رجعی ہوتی ہے اور وہ الفاظ یہ ہیں۔ اعتدی واستبری رحمک وانت واحدة۔ باقی کنایات سے جو نیت طلاق کی کریگا تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر تین کی نیت کریگا تو تین واقع ہونگی اور اگر دو طلاق کی نیت کریگا تو علماء ثلثہ کے نزدیک ایک ہی واقع ہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک جس قدر کی نیت کریگا اُسی قدر واقع ہوں گی مسئلہ الفاظ بائن طلاق کے کیا کیا ہیں۔ یہ ہیں کہ کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ تو طلاق بائنی ہے یا یوں کہے کہ اَنتِ بَائِنٌ وتبتة وتبلة وَحَرامٌ وحَبلُکِ عَلٰی غَارِبکِ والحقی باہلک وَخَلِیَّةٌ وبَرِیَّةٌ ووہبتک لاہلِکِ وسَرَّحتُک وَفَارَقتُکِ وَاَنتِ حرةٌ وتقنّعی وتستّری واعزبی وَابتغی الازواج معنی الفاظ کے یہ ہیں۔مثلاً یوں کہے کہ تو مجھ سے دور ہے اور جُدا ہے اور حرام ہے اور تیرا اختیار تجھکو ہے اور اپنے عزیزوں سے مل جا اور بالکل چھوڑ دی گئی تو بری ہے اور تجھکو تیرے عزیزوں کے سپرد کیا اور میں نے تجھکو چھوڑ دیا اور تجھکو اپنے آپ سے جُدا کیا اور تو آزاد ہے اور چادر اپنے سر پر اوڑھ اور پردہ کر اور دور ہو اور سفر کر اور خاوندوں کو تلاش کر اگر نیت طلاق کی نہیں رکھتا ہے تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ مگر جس حال میں کہ قاضی کے سامنے طلاق کا ذکر ہوگا تو قاضی حکم طلاق کا کریگا لیکن اُسکے اور خدا کے درمیان میں طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر نیت ہوگی تو خدا کے نزدیک بھی طلاق ہوجائے گی مسئلہ اگر غصہ اور خصومت کی حالت ہو اور مذاکرہ طلاق نہو تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ جس لفظ سے کہ گالی مراد ہوگی طلاق نہیں پڑیگی مگر نیت کے ساتھ

[حاشیہ: اعتدی — تو عدت میں بیٹھ ۱۲؛ استبری رحمک — تو اپنے رحم کو پاک کر ۱۲؛ انت واحدة — تو اکیلی ہے ۱۲]

ورنہ بے نیت طلاق پڑے گی مسئلہ اگر طلاق کو کسی وصف زیادتی یا شدت کے ساتھ موصوف کیا تو بائنہ طلاق پڑے گی جیسے تو بڑی سخت طلاق والی ہے یا بہت بڑی طلاق والی ہے یا تجھ پر شیطان یا بدعت کی طلاق یا مثل پہاڑ کے تجھ پر طلاق یا تجھ پر مقدار پُری خانہ کی طلاق مسئلہ اگر کوئی شخص طلاق کو کل کی طرف یا اُس عضو کی طرف جس سے تمام بدن تعبیر کیا جاتا ہے اضافت کرے مثلاً کہے کہ تیرے سر کو طلاق ہے یا تو طلاقی ہے یا تیری جان کو یا تیری شرمگاہ کو طلاق ہے یا تیرے منہ کو تو طلاق پڑیگی یا نہیں۔ پڑجائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تیری آدھی پر طلاق ہے یا چوتھائی پر یا تجھ پر آدھی یا تہائی طلاق ہے۔ توان دونوں مسئلوں میں پوری طلاق پڑجائے گی مسئلہ طلاق جبر سے اور سکر کیحالت میں دی ہوئی پڑے گی یا نہیں مثلاً کوئی شخص جبر کرے کہ اپنی بی بی کو طلاق دیدے ورنہ میں تجھکو مار ڈالوں گا یا تیرا ہاتھ کاٹ لوں گا اور وہ اس خوف سے طلاق دیدے تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک پڑجائیگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک نہیں پڑیگی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے کہے کہ تیرے ہاتھ کو طلاق ہے یا تیرے پاؤں کو تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ علماء ثلثہ کے نزدیک نہیں پڑے گی اور امام زفرؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک پڑجائے گی مسئلہ اگر گونگا طلاق دے تو پڑے گی یا نہیں۔ پڑجائیگی اور گونگا اشارہ سے طلاق دیگا مسئلہ اگر کوئی شخص طلاق کو نکاح کے ساتھ اضافت کرے مثلاً کہے کسی عورت سے کہ جب میں تجھسے نکاح کروں تو تجھکو طلاق ہے یا کہے اگر تجھ سے میں نکاح کروں تو طلاق ہے تو جب اس عورت سے نکاح کریگا طلاق پڑیگی یا نہیں۔ ہمارے علما کے نزدیک نکاح کے بعد طلاق پڑجائیگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک نہیں پڑیگی لیکن اگر طلاق کو اضافت کرے ساتھ شرط کے مثلاً اپنی بی بی سے کہے کہ اگر تو اس گھر میں جائے گی تو طلاق ہے تو جب وہ عورت گھر میں جائیگی طلاق پڑے گی یا نہیں۔ پڑجائے گی

مسئلہ اضافت طلاق کی جب درست ہوگی کہ وہ شخص طلاق دینے کا مالک ہو یا طلاق ملک کی طرف مضاف کرے جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر مالک ہوگا تو اضافت درست ہوگی اور اگر ملک کے ساتھ اضافت کریگا تو درست نہ ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی اجنبی عورت سے کہے کہ اگر تو اس گھر میں جائیگی تو تیرے اوپر طلاق ہے پھر اس عورت سے نکاح کرے بعد اسکے وہ عورت اُس گھر میں جائے تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ نہیں پڑیگی مسئلہ شرط کے لفظ کس قدر ہیں۔ سات ہیں جیسے اِن وا ذا وا ذا ما ومتی وکل وکلما ومتی ما مثلاً کہے کہ اگر تو اس گھر میں جائے یا کہے جو تو اس گھر میں جائے یا کہے کہ جسوقت تو اس گھر میں جائے تو طلاق ہے تو ایک بار طلاق اُس گھر میں جانے سے واقع ہوگی اگر دوسری دفعہ جائیگی تو طلاق واقع نہوگی مگر جب کلما کو شرط کیا ہو مثلاً کہے کہ ہر دفعہ اس گھر میں تو جائے تو ہر مرتبہ کے جانے میں طلاق ہوگی تین طلاق تک پھر بعد اس کے جب عدت پوری ہو جائے تو دوسرا خاوند کرے پھر اُس کے بعد اول خاوند سے نکاح کرے پھر جو گھر میں جائیگی تو طلاق واقع نہوگی اس واسطے کہ تمام ملک زائل ہو گئی تھی مسئلہ اگر کوئی مرد ایک عورت سے کہے کہ اگر تو اس گھر میں جائیگی تو طلاق ہے پھر گھر میں جانے سے پہلے شوہر نے اُس عورت کو طلاق دی اور اُسکی عدت گذر گئی پھر اس گھر میں گئی تو قسم اُترے گی اور طلاق واقع ہوگی یا نہیں قسم اُتر جائیگی اور طلاق نہیں پڑیگی اس واسطے کہ عورت اُس وقت طلاق کے واقع ہونیکی جگہ نہیں ہے عدت سے فارغ ہوگئی تھی صورت اُسکی یہ ہے کہ اگر اُس سے نکاح کرے اور پھر گھر میں آئے طلاق نہیں پڑیگی اس واسطے کہ قسم اُتر گئی تھی لیکن اگر عدت میں ہوتی اور گھر میں جاتی تو طلاق پڑ جاتی مسئلہ اگر عورت اور مرد شرط کے وجود میں اختلاف کریں مثلاً کسی مرد نے اپنی عورت سے کہا ہو کہ اگر آج کے روز تو اس گھر میں جائیگی تو طلاق ہے اور عورت کہے کہ میں گئی اور مجھکو طلاق ہے اور مرد کہے کہ نہیں گئی تو کس کا قول مانا جائیگا۔ مرد کا قول مانا جائے گا۔

ہاں اگر عورت گواہ پیش کرے تو اُسی کا قول مانا جائیگا مسئلہ اگر شرط ایسی چیز کی ہو کہ مرد
کو اُس سے اطلاع نہو مثلاً جیسے حیض تو کس کا قول معتبر ہوگا۔ عورت کا قول معتبر ہوگا مگر
اپنے ہی حق میں مثلاً ایک مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر تو حیض سے ہوگی تو طلاق ہے
پھر عورت کہے کہ حیض سے ہوں میں تو عورت کا قول اعتبار کیا جائے گا اس واسطے
کہ یہ ایسی چیز ہے کہ اس سے مرد کو اطلاع نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے
کہے کہ جب تو حیض سے ہوئے تو تجھکو طلاق ہے اور فلاں عورت کو بھی تیرے ساتھ
طلاق ہے پھر یہ عورت کہے کہ حائض ہوں میں اگر مرد نے اسکو تصدیق کیا تو دونوں عورتیں
طلاق ہو جائیں گی اور اگر تصدیق نہ کریگا تو وہی عورت مطلقہ ہوگی کہ جس نے خون دیکھا
ہے دوسری نہ ہوگی مسئلہ اگر ایک مرد نے ایک عورت سے کہا کہ جس وقت تو حائض
ہوئے تو تجھکو طلاق ہے پھر اُس عورت نے خون دیکھا تو اب اس خون کے دیکھنے کے
ساتھ ہی طلاق پڑ جائیگی یا نہیں۔ طلاق واقع نہوگی جبتک تین دن نہ گذر جائیں اور
جب تین دن گذر جائیں تو اُس وقت طلاق کا حکم کرینگے ابتداء حیض سے اور فائدہ اسکا
یہ ہے کہ یہ حیض عدت میں محسوب ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ جب تو
حیض کامل کے ساتھ حائض ہوگی تو تجھکو طلاق تو اب عورت پر خون دیکھنے کے ساتھ طلاق
واقع ہوگی یا نہیں حیض کے تمام ہونے تک طلاق نہیں پڑیگی جب تک پاک نہ ہو مسئلہ
لونڈی کے واسطے دو طلاق ہیں۔ دو طلاق خاوند چاہے آزاد ہو اور چاہے غلام مسئلہ
اگر کوئی مرد عورت غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دے تو تینوں طلاقیں واقع ہوں گی یا نہیں
اگر تینوں طلاقیں ایک لفظ میں کہیگا تو تینوں پڑ جائیں گی اور اگر جدا جدا کہے گا تو ایک
سے زیادہ نہ پڑے گی مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی عورت غیر مدخولہ سے کہے کہ تجھکو
ایک طلاق ہے پہلے ایک سے تو کے طلاقیں پڑینگی۔ ایک طلاق پڑے گی مسئلہ
اور اگر کہے کہ تو طلاق بعد ایک کے تو کئے طلاقیں پڑینگی۔ دو پڑیں گی مسئلہ اگر کوئی

مرد کسی عورت غیر مدخول بہا سے کہے یعنی بی بی سے کہ جو تو اس گھر میں جائیگی تو طالق ہے ایک اور ایک اور پھر وہ عورت اُس گھر میں گئی تو کے طلاقیں پڑیں گی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رح کے نزدیک ایک طلاق پڑے گی اور صاحبین کے نزدیک دو مسئلہ اگر کوئی شخص بی بی سے کہے کہ تو طلاقی ہے مکہ میں تو طلاق کب پڑے گی۔ جہاں ہو گی وہیں کہتے ہی طلاق پڑ جائیگی۔ از مترجم۔ مکہ فقط مثال کے واسطے ہے مسئلہ اگر کوئی شخص عورت سے کہے جو تو گھر میں گئی تو طلاق ہے کب طلاق پڑے گی۔ اُس وقت کہ جس وقت گھر میں جائیگی اور جبتک گھر میں نہ جائیگی طلاق نہیں پڑیگی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ تو کل طلاقی ہے تو کب طلاق پڑے گی۔ جس وقت صبح صادق برآمد ہو مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ تو اپنے آپ کو اختیار کر اور نیت اُسکی طلاق کی ہو یا کہے کہ تو اپنے آپ کو طلاق دے تو اب یہ عورت اُسی جگہ اور دوسری جگہ طلاق دے سکتی ہے یا نہیں۔ اُسی جگہ دے سکتی ہے دوسری جگہ نہیں دے سکتی ہے مسئلہ اگر اُس عورت نے اُسی جگہ اپنے آپ کو طلاق نہ دی اور دوسرے کام میں مشغول ہوگئی یا اُس جگہ سے کھڑی ہوگئی تو اُس کا وہ حکم جاتا رہا یا نہیں۔ جاتا رہا ہاں اگر اُسی جگہ کہے کہ میں نے اپنے آپ کو اختیار کیا تو طلاق بائن پڑ جائیگی اور ایک ہی طلاق ہو گی اگرچہ خاوند نے تین کی نیت کی ہو اور یہ جو کہا تھا کہ طلاق دی اپنے آپ کو یہ طلاق رجعی ہو گی مسئلہ اگر تین طلاقیں دی تو کے واقع ہوں گی۔ اگر خاوند نے تین کی نیت کی ہو گی تو تینوں واقع ہو جائیں گی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ میری عورت کو طلاق دیدے اور یہ لفظ مطلق کہا ہے اور یہ نہیں کہا ہے کہ اگر تو چاہے تو طلاق دے تو اب کب طلاق دے سکتا ہے۔ اُس جگہ طلاق دے سکتا ہے اور دوسری جگہ بھی یعنی جب چاہے مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ طلاق دے تو اپنے آپ کو جس وقت چاہے تو کب طلاق دے سکتی ہے۔ اُس جگہ دے سکتی ہے اور دوسری جگہ بھی دے سکتی ہے

مسئلہ اگرکسی مرد نے عورت سے کہا کہ اگر تو مجھکو دوست رکھتی ہو یا دشمن رکھتی ہے تو طلاق ہے پھر وہ کہے دوست یا دشمن رکھتی ہوں میں تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ پڑ جائے گی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے مرض الموت میں کہے کہ تو طلاقی ہے بائن پھر عورت کی عدت میں خاوند مرجائے تو اُس عورت کو میراث ملے گی یا نہیں۔ عدت میں ہوگی تو ملے گی اور جو عدت پوری ہوگئی ہوگی تو نہیں ملے گی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ تو طلاقی ہے انشاءاللہ یعنی طلاق کے ساتھ ہی انشاءاللہ کہے تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ اگر طلاق سے ملا ہوا انشاءاللہ کہا ہوگا تو طلاق نہیں پڑے گی اور اگر لفظ انشاءاللہ علیحدہ کہا ہوگا تو طلاق پڑ جائے گی مسئلہ اگر کوئی شخص عورت سے کہے کہ تجھکو تین طلاق مگر ایک تو کے طلاقیں پڑیں گی۔ دو پڑیں گی مسئلہ اگر کہے کہ تو تین طلاقی ہے مگر دو تو کے طلاقیں پڑیں گی۔ ایک پڑے گی مسئلہ اگر خاوند عورت کا مالک ہو جائے یا عورت مرد کی مالکہ ہو جائے یا کسی جزو کے مالک ہو جائیں تو اُنکے آپس میں جدائی ہوگی یا نہیں۔ جُدائی ہوگی یعنی نکاح ٹوٹ جائے گا۔ صورت اس مسئلہ کی یوں ہے کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی سے اپنے بیٹے کا نکاح کیا یا اپنی بیٹی کا اپنے غلام سے نکاح کر دیا پھر وہ شخص مرگیا اور وہ لونڈی بیٹے کے حصہ میں آئی یا وہ غلام بیٹی کے حصہ میں آیا تو دونوں میں جُدائی ہوگی دوسری مثال یہ ہے کہ کوئی اپنی لونڈی کو کسی شخص کے نکاح میں دیا دے اور پھر اُس لونڈی کو ہبہ کر دے تو دونوں میں جُدائی ہو جائیگی اس واسطے کہ خاوند اپنی بی بی کا مالک ہوگیا پس چاہیئے کہ دونوں میں جدائی ہو جائے اور جزو کی مثال یہ ہے مثلاً لونڈی کا تہائی حصہ یا آدھا اُس کو بخشدے تو بھی یہی حکم ہوگا یعنی نکاح جاتا رہے گا اور وہ لونڈی کا مالک ہو جائے گا فقط

کتاب الرجعۃ

طلاق والی عورت سے رجوع کے مسائل

اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق رجعی دی تو مراجعت کر سکتا ہے یعنی اپنی بی بی کیطرف پھر سکتا ہے یا نہیں۔ رجعت کر سکتا ہے عورت راضی ہو یا نہو۔ از مترجم رجعت جب ہو سکتی ہے کہ تین طلاقیں نہ دی ہوں **مسئلہ** مراجعت کیا ہے۔ مراجعت یہ ہے کہ خاوند اپنی بی بی سے کہے کہ میں نے تجھکو اپنی طرف پھیر لیا یا عورت سے صحبت کرے یا اُس کا بوسہ لے یا عورت کے جسم کو چھوئے یا اُسکی فرج کو دیکھے شہوت کے ساتھ لیکن خاوند کو مستحب یہ ہے کہ رجعت پر گواہ کرے اور اگر نہ کرے تو بھی جائز ہے۔ از مترجم رجعت قولاً اور فعلاً ہر دو طرح ہو سکتی ہے **مسئلہ** اگر عدت گزرنے کے بعد مرد دعوی کرے کہ میں نے عدت میں تیرے ساتھ مراجعت کر لی اور عورت کہے کہ نہیں کی تو نے تو کس کا قول معتبر ہو گا۔ عورت کا قول معتبر ہو گا **مسئلہ** لیکن جب قول عورت کا معتبر ہو تو عورت پر قسم واجب ہوگی یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب نہوگی اور صاحبینؒ کے نزدیک واجب ہوگی **مسئلہ** اگر عورت مطلقہ سے کہے کہ میں نے تجھ سے رجعت کی اور عورت کہے کہ میری عدت پوری ہو چکی تو یہ مراجعت درست ہوگی یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک درست نہ ہوگی اور عورت کا قول معتبر ہو گا اور صاحبینؒ کے نزدیک رجعت درست ہوگی **مسئلہ** اگر لونڈی کا خاوند عدت گذرنے کے بعد کہے کہ میں نے عدت کی حالت میں مراجعت کر لی اور لونڈی تکذیب کرے اور لونڈی کا آقا بھی تصدیق کرے کہ تیرا خاوند سچ کہتا ہے اور مراجعت کر لی ہے تو کس کا قول معتبر ہو گا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک لونڈی کا قول معتبر ہو گا اور صاحبینؒ کے نزدیک خاوند اور مولی کا قول معتبر ہو گا یعنی مراجعت درست ہوگی **مسئلہ** اگر عدت والی عورت تیسرے حیض سے دس روز سے کم میں پاک ہووے تو مراجعت جاتی رہیگی یا نہیں۔ جاتی نہ رہے گی جب تک غسل نہ کرے یا ایک وقت نماز کا نہ گذر جائے اور اگر دس روز پورے ہو گئے کہ حیض اُس کا منقطع ہوا ہو فوراً مراجعت جاتی رہے گی یعنی پہلے اس کے کہ غسل کرے یا وقت

نماز کا اُس پر گذرے مسئلہ اگر کسی عورت کا دس روز سے کم میں خون منقطع ہوا ہو اور اس عورت کو پانی نہ ملا اور تیمم کیا تو اب نفس تیمم کے ساتھ مرجعت جاتی رہیگی یا نہیں شیخین کے نزدیک جاتی نہیں رہے گی جب تک نماز پڑھے گی اور امام محمدؒ اور زفرؒ کے نزدیک نفس تیمم سے جاتی رہے گی مسئلہ اگر کوئی عدت والی غسل کرے اور کسی عضو کا دھونا بھول جائے تو رجعت منقطع ہو گی یا نہیں۔ اگر کوئی عضو پورا یا اُس سے زیادہ غسل سے رہ گیا ہے تو رجعت منقطع نہ ہو گی اور اگر ایک عضو سے کم رہ گیا ہے تو منقطع ہو جائیگی مسئلہ جس عورت کو طلاق رجعی ہوئی ہو وہ بناؤ سنگار کرے یا نہیں۔ کرے مسئلہ عدت والی عورت کے خاوند کو بے اطلاع اُسکے اُس کے گھر میں جانا جائز ہے یا نہیں جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ جب تک اطلاع نہ دے نہ جائے یا اپنی جوتی کی آواز سُنائے تو اندر جائے مسئلہ اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق رجعی دی ہو تو اُس عورت سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علما کے نزدیک جائز ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ اور اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی ہو تین سے کم تو عدت میں اور عدت کے بعد اُس سے نکاح کر سکتا ہی یا نہیں۔ کر سکتا ہی مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی عورت کو کہ آزاد ہو تین طلاقیں دی ہوں تو اُس سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ دوسرا خاوند کرے اور وہ اُس سے صحبت کرے پھر بعد اُسکے یہ دوسرا خاوند اُس کو طلاق دے یا مر جائے تو اس صورت میں پہلے خاوند سے نکاح ہو سکتا ہے۔ از مترجم ایسی طلاق کو مغلظہ کہتے ہیں مسئلہ لڑکا مراہق یعنی قریب بلوغ حلالہ کرنے میں مانند بالغ کے ہے یا نہیں۔ ہے مسئلہ اگر لونڈی دو طلاق کے ساتھ مطلقہ ہو تو مولی کی صحبت سے حلال ہو گی یا نہیں نہیں ہو گی مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام زفرؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک درست ہی مگر خاوند پر حلال

نہیں ہوگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نہ نکاح درست ہوگا نہ خاوند پر حلال ہوگی مسئلہ
اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی اور عدت اُسکی گذر گئی اور اُس عورت نے
دوسرا خاوند کیا پھر اُس خاوند نے طلاق دی پھر شوہر اوّل سے نکاح کیا تو اب شوہر
اوّل کے طلاق کا مالک ہوگا شیخینؒ کے نزدیک تین طلاقوں کا مالک ہوگا اور امام محمدؒ
کے نزدیک جسقدر باقی ہونگے اُن کا مالک ہوگا یعنی اگر اول ایک طلاق دی ہوگی تو ۲ کا
مالک ہوگا اور اگر دو طلاقیں دی ہوں گی تو ایک طلاق کا مالک ہوگا اور اگر تین کہی
ہوں گی تو تین کا مالک ہوگا مسئلہ اگر عورت مطلقہ یعنی تین طلاق والی پہلے خاوند
سے کہے کہ عدت میری ہو چکی اور دوسرا خاوند جو میں نے کیا تھا اُس نے بھی طلاق
دی اور عدت اُسکی بھی ہو چکی تو مجھ سے نکاح کر لے تو اُس کو سچا جانے یا نہ جانے۔
اگر یہ اُس خاوند کے نزدیک راست گو ہے اور اتنا زمانہ بھی ہو گیا ہے کہ دو عدتیں
ہو سکتی ہیں تو جائز ہے کہ عورت کا قول معتبر سمجھے اور اگر اُس مدت میں دو عدتیں
نہیں ہو سکتی ہیں تو عورت کا قول نہ مانے واللہ اعلم

کتاب الایلاء

شوہر کو بی بی سے قسم کھانے کے مسائل

اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے کہے کہ خدا کی قسم تیرے ساتھ نزدیکی نہ کرونگا میں یا یہ کہے کہ
چار مہینہ تک تجھ سے نزدیکی نہ کروں گا میں تو اُسکا کیا حکم ہوگا۔ یہ ایلاء ہوگا اگر اس ایلاء
کی مدت میں کہ چار مہینہ ہیں صحبت کرے تو قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور صحبت نہ کرے تو عورت
پر بعد چار ماہ ایک طلاق بائن پڑ جائیگی اور ایلاء ساقط ہو جائے گا مسئلہ لیکن
اگر ہمیشہ کیواسطے قسم کھائے مثلاً یوں کہے کہ خدا کی قسم میں کبھی تیرے ساتھ
نزدیکی نہیں کروں گا تو اُسکا کیا حکم ہوگا۔ اگر صحبت نہیں کی اور چار مہینہ گذر گئے تو ایک
طلاق پڑ جائے گی پھر اگر اُس سے نکاح کریگا تو یہی حکم ہوگا اور اگر صحبت کریگا تو

قسم کا کفارہ لازم آئیگا اور اگر چار مہینے تک صحبت نہ کی اور دوسرے بھی چار مہینے گذر گئے تو دوسری طلاق بھی پڑ جائیگی مسئلہ پھر اگر دوسری بار نکاح کرے تو یہی حکم ہوگا اگر صحبت کریگا کفارہ قسم کا واجب ہوگا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینہ اور گذر گئے تو تیسری طلاق بھی پڑ جائیگی اور وہ تین طلاق کی مطلقہ ہو جائیگی مسئلہ اگر تین طلاق کی مطلقہ ہوئی اور عدت اُس کی گذر گئی اور دوسرا خاوند کیا اور اُس دوسرے خاوند نے صحبت کی پھر طلاق دی یا مرگیا اور اوّل خاوند کی طرف پھر آئی اگر خاوند صحبت کرے تو کیا حکم ہوگا۔ قسم کا کفارہ واجب ہوگا اور اگر چار مہینے تک صحبت نہ کریگا تو طلاق نہ ہوگی مسئلہ اگر چار مہینے سے کم کی قسم کھائی ہو تو ایلار ہوگا یا نہیں۔ اگر صحبت کریگا کفارہ قسم کا واجب ہوگا اور اگر صحبت نہ کریگا تو طلاق نہ ہوگی مسئلہ اگر حج کے یا روزہ کے ساتھ یا صدقہ کے ساتھ یا غلام آزاد کرنے کے ساتھ یا طلاق کے ساتھ قسم کھائے تو ایلار ہوگا یا نہیں ایلار ہوگا مسئلہ اگر مرد نے عورت کو طلاق بائن دی ہو پھر اُس سے ایلار کرے تو درست ہوگا یا نہیں۔ درست نہیں ہوگا مسئلہ لیکن اگر طلاق رجعی دی ہو پھر ایلار ٹھیرائی تو درست ہے یا نہیں۔ درست ہے مسئلہ اگر کسی بیمار نے ایلار کیا اور صحبت کرنے پر قادر نہیں ہے یا وہ عورت بیمار ہے کہ صحبت کرنا ممکن نہیں یا دونوں کے درمیان مسافت اسقدر ہے کہ ایلار کی مدت میں نہیں پہنچ سکتے ہیں تو اس بیمار شخص کی رجعت کیونکر ہوگی۔ رجعت اُسکی یہ ہے کہ زبان سے کہے فئت الیہا یعنی پھر گیا میں اُس عورت کیطرف پس جب یوں کہہ لیا تو ایلار جاتا رہا۔ مسئلہ اگر اس مدت میں وہ شخص تندرست ہوگیا اور فئت الیہا کہہ چکا ہے تو رجوع یعنی پھرنے والا ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا اور قول سے رجوع کرنا باطل ہوگا بلکہ جماع کرے کیونکہ جماع پر قادر ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی بی بی سے کہا کہ تو مجکو حرام ہے تو اُس کا کیا حکم ہے اُس شخص کی نیت دریافت کریں اگر کہے کہ جھوٹ کہا میں نے تو اسکو سچا جانیں اور اگر کہے کہ طلاق کی نیت کی میں نے تو طلاق بائن ہوگی اور اگر کہے کہ ظہار کی نیت کی میں نے تو ظہار

ہوگا اور اگر کہے کہ حرام کی نیت کی ہیں نے یا کہے کچھ بھی نیت نہیں کی میں نے تو قسم ہوگی یعنی ایلاء ہوگا[ع] واللہ اعلم

کتاب الخلع

بی بی کے شوہر سے جدا ہونیکے مسائل

مرد کو اپنی عورت سے کچھ مال لیکر خلع کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر دونوں کو نکاح کا رکھنا دشوار ہووے اور حق تعالیٰ کی حدود کو پورا نہیں کر سکتے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ عورت کچھ مال دے کر اپنے نفس کو جدا کرلے تو خلع ہو جائے اور یہ خلع طلاق بائن ہوگا اور بعد عقد خلع عورت پر مال کا دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر ناموافقت مرد کی طرف سے ہوگی تو مکروہ ہے کہ جس قدر اُسکو دیا ہے اُس سے زیادہ لیوے مسئلہ لیکن اگر اُس نے زیادہ لیا چاہتا ہے کہ جسقدر دیا ہے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے یعنی قاضی فتویٰ جواز دیگا اور فیما بینہ وبین اللہ مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ تو طلاق ہے ہزار درم پر تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔ اگر مال قبول کرے گی تو طلاق پڑ جائیگی اور مال لازم ہوگا اور یہ طلاق بائن واقع ہوگی مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے شراب اور سور پر خلع کرے تو اُس کا کیا حکم ہے۔ طلاق پڑ جائے گی۔ اور عورت پر کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ تو ہزار من شراب پر طلاقی ہے تو طلاق پڑیگی یا نہیں۔ طلاق رجعی پڑے گی اور عورت پر مال لازم نہوگا مسئلہ خلع کے عوض کونسا مال جائز ہے۔ جو کچھ مہر میں جائز ہے[عہ] مسئلہ اگر عورت اپنے خاوند سے کہے کہ خلع کرے اسکے ساتھ کہ جو کچھ میری مٹھی میں ہے اور اُس کی مٹھی میں کچھ بھی نہ ہو تو کیا واجب ہوگا کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور اگر کہا جو مال میرے ہاتھ میں ہے اُسپر خلع کرلے تو وہ مہر واجب ہوگا کہ جو اُس نے خاوند سے لیا ہے لیکن اگر کہے کہ خلع کرلے اُسپر کہ جو کچھ روپیہ میرے ہاتھ میں ہے اور خاوند اُس کو خلع کردے اور اُسکے ہاتھ میں کوئی چیز نہ ہو دے تو کیا واجب ہوگا۔ تین روپے

ع فتوی اسپر ہی کہ کوئی شخص بی بی سے کہے کہ تو مجھپر حرام ہی اور اُسکے طلاق کے معنے میں گو نیت طلاق کی نہو طلاق پڑ جائیگی ۱۲ عہ یعنی جس چیز میں مہر ہونیکی قابلیت ہی اُسمیں خلع کی قابلیت ہوگی ۱۲

واجب ہونگے مسئلہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کہے کہ مجکو ہزار درم کے بدلے تین طلاقیں دے پھر مرد نے ایک طلاق دیدی توکیا واجب ہوگا۔ باتفاق ہزار درم کی تہائی واجب ہوگی اور طلاق بائن پڑجائیگی مسئلہ اگر کہے کہ تین طلاقیں دی ہزار درم یعنی ہزار درم بشرط تین طلاق کے ہیں اور خاوند نے ایک ہی طلاق دی تو طلاق ایک رجعی واقع ہوگی اور خاوند پر کچھ واجب نہ ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی بی بی سے کہے کہ اپنے آپکو تین طلاقیں دے ہزار درم پر پھر عورت نے ایک طلاق دی تو طلاق پڑیگی یا نہیں۔ طلاق پڑجائے گی اور مال لازم نہو گا مسئلہ مبارات مانند خلع کے ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک مبارات اور خلع دونوں برابر ہیں دونوں کے حق میں باطل ہے حق عورت کا خاوند سے اور خاوند کا عورت سے مسئلہ صورت مبارات کی کیا ہے۔ مبارات یہ ہے مثلاً کہے کہ بری کیا میں نے تجکو اور خلع یہ ہے کہ کہے خلعتک یعنی خلع کیا میں نے تجھکو۔

کتاب الظہار

بی بی کو حرام عورتوں سے تشبیہ دینے کے مسائل

از مترجم یہ ایک طرح کی طلاق ہے مسئلہ اگر مرد اپنی بی بی سے کہے کہ تو میری ماں کی پشت کے مثل ہے تو اس کا کیا حکم ہے اور عورت اُسپر حرام ہوگی یا نہیں۔ حرام ہوگی صحبت کرنا اور ہاتھ لگانا اور بوسہ لینا جائز نہیں ہے جبتک کفارہ نہ دے مسئلہ اگر کفارہ دینے سے پہلے صحبت کرے تو کیا واجب ہوگا۔ کچھ واجب نہو گا مگر توبہ از مترجم یعنی دوسرا کفارہ لازم نہو گا مسئلہ ظہار میں کفارہ کب لازم ہوتا ہے جب پختہ ارادہ کرے صحبت کا صحبت سے پہلے مسئلہ اگر مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو میرے اوپر مانند میری ماں کے پیٹ کے ہے اور مانند ران یا مانند فرج کے تو ظہار ہو گا یا نہیں۔ ہوگا اور اصل اسمیں یہ ہے کہ جو عضو کہ حکم کل کا رکھے مانند سر اور مُنھ اور فرج اور گردن اور نصف اور تہائی کے اور تشبیہ کرے ساتھ عضو اُس عورت کے کہ جو اُسپر حرام ہے ہمیشہ اس کے

اُس عضو کا دیکھنا جائز نہو گا مثلاً ماں اور بہن اور خالہ اور مادرِ رضاعی سے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے کہ تو میرے اوپر مثل میری ماں کے ہے تو اُس کا کیا حکم ہوگا۔ رجوع کریں نیت کی طرف اگر نیت اُسکی عورت کے طلاق کی ہوگی تو عورت مطلقہ ہو جائیگی اور اگر نیت ظہار کی ہوگی تو ظہار ہوگا اور اگر کچھ بھی نیت نہوگی تو کچھ بھی واقع نہوگا اور اگر کہے کہ میں نے کوئی نیت نہیں کی تو سچا جانئے مسئلہ اگر مولی اپنی کنیز ظہار کرے تو ظہار ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا کیونکہ عورت آزادہ پر مسئلہ اگر کسی شخص کے چار عورتیں ہیں اور اُن سے کہے کہ تم میرے اوپر مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہو تو ظہار ہوگا یا نہیں۔ چاروں سے ظہار ہوگا اور ہر ایک کے واسطے کفارہ علیحدہ واجب ہوگا مسئلہ کفارہ ظہار کا کیا ہے۔ ایک غلام کو آزاد کرے اور اگر غلام نہو تو دو مہینے برابر روزے رکھے اور اگر دو مہینے برابر روزے نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دیوے اور ہر مسکین کو آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا خرمے دیوے اور یہ سب صحبت اور چھونے اور بوسہ دینے کے پہلے دینا چاہیے از مترجم صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے مسئلہ کفارۂ ظہار میں کافر اور مسلمان غلام کا آزاد کرنا ایک سا ہے یا نہیں۔ دونوں ایک سے ہیں جائز ہے کہ غلام کافر ہو یا مسلمان چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد مسئلہ اندھے غلام لونڈی کا کفارۂ ظہار میں آزاد کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے مگر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا ہو تو جائز ہے اور دیوانہ کا آزاد کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر مکاتب کو جس نے کچھ بدلِ کتابت ادا کر دیا ہے آزاد کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے اسی طرح مدبر اور اُم ولد کا آزاد کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر ایسا مکاتب ہو کہ کتابت کے مال سے ابھی کچھ ادا نہیں کیا ہے تو کفارہ ظہار میں اُس کا آزاد کرنا جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کفارہ کی نیت سے اپنے باپ اور بیٹے کو خرید کرے تو ظہار میں محسوب ہوگا یا نہیں۔ ہوگا اور ایسے ہی ہر ذی رحم محرم ہے اور اگر کسی غلام مشترک کو آزاد کیا اور اُسکی باقی کا ضامن ہو گیا اور پھر آزاد کیا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ناجائز ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے

اور اگر اپنے غلام کو نصف آزاد کیا کفارۂ ظہار سے اور پھر نصف باقی کو بھی آزاد کر دیا تو جائز ہے
اور اگر اپنے آدھے غلام کو آزاد کیا کفارۂ ظہار میں اور پھر مظاہرہ عورت سے صحبت کی اور اسکا
نصف دوسرا آزاد کیا تو نا جائز ہے اور اگر مظاہر غلام کے آزاد کرنے سے عاجز ہو تو کفارہ
اُس کا یہ ہے کہ دو مہینے تک برابر روزے رکھے اور اُن دو مہینوں میں رمضان کا مہینہ
نہ ہو اور نہ عید بقرعید کے دن ہوں اور نہ ایام تشریق کے دن ہوں مسئلہ اگر ظہار والا
اُسی عورت سے دو مہینے کے اندر صحبت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ دو طرح پر ہے
ایک یہ کہ جائز نہیں ہے اور روزے سرے سے رکھے اور ایک میں اختلاف ہے اور
شکل کہ باتفاق ناجائز ہے یہ ہے کہ ظہار والا عورت مظاہرہ سے دن میں عمداً صحبت کرے
تو روزے سرے سے رکھے اور اختلاف اس شکل میں کہ ظہار والا رات کو قصداً اور دن
میں بھول کر صحبت کرے تو طرفین کے نزدیک سرے سے روزے رکھے اور امام ابو یوسف رح
کے نزدیک سرے سے نہ رکھے مسئلہ ظہار کے روزے کو عذر غیر عادی اور بے عذر کے
افطار کرے تو جو روزے رکھ چکا ہے اُنکو دوبارہ رکھے یا نہیں۔ دوبارہ رکھے مسئلہ اگر ظہار
والا خود غلام ہو تو کیا حکم ہے۔ اُس کا کفارہ سوائے روزے کے کسی چیز سے نہو گا مسئلہ اگر
کوئی ظہار والا روزہ نہیں رکھ سکتا ہے تو کیا کرے۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا دیوے اور ہر
مسکین کو آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا چھوارے لیکن اگر صبح اور شام کی روٹی
کھلائے تو بھی جائز ہے اگرچہ تھوڑا کھانے والے ہوں یا بہت مسئلہ اگر ساٹھ مسکینوں
کو ایک روز میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر ایک شخص کو ایک روز میں کھانا
ساٹھ روز کا دے تو جائز ہے یا نہیں۔ ایک روز محسوب ہو گا اور انسٹھ روز اُس کو اور دینا
چاہیئے مسئلہ اگر کھانا کھلانے میں صحبت کرے تو کھانا بھی سرے سے دے یا نہیں
سرے سے نہ دے مسئلہ اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اُس پر دو کفارے ظہار کے
واجب ہیں اور دو غلام آزاد کرے اور نیت کچھ بھی نہ کرے یعنی یہ فلاں کیواسطے اور

یہ فلاں کے واسطے جائز ہے یا نہیں - جائز ہے اگرچہ نیت نہیں کی ہے اور اسی طرح اگر چار مہینے
کے روزے رکھے یا ایک سو بیس مسکینوں کو کھانا دے تو بھی جائز ہے مسئلہ اگر ایک غلام کو
آزاد کرے اور دو ماہ کے روزے برابر رکھے تو جائز ہے یا نہیں - جائز ہے جو نیت
کرے محسوب ہوگا

کتاب اللعان

میاں بی بی میں لعنت کرنے کے مسائل

لعان کے لغوی معنے آپسمیں لعنت کرنے کے ہیں - اگر مرد عورت کو زنا کی تہمت کرے اور
عورت مرد قابل گواہی کے ہوں یعنی آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہوں - اور وہ عورت
اُن میں سے ہو کہ اُس پر تہمت کرنیوالے کو حد ماریں یعنی عورت منکوحہ پارسا اور یا عورت
لڑکا رکھتی ہو اور شوہر لڑکے کی نفی کرے یعنی کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے اور وہ حد قذف کی
طلب کرے تو اس صورت میں لعان واجب ہوگا یا نہیں - واجب ہوگا اگر مرد لعان سے
انکار کرے تو قاضی اُسکو قید کرے یہاں تک کہ وہ لعان کرے یا اپنے آپ کو جھوٹا کہے
مسئلہ اگر اقرار کرے کہ میں نے جھوٹ بولا تو کیا واجب ہوگا - حدِ قذف واجب ہوگی مسئلہ
اگر کوئی مرد لعان کرے تو عورت پر بھی واجب ہوگا کہ لعان کرے - واجب ہوگا کہ لعان
کرے یا اپنے شوہر کی تصدیق کرے مسئلہ اگر شوہر غلام ہوئے یا کافر یا گالی کی حد یعنے
حدِ قذف لگا ہوا اور تہمت کرے اپنی عورت پر تو حد قذف واجب ہوگی یا نہیں واجب ہوگی
مسئلہ اگر مرد گواہی کے قابل ہوا اور عورت لونڈی ہو یا کافرہ ہو یا گالی کی حد لگی ہوئی ہو اور شوہر
اُسکو تہمت کرے تو مرد پر لعان یا حد واجب ہوگی یا نہیں - کوئی چیز واجب نہوگی مسئلہ
لعان کیونکر ہوتا ہے - پہلے مرد چار مرتبہ کہے کہ گواہی دیتا ہوں خدا کی قسم کے ساتھ کہ میں سچ
کہنے والوں میں سے ہوں کہ میں نے جو نسبت زنا کی اُس میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ
کہ اگر جھوٹ کہتا ہوں تو خدا کی لعنت ہوئے مجھپر اور ہر مرتبہ عورت کی طرف اشارہ

کرتا جائے بعد اسکے عورت چار مرتبہ کہے کہ گواہی دیتی ہوں میں خدا کے نام کے ساتھ کہ
تو جھوٹوں میں سے ہے کہ تو مجھپر تہمت زنا کی کرتا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ غضب خدا کا
میرے اوپر ہووے اگر تو سچا ہے زنا کی تہمت کرنے میں۔ جب دونوں اس طرح لعان
کر چکیں تو قاضی دونوں میں جدائی کراوے مسئلہ لعان کی جدائی کیا چیز۔ طرفین کے نزدیک
طلاق بائن ہوگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہمیشہ حرام رہیگی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت
کو تہمت کرے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے تو اُس لڑکے کا کیا حکم ہے۔ قاضی اُس لڑکے کا
مرد سے نسب قطع کرکے عورت کی طرف ملاوے مسئلہ اگر مرد پھر جائے اور کہے کہ میں نے جھوٹ
کہا تو اُسکو حد ماریں یا نہیں۔ اُسکو جھوٹ کی حد ماری جائیگی اور اب اگر اُس عورت سے
نکاح کرے تو طرفین کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ
اور اسی طرح اگر غیر اور اجنبی عورت کو یہ خاوند تہمت زنا کی لگائے اور اس مرد کو اس وجہ سے
حد قذف ماری جائے۔ تو اب بعد حد مارنے کے اس سے عورت ملاعنہ نکاح کرے تو جائز
ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر کوئی مرد کسی صغیرہ کو تہمت لگائے یا دیوانی کو تو لعان
واجب ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے کہ زنا کیا تو نے
یا کہے کہ تیرا حمل زنا سے ہے یا مجھ سے نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ لعان کرے مسئلہ
قاضی حمل کے نسب کو مرد سے جدا کرے اور عورت سے ملائے یا نہیں۔ جدا نہ کرے۔
مسئلہ اگر کوئی شخص لڑکا پیدا ہونے کے بعد انکار کرے تو درست ہے یا نہیں۔ اگر انکار
کی مدت میں انکار کریگا تو درست ہوگا اور اگر انکار کی مدت کے بعد انکار کرے تو درست
نہ ہوگا مسئلہ مدت انکار کی کب تک ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جبتک
لڑکا پیدا ہونے کے اسباب نہ خریدے اور لڑکا پیدا ہونے کے بعد مبارکباد دیجائے
اگر اسکے بعد انکار کریگا تو درست نہوگا اور صاحبینؒ کے نزدیک جبتک نفاس کی مدت
نہ گذرے انکار درست ہوگا اور اگر گذر جائے گی تو انکار درست نہوگا مسئلہ اگر بعد

نفاس کے لڑکے کا انکار کرے تو لعان واجب ہوگا یا نہیں اور جدائی کیجائے گی یا نہیں ؟
لعان واجب ہوگا اور جُدائی بھی عورت سے کیجائے گی اور نسب بھی ثابت ہوگا مسئلہ
اگر عورت کے دو بچّے پیدا ہوں اور خاوند پہلے لڑکے سے انکار کرے اور دوسرے کا اقرار
تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ دونوں سے نسب ثابت ہوگا اور خاوند کو حد لگائی جائیگی۔
مسئلہ اگر پہلے لڑکے کا اقرار کرے اور دوسرے کا انکار تو کس لڑکے سے نسب ثابت ہوگا۔
دونوں سے ثابت ہوگا اور میاں بی بی پر لعان واجب ہوگا۔

کتاب العدت

طلاق اور خاوند کے مرنے کے بعد عورت کے بیٹھنے کے مسائل

اگر کسی مرد نے بی بی کو طلاق دی یا دونوں میں بے طلاق کے جُدائی ہوگئی تو اس عورت کی
عدت کس قدر ہوگی۔ اگر یہ عورت آزاد ہو اور حیض بھی آتا ہو تو اسکی عدت تین حیض ہیں اور اگر
حیض نہ آتا ہو تو اُسکی عدت تین مہینے ہیں اور اگر وہ حاملہ ہو تو بچہ پیدا ہونے تک اُسکی عدت ہے
مسئلہ اگر لونڈی مطلقہ ہو تو اُسکی عدت کسقدر ہے۔ اگر لونڈی کو حیض آتا ہو تو اُسکی عدت
دو حیض ہیں اور اگر حیض نہیں آتا ہے تو ڈیڑھ مہینہ عدت کا ہوگا مسئلہ اگر کسی عورت کا
خاوند مر جائے تو اُسکی عدت کسقدر ہے۔ اگر عورت آزاد ہو تو اُسکی عدت چار ماہ اور دس
روز ہونگے اور اگر لونڈی ہوگی تو دو مہینے اور پانچ روز ہونگے مسئلہ اگر مطلقہ عورت وارثہ ہو
یعنے مرد نے اپنی عورت کو مرض الموت میں طلاق دی اور فوراً مر گیا تو اُس عورت کی عدت کسقدر
ہوگی۔ جوان سے عدت زیادہ ہو یعنی اگر چار مہینے دس روز زیادہ ہوں تو وہی عدت واجب
ہوگی اور اگر مدت تین حیض کی زیادہ ہوگی تو وہ واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی لونڈی طلاق
رجعی کی عدت میں آزاد ہو جائے تو عدت اسکی مثل آزاد عورت کی ہوگی لیکن اگر طلاق بائن کی
عدت میں ہوگی تو عدت اُسکی مثل آزاد کے نہ ہوگی مسئلہ مثلاً کسی عورت کو حیض نہیں آتا
ہے اور وہ مہینوں کے حساب سے عدت میں ہے اور عدت پوری ہونے سے پہلے خون

دیکھے تو اپنی عدت مہینوں کے حساب سے پوری کرے یا نہیں حیض کے آنے سے وہ عدت کہ جو شروع ہوئی تھی مہینوں کے حساب سے وہ باطل ہو جائیگی بحساب حیضوں کے عدت پوری کرے مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح فاسد کیا اور صحبت کی یا شبہ سے صحبت کی اور حاکم نے اُن میں جُدائی کرا دی۔ اُس کی عدت کیا ہوگی۔ اُسکی عدت حیض کے ساتھ ہوگی جب اُنکی جُدائی کرادی جائے یا وہ شخص مرجائے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے اُم ولد کو آزاد کرے یا فوت ہو جائے تو اُسکی عدت کس قدر ہے۔ اُسکی عدت تین حیض ہونگے گو وہ آزاد کی جائے یا مولیٰ مرجائے مسئلہ اگر صغیر خاوند نے وفات پائی اور عورت حاملہ چھوڑی تو اُسکی عدت کس قدر رہوگی۔ اُسکی عدت وضعِ حمل ہے مسئلہ اگر حمل اُسکا صغیر خاوند کے مرنیکے بعد ظاہر ہوا ہو تو اس صورت میں عدت کسقدر ہوگی۔ چار ماہ اور دس روز مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو وہ حیض عدت میں شمار ہوگا یا نہیں۔ شمار نہیں ہوگا مسئلہ اگر کسی عدت والی عورت سے ساتھ شبہ کے وطی کی جائے تو دوسری عدت واجب ہوگی یا نہیں۔ دوسری عدت واجب ہوگی مسئلہ پہلے عدت دوسرے میں داخل ہوگی یا نہیں مثلاً کسی عورت کا عدت سے ایک حیض گذر گیا تھا اور مرد نے شبہ سے صحبت کی تین حیض اور واجب ہوں گے وہ حیض کہ جو ہو چکا ہے وہ پہلی عدت سے مخصوص ہے اور وہ حیض یعنی دوسرا اور تیسرا عدت اول سے اور ثانی سے شمار ہوگا اور چوتھا حیض دوسری عدت سے مخصوص ہوگا یعنے صحبت کے بعد جو دو حیض ہوں گے وہ دونوں میں گنا جائیگا اور اگر دو حیض گذرنے کے بعد صحبت کی تو بھی تین حیض جدید اور واجب ہونگے وہ جو دو حیض کہ ہو چکے ہیں عدت اوّل سے ہوں گے اور تیسرا پہلے اور دوسری عدت میں سے ہوگا اور چوتھا اور پانچواں صرف دوسری عدت میں شمار ہوگا اگر پہلی عدت پوری ہو گئی ہو اور دوسری تمام نہ ہوئی ہو اور صحبت کی جائے تو عدت واجب ہوگی یا نہیں۔ تیسری عدت جدید بعد

صحبت کے واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو سفر میں طلاق دے یا مرجائے تو کونسی عدت کرے۔ عدت طلاق کی طلاق کے بعد واجب ہوگی اور مرنے کی مرنیکے بعد مسئلہ اگر اس عورت کو طلاق اور وفات کا کوئی حال نہ معلوم ہوا یہانتک کہ عدت اُس عورت کی گذر گئی اور بعد گذرنے عدت کے معلوم ہوا کہ شوہر نے اُسکو طلاق دی تھی یا مرگیا ہی تو اب عدت اُسپر واجب نہیں ہوگی۔ اگر چاہے تو اُسی وقت نکاح کرسکتی ہے مسئلہ نکاح فاسد میں عدت کب سے کرسکتی ہے۔ جس وقت سے خاوند نے اُسکا ارادہ صحبت کے ترک کا کیا ہو یا قاضی نے تفریق کردی ہو مسئلہ جس وقت سے خاوند مرجاوے یا طلاق بائنہ دے مدت عدت تک سوگ واجب ہی اگر عورت عاقلہ بالغہ مسلمان ہووے مسئلہ سوگ کیا چیز ہے۔ عورت خوشبو نہ لگائے اور بناؤ سنگار نہ کرے سر میں تیل نہ ڈالے آنکھ میں سُرمہ نہ لگائے مگر عذر کے ساتھ اور مہندی نہ لگائے اور سُرخ و زرد کپڑے نہ پہنے مسئلہ کافرہ اور صغیرہ اور لونڈی پر سوگ واجب ہی یا نہیں۔ سوگ واجب نہیں لیکن لونڈی اگر دوسرے کے نکاح میں ہو تو عدت میں سوگ واجب ہوگا مسئلہ عدت والی عورت سے نکاح کا پیغام کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ اشارہ سے کرنا جائز ہے مسئلہ اگر کوئی عورت طلاق بائن یا طلاق رجعی کی عدت میں ہو تو عدت کی مدت میں گھر سے باہر نکلنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر موت کی عدت میں دن کو باہر نکلنے اور شروع رات میں مگر رات کو گھر سے باہر نہ رہنا چاہیے بلکہ اپنے گھر میں مسئلہ عدت والی عورت کہاں بیٹھ کر عدت پوری کرے جو گھر عورت کے رہنے کا تھا اُسی میں عدت پوری کرے مسئلہ اگر خاوند کے گھر میں جگہ رہنے کی نہ ملے یا اور وارث نکال دیں تو اُس مکان سے اور جگہ جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ اور جگہ چلی جائے اور عدت پوری کرے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق رجعی دے تو جائز ہے کہ اُسکو سفر کو لیجائے۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے جبتک کہ اُسکو رجوع نہ کرلے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے

مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو طلاق بائن دے پھر عدت کے اندر نکاح کرے اور پھر صحبت سے پہلے طلاق دیدے تو اسکو کیا واجب ہوگا شیخین کے نزدیک پورا مہر واجب ہوگا اور عدت شروع سے کرے اور امام محمدؒ کے نزدیک مہر اور باقی عدت اور امام زفر کے نزدیک آدھا مہر اور عدت بالکل نہین مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو طلاق رجعی دے اور یہ عورت بچہ جنے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں اگر طلاق ہونے کیوقت سے دو برس سے زیادہ میں لڑکا پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا اور عورت اُسکی عورت ہو گی اور اگر دو برس سے کم میں لڑکا پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہوگا اور عورت اُسکی نہو گی مسئلہ اگر کسی مرد نے طلاق بائن دی پھر وہ عورت بچہ جنی تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں اگر طلاق کو ابھی دو برس نہیں ہوئے کہ لڑکا پیدا ہوا نسب ثابت ہوگا اور اگر دو برس پورے ہوگئے یا زیادہ ہوگئے تو نسب ثابت نہیں ہوگا ہاں اگر خاوند دعوے کرے مسئلہ اگر وفات کی عدت میں لڑکا پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ اگر وفات کے وقت سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہوگا مسئلہ اگر عدت والی عورت عدت کے پورا ہو جانے کا اقرار کرے اور بچہ پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں جسوقت اقرار کیا اگر چھ مہینے سے پہلے لڑکا پیدا ہوا ہے تو نسب ثابت ہوگا اور اگر چھ مہینے ہوگئے یا زیادہ تو نسب ثابت نہوگا مسئلہ اگر عدت والی عورت کے لڑکا پیدا ہوا اور شوہر منکر ہو اور دائی گواہی دے تو گواہی کے ساتھ نسب ثابت ہوگا یا نہیں نسب ثابت نہوگا بلکہ دو مرد یا دو عورتین اور ایک مرد کی شہادت سے نسب ثابت ہوگا اور امام ابویوسف کے نزدیک دائی کی گواہی سے ثابت ہوگا اور اگر حمل ظاہر ہو یا جانب شوہر سے حمل کا اقرار ہو تو بدون شہادت کے نسب ثابت ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور نکاح سے چھ مہینہ کے پہلے لڑکا پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں۔ نسب ثابت نہیں ہوگا اگر چھ مہینہ میں پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا اگر خاوند سکوت کرے یا اقرار کرے مسئلہ اگر خاوند ولادت سے انکار کرے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں

اگر دائی گواہی دے تو نسب ثابت ہوگا مسئلہ مدت حمل کی کسقدر ہے۔ زیادہ مدت دو
برس ہیں اور کم مدت چھ مہینہ اور زیادہ امام شافعیؒ کے نزدیک چار برس مسئلہ
اگر ذمی ذمیہ کو طلاق دے تو اسپر عدت نہیں ہے اگر ذمی اسکو اپنے دین میں جائز
جانتے ہوں جو عورت زنا سے حاملہ ہو اُس سے نکاح کرنا جائز ہے طرفین کے نزدیک
اور امام ابو یوسف کے نزدیک نکاح جائز نہیں اور جب طرفین کے نزدیک ایسی عورت سے
نکاح کر لیا تو وطی نکرے وضع حمل تک

کتاب النفقات

اہل وعیال کو خرچ دینے کے مسائل

خرچ عورت کا کس پر واجب ہے شوہر پر۔ عورت مسلمان ہو یا اہل کتاب مسئلہ اگر عورت
بغیر حکم خاوند کے گھر سے چلی جائے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں نفقہ واجب نہوگا جب تک
خاوند کے گھر میں نہ آئے مسئلہ اگر عورت صغیرہ ہووے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں
اگر یہ کم سن ایسی ہے کہ خاوند کی خدمت کر سکتی ہے اور قابل صحبت کے ہے تو نفقہ
واجب ہوگا اور اگر خدمت نہیں کر سکتی ہے اور صحبت کے لائق بھی نہیں ہے تو نفقہ واجب
نہوگا مسئلہ اگر عورت زیادہ عمر کی ہے اور خاوند کم عمر کہ عورت سے صحبت نہیں کر سکتا
ہے اور عورت نے اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر رکھا ہے اور خاوند کے گھر میں رہتی ہے
تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں۔ نفقہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو طلاق
دے تو نفقہ اور گھر میں رکھنا عدت تک مرد پر واجب ہوگا یا نہیں واجب ہوگا اگرچہ طلاق
بائن دی ہو یا رجعی مسئلہ اگر سبب جدائی کا عورت کی طرف سے ہو بسبب کسی گناہ کے
مثلاً اسلام سے پھر جائے یا اپنے شوہر کے بیٹے کا بوسہ شہوت سے لے اور اُن میں
جدائی کی جاوے تو نفقہ عدت کا خاوند پر واجب ہوگا یا نہیں واجب نہیں ہوگا مسئلہ
اگر کسی عورت کو قرض میں قید کریں یا کوئی غاصب اُسکو غصب کر لیوے یا حج کو کسی نامحرم

کے ساتھ جائے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں ۔ واجب نہیں ہوگا مسئلہ اگر خاوند کے گھر میں
بیمار ہو جائے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں واجب ہوگا مسئلہ اگر غیر کے گھر میں بیمار ہو جائے
تو خاوند پر نفقہ واجب ہوگا یا نہیں واجب ہوگا مسئلہ عورت کے خدمتگار کا بھی شوہر
پر نفقہ واجب ہوگا یا نہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک خدمتگار کا نفقہ واجب ہوگا یعنی
صرف ایک خادم کا اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دو سے زیادہ کا واجب نہ ہوگا مسئلہ
عورت کو جائز ہے کہ خاوند سے علیحدہ مکان طلب کرے کہ اکیلی اُس گھر میں رہے اور
خاوند کے رشتہ داروں میں سے کوئی نہو ہاں اگر یہ عورت خاوند کے رشتہ داروں کے
گھر میں رہنے سے راضی ہو اپنے اختیار کے ساتھ تو وہ جانے مسئلہ کیا خاوند کو جائز
ہے کہ عورت کے عزیزوں کو گھر میں آنے سے منع کرے جائز ہے مگر دیکھنے اور بات
کرنے سے منع نہیں کر سکتا جسوقت چاہیں دیکھیں اور کوئی بات کریں اور چلے جائیں
مسئلہ اگر کوئی شخص نفقہ نہ دے سکے مثلاً محتاج ہوئیں جُدائی کرائیں یا نہیں ۔ جدائی
نہ کرائیں بلکہ عورت سے کہیں کہ قرض لیکر کہا جب تک تیرا خاوند نفقہ دینے پر قادر ہو پس جب
قادر ہوئے قرض ادا کرے مسئلہ اگر کوئی شخص غائب ہے اور مال اُس کا دوسرے
شخص کے پاس امانت ہے اور وہ موجود ہے اور یہ امانت دار اقرار کرتا ہے کہ جس نے
میرے پاس مال رکھا ہے یہ اُسکی بی بی ہے تو اب قاضی نفقہ زوجہ اور والدین او ولد
صغیر کے واسطے اس امین پر حکم کر سکتا ہے یا نہیں ان سب کے نفقہ کیواسطے امانت دار
پر حکم کرے ان کے سوا اور کسی کے واسطے حکم نہ کرے اور عورت سے ضمانت لے لے
مسئلہ اگر کسی محتاج کو محتاجی کے اندازہ سے نفقہ کا حکم دیوے اور پھر مالدار ہو جائے
تو کون سا نفقہ واجب ہوگا مالداری کا مسئلہ اگر مدت گذر گئی کہ خاوند نے عورت کو نفقہ
نہیں دیا تو عورت پہلا نفقہ خاوند سے طلب کرے یا نہیں طلب نکرے مگر جب کہ قاضی
نے نفقہ کا حکم کیا ہو یا صلح کی ہو کسی مقدار پر نفقہ سے تو قاضی ماضی کا نفقہ دلوائے

مسئلہ اگر کسی عورت کے نفقہ کا قاضی حکم کرے اور ایک مدت تک خاوند نہ دے اور مر جائے تو اُسکے مال میں واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہوگا بلکہ ساقط ہو جائیگا مسئلہ اگر خاوند سال بھر کا نفقہ پیشگی دے دے اور سال پورا ہونے سے پہلے خاوند مر جائے تو جو نفقہ بچ رہے اُسکو وارث لے سکتے ہیں یا نہیں شیخین کے نزدیک نہیں لے سکتے ہیں اور امام محمد کے نزدیک باقی کو پھیر سکتے ہیں مسئلہ اگر کوئی غلام کسی حرہ سے نکاح کرے تو نفقہ کس پر واجب ہوگا۔ غلام پر اور اگر غلام ہو اور نہ دے تو اسکو فروخت کر کے اُسکی قیمت سے نفقہ لیا جائے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈی سے نکاح کرے تو اُسکو اپنے گھر بھیجنا چاہئے یا نہیں۔ گھر بھیجنا نہیں چاہئیے بلکہ جسوقت موقع پائے صحبت کرے مسئلہ کیا لونڈی کے مولیٰ کو پہونچتا ہے کہ لونڈی کے خاوند سے اسکا نفقہ طلب کرے۔ اگر اُس کے خاوند کے گھر بھیجدیا ہو تو طلب کر سکتا ہے اور جو اپنی خدمت میں رکھا تو نہیں مانگ سکتا ہے مسئلہ چھوٹے بچوں کا نفقہ اُن کے باپ کے ذمہ واجب ہے یا نہیں واجب ہوگا اور اُن کی نفقہ میں کسی کی شرکت باپ کے ساتھ نہوگی جیسی عورت کے نفقہ میں کوئی شخص شوہر کا شریک نہیں ہو سکتا ہے مسئلہ اگر میاں بی بی میں جدائی ہو جائے اور کوئی بچہ دودھ پیتا ہو اور بی بی دودھ پلانے سے انکار کرے تو دودھ پلانا کس پر واجب ہوگا۔ دائی نوکر رکھکر ایام رضاعت تک اُس کا باپ دودھ پلوائے مسئلہ اگر خاوند اپنی بی بی یا اپنی عدت والی بی بی کو کچھ دے کر دودھ پلوائے تو جائز ہے یا نہیں یہ مزدوری ناجائز ہے عدت پوری ہونے کے بعد درست ہے ہاں اگر لڑکے کی ماں عدت پوری ہونے کے بعد کچھ اجرت پر راضی ہو جائے تو غیر کے دینے سے اُس لڑکے کی ماں کو اُجرت دینا اولیٰ تر ہے مسئلہ اگر لڑکے کی ماں غیر کے مقابلہ میں اُجرت زیادہ مانگتی ہے تو اُس کو پہونچتا ہے کہ خاوند سے لے لے۔ نہیں پہونچتا مگر خاوند اپنی رضامندی سے دیوے مسئلہ نفقہ چھوٹے بچہ کا باپ پر واجب ہے یا نہیں واجب ہے اگرچہ خلاف دین ہو

کتاب الحضانۃ

بچہ کی پرورش کے مسائل

اگر میان بی بی میں جدائی ہو جائے تو اُن دونون میں بچہ کیواسطے کون بہتر ہے یعنی باپ یا مان جب تک لڑکے کی مان ذمہ داری واجبی طور پر کرے تو مان بہتر ہے **مسئلہ** اگر مان نہو کون بہتر ہے۔ نانی پھر دادی اور اگر نانی اور دادی نہون تو بہنیں حقیقی بہتر ہین اور اگر وہ نہون تو اخیافی بہنیں بہتر ہیں اور اگر وہ نہوں تو علاتی بہنیں بہتر ہیں۔ **مسئلہ** اگر دادی نہو اور بہنیں مختلف قسم کی ہوں تو پہلے کون بہتر ہے حقیقی بہن پھر اخیافی پھر علاتی اور اگر خالائیں ہوں اور پھوپھیاں تو خالائیں بہتر ہیں پھوپیوں سے اور ایسی ہی پہلے سگی خالہ اُسکے بعد اخیافی پھر علاتی **مسئلہ** لیکن اگر ان عورتون میں سے کوئی دوسرا خاوند کرے تو حق پرورش کا جاتا ہے گا یا نہیں جاتا رہیگا مگر نانی جو اُسکے دادا سی نکاح کرے تو پرورش کا حق باطل نہو گا اور ایسے ہی اگر مان بچہ سے نکاح کرے تو حق پرورش باطل نہو گا اور اگر اس بچہ کے قریبون سے کوئی عورت نہو اور سب مرد ہون تو کون بہتر ہے۔ عصبہ یعنی باپ کے عزیزون میں جو سب سے زیادہ قریب ہون **مسئلہ** مان اور نانی پرورش میں کب تک بہتر ہیں اگر لڑکا ہے تو جب تک اپنے ہاتھ سے کھانا نہ کھائے اور پانی نہ پئے یا کپڑے نہ پہن سکے استنجا نہ کر سکے اور اگر لڑکی ہو تو جب تک مشتہاۃ نہو یعنی جس کے دیکھنے سے مرد کو شہوت ہو **مسئلہ** لونڈی کو اور ام ولد کو پرورش کا حق ہے یا نہیں اگر آزاد نہیں ہیں تو حق پرورش نہو گا اور اگر آزاد ہو جائیں تو ہو گا **مسئلہ** ذمی عورت کو لڑکے کا حق پرورش کب تک رہیگا جب تک یہ لڑکا ایسا ہو کہ دین کو سمجھے یہ سمجھ آجائیگی تو حق پرورش ساقط ہو جائیگا **مسئلہ** عورت لڑکے کو شہر کے باہر لے جا سکتی ہی یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر جہان کی رہنے والی ہو **مسئلہ** نفقہ اُس شخص کا کہ وہ اقربا سے ہو اور دین سے خلاف ہو تو دین دار پر واجب ہے یا نہیں مثل مان اور باپ

اور بی بی اور بیٹا اور پوتا اور دادا اور دادی کے اگر محتاج ہوں تو نفقہ واجب ہوگا اور سوائے
ان کے اوروں کو نہ چاہیئے مسئلہ اگر بیٹے کو ماں اور باپ کے نفقہ میں شریک کرے تو
جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مسئلہ نفقہ خاص کرکسکا واجب ہوگا خاص ذی رحم
محرم کہ کم سن ہو اور محتاج ہو یا عورت بالغہ جب محتاج ہوجائے یا اپاہج اور اندھا ان کا
نفقہ واجب ہوگا مسئلہ نفقہ اُن کا کس مقدار سے واجب ہوگا مثل میراث کے دختر اور
پسر بالغ بیکار لنجہ کا ماں سے باپ پر دونا مسئلہ اگر یہ لوگ خلاف دین کے ہوں تو نفقہ واجب
ہوگا یا نہیں نفقہ واجب ہوگا مگر اُن لوگوں کا کہ اوپر ذکر ہوچکا مسئلہ اگر کوئی شخص محتاج
ہو تو اُسپر نفقہ کے واسطے حکم کریں یا نہیں نہ کریں مسئلہ اگر کوئی شخص غائب ہو اور اُس کا
مال کسی کے پاس امانت ہے اور وہ موجود ہے اور اُس غائب شخص کے ماں باپ محتاج
ہیں تو اُن کے نفقہ کیواسطے قاضی کو جائز ہے کہ اُس امانت کے مال سے اُنکا نفقہ مقرر کرے
جائز ہے اگر وہ مال اسباب باپ کے پاس ہو تو اُسکو جائز ہے کہ اُسکو فروخت کرلے امام
ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک فروخت کرنا جائز نہیں مسئلہ اگر کوئی
زمین ہووے یا مکان یا باغ یا اور اِن کے مانند ہوں تو جائز ہے کہ باپ اُن کو فروخت کرے یا
نہیں باتفاق نہ بیچے اگر فروخت کریگا تو جائز نہیں ہے مسئلہ اگر قاضی ماں باپ اور لڑکے
اور ذوالارحام کے نفقہ کے واسطے حکم کرے اور ایک مدت تک اُن کو نفقہ نہ ملے تو وہ
لوگ نفقہ طلب کر سکتے ہیں یا نہیں طلب نہیں کر سکتے ہیں ساقط ہوجائیگا ہاں اگر
قاضی نے اُن سے کہا کہ تم قرض لے کر کھاؤ اور اُنہوں نے قرض لیا ہو تو اُس وقت
طلب کر سکتے ہیں یعنی جس شخص کے ذمہ اُنکا نفقہ ہو اُس سے طلب کریں مسئلہ اگر کسی کا
لڑکا موجود نہیں ہے اور اُس کا مال ماں باپ کے قبضہ میں ہے تو اُس مال سے نفقہ کرنیکے
وجہ سے مال کے ضامن ہونگے یا نہیں نہیں ہونگے مسئلہ اگر مال غائب کا کسی غیر
کے قبضہ میں ہو تو اُس سے لیں اور خرچ کرلیں تو خرچ کرنیکا وہ غیر شخص ضامن ہوگا

یا نہیں اگر بے حکم قاضی کے خرچ کریگا تو وہ غیر شخص ضامن ہوگا اور جو قاضی کے حکم سے کیا ہوگا تو ضامن نہو گا **مسئلہ** لونڈی اور غلام کا نفقہ مولیٰ پر واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا **مسئلہ** اگر مولیٰ نفقہ دینے سے انکار کرے تو نفقہ دینے کے واسطے جبر کریں یا نہیں اگر غلام لونڈی کوئی کام کرنا جانتے ہوں تو اُس کام کو کریں اور اپنا خرچ چلائیں اور اگر اُن کو کوئی کام نہ آتا ہو تو قاضی مولیٰ پر جبر کرے کہ وہ یا اُنکو بیچے یا نفقہ دے واللہ اعلم

کتاب العتاق

غلام آزاد کرنے کے مسائل

آزادی کیونکر درست ہوگی آزاد کرنیوالا آزاد ہو اور بالغ ہو اور عاقل گر یہ لوگ اپنی لونڈی غلام سے کہیں کہ تو آزاد ہے اور تو آزاد کیا ہوا ہے یا میں نے تجکو آزاد کیا ان لفظوں سے آزاد ہو جائیگا اگرچہ اُن کی آزاد کرنے کی نیت ہو یا نہو اور اگر کہے تو آزاد ہے یا تیرا سر آزاد ہے یا تیری گردن آزاد ہے یا تیرا جسم آزاد ہے اور ایسی ہی اگر اپنی لونڈی سے کہے کہ تیری فرج آزاد ہے تو آزاد ہونگے یا نہیں آزاد ہو جائیں گے **مسئلہ** اگر کہے کہ میری ملکیت تجھپر نہیں ہے تو غلام آزاد ہوگا یا نہیں اگر نیت آزادی کی ہوگی تو آزاد ہو جائیگا اور جو نیت نہو گی تو نہو گا اور حکم تمام اشاروں کا یہ ہی کہ جو لفظ اشارہ کا کہے اگر اُسکی نیت آزادی کی ہوگی تو آزاد ہوگا اور جو نہو گی تو نہو گا **مسئلہ** اگر کہے کہ میرا تجھپر غلبہ نہیں ہے تو آزاد ہوگا یا نہیں آزاد نہو گا اگرچہ نیت آزادی کی ہو **مسئلہ** اگر کوئی شخص کہے کہ یہ غلام میرا بیٹا ہے اور اُس جیسا اسکے پیدا ہو سکتا ہے اور مجہول النسب بھی ہو تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں اگر انکار نہیں کریگا نسب ثابت ہوگا اور اگر کہے کہ اے بیٹے اور اے برادر تو آزاد ہوگا یا نہیں آزاد نہو گا مگر نیت سے **مسئلہ** اگر غلام کو کہے کہ یہ میرا مولیٰ ہی تو وہ غلام آزاد ہوگا یا نہیں آزاد ہو جائیگا **مسئلہ** اگر کوئی اپنے غلام کو کہے کہ یہ میرا بیٹا ہی اور وہ غلام عمر میں اُسکے برابر ہو یا بڑا ہو یعنے ولد نہو سکے تو آزاد ہوگا یا نہیں اور نسب بھی ثابت ہوگا

یا نہیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک آزاد ہوجائیگا اور صاحبین کے نزدیک آزاد نہو گا
اور اتفاق ہے اس امر میں کہ نسب ثابت نہو گا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سی کہے کہ تو
مثل آزاد کے ہے تو آزاد ہوگی یا نہیں آزاد نہوگی اگر کہے کہ تو نہیں ہے مگر آزاد تو آزاد
ہوگی یا نہیں آزاد ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص ذی رحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہوجائیگا
مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کا تہائی حصہ یا چوتھائی حصہ یا چھٹا آزاد کرے تو کل آزاد ہوگا
یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک آزاد نہو گا مگر اُس قدر کہ جسقدر آزاد کیا ہی اور باقی قیمت
میں غلام سعی کرے مولی کے واسطے اور صاحبین کے نزدیک کل آزاد ہوجائیگا مسئلہ
اگر دو شخصوں کی شرکت میں ایک غلام ہو اور اُن میں ایک شخص اپنا حصہ آزاد کردی تو
دوسرے شریک کا کیا حکم ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر آزاد کرنیوالا مالدار ہی تو ابھی شریک
کو اختیار ہو گا چاہے آزاد کرے اور چاہے غلام سے کمائی کرالے یا دوسرے شریک کو تاوان دار
کرے اور محتاج ہووے تو اُسکو دو اختیار ہونگے یا اُس سے کام کرائے یا آزاد کرے اور
صاحبین کے نزدیک اگر مالدار ہے تو شریک اسکو تاوان دار کرے اور اگر محتاج ہووے
تو اُسکو معاف کرے اور غلام سے کمائی کرائے مسئلہ اگر دو شخص ایک غلام کو خرید کریں اور
وہ غلام ان دو شریکوں میں ایک کا لڑکا ہو تو اُس غلام کا کیا ہوگا غلام آزاد ہوجائیگا
اور دوسرا شریک اس شریک کو ضامن نہیں کرسکتا ہے مسئلہ اگر دو شخصوں کو ایک غلام
میراث میں ملے اور وہ غلام اُن میں سے ایک شریک کا پسر تھا تو اُس کا وہی حکم ہی کہ جو اوپر
کے مسئلہ میں بیان ہوا اور صورت اس مسئلہ کی یہ ہی کہ ایک عورت نے دو غلام خرید
کیے کہ وہ دونوں آپس میں باپ بیٹے ہیں پھر اُس نے باپ کو آزاد کیا اور اُسکو شوہری
میں قبول کرلیا اور اُس عورت کے پہلے اس سے کوئی لڑکا تھا اور اُس نے وفات پائی اور
وہی غلام چھوڑا کہ لڑکا اُسکے خاوند کا ہی اور یہ لڑکا دو وارثوں میں ہوگا ایک عورت کے لڑکے
کے اور اُس عورت کے خاوند کے تو اب حصہ باپ کا آزاد ہوجائے گا اور حصہ

دوسرے وارث کا کہ بیٹا اس وفات یافتہ کا ہے اس غلام سے کمائی کرائے اور اُس عورت کے
لڑکے کو نہیں پہونچتا ہے کہ اُسکے باپ کو تاوان وار کرے **مسئلہ** اگر ایک غلام دو شریکوں
میں ہے پھر وہ شریک آپس میں کہیں کہ تو نے اس غلام کو آزاد کردیا ہے اور دوسرا کہے
کہ تو نے آزاد کیا ہے اُس کا کیا حکم ہے غلام آزاد ہوجائیگا **مسئلہ** اس صورت میں غلام
اپنی قیمت کیموافق کمائی کرے یا نہیں غور کریں کہ وہ دونوں شریک مالدار ہیں یا محتاج
اگر دونوں مالدار ہیں تو کسی کو غلام سے کمائی کرانے کا حق حاصل نہوگا اور اگر محتاج
ہوں تو دونوں کو کما کردیوی اور اگر ایک محتاج ہو اور دوسرا مالدار ہووے تو مالدار کو کما کردیوے
یہ قول صاحبین کا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں کا حصہ اپنی قیمت سے کما کر ادا کرے
خواہ دونوں مالدار ہوں خواہ محتاج یا ایک محتاج ہو اور دوسرا مالدار **مسئلہ** اگر کوئی کسی غلام
کو آزاد کرے خدا کے واسطے یا شیطان کے واسطے یا کسی بُت کیواسطے نیت کرے تو غلام
آزاد ہوگا یا نہیں غلام آزاد ہوجائیگا اور نیت شیطان کی اور بت کی لغو ہوگی **مسئلہ**
اگر کوئی شخص کسی شخص سے کسی غلام کو جبر سے آزاد کرائے یا کوئی شخص نشہ کیحالت میں غلام
کو آزاد کرے تو آزاد ہوگا یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک آزاد ہوجائیگا اور امام شافعی کے
نزدیک آزاد نہوگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص آزادی میں شرط کرے مثلاً کہے کہ اگر میں تیرا
مالک ہوں تو تو آزاد ہے یا اور بات اسکے مانند اگر وہ شرط وجود میں آئے تو آزاد ہوگا
یا نہیں آزاد ہوجائیگا جیسے طلاق میں شرط درست ہے اسی طرح آزادی میں بھی **مسئلہ**
اگر کوئی غلام دار الحرب سے دار الاسلام میں آکر مسلمان ہوجائے تو آزاد ہوگا یا نہیں آزاد
ہوجائیگا **مسئلہ** اگر حاملہ لونڈی کو آزاد کرے تو اس کا حمل بھی آزاد ہوگا یا نہیں آزاد ہوجائیگا
لیکن اگر حمل کو آزاد کرے اور لونڈی کو آزاد نہ کرے تو آزاد نہوگی **مسئلہ** اگر کسی غلام کو کسی
مال پر آزاد کرے اور غلام بھی اُس مال کو قبول کرے تو آزاد ہوگا یا نہیں جسوقت قبول کریگا
غلام آزاد ہوجائیگا اور مال اُسپر واجب ہوگا کہ ادا کرے **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنے غلام سے

کہے کہ جب تو دو ہزار روپیہ ادا کرے تو آزاد ہے ایسے لفظ درست ہین یا نہین۔ درست ہونگے اور غلام ماذون ہوگا اور جسوقت یہ غلام روپیہ موجود کرے تو قاضی اُسکے مولی پر جبر کرے کہ وہ قبول کرے اور غلام کو آزاد کر دے مسئلہ ام ولد کسکو کہتے ہین اور کب آزاد ہوتی ہے۔ ام ولد وہ لونڈی ہے کہ جسکے مولی سے لڑکا پیدا ہوا اور مولی بھی مقر ہو تو اس کی بیع جائز نہین ہے اور اگر سوائے مولی کے دوسرے خاوند سے لڑکا پیدا ہو تو وہ لڑکا غلام ہوگا اور مولی کی وفات کے بعد آزاد ہو جائیگی مسئلہ اگر آزاد عورت کے غلام سے لڑکا پیدا ہو تو وہ آزاد ہوگا یا نہین۔ آزاد ہوگا۔

باب التدبیر

غلام کے مدبر کرنیکے مسائل

مدبر کسکو کہتے ہین۔ اُس غلام کو کہتے ہین کہ جسکے مولی نے کہا ہو کہ جسوقت مین مرجاؤن تو تو آزاد ہے یا یہ کہا ہو کہ تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد یا یہ کہے کہ تو مدبر ہے یا کہے کہ تجکو مدبر کیا مین نے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین اُسکا فروخت کرنا اور کسی کو ہبہ کر دینا جائز نہین ہے مگر مولی کو جائز ہے کہ اُس سے کام لے یا اجارہ پر دے۔ اگر لونڈی مدبرہ ہو تو مولی کو اُسکے ساتھ وطی جائز ہے اور نکاح کر دینا بھی جائز ہے جسوقت مولی مریگا آزاد ہو جائے گی مولی کی تہائی مال سے اگر تہائی باہر آئے صورت اُسکی یہ ہے کہ کسی شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا ہو اور پھر مرجائے اور دو ہزار روپیہ چھوڑ جائے اور اُس مدبر کی قیمت ہزار روپیہ ہون تو اب قیمت اس غلام کی جملہ تین ہزار روپیہ سے کہ ترکہ ہے ثلث ہوگی اسواسطے کہ دو ہزار روپیہ نقد اور ہزار روپیہ مدبر کی قیمت کے اگر یہ صورت ہوگی تو آزاد ہو جائے گا اور اگر اُس شخص کے ترکہ مین فقط یہ غلام ہی ہو تو اس صورت مین اپنی قیمت کے دو تہائی کمائی کرے یعنی ایک حصہ اسکا آزاد ہے دو حصہ کمائی کرے وارثون کے لئے اور اگر اسکا مولی مقروض ہووے اور قرضخواہ قرض طلب کرین تو اُس صورت مین اپنی کل قیمت کما دے مسئلہ اگر مدبرہ کے خاوند سے

لڑکا پیدا ہو کہ وہ آزاد ہے تو اس لڑکے کا کیا حکم ہے جو اسکی ماں کا حکم ہے یعنی وہ بھی مدبر ہوگا اور مولیٰ کے مرنیکے بعد آزاد ہو جائے گا مثل اپنی ماں کے مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کے مدبری کو مقید کرے جیسے کہ کوئی شخص کسی غلام سے کہے کہ میں فلان بیماری مین مرجاؤن تو تو آزاد ہی یا کہے کہ اگر مین سفر مین مرجاؤن تو تو آزاد ہی تو ایسے غلام کو مدبر مقید کہتے ہین مسئلہ مدبر مقید کا فروخت کرنا جائز ہے یا نہین - جائز ہے مگر شرط وجود مین نہ آئی ہو اور اگر شرط پوری ہو جائے تو فروخت کرنا جائز نہین بلکہ مدبر مطلق کی طرح آزاد ہو جائے گا

باب الاستیلاد

ام ولد لونڈی کے مسائل

کنیز ام ولد کب ہوتی ہے - مولی سے جب لڑکا پیدا ہوا اور مولی اسکا مقر ہوا اور جب ام ولد ہو جائے تو اسکا فروخت کرنا جائز نہین ہے اور کسی کو ہبہ کرنا بھی جائز نہین ہے لیکن اسکے مولی کو اس سے صحبت کرنا اور خدمت لینا اور مزدوری کرانا اور اسکا نکاح کر دینا جائز ہے اور باندی کے لڑکے کا نسب مولی سے ثابت نہوگا مگر مولی کے اقرار سے اگر ایک مرتبہ اقرار کریگا تو بعد اسکے بغیر اقرار کے ہر ولد کے ساتھ نسب ثابت ہو جائے گا البتہ انکار کرے گا تو انکار اسکا درست ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنے ام ولد کا کسی کے ساتھ نکاح کر دیا پھر اس ام ولد کے لڑکا پیدا ہوا تو اس لڑکے کا کیا حکم ہوگا - حکم اسکا ماں کے حکم کے مانند ہوگا یعنی مولی کے مرنے کے بعد وہ بھی آزاد ہو جائے گا بلکہ ہر لڑکا ام ولد کا جو شوہر سے پیدا ہوا اسکا بھی یہی حکم ہوگا یعنی مولی کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا اور اسپر کمائی کرنا اپنی قیمت کے مقدار واجب نہوگا جیسی کہ مدبر پر واجب ہوتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈی سے نکاح کرے پھر اس سے لڑکا پیدا ہوا اسکے بعد اس لونڈی کو خریدے تو وہ لونڈی اس کی ام ولد ہوگی یا نہین - خریدنے کے ساتھ ہی ہو جائیگی -

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کی لونڈی سے صحبت کرے اور اُس سے لڑکا پیدا ہو اور دعویٰ
کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے تو اس کا کیا حکم ہے نسب ثابت ہوگا اور لونڈی اُسکی ام ولد ہو جائیگی
اور قیمت لونڈی کی اُسپر واجب ہوگی لیکن بچہ کی قیمت واجب نہوگی اور عقر یعنی اجرت وطی
بھی واجب نہوگی **مسئلہ** اگر دادا پوتے کی لونڈی سے صحبت کرے تو اس کا کیا حکم ہے یعنی حکم اُسکا
مانند باپ کے ہے یا نہیں موجودگی کے ساتھ نہیں ہوگا یعنی اگر باپ زندہ ہوگا تو دادا سے
نسب ثابت نہوگا اگر وہ مرگیا ہوگا تو نسب ثابت ہوگا اگر دعوےٰ کرے تو لونڈی کی قیمت
دادا پر واجب ہوگی جیسا کہ اوپر کے مسئلہ میں مذکور ہوا **مسئلہ** اگر کوئی لونڈی
دو شریکوں کی شرکت میں ہو اور اُس لونڈی سے لڑکا پیدا ہو اور ایک شریک دعویٰ
کرے کہ مجھ سے ہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں نسب اُس سے ثابت ہوگا اور نصف
قیمت اور نصف اُجرت صحبت کی دوسرے شریک کو واجب ہوگی اور لڑکے کی قیمت
واجب نہوگی **مسئلہ** اگر دونوں شریک ایک دوسرے پر دعویٰ کریں یعنی ایک کہے
کہ مجھسے ہے اور ایک کہے کہ مجھسے تو اُس کا کیا حکم ہوگا یعنی دونوں سے نسب ثابت
ہوگا یا نہیں نسب دونوں سے ثابت ہوگا اور وہ لونڈی دونوں کی ام ولد ہوگی اور دونوں
پہ ایک دوسرے کے لئے نصف اجرت وطی واجب ہوگی یعنی نہ یہ اس سے لے اور نہ وہ اس سے
اور یہ لڑکا دونوں باپوں کی میراث سے حصہ کامل پائیگا اور اگر یہ لڑکا مر جائے تو دونوں
باپوں کو ایک باپ کا حصہ ملے گا **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنے مکاتب کی لونڈی سے
صحبت کرے اور لڑکا پیدا ہو اور دعوی کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں اگر
مکاتب تصدیق کریگا تو نسب ثابت ہوگا اور اُجرت صحبت کی واجب ہوگی اور بچہ کی بھی قیمت واجب
ہوگی اور لونڈی اُسکی ام ولد نہوگی اور اگر مکاتب تکذیب کرے تو نسب ثابت نہوگا۔

باب المکاتب

غلام سے کچھ مال لیکر آزاد کرنیکے مسائل

اگر مولیٰ اپنے غلام یا لونڈی کو کسی مال کے ساتھ مکاتب کرے تو کتابت درست ہو گی یا نہیں اگر غلام قبول کرے تو درست ہی اور اگر قبول نکری تو درست نہیں ہی مسئلہ اگر مولیٰ کہے کہ اس قدر روپیہ فوراً ادا کری یا کہے ہر مہینہ میں یا ہر سال میں اسقدر دے اور کتابت اسقدر مدت میں تمام ہو گی یا خود بطور اود ہار کے کوئی مدت مقرر کری تو یہ سب باتیں جائز ہیں یا نہیں سب طریقے جائز ہیں مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کم سن غلام کو کسی مال کے عوض مکاتب کرے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ کتابت درست ہی یا نہیں اگر یہ کم سن عاقل ہی اور خرید فروخت کرسکتا ہے تو درست ہی مسئلہ جسوقت کتابت ٹھہر جائے تو یہ مکاتب مولیٰ کی ملک سے باہر ہو جائیگا یا نہیں نہیں ہو گا مگر قبضہ سے باہر ہو گا مسئلہ جب وہ غلام مولی کی ملک سے باہر ہوا تو غلام کو جائز ہے کہ خرید و فروخت کرے لیکن کسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں ہی مگر مولیٰ کی اجازت سے مسئلہ اگر کسی کے مکاتب کو کوئی چیز ہبہ کر دے یا صدقہ دے تو جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مگر تھوڑا سا دینا جائز ہے مسئلہ اگر کسی کے مال کا مکاتب کفیل ہو تو جائز ہے یا نہیں جائز نہیں مسئلہ اگر کوئی مکاتب کتابت کی حالت میں کوئی لونڈی خرید کرے اور مکاتب کا اُس لونڈی سے لڑکا پیدا ہو تو اسکا کیا حکم ہے اور وہ لڑکا کتابت میں آئیگا یا نہیں حکم لڑکے کا مثل حکم باپ کے ہو گا جیسا کہ ام ولد کی بحث میں ذکر ہوا اور کمائی لڑکے کے باپ کیواسطے ہو گی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کا اپنے غلام سے نکاح کر دے اور دونوں کو مکاتب کری اور اُن کے لڑکا پیدا ہو تو یہ لڑکا دونوں کی کتابت میں آئیگا یا نہیں۔ آئیگا اور کمائی اُسکی ماں کے واسطے ہو گی مسئلہ اگر مولیٰ اپنی مکاتبہ سے صحبت کرے تو صحبت کی اُجرت لازم ہو گی یا نہیں لازم ہو گی اور ایسے ہی اگر مولیٰ اپنے مکاتب اور مکاتبہ کے اوپر جنایت کری تو ضمان جنایت کا واجب ہو گا مسئلہ اگر مولیٰ اُن کے مال کو تلف کر ڈالے تو تاوان واجب ہو گا یا نہیں واجب ہو گا مسئلہ اگر کوئی مکاتب اپنے ذی رحم محرم جنسے رشتہ ولادت ہے

یعنے بیٹے یا باپ کو خریدے تو اُسکی کتابت مین آئینگے یا نہین - آئینگے اور فروخت کرنا اُنکا
جائز نہین ہے مسئلہ اگر کوئی مکاتب اپنے ام ولد کو خرید کرے تو لڑکا اُسکا اُس کی کتابت
مین آئیگا یا نہین آئیگا اور وہ بھی آئیگی اور بیع دونون کی جائز نہین ہوگی مسئلہ مکاتب
اگر اپنے ذی رحم محرم کو خرید کرے اور اسکا رشتہ قریب یعنی ولادت کا نہووے تو اُسکی کتابت
مین آئیگی یا نہین - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسکی کتابت مین نہین آئیگی اور صاحبینؒ کے
نزدیک اسکی کتابت مین آجاینگے مسئلہ اگر کوئی مکاتب روپیہ کے قسط کے ادا کرنے مین عاجز
ہوا اور مولی اُس سے عاجزی طلب کرے تو قاضی کو جائز ہے کہ مکاتب کو عاجز کرے - اگر اس مکاتب
کا کسی پر قرض ہووے یا کوئی مال آنے والا رکھتا ہو کہ اسکے وصول کی امید عنقریب ہو تو جلدی نہ
کرے اسکی تعجیز مین تین روز مین یا اُس سے کم مین اگر حاصل نہ کرے تو اُسکے عجز کے ساتھ حکم کرے
اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک عاجز نہ کرنا چاہئیے جب تک دو قسط نہ گذرین مسئلہ اگر کوئی
مکاتب عاجز کیا گیا تو کتابت پھر جائیگی یا نہین - پھر جائیگی اور جو کچھ کمائی اُسکی اُسکے ہاتھ
مین ہوگی وہ کل مولی کی ہوگی مسئلہ اگر کوئی مکاتب کتابت کی حالت مین مرجائے اور اُسکا
مال ہووے تو مولی کو پہونچتا ہے کہ کتابت کو فسخ کردے - فسخ نہ کرے اور اسکی کمائی
سے کتابت کا مال ادا کیا جائے اور اُسکے آزادی کا حکم کیا جائے اُسکے آخر وقت حیات سے
مسئلہ اگر مال اُس نے نہ چھوڑا ہو لیکن اُسکا لڑکا ہو تو اُس سے کہین کہ روپیہ ادا کر اپنے باپ کا
نجوم کے حساب سے اور یہ حکم اُس لڑکے کے واسطے ہوگا کہ اس کتابت کے حال مین پیدا
ہوا ہو پس جب کہ قرض ادا کردیگا تو پسر آزاد ہوجائے گا اور باپ پر بھی قبل موت آزادی
کا حکم ہوگا مسئلہ اگر اپنا پسر ایسا چھوڑا ہے کہ اسکو کتابت کی حالت مین مول لیا ہے تو
اُسکا کیا حکم ہوگا - اُس سے کہا جائے کہ کتابت کا روپیہ فوراً ادا کر اگر ادا کریگا تو آزاد ہوجائے گا
اور جو ادا نہ کریگا تو غلامی مین رہیگا مسئلہ اگر کسی مسلمان نے اپنے غلام کو شراب یا سور یا اُسکی
نفس کی قیمت پر مکاتب کیا تو یہ کتابت جائز ہے یا نہین - یہ کتابت فاسد ہے

مسئلہ اگر یہ مکاتب شراب یا سور ادا کرے تو آزاد ہوگا یا نہیں۔ آزاد ہو جائے گا لیکن اسپر
واجب ہوگا کہ اپنے نفس کے مقدار کمائی کرے اور وہ شراب اور سور کی قیمت سے کم نہووے
اگر زیادہ ہو تو زیادہ کرے مسئلہ اگر غلام کو مکاتب کرے کسی جانور غیر موصوف پر تو یہ کتابت جائز
ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور اوسط درجہ کا جانور مکاتب پر واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی دو غلامون
کو ہزار روپیہ پر مکاتب کرے اور وہ ایک دوسرے کے کفیل ہون تو یہ کتابت جائز ہی یا نہین
جائز ہے اور دونون برابر ہون گے اگر ادا کرین گے تو دونون آزاد ہو جائین گے اور اگر عاجز
ہون گے تو دونون غلامی مین واپس آئین گے اور اگر ایک ان مین سے کل روپیہ ادا کرے
تو دونون آزاد ہو جائین گے اور وہ شریک کہ جس نے روپیہ ادا کیا ہی اسکا آدھا دوسرے
شریک سے پھیرے مسئلہ اگر مولی مکاتب غلام کو آزاد کرے تو آزاد ہو جائے گا یا نہیں۔
آزاد ہو جائے گا اور کتابت کا روپیہ بھی اسکے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا مسئلہ اگر مکاتب
کا مولی مر جائے تو کتابت فسخ ہوگی یا نہیں۔ کتابت فسخ نہین ہوگی اور کتابت کا مال
مولی کے وارثون کو ادا کرے مسئلہ اگر وارثون مین ایک وارث ہے اسکو آزاد کردے
تو آزادی نافذ ہوگی یا نہیں۔ نافذ نہوگی مگر جب سب آزاد کرین تو آزاد ہو جائے گا اور
کتابت کا مال اس سے ساقط ہو جائے گا مسئلہ اگر مولی اپنے ام ولد کو مکاتب کری
تو جائز ہے یا نہیں۔ درست ہے مسئلہ اور اگر مولی مر جائے تو اس لونڈی یام ولد سے
کتابت ساقط ہوگی یا نہیں۔ ساقط ہو جائے گی لیکن اگر مکاتبہ مولی سے لڑکا جنے تو اسکو اختیار
ہوگا چاہے اپنے آپ کو عاجز کری تو ام ولد ہوگی اور چاہے مکاتب ہی رہے مسئلہ اگر مدبر کو مکاتب کری
تو درست ہی یا نہیں۔ درست ہی مسئلہ اگر مولی مر جائے اور سوائے مدبرہ مکاتبہ کے کوئی مال
نہ چھوڑے تو اسکا کیا حکم ہی۔ اسکو اختیار ہوگا چاہے دو ثلث قیمت کی کمائی کرے اور چاہے کتابت کا
کل روپیہ ادا کرے مسئلہ اگر مکاتبہ کو مدبرہ کرے تو جائز ہی یا نہیں جائز ہی چاہے اپنی کتابت اختیار
کرے اور چاہے عاجز ہو کر مدبرہ ہو جائے مسئلہ اگر وہ مکاتبہ ہو جائے اور پھر مولی مر جائے اور کوئی

مال ہو تو کیا حکم ہوگا چاہیے دو ثلث قیمت کی کمائی کرے اور چاہیے دو ثلث کتابت کے مال کی مزدوری کرے مسئلہ اگر مکاتب اپنے غلام کو آزاد کرے تو جائز ہی یا نہیں جائز نہیں ہے مسئلہ اگر وہ اپنا مال کسی کو بعوض یا بلا عوض کے ہبہ کرے تو جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہی مسئلہ اگر کوئی مکاتب اپنے غلام کو مکاتب کرے تو جائز ہی یا نہیں جائز ہے لیکن اگر قبل آزاد ہونے اول کے دوسرے نے بدل کتابت ادا کر دیا تو ولا اسکی مولی کی ہوگی اور اگر بعد آزاد ہونے اول کے ثانی نے ادا کیا تو ولا مکاتب اول کو ہوگی اور جو دونوں نے ایک ساتھ ادا کیا تو ولا مولی کی ہوگی

کتاب الولاء

قرب و محبت کو ولا کہتے ہین اسکی وجہ سے بعد موت کے میراث اور جنایت کے بعد دیت ادا اپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنا واقع ہوتا ہی اگر کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرے یا کسی لونڈی کو آزاد کرے تو ولا اسکی آزاد کرنیوالیکی ہوگی وہ عورت ہو یا مرد مسئلہ اگر کوئی شخص غلام آزاد کرے اور شرط کرے کہ یہ غلام سائبہ ہو سائبہ کے معنی چھوٹے ہوئے ہیں یعنی ولا اسکی کسی کی طرف نہو تو یہ درست نہیں ہی بلکہ ولا اسکی آزاد کرنیوالے کی ہوگی مسئلہ مولی کے مرنے سے کئی شخص آزاد ہوتے ہیں جسقدر اس کے پاس مدبر او رام ولد ہوں اور جتنی ان کے اولاد ہو سب آزاد ہو جائیں گی اور ولا انکے مولی کے واسطے ہوگی اور مولی مرجائے تو مولے کے وارثوں کے واسطے ہوگی مسئلہ اگر کوئی غلام کسی کی لونڈی سے نکاح کرے پھر اس لونڈی کو اس کا مولی آزاد کرے اور یہ لونڈی حاملہ ہووے تو ولا اسکی کس کو پہنچے گی ولا حمل کی لونڈی کے مولی کو پہنچے گی اور ولا اس سی تجاوز نہ کریگی اگر آزادی کے بعد چھ مہینے سے کم میں لڑکا پیدا ہو مسئلہ اور اگر چھ مہینے کے بعد لڑکا پیدا ہو تو ولا کنیز کے مولی کو پہنچے گی یا نہیں۔ پہنچے گی لیکن اگر اس لونڈی کا شوہر جو غلام ہے آزاد ہو جائے تو ولا اس بچہ کے غلام کے یعنی اسکے

باپ کے مولی کو پہنچے گی مسئلہ اگر کسی عجمی نے نکاح ایسی عورت سے کیا کہ وہ آزاد
کیئے ہوئے عربی کے ہے اور اُن کے لڑکا پیدا ہو تو ولا لڑکے کسکو پہنچے گی طرفین کے
نزدیک عورت کے مولی کو پہنچے گی بوجہ عرب کے شرف کے اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک
باپ کے مولی کو پہنچے گی مسئلہ ترکہ آزاد کا کسکو پہنچیگا عصبہ کو کہ نسب سے ہو اور
اگر عصبہ نسبی نہو تو اسوقت آزاد کرنیوالے کو۔ اگر پہلے مولی مرجائے اُسکے بعد آزاد
کیا ہوا مرجائے تو میراث اُس آزاد کیئے ہوئے کی کسکو پہنچے گی آزاد کنندہ کے اُس
وارث کو کہ جو بہت قریب مرد ہو مسئلہ مولی کی دختر کو ولا رمین سے کچھ پہنچیگا یا نہیں
کچھ نہیں پونہچے گا اسواسطے کہ ولا عورتون کے واسطے بالکل نہیں ہے مگر یہ کہ انہوں
نے غلام کو خود آزاد کیا ہو یا انکے آزاد کیئے ہوئے نے آزاد کیا ہو یا غلام کو مکاتب کریں یا اُنکا مکاتب مکاتب کرے تو
ان صورتوں میں ولا عورتوں کو پونہچے گی مسئلہ اگر مولی نے وفات پائی اور ایک لڑکا
رہا اور ایک پوتا تو میراث مکاتبہ کی کسکو پہنچیگی لڑکے کو مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ
پر ایمان لائے اور ولا اُس کے ساتھ مقرر کرے تو اگر یہ اسلام لانیوالا کسی کا کچھ
نقصان کرے تو تاوان اُسکے نقصان کا کون دے وہ شخص دے کہ جسکے ہاتھ پر ایمان
لایا اور اگر مرجائے تو میراث بھی وہی لے مسئلہ اگر اسلام لائے ایک کے ہاتھ پر اور ولا
ٹھہرائے دوسرے کے واسطے تو درست ہے یا نہیں دونوں طور سے درست ہے مسئلہ
ولا کو نقل کرنا درست ہے یا نہیں غور کریں کہ اگر ولی نے اسکی طرف سے دیت دی
ہے تو جائز نہیں اور اگر نہیں دی ہے تو جائز ہے کہ اُس سے نقل کریں اور دوسرے
کے واسطے ولا مقرر کریں مسئلہ اور اگر کوئی شخص غلام آزاد کرے اور یہ غلام
ولا دوسرے کے واسطے مقرر کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور ولا اُسکی
آزاد کرنیوالے کو پہنچے گی واللہ اعلم۔

کتاب الجنایات

اس کتاب میں خون کرنے اور اعضا میں نقصان پونہچانیکا بیان ہے قتل کئے طرح کا ہے
چار طرح کا۔ ایک قتل عمد دوسرا قتل شبہ عمد تیسرا قتل خطا چوتھا قتل سبب قتل عمد وہ ہے
کہ کوئی شخص کسی کو عمداً مار ڈالے کسی ہتھیار سے یا ایسی چیز سے کہ مثل ہتھیا کے ہو دہار والا
مثل نیزہ اور کھینچ دھار والے کے اور تیر اور تیز پتھر کے اور آگ مین ڈالدینا مسئلہ
قتل عمد میں کیا واجب ہوتا ہے مارنے والا گنہگار ہوگا اور اُس کے عوض قتل ہوگا مسئلہ
قتل عمد میں کسی طرح سے قصاص ساقط ہوسکتا ہے یا نہیں۔ ہنیں ہوسکتا ہے مگر اُسکے
وارث معاف کردین تو ساقط ہو جایگا مسئلہ قتل شبہ عمد کیونکر ہوتا ہے امام اعظم ابو حنیفہ
کے نزدیک وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کو عمداً مار ڈالے اُس چیز سے کہ وہ چیز نہ تو
ہتھیار ہووے اور نہ ہتھیار کے قائم مقام جیسے کوئی بڑی لکڑی ہو یا پتھر ہو غرض ایسا فعل
شبہ عمد ہوگا اور صاحبین کے نزدیک یہ سب صورتین عمد کی ہیں اور شبہ عمد اُن کے نزدیک
یہ ہے کہ اُس چیز سے مارے کہ اُس کے مارنے سے آدمی غالباً نہ مرے مثلاً طمانچہ اور گھونسا
اور لات اور لاٹھی پتلی وغیرہ مسئلہ قتل شبہ عمد میں کیا واجب ہوتا ہے سب علمار کا
اتفاق ہے کہ دیت مغلظہ واجب ہوگی اُسکے قبیلہ پر تین برس میں اور مارنے والے پر
کفارہ لازم ہوگا اور گنہگار ہوگا اور قصاص واجب نہوگا مسئلہ قتل خطا کے طرح کا ہی
دو طرح کا۔ ایک خطا بقصد اور دوسرے خطا بفعل۔ خطا بقصد یہ ہے کہ کوئی
شخص کسی پر تیر لگائے اور اُس کا گمان تھا کہ یہ شکار ہے اور تیر لگ جانے پر معلوم ہوا
کہ وہ آدمی ہے اور خطا بفعل یہ ہے کہ کوئی شخص نشانہ پر تیر لگائے اور وہ کسی آدمی کے
لگ جائے غرض ایسی صورتین ہوں تو قتل خطا کہیں گے مسئلہ قتل خطا میں کیا
واجب ہوتا ہے اُس کے کُنبہ پر دیت اور مارنے والے پر کفارہ واجب ہوتا ہے لیکن
گنہگار نہوگا مسئلہ خطا کے قائم مقام کیا چیز ہے مثلاً کوئی سوتا ہو اور کسی پر گر پڑے اور
جسپر گرا ہے وہ مر جائے تو یہ قائم مقام خطا کا ہوگا اس میں بھی وہی واجب ہوگا کہ جو قتل

خطا میں واجب ہی قتل سبب کون سا ہے کوئی شخص کسی غیر کی زمین میں کنواں کھودے
اور کوئی شخص گر کر مر جاوے یا کوئی پتھر کسی کی زمین میں ڈالدے اور کوئی شخص اس سے ٹھوکر
کھا کر مر جائے اسکو قتل سبب کہتے ہیں مسئلہ قتل سبب میں کیا واجب ہوتا ہے کنواں
کھودنیوالے کے قبیلہ پر دیت واجب ہوگی اور وہ گنہگار نہیں ہوگا اور کفارہ واجب نہوگا
اور قصاص بھی واجب نہوگا مسئلہ قصاص قتل کا کب واجب ہوگا جب کسی ہمیشہ کے
محفوظ الدم کو عمداً مار ڈالے۔ ذمی اُس کافر کو کہتے ہیں کہ جو دار الاسلام میں متوطن ہو اور
سلطان کی نگاہ داشت میں ہو۔ اگر کوئی شخص اُسکو مار ڈالے تو وہ بھی اُسکے قصاص
میں قتل کیا جائیگا مسئلہ مرتد اور کافر حربی کے مار ڈالنے میں قصاص واجب ہوگا یا نہیں
واجب نہیں ہوگا اور جس شخص پر کسی کے مار ڈالنے میں قصاص واجب ہوا ہو تو اُسکا بھی
یہی حکم ہے یعنی اگر اُس شخص کو کوئی مار ڈالے تو اُسکے قصاص میں مار ڈالنے والا قتل نہوگا
مسئلہ اگر کوئی آزاد کسی غلام کو مار ڈالے یا کوئی غلام کسی آزاد کو مار ڈالے تو آزاد کو غلام کے
عوض میں اور غلام کو آزاد کے عوض میں قتل کریں یا نہیں قتل کریں اور ایسے ہی آزاد کو
آزاد کے عوض میں اور غلام کو غلام کے عوض میں اور مسلمان کو ذمی کے عوض میں اور ذمی
کو مسلمان کے عوض میں مسئلہ اگر مسلمان کو متامن کے عوض میں قتل کریں تو جائز ہے
یا نہیں مسلمان کو متامن کے عوض میں قتل نہ کرنا چاہیئے اور جو مسلمان کو قتل کر ڈالے تو اُسکو
مسلمان کے عوض میں قتل کرنا چاہیئے مسئلہ مرد کو عورت کے عوض میں اور بالغ کو
نابالغ کے عوض میں قتل کریں یا نہیں اور ایسے ہی تندرست کو بیمار کے عوض میں۔ اگر
عمداً مار ڈالا ہے تو قتل کئے جاویں گے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کو یا اپنے غلام
کو یا اپنے مدبر کو یا اپنے مکاتب کو یا اپنے بیٹے کے غلام کو مار ڈالے تو قصاص لیا جاویگا یا نہیں
نہیں لیا جاویگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قصاص کا اپنے باپ پر وارث ہو تو قصاص
جاتا رہے گا یا نہیں۔ جاتا رہیگا مسئلہ قصاص میں کس ہتھیار سے قتل کیا جائے

تلوا سے مسئلہ اگر کوئی کسی کے مکاتب کو مار ڈالے اور مکاتب کا کوئی وارث عصبہ میں سی نہو مگر مولی ہو تو اس صورت میں قصاص کا ولی مولی ہی بشرطیکہ مال بقدر وفا دین بت چھوڑا کیا ہو مسئلہ لیکن اگر مکاتب مال بقدر وفا بدل کتابتہ چھوڑے یا سوائے مولی کے اور وارث بھی ہوں تو قصاص واجب ہوگا یا نہیں واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص مرہون غلام کو قتل کر ڈالے تو قصاص اُسپر واجب ہوگا یا نہیں واجب نہوگا جبتک راہن و مرتہن جمع ہو کر قصاص طلب کریں مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو عمداً زخمی کردے اور کچھ روز گذر جانیکے بعد اُس زخم سے وہ شخص مرجائے تو قصاص واجب ہوگا یا دیت اگر صاحب فراش ہوا ہے زخمی ہونیکے روز سے تو قصاص واجب ہوگا اگر بعد کچھ روزوں کے بیمار ہوا اور اُس زخم نے اُسکو اثر کیا تو بھی قصاص واجب ہوگا لیکن اگر اچھا ہوگیا اور اُسکے بعد مرا تو واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کا پہنچے سے ہاتھ کاٹ ڈالے تو کیا واجب ہوگا اُس کا بھی ہاتھ کاٹیں اور ایسے ہی اگر پاؤں کسی کا کاٹا یا ناک کی پھونگ یا کان تو اسکے واسطے بھی وہی حکم ہوگا یعنے قصاص مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کی آنکھ پر ایسا مارے کہ وہ آنکھ نکل پڑے تو کیا واجب ہوگا دیت واجب ہوگی اور اگر آنکھ قائم ہو اور بینائی اُسکی جاتی رہی ہو تو اس صورت میں قصاص واجب ہوگا یعنے اُسکی آنکھ نکالی جائیگی مسئلہ آنکھ کا قصاص کیونکر لیا جائے آنکھ پھوڑنے والیکے تمام چہرہ پر روئی بھگو کر رکھدیں بعد اُسکی آنکھ کی جگہ سے روئی دور کردیں اور ایک ٹکڑا شیشہ کا مثل آگ کے گرم کریں اور اُسکی آنکھ کے مقابل میں رکھیں تاکہ اُسکی آنکھ کی روشنی جاتی رہی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کا دانت توڑ ڈالے تو قصاص واجب ہوگا اور جس زخم میں مماثلت ممکن نہو تو قصاص واجب نہوگا مسئلہ ہڈی کے توڑنے میں قصاص واجب ہوگا یا نہیں واجب نہوگا مگر دانت کے توڑنے میں مسئلہ درصورت مماثلت ممکن نہونے کے قصاص واجب ہوگا یا نہیں قصاص نہوگا بلکہ دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر آزاد غلام یا غلام آزاد کا

ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے تو قصاص واجب ہوگا یا نہیں قصاص نہ ہوگا دیت واجب ہوگی کیونکہ ان کے ہاتھ پاؤں میں مماثلت نہیں ہے **مسئلہ** اگر مسلمان اور کافر آپس میں ہاتھ پاؤں یا کان کاٹیں تو قصاص لیا جائیگا یا نہیں قصاص لیا جائیگا کیونکہ اس صورت میں کافر و مسلمان برابر ہیں یعنی اُن میں مماثلت ہے **مسئلہ** اگر کوئی کسی کا ہاتھ آدھے پونہچے سے کاٹ ڈالے یا زخم لگائے اور وہ زخم پیٹ تک پہنچ جائے اور بعد اس کے اچھا ہو جائے تو قصاص واجب ہوگا یا نہیں۔ نہ ہوگا اور دیت خاص اُسی کے مال میں آوے گی **مسئلہ** اگر زید نے عمرو کا ہاتھ کاٹ لیا اور زید کا ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے یا کوئی انگلی کم ہے تو کیا کیا جائیگا۔ عمرو کو اختیار ہے چاہے اپنے اچھے ہاتھ کے عوض میں زید کا ناقص ہاتھ کاٹ لے اور چاہے اپنے ہاتھ کی پوری قیمت یعنی دیت لیلے **مسئلہ** اگر ایک شخص نے ایک شخص کے سر میں زخم لگایا اور زخم لگانیوالے کا سر چھوٹا ہے اور جس کے زخم لگایا ہے اُس کا سر بڑا ہے تو اُس صورت میں کیا ہوگا زخمی کو اختیار ہوگا چاہے اُسکے عوض میں زخم لگائے اور چاہے دیت کامل لے لے **مسئلہ** زبان اور ذکر کے کاٹنے میں قصاص واجب ہوگا یا نہیں قصاص نہیں ہوگا مگر حشفہ میں ہوگا **مسئلہ** اگر مقتول کے وارث قاتل سے صلح کریں تو قصاص جاتا رہیگا یا نہیں قصاص ساقط ہو جائیگا اور مال واجب ہوگا اگرچہ مال تھوڑا ہو یا بہت **مسئلہ** اگر ایک وارث صلح کرے تو اوروں سے قصاص ساقط ہوگا یا نہیں ساقط ہو جائیگا اور دیت واجب ہوگی یعنی باقی وارث قصاص نہیں لے سکتے ہیں **مسئلہ** اگر ایک جماعت کسی شخص کو عمداً مار ڈالے تو وہ سب قتل کئے جائینگے یا نہیں قتل کئے جائینگے **مسئلہ** اگر ایک شخص عمداً ایک جماعت کو مار ڈالے تو کیا واجب ہوگا۔ واجب ہوگا کہ اُس ایک شخص کو قتل کریں اور سوائے قتل کے اور کچھ واجب نہ ہوگا اور اُسکے قتل ہونے سے سب کا حق ساقط ہو جائیگا **مسئلہ** اگر ایک وارث اُن مقتولوں کا اُس قاتل کو قتل

معاف کرے تو دوسرون کا حق ساقط ہو گا یا نہیں ساقط ہو گا اور قصاص باقی مقتولو
کے وارث لے سکتے ہیں مسئلہ اگر دو شخص کا ہاتھ کاٹیں تو اُنپر قصاص واجب ہو گا یا نہیں
ہو گا اور اُنپر نصف دیت واجب ہو گی مسئلہ اگر ایک آدمی دو آدمیون کے ہاتھ
کاٹ ڈالے تو کیا واجب ہو گا اختیار رہے کہ دونون شخص اُس کا ہاتھ کاٹین اور
آدھی دیت اس سے لیلین اور یہ دیت دونون میں نصفا نصف ہو گی مسئلہ
اگر ایک شخص اُن دونون میں سے حاضر ہو اور ہاتھ اسکا کاٹے تو دوسرے کو پونچتا ہے
کہ نصف دیت اُس سے لیلے لے سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی غلام قتل عمد کے ساتھ اقرار
کرے تو قصاص واجب ہو گا یا نہیں واجب ہو گا مسئلہ اگر زید نے عمرو کے تیر مارا اور
وہ تیر عمرو سے گذر کر بکر کے لگا اور عمرو اور بکر اُسکے صدمہ سے دونون مرگئے تو اُس کا کیا
حکم ہے عمرو کے عوض میں زید قتل کیا جائیگا اور بکر کے عوض میں اُسکے قبیلہ پر دیت
واجب ہو گی یعنی دوسرا قتل خطا میں داخل ہے اور خطا کے قتل میں دیت لازم آتی ہے

کتاب الدیات

دیت کے مسائل

اگر کوئی کسی کو شبہ عمد سے مار ڈالے تو اُسپر کیا واجب ہو گا اُسکے قبیلہ پر دیت مغلظہ واجب
ہو گی اور قاتل پر کفارہ مسئلہ عمد کے دیت کی کیا مقدار ہے شیخین کے نزدیک سو اونٹ
ہیں چار طرح کے پچیس مادہ ایسے جو دوسرے برس میں ہوں اور پچیس مادہ ایسے جو تیسرے برس
میں ہوں اور پچیس ایسے مادہ شتر جو چوتھے برس میں ہوں اور پچیس ایسے مادہ شتر جو پانچویں
برس میں ہوں یہ دیت مغلظہ ہے سوائے اونٹوں کے اور چیز سے ادا نہیں ہو سکتی
مسئلہ اگر کوئی کسی کو خطا کے ساتھ قتل کرے تو کیا واجب ہو گا سو اونٹ واجب ہونگے
پانچ طرح کے بیس بنت مخاض نر اور بیس مادہ اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ

اور اگر چاندی سونا دے تو ہزار دینار دے یا دس ہزار درم اختیار ہے چاہے اونٹ دے اور چاہے دینار اور چاہے درم مسئلہ دیت کے چیز سے ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین چیز سے اونٹ سے اور سونے چاندی سے اور صاحبین کے نزدیک چھ چیز سے تین یہ ہیں کہ جو بیان ہوئیں۔ چوتھے گائے پانچویں بکری چھٹے حُلّے اگر گائے دے تو دو سو ہوں اور بکریاں ایک ہزار اور حُلّے دو سو ہر حُلّہ دو کپڑے کا مسئلہ دیت مسلمان اور ذمی کی ایک سی ہے یا نہیں۔ ایک سی ہے بخلاف آزاد اور غلام کے آزاد کیواسطے شریعت میں یک ہی حکم ہے اور غلام کے واسطے نصف مسئلہ کسقدر دیت واجب ہوگی جان سے مارنے اور ہاتھ کے کاٹنے اور ناک کے کاٹنے اور زبان کے کاٹنے اور ذکر اور حشفہ کے کاٹنے میں اور عقل کے کھو دینے اور داڑھی کے مونڈنے میں جبکہ بعد بال مونڈنیکے بال نہ نکلیں اور سر کے مونڈنے میں جبکہ نہ جمیں اور اسی طرح دونوں آنکھیں پھوڑنے میں اور دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں خواہ دونوں کان خواہ دونوں خصیے یا دونوں ہونٹ کاٹے تو ان سب میں دیت واجب ہوگی یا نہیں۔ پوری دیت واجب ہوگی اور جو چیزیں دو دو ہیں تو نصف دیت واجب ہوگی اور دونوں آنکھ کی پلکیں کاٹنے میں پوری دیت واجب ہوگی اور اگر چار میں سے ایک پلک کاٹے گا تو چوتھائی دیت واجب ہوگی اور اگر ہاتھ پاؤں میں سے ایک انگلی کاٹیگا تو دیت کا دسواں حصہ واجب ہوگا عورت کی دونوں پستان میں پوری دیت اور ایک میں آدھی ہے اسی طرح سر پستان میں مسئلہ سب انگلیاں ایک سی ہیں یا نہیں۔ ایک سی ہیں اور ہر انگلی میں تین پورے ہیں اگر ایک پورا کاٹیگا تو ایک انگلی کی تہائی دیت واجب ہوگی اور جس میں دو پورے ہیں جیسے انگوٹھا اُس کا اگر پورا کاٹے گا تو انگلی کی آدھی دیت واجب ہوگی مسئلہ دانتوں کی دیت کیا ہے ہر دانت میں پانچ اونٹ واجب ہونگے دیت میں نیچے اوپر کے دانت ایک سے ہیں مسئلہ اگر کوئی کسی کا عضو بیکار کردے یعنی اُسکی منفعت جاتی رہے تو کیا واجب ہوگا۔ پوری

دیت اُس عضو کی واجب ہو گی مثلاً ہاتھ سوکھ جائے اسکی ضرب سے یا کسی کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی زخم کے صدمہ سے تو بھی دیت کامل اُس عضو یعنے ہاتھ اور آنکھ کی واجب ہو گی مسئلہ کل زخم کے طرح کے ہیں گیارہ طرح کے ایک خارصہ دوسرے دامعہ تیسرا باضعہ چوتھے دامیہ پانچویں متلاحمہ چھٹے سمحاق ساتوین موضحہ آٹھویں ہاشمہ نوین منقلہ دسوین جائفہ گیارھوین آمہ خارصہ اُس زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے عضو کی کھال پھٹ جائے دامعہ اُس زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے خون ظاہر ہو جائے بغیر بہنے کے دامیہ اُس زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے خون جاری ہو باضعہ اُس زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے عضو کا گوشت کٹ جائے متلاحمہ اُس زخم کو کہتے ہیں کہ جو زخم باضعہ سے زیادہ گوشت کو پھاڑ دے سمحاق اُس زخم کو کہتے ہیں کہ جس کا صدمہ ہڈی کے جھلی تک پہنچے موضحہ اُس زخم کو کہتے ہیں کہ گوشت کو بالکل کھولدے اور ہڈی نظر آنے لگے ہاشمہ اُس زخم کو کہتے ہیں کہ جس سے ہڈی ٹوٹ جائے منقلہ وہ زخم ہے کہ جس سے ہڈی جگہ سے ہٹ جائے آمہ اُس سر کے زخم کو کہتے ہیں کہ جو دماغ تک پہونچے مسئلہ موضحہ میں کیا واجب ہوتا ہے اگر عمداً ہو گا تو قصاص واجب ہو گا اور خطأً مین بیسوان حصہ دیت کا واجب ہو گا اور جس زخم میں کہ ہڈی نہ کھلی ہو قصاص واجب نہو گا بلکہ اُسمیں حکومت عدل واجب ہو گی یعنی جو کچھ عادل کہے اور ہاشمہ میں دیت کا عشر واجب ہو گا اور منقلہ میں عشر اور نصف عشر دیت کا واجب ہو گا اور آمہ میں دیت کا ثلث واجب ہو گا اور ہاتھ کی انگلیون میں نصف دیت واجب ہو گی مسئلہ کوئی کسی کی معہ انگلیون کے ہتھیلی کاٹ ڈالے تو کیا واجب ہو گا نصف دیت واجب ہو گی اور اگر نصف ساعد تک کٹی ہوں تو بھی نصف دیت انگلیون میں اور کف میں واجب ہو گی اور باقی میں عادل کا قول مسئلہ اگر کوئی بچہ کی آنکھ پھوڑ دے یا اُس کا عضو تناسل کاٹ ڈالے یا زبان کاٹ لے تو کیا واجب ہو گا اگر ان اعضا کی صحت معلوم نہو تو جو کچھ عادل کہیگا دینا ہو گا مسئلہ اگر کسی نے کسی کے سر پر زخم موضحہ لگایا کہ جسکے سبب سے اُسکی عقل جاتی رہے

تو کیا واجب ہوگا۔ دیت پوری واجب ہوگی اور اس دیت میں زخم کی دیت بھی داخل
ہو جائے گی مسئلہ اور اگر اُس شخص کے دیکھنے اور سُننے اور بولنے کی بھی قوت جاتی رہے
تو کیا واجب ہوگا۔ پوری دیت مع دیت زخم کے واجب ہوگی مسئلہ اگر ایک شخص نے
ایک شخص کی ایک اُنگلی کاٹ لی اور اُسکے برابر کی دوسری انگلی سوکھ گئی تو کیا واجب ہوگا
امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک جو انگلی
کاٹی ہے اس میں قصاص واجب ہوگا اور جو سوکھ گئی ہے اُسمیں دیت دینی ہوگی مسئلہ
اگر کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ ڈالا اور اُسکی جگہ دوسرا دانت نکل آیا تو کچھ واجب ہوگا
یا نہیں۔ کچھ واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی کسی کے سر میں زخم لگائے اور پھر اُس میں
گوشت بھر آئے اور اچھا ہو جائے اور زخم کا نشان جاتا رہے اور اُس جگہ بال نکل آئیں تو کچھ
واجب ہوگا یا نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک کچھ بھی واجب نہوگا یعنی دیت ساقط ہو جائے
گی اور امام ابو یوسف کے نزدیک تکلیف کی دیت واجب ہوگی اور امام محمد کے نزدیک معالجہ
کی اُجرت واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی کسی کے زخم لگائے تو قصاص اُسیوقت لینا چاہیے یا
اچھا ہونیکے بعد۔ اُسیوقت نہیں بلکہ جب مجروح اچھا ہو جائے مسئلہ اگر کسی نے
کسی کا ہاتھ خطا سے کاٹا اور پھر اُس ہاتھ کے اچھا ہونیسے پہلے ہاتھ کٹے ہوئے کو خطا سے
قتل کیا تو کیا واجب ہوگا قتل کرنیوالے پر دیت واجب ہوگی اور ہاتھ کی دیت ساقط
ہو جائے گی مسئلہ کتنی جگہ ایسی ہیں کہ قبیلہ پر دیت واجب نہوگی اور قاتل کے مال میں
دیت واجب ہوگی۔ چار جگہ۔ ایک یہ کہ قصاص شبہ کے ساتھ ساقط ہو جائے اور دوسرے
باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو دیت قاتل کے مال میں واجب ہوگی اور قبیلہ پر واجب
نہوگی تیسرے جنایت کرنیوالا مقر ہو تو دیت بھی اُس قصور کرنیوالے کے مال
میں واجب ہوگی اور قبیلہ پر واجب نہوگی چوتھے یہ کہ تاوان بسبب صلح کے ٹھہرا واجب
ہوا ہو تو بھی قاتل کے مال میں وہ تاوان واجب ہوگا اور قبیلہ پر واجب نہوگا مسئلہ

اگر کوئی لڑکا یا دیوانہ کسی کو بعمد قتل کرے تو قصاص واجب ہو گا یا نہیں اُسکے کنبہ پر دیت واجب ہو گی نہ قصاص **مسئلہ** اگر کوئی شخص مسلمانوں کی راہ میں کنواں کھودے یا کوئی پتھر ڈال دے اور کوئی شخص ان اسباب سے ہلاک ہو جائے تو دیت واجب ہو گی یا نہیں۔ اُسکے قبیلہ پر واجب ہو گی **مسئلہ** اگر جانور گر کر مر جائے تو تاوان دار ہو گا یا نہیں۔ وہی شخص تاوان دار ہو گا نہ قبیلہ **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنی ملک میں کنواں کھودے اور اُس میں کوئی شخص گر کر ہلاک ہو جائے تو تاوان واجب ہو گا یا نہیں۔ واجب نہو گا **مسئلہ** اگر غیر کی ملک میں کنواں کھودا ہو یا پتھر ڈالدیا ہو تو تاوان واجب ہو گا یا نہیں واجب ہو گا **مسئلہ** اگر کوئی شخص کوچۂ نافذہ میں پرنالہ لگائے یا کوئی چھجہ کوچہ کی طرف بنائے کہ شارع عام ہو اور اُس کے گرنے سے کوئی مر جائے تو کیا واجب ہو گا قبیلہ پر دیت واجب ہو گی **مسئلہ** اگر کسی کی سواری راہ میں چلتے ہوئے کسی کو روندے اور مار ڈالے یا دانتوں سے کاٹے اور وہ مر جائے تو تاوان واجب ہو گا یا نہیں۔ تاوان واجب ہو گا **مسئلہ** اگر کسی کا جانور راہ میں پیشاب کرے یا گوبر کرے اور کوئی شخص پھسل کر گر پڑے اور ہلاک ہو جائے تو تاوان واجب ہو گا یا نہیں نہیں ہو گا **مسئلہ** اگر کسی شخص کا گھوڑا چلا جاتا ہو اور کوئی اُسکے پاؤں سے دب کر ہلاک ہو جائے تو ضامن ہو گا یا نہیں ہو گا **مسئلہ** اور اگر کوئی اونٹوں کے قطار کی نکیل لئے چلا جاتا ہے اور اونٹ کسی آدمی کو مار ڈالے تو تاوان واجب ہو گا یا نہیں اگر اگلے پاؤں سے ہلاک کیا ہے تو واجب ہو گا اور جو پچھلے پاؤں سے ہلاک ہوا ہے تو تاوان واجب نہو گا لیکن اگر قطار کو دو آدمی چلاتے ہیں یعنی ایک آگے ہے اور ایک پیچھے اور وہ قطار کسی کو مار ڈالے تو تاوان دونوں پر واجب ہو گا اگر کوئی غلام کوئی قصور خطا کرے تو مولیٰ پر کچھ واجب ہو گا یا نہیں مولیٰ سے کہا جائے کہ غلام دیدے ڈال یا نقصان کا تاوان دے اُسے اختیار ہے چاہے غلام دے اور چاہے پورا تاوان دے **مسئلہ** اگر مولیٰ پورا

تاوان دے اور پھر غلام کوئی نقصان کرے تو اس کا کیا حکم ہے اس کا حکم بھی مثل پہلے حکم کے ہے مسئلہ اگر غلام دو قصور کرے تو کیا حکم ہوگا اس کا بھی وہی حکم ہے مولی کو اختیار ہوگا چاہے غلام دے ڈالے اور وہ غلام ہر دو صاحب نقصان کا آدھا آدھا ہوگا مگر جبکہ قصور بھی مساوی ہو اگر کم وزیادہ ہوگا تو غلام بھی کم وزیادہ ہوگا اور چاہے ہر دو شخص کو پورا نقصان دے مسئلہ اگر ایسا نقصان کرے مثلاً کسی کا ہاتھ یا پاؤں یا کان کاٹ لے اور مولی اُسکو آزاد کردے تو نقصان کا تاوان واجب ہوگا یا نہیں اگر اُسکو معلوم ہو کہ غلام نے قصور کیا ہے یا آزادی کیوقت معلوم ہوا تو مولی پر تاوان واجب ہوگا اور اگر اسکو معلوم نہیں ہے اور بے علمی سے اُسکو آزاد کیا تو اس صورت میں اگر غلام کی قیمت کم ہوگی تو وہ واجب ہوگی یا قصور کی دیت کم ہوگی تو وہ واجب ہوگی اور اگر بعد قصور کے فروخت کیا ہے تو اُس کا بھی یہی حکم ہوگا مسئلہ اگر کوئی مدبر یا کوئی ام ولد قصور کرے تو اُنکا مولی تاوان دار ہوگا یا نہیں تاوان دار ہوگا اور اس صورت میں بھی جو چیز کم ہوگی وہ واجب ہوگی یعنی مدبر اور ام ولد کی قیمت یا قصور کی دیت مسئلہ اگر دوبارہ نقصان کریں تو مولی پر دوسرا تاوان ہوگا یا نہیں۔ اگر پہلا تاوان قاضی کے حکم سے دیا ہوگا تو مولی تاوان دار نہوگا بلکہ جنایۃ ثانیہ کا ولی پہلی جنایۃ والے کا شریک ہو جائے اور اگر تاوان بحکم قاضی نہ دیا ہو تو ولی جنایۃ ثانیہ کو اختیار ہے کہ ولی جنایۃ اولی کا شریک ہو جائے یا مولی سے نصف تاوان لے پھر مولی اس نصف کو پہلے ولی سے لیلے مسئلہ اگر کسی کے مکان کی دیوار شارع عام کی طرف جھکی ہو اور مسلمان یا ذمی دیوار کے مالک سے کہیں کہ دیوار سیدھی کرے تاکہ اُسکے گرنے سے کوئی مر نہ جائے اور گواہ کرلیں اور صاحب دیوار دیوار کو نہ گرائے اور اُسپر ایک مدت گذر جائے اور وہ دیوار گر پڑے اور کوئی شخص دب کر مر جائے تو دیوار کا مالک تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر کوئی دیوار کسی پڑوسی کے مکان کی جھکی ہو اور وہ اُس سے دیوار توڑنیکے واسطے کہے اور صاحب دیوار انکار کرے یا دیوار کو اُسیطرح چھوڑ رکھے اور دیوار کو توڑ کر بنوانے پر قادر

اور وہ پھر دیوار گر کر کسی کو ہلاک کرے تو مالک تاوان دار ہوگا یا نہیں تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر دو سوار یا دو پیدل ٹکرا ویں اور گر پڑیں اور ہلاک ہو جاویں تو اُس کا کیا حکم ہوگا ایک کی دوسرے کے قبیلہ پر دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کا غلام خطا سے قتل کرے تو کیا واجب ہوگا غلام کی قیمت لیکن دس ہزار درم سے زیادہ نہو مسئلہ اگر قیمت غلام کی دس ہزار درم ہوں تو اُسکی دیت کس قدر دیں دس کم کر کے دیں مسئلہ اگر کوئی کسی کی لونڈی کو خطا سے قتل کرے تو کیا واجب ہوگا اُس کا بھی یہی حکم ہے کہ اُس کی قیمت دیں اور قیمت پانچ ہزار سے زیادہ نہو اگر قیمت لونڈی کی پانچ ہزار ہوں یا زیادہ اس سے تو وہی پانچ ہزار درم دس درم کم واجب ہونگے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی غلام کا ہاتھ خطا سے کاٹ لے تو کیا واجب ہوگا نصف قیمت دینی ہوگی اگر قیمت کا نصف پانچہزار درم یا زیادہ ہو پانچہزار سے پانچ درم کم کر کے دینا واجب ہوگا اور لونڈی کا غلام سے آدھا مسئلہ اگر کسی نے کسی عورت حاملہ کے پیٹ پر ضرب لگائی اور اُسکے پیٹ سے بچہ مرا ہوا گر پڑا تو کیا واجب ہوگا ایک غرہ یعنے بیسواں حصہ دیت کا مسئلہ اگر بچہ زندہ گرا پھر مر گیا تو کیا واجب ہوگا پوری دیت مسئلہ اگر پہلے عورت مر گئی پھر بچہ مرا ہوا گرا تو اس صورت میں کیا واجب ہوگا عورت کی پوری دیت واجب ہوگی اور مُردہ بچہ کے واسطے کچھ تاوان نہوگا مسئلہ اور اگر پہلے بچہ مرا ہوا گرے پھر اُسکی ماں مر جائے تو کیا واجب ہوگا پوری دیت ماں کی اور غرہ بچہ کا واجب ہوگا مسئلہ جو روپیہ بچہ کی دیت میں دیا جائے وہ کسے ملیگا۔ بچہ کے وارثوں کو مسئلہ لونڈی کے بچہ میں کیا واجب ہوگا اگر لڑکا ہوگا تو بیسواں حصہ قیمت کا اور اگر لڑکی ہو تو دسواں حصہ قیمت کا مسئلہ بچہ کے گرانے میں کفارہ ہوگا یا نہیں نہیں ہوگا مسئلہ شبہ عمد اور خطا میں کفارہ کیا ہے مسلمان غلام کا آزاد کرنا اور اگر غلام نہو تو دو ماہ کے روزے لگاتار رکھے اور کھانا دینا اسبات میں کافی نہیں ہے۔

کتاب القسامہ

قسم لینے کے مسائل

اگر کسی مردہ کو ایک محلہ میں پائیں اور اُس کا قاتل معلوم نہیں تو کیا حکم ہو مُردہ کے ولی کو چاہیئے کہ اُس محلہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لیوے اور وہ یوں قسم کھائیں کہ بخدا ہم نے اُسکو نہیں مارا اور نہ اُسکے قاتل کو جانتے ہیں کہ کس نے مارا ہے جب وہ لوگ اُن قسم کھا لینگے تو قصاص اُن سے ساقط ہو جایگا اور قاضی اُنپر اور اہل محلہ پر دیت کا حکم کرے **مسئلہ** مقتول کے وارث کو قسم دیں یا نہیں نہ دیں اور قاضی اُسکے واسطے حکم نہ کرے **مسئلہ** اگر اہل محلہ پچاس نہوں مثلاً بیس ہوں یا تیس ہوں تو کیا کریں مکرر قسم لیں تا کہ پچاس پورے ہو جائیں **مسئلہ** قسامہ میں لڑکے اور دیوانہ عورتیں اور غلام بھی شریک کئے جائیں گے یا نہیں سوائے مردوں کے یہ کوئی بھی شریک نہیں کیا جایگا **مسئلہ** اگر کسی محلہ میں مُردہ ملے اور کسی زخم کا اُس میں نشان نہو تو اس صورت میں قسم واجب ہو گی یا نہیں۔ نہ دیت واجب ہو گی نہ قسم **مسئلہ** اگر ناک یا مُنہ یا پاخانہ کی جگہ سے خون جاری ہو تو کیا حکم ہو گا۔ کچھ بھی واجب نہو گا اور اگر آنکھ یا کان سے خون جاری ہو تو قسم واجب ہو گی بعدہ دیت کیونکہ وہ مقتول ہے **مسئلہ** اگر کوئی مقتول جانور پر لدا ہوا ملا تو دیت کس پر واجب ہو گی۔ اس جانور کے لیجانیوالے کے عاقلہ پر نہ محلہ والوں پر **مسئلہ** اگر کسی کے گھر میں مقتول ملا تو اُس کا کیا حکم ہے صاحب خانہ پر قسم اور اُسکے قبیلہ پر دیت واجب ہو گی۔ از مترجم صاحب خانہ سے پچاس قسمیں لیجائینگی **مسئلہ** اگر کوئی مقتول کسی جگہ پایا جائے تو اُس زمیندار کے ذمہ قسامہ ہو گا یا اس زمین میں رہنے والوں سے قسم لی جائے گی۔ قسامہ زمیندار پر واجب ہو گا اور اُس زمین کے رہنے والوں پر اور زمین کے خریدنے والوں پر واجب نہو گا یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔ صاحبین کے نزدیک زمین کے رہنے والے بھی مالک زمین کے ساتھ قسامہ میں شریک ہونگے اور دیت زمیندار کے کنبہ پر واجب ہو گی۔ **مسئلہ** اگر کوئی مقتول کسی کشتی میں ملے تو قسامہ

کس پر واجب ہو گا کشتی کے بیٹھنے والوں اور ملاحوں پر مسئلہ اگر محلہ کی مسجد میں مقتول ملے تو اہل محلہ پر قسامہ واجب ہو گا یا نہیں واجب ہو گا اگر جامع مسجد میں یا شارع عام میں کوئی مقتول ملے تو قسامہ کس پر واجب ہو گا کسی پر نہو گا اور دیت بیت المال پر واجب ہو گی مسئلہ اگر مقتول جنگل میں ملے اور آبادی قریب نہو تو کسی پر کچھ واجب ہو گا یا نہین کسی پر کچھ واجب نہو گا مسئلہ اگر دو گاؤں کے درمیان میں کوئی مقتول پایا جائے تو قسامہ کس پر واجب ہو گا جو گاؤں مقتول سے نزدیک ہو گا اُسکے رہنے والوں سے قسم لینی چاہیئے مسئلہ اگر کوئی مقتول دریا میں بہتا ہوا پایا جائے تو اُس کا کیا حکم ہو گا۔ کسی پر دیت واجب ہو گی نہ قسم مسئلہ اور اگر کوئی مقتول دریا کے کنارے پر بندھا ہوا پایا جائے تو قسامہ کس پر واجب ہو گا جو لوگ اس جگہ سے قریب ہونگے مسئلہ اگر مقتول کا ولی اہل محلہ میں سے کسی شخص کو معین کر کے دعوی کرے تو اوروں سے قسامہ ساقط ہو گا یا نہیں ساقط ہو گا اور اگر غیر اہل محلہ پر دعوی کرے تو محلہ سے قسامہ ساقط ہو جائیگی مسئلہ اگر قسم کھانیوالا کہے کہ زید کو فلان شخص نے مارا ہے تو کیا کریں اُسکو خدا کی قسم دین کہ تو نے نہیں مارا ہے اور سوائے فلان مارنے والے کے تو نہیں جانتا ہے مسئلہ اگر دو شخص اہل محلہ سے گواہی دین کسی غیر اہل محلہ پر کہ فلان شخص نے مارا ہے تو گواہی اُنکی سنی جائے یا نہیں نہ سنی جائے اور اگر کسی پر اہل محلہ سے گواہی دین تو گواہی سنی جائیگی

کتاب المعاقلة

قبیلہ پر دیت کے مسائل

اگر کوئی شخص کسی شخص کو شبہ عمد یا خطا سے مار ڈالے تو کیا واجب ہو گا نفس قتل کی دیت عاقلہ پر ہو گی اور جو قتل اقرار اور صلح کے ساتھ ہو تو اُسکا خونبہا عاقلہ پر ہو گا اگر قاتل سلطان کا نوکر ہو تو اور نوکر اُسکے محکمہ کے اُسکے عاقلہ ہونگے جو تنخواہ اُنکو بادشاہ سے ملتی ہو اُس میں سے دیت کا روپیہ تین برس میں وصول کریں مسئلہ اگر قاتل پادشاہی نوکر نہو تو اُسکا

عاقلہ کون ہوگا۔ اُس کا قبیلہ عاقلہ ہوگا یعنی اُسکے رشتہ دار روپیہ تین برس میں اُنپر
تقسیم کریں اور تین برس میں ہر ایک شخص سے چار درم لیں بلکہ کم کریں اگر اہل قبیلہ پر
تقسیم کریں اور دیت پوری نہو اور چار درم سے زیادہ پڑتا ہو تو دوسرا قبیلہ کہ اُسکے نزدیک
رشتہ میں ہو اُسکو بھی شریک کریں اور قاتل بھی دیت کی شرکت میں قبیلہ کا ایک آدمی تسور کیا
جائیگا مسئلہ آزاد شدہ غلام کا قبیلہ کون ہے آزاد کنندہ اور اُسکی برادری کے لوگ مسئلہ
مولیٰ موالات کا قبیلہ کون ہے وہ شخص کہ جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے اور اُسکی برادری مسئلہ
خونبہا کسی قصور کا اگر بیسواں حصہ دیت کا یا اُس سے زیادہ ہوگا تو عاقلہ پر واجب ہوگا اور اگر
بیسویں حصہ سے کم ہوگا تو قصور کرنیوالے پر ہوگا اور عاقلہ پر نہوگا مسئلہ غلام کے نقصان
کرنے کا تاوان غلام کے عاقلہ پر واجب ہوگا یا نہیں مولی کے مال پر واجب ہوگا نہ اُس
کے عاقلہ پر مسئلہ اگر گنہگار قصور کا اقرار کرے تو خونبہا اُسکے قبیلہ پر واجب ہوگا یا نہیں واجب
نہوگا صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ صلح اور اعتراف عاقلہ پر واجب نہیں ہوسکتا ہی قصور
کرنیوالے ہی پر واجب ہوگا مسئلہ اگر آزاد شخص غلام کا قصور کرے خطا سے تو اُس کا
تاوان عاقلہ پر ہوگا یا نہیں ہوگا

کتاب الحدود

سزاؤں کے مسائل

زنا کے چیز سے ثابت ہوتا ہے دو چیز سے۔ ایک اقرار سے اور دوسرے گواہی سے اور گواہی یوں
ہو کہ چار آدمی عورت مرد پر زنا کی گواہی دیں اور قاضی اُن سے زنا کی شرح اور حال دریافت
کرے یعنی زنا کیا چیز ہی اور کس عورت سے زنا اندام نہانی میں ہوا یا اور جگہ اور کب ہوا اور
کہاں۔ غرض ان الفاظ سے یہ ہے کہ اگر گواہی بحد متقادم ہووے تو حد واجب نہوگی اور
دار الحرب یا دار بغی میں زنا ہو تو بھی حد واجب نہوگی جب کل باتیں بیان کریں شرح کے
ساتھ پھر کہیں کہ دیکھا ہم نے یوں کہ جیسے سلائی سرمہ دانی میں پھر اُسوقت قاضی گواہوں کا

عادل ہونا ظاہر اور خفیہ تلاش کرے جب اُنکی عدالت گواہوں سے ثابت ہو جائے تب
قاضی حد قائم کرنیکا حکم دیوے یہ صفت گواہی کی ہے اور ثبوت حد زنا کا اقرار سے یوں
ہوتا ہے کہ مرد عاقل بالغ اقرار کرے اپنے نفس پر زنا کے ساتھ چار مرتبہ چار مجلسوں میں اقرار
کرنیوالے کی مجلسوں سے اور ہر ایک مجلس میں ہر بار اپنے اوپر زنا کے ساتھ گواہی دے اور
قاضی اسکو رد کرتا جائے جب چار مرتبہ اس طرح اقرار پورا ہو جائے تو چوتھی مرتبہ دریافت کرے بلکہ
پوچھے زنا کیا چیز ہے کس کیفیت سے ہوتا ہے اور کہاں اور کب اور کس سے زنا ہوا جب سب
باتیں بیان کر دے تو حد واجب ہو گی اور مستحب ہے کہ قاضی مقر کو اقرار سے پھر جانے کی تلقین
کرے اسطرح کہ اس سے کہے شاید تو نے اُسکو چھو لیا ہو گا یا بوسہ دیا ہو گا یا تجھکو معلوم نہیں ہے
اور عورت کو بھی تلقین میں برابر رکھیں مسئلہ اگر زانی محصن ہو تو حد رجم کا حکم دے میدان
میں پھر اگر یہ حد اقرار سے جاری ہوئی ہو تو پتھروں کا مارنا پہلے قاضی سے شروع ہو گا
یعنے پہلا پتھر قاضی مارے پھر اور لوگ اتنے پتھر ماریں کہ وہ مر جائے مرنیکے بعد غسل و کفن
دیکر نماز پڑھیں اور اگر یہ حد گواہوں سے ثابت ہوئی ہو تو پتھروں کا مارنا گواہوں سے
شروع ہو گا اُن کے بعد قاضی مارے پھر اور لوگ مسئلہ اگر گواہ ابتدا کرنے سے
انکار کریں بلا عذر کے حد ساقط ہو جائے گی اور اگر زانی محصن نہو یعنی بی بی والا نہو
تو حد اُسکی سو کوڑے ہونگے اور کوڑے کی چوٹی بے گرہ کی ہو۔ اور ضرب متوسط
لگائیں یعنی نہ بہت زور سے نہ بہت آہستہ اور کپڑے اُتار لیں اور تمام بدن پر ماریں
مگر سر اور منہ اور شرمگاہ کو بچاویں اور امام ابو یوسف کے نزدیک سر پر بھی ماریں اور
مرد کو کھڑا کر کے حد لگائیں اور عورت کو بٹھا کر اور اُسکو ننگا بھی نکریں لیکن روئی بھرا کپڑا
اور پوستین وغیرہ پہنے ہو تو اتار لیں اور رجم کی حالت میں اسکو زمین میں کمر تک گاڑ دیں
اگر زانیہ لونڈی ہو تو پچاس کوڑے ماریں اور نہ سنگسار کریں یہی حکم غلام کا بھی ہے مسئلہ اگر کوئی
اقرار کرنے والا اپنے اقرار سے انکار کرے تو اُس کے انکار کو قبول کریں یا نہیں۔ اگر یہ

انکار اسکا پہلے حد قایم کرنے سے ہو یا درمیان میں انکار کرے تو اُسکے انکار کو قبول کریں اور چھوڑدیں
مسئلہ اگر چاروں گواہوں میں سے ایک گواہ گواہی سے پھر جاے تو حد ساقط ہوگی یا نہیں ساقط
ہوگی اور گواہوں پر حد قذف واجب ہوگی **مسئلہ** اگر بعد سنگساری کے انکار کرے تو اس
منکر گواہ کا کیا حکم ہوگا۔ حکم اُسکا یہ ہوگا کہ حد قذف کے ماریں اور چوتھائی دیت کا ضامن ہوگا
یعنی لی جائیگی **مسئلہ** اگر زنا کے گواہی میں دو شخص گواہی دیں یا تین تو گواہی اُنکی سُنی
جائیگی یا نہیں۔ نہیں سنی جائیگی اور اُنپر حد قذف کی جاری ہوگی یعنے گالی کی سزا
مسئلہ باب زنا میں احصان یہ ہے کہ حر عاقل بالغ مسلمان نے عورت سے نکاح صحیح کرکے
دخول کیا ہو اس حال میں کہ ہر دو مرد عورت صفۃ احصان پر ہوں غرض احصان کی سات
شرطیں ہیں حریت اسلام بلوغ عقل نکاح صحیح دخول محصن ہونا مرد و عورت کا وقت دخول
کے **مسئلہ** اگر چار شخص زنا کی گواہی دیں اور اُسکے بعد مرجائیں یا غائب ہو جائیں یا اسلام سے
پھر جائیں قاضی کے حکم سے پہلے تو حد واجب ہوگی یا نہیں ہمارے علما کے نزدیک
واجب نہیں ہے **مسئلہ** محصن کے حق میں کوڑے اور سنگساری دونوں جمع ہونگے یا نہیں
ہمارے علما کے نزدیک جمع نہونگے اور اسی طرح کوڑے بھی مارنا اور جلا وطن بھی کرنا نہیں
چاہیے یعنی دو سزاؤں کو جمع نکریں الا اگر فتنہ ہو یعنی اگر اُسکے سبب سے خلق میں فتنہ پڑتا ہو تو قاضی
جبتک مصلحت دیکھے اسکو جلا وطن کردے **مسئلہ** اگر کوئی بیمار زنا کرے بیماری کی حالت میں
تو اسپر حد قایم کریں یا نہیں۔ غور کریں اگر حد سنگساری کی ہو تو قایم کریں اور تاخیر نکریں
اور اگر حد کوڑے مارنے کی ہے تو اُسکے صحت تک تاخیر کریں **مسئلہ** اگر حاملہ عورت حمل کی حالت
میں زنا کرے تو اُسپر حد قایم کریں یا نہیں اگر حد کوڑوں کی ہو تو تاخیر کریں یہاں تک
کہ نفاس سے پاک ہو جائے اور رجم کی ہو تو فوراً رجم کریں **مسئلہ** اگر گواہ زنا کی گواہی میں دیر
کریں اور پُرانا ہونیکے بعد گواہی دیں تو گواہی اُن کی سنی جائے یا نہیں اگر شہر میں حاضر
ہوں اور قاضی اُنکی گواہی کو مانع نہوا ہو تو ان کی گواہی نہیں سُنی جائیگی مگر حد قذف

میں پرانی ہونیسے حد باطل ہوگی کیونکہ حقوق عباد سے ہی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت اجنبیہ سے وطی کرے سوائے فرج کے تو کیا واجب ہوگا تعزیر واجب ہوگی مسئلہ گر کوئی شخص اپنے باپ کی لونڈی یا ماں کی لونڈی یا بی بی کی لونڈی یا غلام مولیٰ کی لونڈی سے وطی کرے تو حد واجب ہوگی یا نہیں اگر اُس نے اس گمان سے وطی کی ہے کہ حلال ہی تو واجب نہوگی اور اگر جانتا ہی کہ میرے اوپر حرام ہے تو اس صورت میں اُسپر حد واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی بھائی یا چچا کی لونڈی سے صحبت کرے تو اُسپر حد واجب ہوگی یا نہیں حد واجب ہوگی گو یہ بھی کہے کہ میں نے حلال جانکر کی ہی مسئلہ اگر کچھ عورتیں اجنبیہ عورت کو بحالت خلوت کسی مرد نوعروس کے سامنے شب اول کو پیش کریں اور کہیں کہ یہ تیری بی بی ہی اور وہ وطی کرے اور معلوم ہوا کہ عورت بیگانہ ہی تو اُسپر حد واجب ہوگی یا نہیں واجب نہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے بستر پر کسی عورت کو سوتا پائے اور نہ جانے کہ عورت اجنبیہ ہی اور وطی کرے تو اسپر حد واجب ہوگی یا نہیں واجب ہوگی مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور وہ جایز نہ تھی جیسے کہ اُسکے ذی رحم تھے یا دوسرے خاوند کی عدت میں تھی اور اُس سے وطی کرے تو حد واجب ہوگی یا نہیں۔ واجب نہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص سوائے حلال جگہ کے مکروہ جگہ میں جماع کرے یا قوم لوط کا عمل کرے تو حد واجب ہوگی یا نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک حد واجب نہوگی بلکہ اسکو تعزیر کریں اور صاحبین کے نزدیک حد واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی چوپائے سے جماع کرے تو اسپر کیا واجب ہوگا تعزیر واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی دار الحرب میں زنا کرے باغیوں کی حکومت میں اور پھر دار الاسلام میں آئے تو اسپر حد واجب ہوگی یا نہیں نہیں ہوگی اس واسطے کہ جن شرطوں سے حد واجب ہوتی ہی ایک اُن میں سے دار الاسلام بھی ہے اور دار الحرب اور باغی کا گھر دار الاسلام سے علیحدہ ہے اور حکم حربیوں کا اور ہے اور دار الاسلام کا اور۔

باب حد الشرب

شراب کی سزا کے مسائل

اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بو آتی ہو اور شراب کی بو کے ساتھ ہی دو شخص گواہی دیں یا وہ اپنی
خوشی سے اقرار کرے تو اُسپر حد واجب ہوگی اور اگر وہ باوجود بو موجود ہونیکے انکار کرے
تو حد واجب نہوگی اسواسطے کہ شاید جبر سے پلائی ہو یا سوتے میں کسی نے منہ میں ڈالدی ہو اور بو
اُسکی باقی ہو تو حد اسپر قائم نکریں مسئلہ نشہ والیکو حد نماریں جبتک نہ معلوم ہو جائے کہ اُس نے
بنید خوشی سے پیا ہو اور اُسی کی وجہ سے نشہ ہوا ہے اور اگر شئے مباح سے کسی کو نشہ ہوگیا
تو اُسپر حد نہیں مسئلہ نشہ کی حالت میں حد قائم کریں یا نہیں. نکریں جبتک نشہ نہ جاتا رہے
مسئلہ حد شراب و رنشہ کی آزاد کے واسطے کتنے کوڑے ہیں اور غلام کے واسطے کتنے آزاد
کیواسطے اسّی اور غلام کے واسطے چالیس و رحد نشہ اور شراب کی اُسی طرح ماریں کہ
جیسے زنا میں متفرق اعضا پر مارتے ہیں مسئلہ اگر کوئی شخص شراب اور نشہ پینے کا اقرار کرے
اور پھر انکار کرے تو حد واجب ہوگی یا نہیں. نہیں واجب ہوگی مسئلہ شراب کی حد کے چیز
سے ثابت ہوتی ہے. دو چیز سے ایک گواہی سے یعنی دو آدمی گواہی دیں کہ اسنے شراب
پی ہے یا شراب پینے والا خود ایک بار اقرار کرے بخلاف زنا کے یعنی زنا میں چار بار اقرار
چاہیئے اور اس میں ایک ہی بار مسئلہ شراب اور نشہ میں عورت کی گواہی سنی نہیں جائیگی
اگرچہ ایک مرد اُس کا مددگار ہو

باب حد القذف

گالی کی حد کے مسائل

اگر کوئی مرد محصن کو یا کوئی عورت محصنہ کو ایکبار گالی دے تو حد واجب ہوگی نہ جسکو
گالی دی ہو اگر وہ طلب کرے اور گالی صریح زنا کی ہو تو حد واجب ہوگی. گالی کی حد کے
کتنے کوڑے ہیں. آزاد کے واسطے اسّی اور غلام کے واسطے چالیس جیسا کہ شراب

میں کہا گیا اور گالی دینے والیکے اعضا پر متفرق ماریں اور کپڑے اُسکے نہ اتاریں لیکن ملبوس پوستین اور روئی بھرے ہوئے کپڑے ہوں تو اتاریں اور اگر غلام ہو تو بھی یہی کرنا چاہئے مسئلہ گالی میں احصان کیا چیز ہی جسکو گالی دیجائے وہ آزاد ہو اور عاقل ہو اور بالغ ہو اور فعل زنا سے پاک ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہی یا کہے کہ اے زانیہ کے بیٹے اور ماں محصنہ اُسکی مرگئی ہو تو گالی کی حد واجب ہوگی یا نہیں اگر وہ شخص طلب کرے تو واجب ہوگی مسئلہ اگر حد قذف مردہ کی طلب کرے تو جائز ہی یا نہیں جائز نہیں ہی مگر اس صورت میں کہ گالی اُسکے نسب میں اثر کرے یعنی عیب لگاوے جیسے کہ ماں اور باپ کے حق میں ہو مسئلہ جس شخص کو گالی دی ہے وہ شخص میت ہووے اور لڑکا اُسکا کافر ہو یا غلام ہو تو اُسکے لڑکے کو پہنچتا ہے کہ حد کا مطالبہ کریگا مگر یہ کہ گالی دینے والا غلام کا مولی ہو تو اُسکو نہیں پہنچتا ہی کہ مولی سے اپنی ماں کا حق قذف طلب کری اگرچہ ماں اُسکی محصنہ ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عربی کو کہے کہ اے بنطی تو حد واجب ہوگی یا نہیں نہیں واجب ہوگی از مترجم بنطی وہ ہی کہ جسکے عادات بُرے ہوں مسئلہ اگر کوئی شخص گالی دینے کا اقرار کرے اور پھر منکر ہو جائے تو انکار اُسکا قبول ہوگا یا نہیں نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ اے آسمان کے پانی تو حد واجب ہوگی یا نہیں واجب نہیں ہوگی مسئلہ اگر کوئی کسی لونڈی کو یا غلام کو یا کافر کو زنا کے ساتھ گالی دے یا کسی مسلمان کو گالی دے بغیر زنا کے مثلاً کہے کہ اے فاسق یا اے کافر یا اے خبیث تو حد واجب ہوگی یا نہیں حد واجب نہ ہوگی مگر تعزیر مسئلہ اگر کہے کہ اے گدھے یا اے سور یا اے بیل تو تعزیر واجب ہوگی یا نہیں واجب نہ ہوگی مسئلہ زیادہ سے زیادہ تعزیر کسقدر اور کم سے کم کسقدر کم سے کم باتفاق تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ طرفین کے نزدیک اونتالیس کوڑے ہیں اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پچھتر کوڑے ہیں مسئلہ اگر قاضی تعزیر کے بعد قید کی سزا تجویز کرے تو جائز ہے یا نہیں اگر مصلحت دیکھے تو جائز ہے مسئلہ حدود میں شدید ضرب کونسی حد میں لگائیں

تعزیر میں زور سے مارنا چاہیئے اُس سے نرم زنا کی حد میں اس سے نرم شراب کی حد میں اُس سے نرم گالی کے حد میں مسئلہ اگر کوئی شخص حد یا تعزیر کے کوڑے مارنے میں مر جائے تو اسکا کیا حکم ہوگا کچھ واجب ہوگا یعنی اُس کا خون معاف ہے مسئلہ جس شخص کو گالی کی حد لگی ہو تو شرع میں اُسکی گواہی سُنی جائے یا نہیں۔ نہ سنی جائے اگرچہ اُسنے توبہ کی ہو مسئلہ اگر کسی کافر کو گالی کی حد لگی ہو اور پھر وہ دار الاسلام میں آکر اسلام قبول کرے تو اسکی گواہی سنی جائیگی یا نہیں قبول کی جائیگی

باب السرقۃ وقطاع الطریق

چوروں اور ڈاکوؤں کے مسائل

اگر کوئی شخص کسی اجنبی آدمی کا اسباب چُرائے تو قطع واجب ہوگا یا نہیں یعنی اُسکا ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں اگر یہ چور عاقل و بالغ ہو اور دس درم شرعی چرائے ہوں یا دس درم شرعی کا اسباب چرایا ہو اور محفوظ جگہ سے چرایا ہو اور اُس میں کوئی شبہ نہو تو ہاتھ کاٹنا واجب ہوگا اور ہاتھ کاٹنے میں آزاد اور غلام برابر ہیں مسئلہ حد چوری کی کیونکر ثابت ہوگی اقرار کرے یا گواہوں سے ثابت ہو ویے قرار ایک بار کا اور گواہ مرد کافی ہونگے بخلاف زنا کے مسئلہ اگر ایک جماعت چوری میں شریک ہو یعنی بہت سے آدمی تو سب کے ہاتھ کاٹے جائینگے یا نہیں اگر ہر شخص کو دس درم کے لائق چوری کا مال پہونچے تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں گے مسئلہ اگر کوئی گھانس چرائے یا نرکل یا مچھلی یا کوئی شکار یا کوئی لکڑی سوختنہ کی یا تر میوہ یا دودہ یا خربزہ یا گوشت یا کوئی میوہ درخت سے توڑے یا کوئی کھیت کاٹے تو ہاتھ کاٹنا واجب ہوگا یا نہیں۔ ان سب میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مسئلہ اگر نشہ لانیوالی چیزیں کہ جن سے مستی پیدا ہو چرائے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ طنبور کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ قرآن مجید کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائیگا اگرچہ قرآن میں سونے چاندی

کا کام ہو مسئلہ اگر سونے کا ترسول یعنی صلیب چرائے یا نرد اور شطرنج تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کسی آزاد کا چھوٹا لڑکا چرائے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں نہیں کاٹا جائیگا اگرچہ لڑکا گہنا پہنے ہو مسئلہ اگر کسی کے غلام کو چرائے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ اگر غلام بچہ ہوگا تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور جو بالغ ہوگا تو نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ دفتر کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائیگا مگر حساب کے دفتر چرانے میں مسئلہ اگر کتا یا چیتا یا دف یا سارنگی یا ڈھول چرائے تو قطع ید واجب ہوگا یا نہیں نہیں واجب ہوگا مسئلہ لیکن اگر ساکھو کی لکڑی یا نیزے کے نرکل یا آبنوس یا صندل چرائے یا چوکھٹ کواڑ یا کوئی برتن ہو کہ قیمت اسکی دس درم شرعی ہو تو ان چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کا مال چرائے یا خیانت کرے یا بی بی اپنے شوہر کا مال چرائے یا خیانت کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ کفن کے چرانے والے اور کپڑا لے جانے والے اور دستار لے جانیوالے کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص بیت المال کا اسباب چرائے یا روپیہ یا شریک کا مال یا باپ کا یا بیٹے کا مال چرائے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ اگر غلام اپنے مولی کا مال یا مولی کی بی بی کا مال یا ذی رحم محرم کا مال چرائے یا مولی کے مکاتب کا مال چرائے یا کوئی شخص غنیمت کے مال میں چوری کرے تو انمیں ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں نہیں کاٹا جائیگا مسئلہ محفوظ جگہ کے طرح کی ہے دو طرح کی ایک یہ کہ محفوظ جگہ فی نفسہ محفوظ ہو جیسے مکان وغیرہ۔ دوسرے کسی چیز پر کوئی چوکیدار مقرر کیا جائے۔ اگر ان دونوں جگہ سے کوئی شخص چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص حمام سے کوئی چیز چرائے یا کسی مسافرخانہ وغیرہ سے یعنی جسکے اندر جانیکی اجازت ہو تو قطع واجب ہوگا یا نہیں۔ نہیں مسئلہ اگر کوئی مسجد سے کوئی اسباب چرائے تو ہاتھ

کاٹا جائیگا یا نہیں۔ اگر مالک اسباب موجود ہوگا تو ہاتھ کاٹا جا دیگا مسئلہ اگر کوئی مہمان میزبان کی کوئی چیز چرا وے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائے گا مسئلہ اگر کوئی چور کسی گھر میں نقب لگائے یعنی سوراخ کرکے اسباب نکال لے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائیگا جب تک گھر کے اندر گھس کر مال نہ نکالے مسئلہ اور اگر گھر کے اندر گھس گیا اور گھر میں سے اسباب لایا اور باہر کھڑے ہوئے شخص کو دیدیا یا پہلے باہر ڈالدیا اور پھر باہر آکر اُٹھالیا تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ پہلی صورت میں کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا ہاں دوسری صورت میں اگر باہر گلی میں ڈالدیا اور پھر اُٹھالیا تو ہاتھ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر ایک جماعت چوروں کی کسی محفوظ جگہ یا کسی گھر میں جاکر اسباب جمع کرکے ایک شخص کے سرپر رکھیں اور وہ بوجھ لیکر باہر آئے اور اُسکے بعد وہ جماعت باہر آئی یا جماعت پہلے آئے اور مال بعد میں آئے تو ہاتھ جماعت کے کاٹے جائیں گے یا بوجھ اُٹھانیوالے کا۔ استحسان یہ ہے کہ قطع ید سب پر واجب ہوگا مسئلہ صراف کے صندوقچہ میں ہاتھ ڈالکر روپیہ چرالے یا کسی کے جیب و آستین میں ہاتھ ڈال کر چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں۔ کاٹا جائیگا اسواسطے کہ محافظ کے حفاظت میں سے چوری کی ہے یہ چیزیں محفوظ ہیں مسئلہ چور کا کونسا ہاتھ کاٹا جائیگا۔ سیدھا ہاتھ پونہچے سے کاٹ کر داغ دیا جائے مسئلہ اگر دوبارہ چوری کرے تو کیا کاٹا جائیگا۔ بایاں پاؤں کاٹا جائیگا اور اگر پھر چوری کرے تو قطع نہ کیا جائے گا بلکہ قید کریں یہانتک کہ چوری سے توبہ کرے مسئلہ اگر چور کا سیدھا ہاتھ ہووے اور بایاں نہو یا سیدھا پاؤں نہو تو قطع کرنا واجب ہوگا یا نہیں نہیں ہوگا مسئلہ چوری کی حد کب قائم کی جائے جب صاحب مال حاضر ہو اور ہاتھ کاٹنے کا دعوے کرے لیکن اگر صاحب مال چور کو معاف کردے یا صلح کرلے یا اُس چرائی ہوئی چیز کی قیمت دس درم سے کم ہو تو قطع واجب ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک چیز چرائی اور اُسکا ہاتھ کاٹا گیا اور وہ چیز موجود تھی لیلی گئی پھر اُس نے ہاتھ کٹنے کے بعد اُسی چیز کو

چرایا تو دوبارہ قطع واجب ہوگا یا نہیں غور کریں کہ وہ چیز یا ہی اُس حال پر ہی یا بدل گئی ہے اگر اپنے اسی حال پر ہو مثلاً ایک رسی ہو اور اُسکو دوبارہ چرایا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر اپنے حال سی بدل گئی ہو اور اُسپر کوئی کپڑا ریشمین لگا دیا گیا ہو اور اُسکو چرایا تو ہاتھ کاٹا جائیگا اسوجہ سے کہ وہ اپنے حال پر نرہی اسوقت رسی کی چوری میں حد قائم ہوئی اور اسوقت کپڑیکی چوری کی حد میں کاٹا جائیگا مسئلہ اگر ایک چور نے چوری کی اور اُسکا ہاتھ کاٹا گیا تو اسباب اگر تلف نہیں ہوا ہو تو واپس لینا چاہیئے اور چور اُسنے ہلاک کردیا ہو تو ضمان قیمت کا نہوگا یعنی قطع ید اور ضمان دونوں جمع نہونگے مسئلہ اگر کوئی چور دعوے کرے کہ میں نے خود اپنی چیز چرائی ہے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں نہیں کاٹا جائیگا اگرچہ گواہ پیش نکرے مسئلہ اگر جماعت راہزنوں کی کوئی تنہا لوٹنے پر قادر ہووے اور وہ لوگ پکڑے جائیں تو اُنپر کیا واجب ہوگا۔ یہ مسئلہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اگر ڈاکا ڈالنے سے پہلے پکڑے جائیں تو بادشاہ وقت اُن کو قید کرے تاکہ توبہ کریں اور دوسرے یہ ہو کہ اگر مسلمانوں اور ذمیوں کا مال لوٹیں اور ہر شخص کو بقدر دس درم کے حصہ پونہچے وہ روپیہ ہو یا اسباب ہو اور اُسکے بعد پکڑے جائیں تو سیدھا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹنا واجب ہوگا اور لیکن اگر کسی مسلمان کو قتل کریں اور مال نہ لوٹیں تو حد شرعی میں سب قتل کئے جائیں گے نہ قصاصاً مسئلہ اگر مقتول کے وارث معاف کردیں تو قصاص ساقط ہوگا یا نہیں نہیں ہوگا بلکہ انکو مار ڈالا جائے اور اُن کی معافی پر التفات نہ کیا جائے مسئلہ اگر ڈاکو ڈاکا ڈالیں اور آدمیوں کو بھی مار ڈالیں اور اسباب بھی چھین لیں تو کیا حکم ہے اس صورت میں بادشاہ کو اختیار ہوگا چاہے پہلے اُنکے ہاتھ پاؤں کاٹے اور بعد میں قتل کرے اور چاہے سولی دے اور چاہے مار ڈالے اور سولی نہ دے اور ہاتھ پاؤں بھی نہ کاٹے اور چاہے زندہ سولی پر چڑھاوے اور اُنکے پیٹ نیزہ سے چیرے تاکہ مر جائیں اور تین روز سے زیادہ سولی پر نہ رکھے مسئلہ اگر اُن میں ایک لڑکا بھی ہو یا کوئی دیوانہ یا ذی رحم محرم ہووے تو سب سے

حد ساقط ہوگی یا نہیں سب سے حد ساقط ہو جائے گی اور قتل اُس کا وارثوں کے اختیار میں ہوگا
چاہیں قصاص لیں اور چاہیں معاف کریں مسئلہ اگر اُن میں سے ایک نے قتل کیا ہو تو
حد کس پر واجب ہوگی سب پر واجب ہوگی

کتاب الاشربہ

اس کتاب میں شرابوں کا بیان ہے۔ شریعت میں خمر یعنے شراب ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ جو نشہ آور ہو مسئلہ کے شرابیں حرام ہیں تین۔ ایک خمر وہ یہ کہ انگور کا شیرہ خوب جوش مارنے لگے تیز ہو جائے اور جھاگ لاوے۔ دوسری شراب طلا ہے کہ انگور کو نچوڑ کر اس قدر جوش دیں کہ دو حصہ سے کم رہجائے اور جوش مارے اور جھاگ لائے تو باتفاق حرام ہے اُسکا پینا اور بیچنا جائز نہیں اور حلال جاننے والا اُسکا کافر ہے تیسری شراب یہ کہ پانی خرما و مویز کا جبکہ جوش مار کر تیز ہو جائے تو حرام ہو جاتا ہے۔ مسئلہ اگر چھوارہ اور مویز کو پانی میں تر کر کے بعد جوش اور تیزی اور پھینکنے جھاگ کے تھوڑا سا جوش دیں تو حلال ہے یا نہیں۔ حلال ہے اگر اُسکو گمان ہے کہ اس قدر نشہ نہیں کریگا اور خوشی کھیل کے واسطے بھی نہ پینا چاہیئے اور اگر نشہ لانیکا گمان غالب ہو تو پینا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر خرمہ اور انگور ملا کر پانی میں جوش دیں تو اس کا پینا جائز ہے یا نہیں اگر نشہ آور نہو تو جائز ہے اور اگر نشہ لاوے تو جائز نہیں ہے مسئلہ شہد اور گیہوں اور انجیر اور جو کی نبیذ پینا جائز ہے یا نہیں اگر نشہ نہ لائے تو حلال ہے اگرچہ جوش نہ دیا ہو مسئلہ اگر شیرہ انگور کو اس قدر جوش دیں کہ دو حصہ جل جائے اور ایک حصہ باقی رہے تو حلال ہے یا نہیں حلال ہے مسئلہ کدو کی تونبی اور ٹھلیا سبز روغن والی اور ٹھلیا زفت رومی لگی ہوئے اور برتن جو کھجور کی جڑ کو کھود کر بنایا ہے ان سب میں کوئی کھانا کھائے یا پانی پیے یا نبیذ ڈالے تو جائز ہے یا نہیں اگر دھلے ہوئے ہوں تو جائز ہے گو اُن میں پہلے شراب رکھی گئی ہو مسئلہ شراب کو سرکہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے اور

امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے لیکن یہ شراب جب سرکہ ہوگئی ہو تو باتفاق جائز ہے۔

کتاب الصید والذبائح

شکار اور ذبح کے مسائل

کتے اور چیتے اور باز کا شکار درست ہی یا نہیں اگر یہ جانور سکھے ہوئے ہوں تو جائز ہے اور اگر تعلیم یافتہ نہوں تو جائز نہیں ہی اور سوائے اُنکے جو جانور تعلیم یافتہ ہو اُس کا کیا ہوا شکار بھی جائز ہے مسئلہ تعلیم یافتہ کتا کیونکر معلوم ہو جو تین بار شکار پکڑے اور خود نہ کھائے تو چوتھی مرتبہ اُس کا پکڑا ہوا شکار کھانا جائز ہی اور تعلیم باز کی یہ ہے کہ آواز پر لوٹ آئے مسئلہ اگر کوئی تعلیم یافتہ کتے یا چیتے یا باز یا چرغ کو شکار پر دوڑائے اور تکبیر بھی کہی ہو اور پھر یہ جانور شکار کو پکڑیں اور زخمی کردیں اور شکار مرجائے تو اُس کا کھانا جائز ہی یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ اگر کتا اور چیتا تعلیم کو بھول جائے اور شکار کو پکڑ کر کھانے لگے تو اُس کا کھانا جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے ہاں اگر باز اور چرغ کھانے لگے تو اُس شکار کا کھانا جائز ہے اسواسطے کہ اُن کی تعلیم صرف واپس آجانا ہے از مترجم چرغ ایک قسم کا شکرہ ہے مسئلہ اگر شکار پر کتے کا دوڑانے والا شکار کو زندہ پائے تو اُس کا ذبح کرنا واجب ہے یا نہیں واجب ہی کہ ذبح کرے اور اگر ذبح نہ کیا اور وہ مرگیا تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے اور اگر کتا شکار کو پکڑ کر مار ڈالے اور زخم نہ کرے تو اُس کا کھانا جائز نہیں ہی مسئلہ کتا بے سیکھا یا کسی آتش پرست کا یا وہ جو چھوڑتے وقت اُسپر بسم اللہ نہ کہی جاوے شکار مارے تو اُس شکار کا کھانا جائز ہی یا نہیں اُس کا کھانا حرام ہی مسئلہ اگر کسی شخص نے بسم اللہ کہکر تیر مارا اور وہ شکار کے لگا تو اُس کا کھانا جائز ہے یا نہیں جائز ہے اگرچہ شکار کو مردہ پایا ہو مسئلہ اگر کسی شخص نے شکار کے تیر مارا اور اُسکے لگا اور وہ شکار شکاری کی نظر سے غائب ہوگیا اور اُسکی بے تلاش کے ملا تو اُسکا کھانا حلال ہی یا نہیں۔ اگر اُسکو تلاش نہیں کیا ہی اور دیر کی ہے اور پھر ملا ہے

تو اُس کا کھانا جائز نہیں ہی مسئلہ اور اگر تیر شکار کے مارا اور اُسکے لگ گیا اور پھر وہ شکار کسی تالاب میں گرا یا کسی پہاڑ اور بلندی سے یعنی چھت وغیرہ سے گرا اور مرگیا تو اُس کا کھانا حلال ہی یا نہیں۔ حلال نہیں ہے حرام ہی اگر پہلے زمین پر زندہ گر کے مرتا تو حلال تھا مسئلہ اگر تیر کو بے بھال کے مثل لاٹھی کے کسی شکار کے مارا اور اُس سے زخم نہوا اور وہ شکار مرگیا تو اُس کا کھانا جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہی اگر زخم ہوتا تو جائز تھا مسئلہ اگر پتھر سے شکار کو مارے تو اُس کا کھانا جائز ہی یا نہیں جائز نہیں ہی مسئلہ اگر کسی شکاری نے شکار کو پتھر مارا اور ایسا لگا کہ جس سے شکار کا کوئی عضو جدا ہوگیا اور پھر اُس شکار کو ذبح کیا تو اُس کا کھانا جائز ہی یا نہیں جائز ہے مگر جو عضو کہ جدا ہوگیا ہی اُسکا کھانا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر شکار کے ایسا زخم لگا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوگئے تو اُس کا کھانا جائز ہی یا نہیں اگر دُم کی طرف کا حصہ زیادہ ہی تو جائز ہے از مترجم کُل شکار کھانیکے قابل ہوگا اور اگر دُم کیطرف کا حصہ کم ہے اور سر کی طرف زیادہ تو زیادہ کو کھائیں کم کو نہ کھائیں مسئلہ آتش پرست اور مرتد اور بت پرست اور احرام باندھے ہوئے مسلمان کا کیا ہوا شکار جائز ہی یا نہیں جائز نہیں ہی مسئلہ اگر زید نے شکار کے تیر مارا اور اُسکے ایسا لگا کہ تیر کارگر نہوا پھر عمرو نے اُسکے تیر مارا اور اُسکے صدمہ سے مرگیا تو وہ شکار زید کا ہی یا عمرو کا۔ عمرو کو اُسکا کھانا جائز ہی کیونکہ وہ زید کے تیر سے ہلاک نہیں ہوا ہی مسئلہ اگر زید نے ایسا تیر مارا ہے کہ دوڑنے اور حرکت کے قابل نہیں رہا اور پھر عمرو نے تیر مارا اور وہ مرگیا تو شکار زید کا ہوگا اور اُسکا کھانا جائز نہیں ہی اور عمرو زید کا تاوان دار ہوگا اور کھانا اسوجہ سی حرام ہوا کہ وہ شکار مضمحل ہوکر ذبح کے قابل تھا اور اسکو ذبح نہ کیا جیسے گائے اور بکری جبتک ذبح نہو حلال نہونگے اور ذبح کرنا واجب تھا اور اُسنے اُس زخم دیکر مارا اسوجہ سے حرام ہوگیا اور اسی سبب سے عمرو پر تاوان عائد ہوگیا مسئلہ ایسے جانور کا شکار کرنا کہ جس کا کھانا حلال نہیں ہی جائز ہی یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہی اور امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے مسئلہ

اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا جائز ہے یا نہیں جائز ہے اسواسطے کہ وہ بسم اللہ کہنے کی قابلیت
رکھتا ہے مسئلہ جو جانور بسم اللہ سے ذبح نہ کیا ہوا ہو تو اس کا کھانا جائز ہی یا نہیں۔ ہمارے
علماء کے نزدیک اگر بسم اللہ اللہ اکبر قصداً ترک کر دیا ہی تو حرام ہی اور بھول گیا ہی تو
حلال ہے مسئلہ ذبح میں کے رگیں کاٹنی واجب ہیں چار ایک سانس کے آنے جانے کی
اور ایک انہ پانی کی اور دو شہ رگیں جنکو ودجان کہتے ہیں اگر ذبح کرنے میں چاروں
کٹیں یا تین خواہ کوئی سی ہوں تو اُس جانور کا کھانا جائز ہی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک
اور صاحبین کے نزدیک جبتک سانس اور کھانے پینے کی رگیں اور ایک شہ رگ نہ کٹ
جائے اُس جانور کا کھانا حلال نہیں ہی مسئلہ ذبح کرنا بانس کی پھچ یا تیز پتھر سی جائز ہے
یا نہیں۔ جائز ہے اور جو چیز کاٹے اور خون جاری کرے مگر دانتوں اور ناخن سے جائز
نہیں ہی کہ جو بدن میں لگے ہوں اگر علیحدہ ہوں تو جائز ہی مسئلہ ذبح کرنیمیں مستحب
کیا ہے چھُری کا خوب تیز ہونا مسئلہ اگر ذبح کرنیمیں چھُری گلے کی ہڈی کے پیچھے تک
پونہچے یا سر کو بالکل جُدا کر دے تو اُسکا کھانا حلال ہی یا نہیں کراہت کے ساتھ
اور گُدّی کی جانب سے ذبح کرنا بھی مکروہ ہی اور جو رگوں کے کٹنے سی پہلے مرجائے تو اُسکا
کھانا جائز نہیں ہی مسئلہ اگر جانور پلا ہوا ہو تو اُسکی ذکاۃ کیا ہے ذبح کرنا مسئلہ جانوروں
کی ذکاۃ کیا ہے۔ ذبح کرنا اور زخم لگانا ہے اگر اونٹ ہووے تو نحر کریں یعنی اُسکا سینہ
نیزہ سے چیر دیں اور اگر ذبح کریں تو مکروہ ہے اور اگر گائے بکری کو ذبح نہ کریں
اور نحر کریں تو یہ بھی مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اونٹ یا گائے یا بکری کو ذبح کرے
اور اُسکے پیٹ سے بچہ مرا ہوا برآمد ہو تو اُس کا کھانا جائز ہی یا نہیں جائز نہوگا اگرچہ اُسکے
جسم پر بال بھی ہوں مسئلہ سب درندوں میں کون سی جانور کھانا حلال ہیں اور کون
سے حرام جن جانوروں کی کچلیاں ہوں وہ حرام ہیں اور پرندوں میں جو پنجہ سے شکار کرتے
ہیں وہ حرام ہیں مسئلہ کوّے کا کھانا جائز ہی یا نہیں۔ جو کوّا نجاست اور مُردار نہیں

کھاتا ہے حلال ہی مسئلہ حشرات سوسمار وغیرہ کا کھانا جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے
مسئلہ بستی کے رہنے والے گدھے اور خچر حلال ہیں یا نہیں حلال نہیں مگر گورخر حلال
ہے مسئلہ گھوڑا حلال ہے یا نہیں! امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حلال نہیں ہے اور
صاحبینؒ کے نزدیک حلال ہی مسئلہ خرگوش حلال ہے یا نہیں حلال ہے مسئلہ
جس جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے اُس کا چمڑا دباغت سی پاک ہوتا ہی یا نہیں
ہو جاتا ہے مگر دو چمڑے پاک نہیں ہوتے ہیں۔ ایک سُور کا اور ایک آدمی
کا یہ مسئلہ اوپر بیان ہو چکا ہے مسئلہ جو جانور پانی میں رہتے ہیں اُن کا
کھانا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک سوائے مچھلی کے جائز نہیں ہیں
مسئلہ اور جو مچھلی خود مر کر پانی پر تیر آئے اُس کا کھانا جائز ہے یا نہیں حرام ہی مسئلہ ماہی
کا کھانا جائز ہے یا نہیں جائز ہے۔ از مترجم یہ مچھلی سانپ کی طرح لانبی ہوتی ہی وبہار
شہر میں بام مچھلی کہتے ہیں مسئلہ ٹیڑی کا کھانا جائز ہے یا نہیں جائز ہے اور مثل مچھلی کے
اسکو بھی ذبح کی حاجت نہیں ہی

کتاب الاضحیہ

قربانی کے مسائل

قربانی کیا چیز ہے۔ واجب ہے مسئلہ قربانی کس پر واجب ہے آزاد ہو اور مسلمان ہو اور
مقیم ہو اور مالدار ہو۔ اور قربانی قربانی کے دنوں میں کیجائے مسئلہ قربانی کرنے
والے پر چھوٹے بچوں کی قربانی بھی واجب ہی یا نہیں واجب ہے چاہئے کہ اپنے
واسطے قربانی کرے اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اور بڑی اولاد کے ذبح نہی
کیطرف سے کرے گو اُن کو نفقہ دیتا ہو۔ از مترجم چھوٹے بچوں کیطرف سے قربانی
اس باب میں امام اعظمؒ سے دو روایتیں ہیں ظاہر روایت میں مستحب ہے واجب نہیں ہے
بخلاف صدقہ فطر کے کہ وہ واجب ہے اور حسنؒ بن زیاد نے امام اعظمؒ سے روایت کی

ہے کہ اُسپر نابالغ بچہ کی طرف سے واجب ہی بلکہ پوتے کی طرف سے بھی کہ جسکا باپ مرگیا ہو مگر فتوی ظاہر روایت پر ہے مسئلہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں کے آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ سات آدمی۔ بکری صرف ایک آدمی کے واسطے مسئلہ محتاج اور مسافر پر قربانی واجب ہے یا نہیں۔ نہیں ہے مسئلہ قربانی کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے عید کے روز صبح صادق سے مگر اہل شہر کو جائز نہیں ہے کہ نماز عید سے پہلے قربانی کریں لیکن دیہات والوں کو جائز ہے کہ عید کی نماز کیوقت سے پہلے کرلیں قربانی کے تین روز ہیں یعنی ایک عید کا اور دو اور یعنی بارہویں کے شام تک مسئلہ قربانی میں بکری کا بچہ اور اندھا اور لنگڑا جانور کرنا جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مگر ایسا لنگڑا کہ جو مذبح تک چل سکے مسئلہ خصّی کی اور بے سینگ اور دیوانہ جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں جائز ہے مسئلہ دُم کٹا ہوا اور کان کٹا ہوا جانور قربانی کرنا جائز ہے یا نہیں اگر کم کٹا ہو اور زیادہ باقی ہو تو جائز ہے مسئلہ قربانی میں اونٹ اور گائے اور بکرے کتنے دنوں کے ہوں اونٹ پانچ برس کا اور گائے دو برس کی اور بھیڑ بکری ایک برس کی اور بھیڑ چھ مہینہ کی بھی از مترجم مگر اتنی بڑی ہو کہ بڑی بھیڑوں میں ملجائے اور بچہ نہ معلوم ہو مسئلہ قربانی کا گوشت مالدار اور محتاج دونوں کو کھانا جائز ہی یا نہیں جائز ہے اور رکھ چھوڑنا بھی جائز ہے لیکن مستحب یہ ہی کہ ایک ثلث محتاجین کو صدقہ کردے اور کھال بھی للہ دیدے یا عام آرام کیواسطے ڈول اور دسترخوان بنائے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے کرے مسئلہ اگر قربانی کو اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ ذبح کریں تو جائز ہے یا نہیں جائز ہے مگر مکروہ ہی اور آتش پرست نہ کرے مسئلہ اگر دو شخص غلطی سے ایک دوسرے کی قربانی کریں تو جائز ہے یا نہیں جائز ہے اور تاوان واجب نہوگا

کتاب الایمان

قسم کئے طرح کی ہے۔ تین طرح کی۔ غموس۔ منعقد۔ لغو۔ غموس وہ قسم ہے کہ کیے ہوئے کام پر قسم کھائے عمداً اور جانے کہ جھوٹی قسم کھائی اور اس سے گنہگار ہوگا اور اسمیں کفارہ نہیں ہے سوائے توبہ کے ہمارے علماء کے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک کفارہ واجب ہوگا اور منعقدہ وہ قسم ہے کہ آئندہ کیواسطے کھائے مثلاً کہے کہ روزہ رکھونگا یا نماز پڑھونگا یا صدقہ دونگا یا کبھی روزہ نہ رکھونگا یا کسی مسلمان کو مارونگا یا جو ان کے مانند ہو۔ قسم لغو یہ ہے کہ قسم کھائے گذرے ہوئے کام پر اور گمان سچ کا رکھتا ہو مثلاً کوئی شخص کہے کہ فلان کام کیا ہے میں نے یا کسی شخص کو دور سے دیکھے اور قسم کھائے کہ زید ہی پھر معلوم ہوا کہ زید نہ تھا یا کسی پرندہ کو دیکھے اور قسم کھائے کہ کوا ہی پھر معلوم ہوا کہ سیاہ کبوتر ہے تو یہ قسم لغو ہوگی ہمارے علماء کے نزدیک اس قسم کے سبب سے بازپرس نہوگی اور امام شافعی کے نزدیک قسم لغو یہ ہے کہ گفتگو کے بیچ میں بے قصد قسم زبان پر آجائے مثلاً واللہ یا باللہ اور اگر قسم کھائے قصداً یا بھول کر یا جبر سے تو ایک سی ہونگی یعنی یہ تینوں قسمیں منعقد ہونگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلان کام نکرونگا مثلاً کہے کہ گھر میں نہ جاؤنگا پھر اُسے کوئی لے جائے یا بھولکر جائے تو قسم پڑیگی یا نہیں اگر اپنے پاؤں سے جائیگا تو قسم پڑجائیگی اور جو کوئی اٹھا کر لیجائیگا تو نہیں پڑیگی مسئلہ قسم کن الفاظ سے ہو جاتی ہے خدا کے ناموں سے ایک نام کے ساتھ مثلاً الرحمن اور رحیم یا صفات میں سے کسی صفت کیساتھ جو عرفاً قسم میں مستعمل ہو جیسے عزت اور جلال اور کبریا اور قدرت اور عظمت مسئلہ اگر قسم کھائے ساتھ کسی صفت کے صفات فعل سے مثلاً کہے کہ برضائے خدا یا بعذاب خدا یا برحمت خدا یا لغضب خدا یا بعلم خدا تو یہ قسم نہوگی کیونکہ اہل عرب کی عادت میں یہ قسم نہیں مسئلہ اگر کہے حق اللہ یا وجہ اللہ تو قسم ہوگی یا نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں لفظ سے قسم ہوگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دونوں قسم ہونگی اور امام محمدؒ کے نزدیک حق اللہ کا قسم نہوگا مسئلہ اور جو عبادت کے

ساتھ قسم کھائے مثلاً روزہ اور نماز اور زکوٰۃ اور حج کی تو قسم ہوگی یا نہیں نہیں ہوگی
مسئلہ اگر سوائے خدا کے قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا مسجد حرام اور خانہ کعبہ اور
قرآن مجید کے یا کسی مکان اور زمان کے ساتھ کھائے تو قسم ہوگی یا نہیں نہیں ہوگی
کیونکہ عرب کے لوگ انکو قسم نہیں کہتے ہیں مسئلہ اگر یوں قسم کھائے کہ فلان کام کرے
تو یہودی یا ترسا یا کافر ہے یا بیزار ہے قرآن سے اور اسلام سے تو قسم ہوگی یا نہیں ہمارے
علمار کے نزدیک قسم ہوگی مسئلہ اگر کہے اقسم یا قسم باللہ یا احلف یا احلف باللہ یا
اشہد یا اشہد باللہ یا کہے عہد اللہ یا میثاق اللہ یا نذر اللہ یا کہے کہ میرے اوپر قسم اللہ کی تو ان
لفظوں سے قسم ہوگی یا نہیں قسم ہوگی مسئلہ قسم کھانیوالے کا کفارہ کیا ہے اگر مالدار
ہووے ایک غلام آزاد کرے یا دس محتاجوں کو کپڑا پہنائے یا دس محتاجوں کو دو
وقت پیٹ بھر کے کھانا کھلائے اور ان تین چیزوں میں سے جو چاہے ادا کرے
اور جو تین چیزون میں سے ایک چیز بھی نہیں کرسکتا تو برابر تین روزے رکھے اور مالدار
ہوگا تو کفارہ اسپر واجب ہوگا کہ غلام کو آزاد کرے اور آزاد کرنیکے وقت پورا غلام
اسکی ملک میں ہو اور نیت بھی کفارہ کی کرے اور اگر کپڑے دینا چاہے تو ہر مسکین کو
دو کپڑے دے کہ جن سے نماز پڑھ سکے جیسے کرتا اور تہمد اور امام محمد کے نزدیک اسقدر
کپڑا ہو کہ جس سے نماز جائز ہو مثلاً تہمد تو جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز نہیں
ہے اگر چاہے کہ عورت کو کپڑے دے تو کرتے اور تہمد پر اوڑھنی زیادہ کرے کیونکہ عورت
کا سر ستر عورت میں داخل ہے اگر نماز میں کھلا رہے گا تو نماز درست نہوگی اور
اگر محتاجون کو کھانا دینا چاہتا ہے تو ہر محتاج کو آدھا صاع گیہوں دے جیسا
کہ کفارہ ظہار میں ذکر ہوا مسئلہ اگر قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دے تو جائز ہے
یا نہیں جائز نہیں ہے اگر دے دیگا تو دوبارہ پھر دینا ہوگا مسئلہ اگر کوئی گناہ پر قسم
کھائے مثلاً کہے کہ میں نماز نہیں پڑھونگا یا روزہ نہ رکھونگا یا اپنے باپ سے بات

نہیں کرونگا یا کسی مسلمان کو مار ڈالوں گا تو اُس کا کیا حکم ہوگا۔ قسم توڑ کے کفارہ دینا چاہیئے
مسئلہ اگر کوئی کافر قسم کھائے اور پھر کفر ہی کی حالت میں توڑ ڈالے یا اسلام قبول کرکے
قسم کو توڑے تو اسپر کفارہ واجب ہوگا یا نہیں۔ واجب نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم
کھائے کہ ہر حلال چیز میرے اوپر حرام ہے تو یہ قسم کس شئے پر واقع ہوگی کھانے پینے کی چیزوں
پر ہاں اگر قسم کے وقت اور چیزوں کی نیت کرلی ہوگی تو وہ بھی شامل ہونگی مسئلہ
اگر کوئی شخص نذر مطلق مانے تو اُس پر اُسکا ادا کرنا واجب ہوگا ہاں اگر یہ نذر معلق کی ہے
کسی شرط کے ساتھ تو واجب نہ ہوگی جبتک وہ شرط وجود میں نہ آئے اور جب وہ وجود
میں آئیگی تو نذر کا پورا کرنا واجب ہوگا اور روایت کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ نے اس سے
رجوع کیا ہوا اور فرمایا کہ کفارہ قسم کا بھی کافی ہے مسئلہ اور اگر کہے کہ میں ایسا کام کردوں تو
میرے اوپر خدا کا ایک حج ہی یا ایک سال کے روزے رکھوں گا یا خیرات کرونگا اُس قدر کہ
جس قدر مالک ہوں گا میں ایسی چیز سے کفارہ قسم کا کافی ہوگا نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں
اور یہ قول امام محمدؒ کا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ گھر میں نہیں جاؤں گا اور پھر خانہ
کعبہ میں جائے یا مسجد میں یا کلیسا وغیرہ میں تو قسم واقع ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی مسئلہ
اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں بات نہیں کرونگا اور پھر قرآن مجید پڑھے تو قسم پڑیگی یا
نہیں۔ نہیں پڑیگی خواہ نماز میں پڑھے خواہ خارج از نماز مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی
کہ اس جانور پر سوار نہوں گا حالانکہ اُسپر سوار ہے تو قسم واقع ہوگی یا نہیں۔ اگر فوراً اُتر
پڑا تو قسم نہیں پڑے گی اور اگر کچھ دیر کے بعد اُترا تو قسم پڑجائیگی مسئلہ ایسے ہی اگر قسم کھائے
کہ کپڑا نہیں پہنوں گا حالانکہ پہنے ہوئے ہے تو اُسکا کیا حکم ہے۔ اُس کا بھی وہی حکم ہے
کہ جو جانور کے بارہ میں دیا گیا۔ اگر فوراً اُتار ڈالے گا تو حانث نہیں ہوگا اور اگر دیر کریگا
تو حانث ہوگا اور امام زفرؒ کے نزدیک دونوں مسئلوں میں حانث ہوگا اگرچہ جانور سے
فوراً اُتر پڑے یا کپڑا اُتار ڈالے مسئلہ اگر قسم کھائے کہ اس گھر میں نہیں آؤنگا اور وہ

اُس گھر میں موجود ہے تو حانث ہوگا یا نہیں نہیں ہوگا جبتک باہر نہ آئے اور پھر اُس گھر میں جائے اور جبتک دیر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں اس گھر میں نہیں جاؤنگا اور پہر اُس گھر میں گیا کہ اب وہ جنگل ہے اور اُس میں نماز پڑہی تو قسم ٹڑے گی یا نہیں پڑیگی کیونکہ عرب کے نزدیک میدان کو بھی دار کہتے ہیں اور گھر ترجمہ دار کا ہے مسئلہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں جاؤں گا پھر وہ مکان ٹوٹ پھوٹ گیا اور پہر وہ شخص اُس میں داخل ہوا تو قسم پڑیگی یا نہیں نہیں پڑیگی اس لیے کہ ایسا خراب ہوگیا ہے کہ کوئی دیوار باقی نہیں رہی کہ جسکو لوگ مکان کہہ سکیں لیکن اگر ایسا خراب ہوا ہے کہ اُسکو مکان کہہ سکیں تو حانث ہوگا مسئلہ اگر کوئی قسم کھائے کہ فلان کی بی بی سے بات نکرونگا اور پھر اُس فلان نے اُسی عورت کو طلاق دیدی اس کے بعد اس سے باتین کیں تو قسم پڑیگی یا نہیں شیخین کے نزدیک پڑیگی اور امام محمد کے نزدیک پڑ جائیگی اگر قسم کھائی کہ فلاں کے غلام سے بات نکرونگا یا زید کے مکان میں نہ جاؤں گا یا عمرو کے گھوڑے پر سوار نہونگا یا بکر کی عورت سے بات نکرونگا پہر بکر نے عورت کو طلاق دیدی یا مالک یا امام نے غلام کو فروخت کرڈالا یا زید نے مکان دوسرے کی ملک کردیا یا عمرو نے گھوڑا فروخت کرڈالا اس کے بعد قسم کھانیوالے نے غلام سے بات کی اور زید کے مکان میں گیا اور عمرو کے گھوڑے پر سوار ہوا اور بکر کی بی بی سے بات کی تو شیخین کے نزدیک قسم واقع نہوگی اور امام محمد کے نزدیک قسم پڑ جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ صاحب اس طیلسان سے بات نکرونگا پھر اُس شخص نے اُسکو فروخت کرڈالا پہر قسم کھانیوالے نے اُس شخص سے گفتگو کی تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ پڑیگی طیلسان ایک قسم کی چادر ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ اس جوان سے بات نکرونگا پہر وہ جوان بوڑہا ہوا پہر اُس سے بات کی یا قسم کھائی کہ اِس بکری کے بچہ کا گوشت نہ کھاؤں گا پہر وہ بچہ بڑا ہوکر بکری ہوگیا پہر اُس کا گوشت کھایا تو قسم پڑے گی یا نہیں پڑے گی

مسئلہ کسی شخص نے قسم کھائی کہ اس درخت سے نہ کھاؤنگا تو اُسکی قسم کس چیز پر واقع
ہوگی میوہ پر اور پوست اور زیتون پر نہ واقع ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے
کہ یہ دودھ نہیں کھاؤنگا اور پھر اُس دودھ کا دہی اور پنیر کھائے تو گنہگار ہوگا یا نہیں
نہیں ہوگا اس سبب سے کہ نام بدل گیا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اس خرمہ
کے درخت سے نہیں کھاؤنگا اور پھر اُس میں پھل آئے اور کھائے تو حانث ہوگا
یا نہیں حانث ہوگا مسئلہ اگر کوئی قسم کھائے کہ پکے چھوارے نہیں کھاؤنگا پھر گدر چھوارے
جو مذنب یعنی دم کی طرف سے پختہ ہیں کھائے تو حانث ہوگا یا نہیں۔ امام ابوحنیفہ کے
نزدیک قسم پڑجائیگی اور حانث ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ گوشت نہیں
کھاؤں گا اور پھر مچھلی کھائے تو حانث ہوگا یا نہیں ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ
دجلہ سے پانی نہیں پیونگا پھر دجلہ کا پانی برتن میں لیکر پیئے تو حانث ہوگا یا نہیں
نہیں ہوگا۔ ہاں اگر جانوروں کی طرح منہ ڈال کر پیئے گا تو حانث ہوگا اور یہ قول امام ابوحنیفہ
کا ہے اگر یہ قسم کھائی ہوگی کہ دجلہ کا پانی نہیں پیونگا پھر اگر کسی برتن اور گلاس وغیرہ سے
پیئے گا تو حانث ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ یہ گیہوں نہیں کھاؤنگا میں اور
پھر اُسکی روٹی پکائے اور کھائے تو قسم پڑے گی یا نہیں امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک
قسم نہیں پڑیگی اور صاحبین کے نزدیک پڑجائیگی ہاں اگر مسلم گیہوں کو ابال کر کھائے
گا تو باتفاق قسم پڑجائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ یہ آٹا میں نہیں کھاؤنگا
پھر اُس آٹے کی روٹی پکا کر کھائے تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ پڑجائے گی
ہاں اگر آٹا کھا جائے گا تو قسم نہیں پڑے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھالی
کہ زید سے بات نکرونگا پھر زید سو گیا اور اُس سے اسطرح بات کی کہ اگر زید جاگتا ہوتا تو سنتا تو
قسم پڑیگی یا نہیں قسم پڑجائیگی[ف۵] اور اگر ایسی آہستہ بات کی ہو کہ اگر زید بیدار ہوتا تو نہ سنتا تو قسم نہیں پڑیگی مسئلہ
اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلاں شخص کے گھر میں نہیں جاؤنگا یا فلاں سے گفتگو نہیں کرونگا مگر اُسکی

ف۵ بعض روایات مبسوط میں یہ شرط ہے کہ کلام سے اُسکو جگا دے تب حانث ہوگا صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ اسپر ہمارے مشائخ ہیں یعنی مفتی بہ شرط الفاظ ہے ۱۲

اجازت سے پھر اسکے بعد اُس شخص نے اجازت دی مگر قسم کھانیوالے کو معلوم نہیں ہے اور وہ اُسکے مکان میں گیا یا اُس سے گفتگو کرلی تو قسم پڑیگی یا نہیں ۔ طرفین کے نزدیک پڑجائیگی اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک نہیں پڑیگی مسئلہ اگر حاکم قسم دے کسی شخص کو کہ ہر چور کے شہر میں آنے سے مجھکو خبر دے تو یہ قسم کب تک رہیگی ۔ جبتک وہ اس حاکم کی حکومت میں ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ فلاں شخص کی سواری پر سوار نہوں گا پھر اُسکے غلام ماذون کی سواری پر سوار ہوا تو قسم پڑے گی یا نہیں نہیں پڑیگی ۔ امام محمدؒ کے نزدیک پڑجائیگی مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ گھر میں نہیں جاؤں گا اور پھر مکان کی چھت پر کھڑا ہوا یا دہلیز کے اندر آیا تو قسم پڑیگی یا نہیں ۔ قسم پڑجائیگی مسئلہ اگر اُس مکان کے دروازہ کی محراب میں کھڑا ہو تو اس قسم کا کیا حکم ہوگا ۔ غور کریں اگر ایسے کھڑا ہے کہ اگر دروازہ بند کرلیا جائے تو وہ اندر آجائیگا تو قسم پڑجائیگی اور جو باہر رہجائے تو نہیں پڑیگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ سری نہیں کھاؤنگا تو یہ قسم کس سری کے کھانے سے پڑیگی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بکری کی سری ہو یا کسی جانور کی جو شہر میں بکتی ہو اور صاحبینؒ[ف۵] کے نزدیک بکری کی سری پر پڑیگی مسئلہ اگر کوئی قسم کھائے کہ بُھنا نہ کھاؤنگا تو یہ قسم اُسکی کس بُھنی ہوئی چیز پر پڑیگی ۔ بُھنے ہوئے گوشت پر نہ بُھنے ہوئے بینگن اور گاجر پر مسئلہ اگر کوئی قسم کھائے کہ پکا ہوا نہیں کھاؤنگا تو یہ قسم کس پکّی ہوئی چیز پر پڑیگی ۔ جو چیز گوشت کی قسم سے پکی ہو مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں روٹی نہیں کھاؤنگا تو یہ قسم کس اناج کی روٹی پر پڑیگی ۔ جس کسی کو عرف اور عادت کے موافق اہلِ شہر روٹی کہتے ہوں ۔ ہاں اگر وہ خبز قطائف یعنی بادام کی روٹی کھائیگا تو حانث نہوگا اور چاول کی روٹی سے عراق میں حانث نہوگا کیونکہ وہاں اُسکا رواج نہیں اور جہاں چاول کی روٹی کا رواج ہے حانث ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں خرید و فروخت اور اجارہ نہ کروں گا پھر کسی کو وکیل کرے کہ تو یہ کام کیا کر تو قسم پڑے گی یا نہیں ۔ نہیں پڑے گی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ عورت سے

ف۵ ہدایہ میں ہے کہ یہ اختلاف اختلافِ زمانہ کا ہے ... جس زمانہ اور جس مکان میں سری کا اطلاق اہل عرف ... کسی شے پر ہوگا وہی ... مراد ہوگی ۱۲

نکاح نہ کروں گا یا طلاق نہ دوں گا یا غلام آزاد نہ کرونگا پھر کسی کو ان چیزوں کیواسطے
وکیل کرے تو قسم پڑیگی یا نہیں۔ قسم پڑجائیگی کیونکہ حقوق ان عقدوں کے موکل
کیطرف راجع ہیں نہ وکیل کی طرف **مسئلہ** اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ زمین پر نہیں بیٹھونگا
اور بچھونے اور چٹائی پر بیٹھے تو قسم پڑیگی یا نہیں۔ نہیں پڑیگی **مسئلہ** اگر ایک شخص نے
قسم کھائی کہ تخت پر نہیں بیٹھوں گا پھر اُس تخت پر چٹائی یا بچھونا بچھا کر بیٹھا تو گنہگار ہوگا
یا نہیں۔ گنہگار ہوگا ہاں اگر ایک تخت پر ایک تخت اور بچھائے اور اُس تخت پر چٹائی
یا بچھونا بچھا کر بیٹھے تو گنہگار نہوگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اپنے سونے کے
بچھونے پر نہیں سوؤنگا پھر اُس پر کوئی دوسرا بچھونا ڈال کر سویا تو حانث ہوگا یا نہیں
نہیں ہوگا۔ اگر کوئی باریک کپڑا بچھایا مانند پلنگ پوش کے تو حانث ہوگا **مسئلہ** اگر کسی
نے قسم کھائی اور اُسکے ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہا تو حانث ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا
مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ اگر ہوسکے گا تو آؤں گا اس کا کیا حکم ہوگا۔ یہ توانائی
صحت پر موقوف رہیگا نہ قدرت مع الفعل پر جو فعل کی علۃ تامہ ہوتی ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص قسم
کھائے کہ بات نہیں کروں گا میں وقت اور زمانہ تک تو یہ قسم کس مدت پر واقع ہوگی اگر
انکار کرنے والا یوں کہے کہ لا یتکلم حیناً او لا یتکلم زماناً۔ یا الف اور لام کے ساتھ کہے
مثلاً لا یتکلم الحین والزمان۔ تو چھ مہینے مراد ہوں گے صاحبین کے نزدیک لفظ دھر کا
یہی حکم ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے دھر کی مدت بیان نہیں کی **مسئلہ** اگر قسم کھائے کہ باتیں
نہیں کروں گا دنوں تک تو کتنے روز مراد ہونگے۔ غور کریں کہ انکار کرنے والے نے
کیونکر کہا ہے مثلاً لا یتکلم ایاماً تو تین روز مراد ہونگے اور اگر لا یتکلم الایام تو دس روز مراد
ہونگے یہ قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک اس کی مدت ایک ہفتہ ہوگا
مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ بات نہیں کرونگا مہینوں تک تو یہ قسم کب پڑے گی۔
اگر الف و لام سے کہا ہے مثلاً کہے الشہور۔ تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اسکی مدت دس

مہینے ہونگے اور صاحبین کے نزدیک ایک سال۔ اگر یوں کہے کہ بات نکرونگا تو ہمیشہ سے
مراد ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ برسوں بات نکروں گا تو قسم کب پڑے گی
اگر الف ولام سے کہا ہے مثلاً السنین تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دس برس مراد ہونگے
اور صاحبین کے نزدیک تمام عمر مراد ہوگی اور اگر اس طرح کہے گا مثلاً سنیناً تو تین برس
ہونگے **مسئلہ** اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلاں کام نکرونگا تو ہمیشہ ترک کرے اور اگر
قسم کھائے کہ فلاں کام کرونگا تو ایک بار کرنیسے قسم اُتر جائے گی **مسئلہ** اگر کوئی شخص
اپنی بی بی سے کہے کہ باہر نہ نکل مگر میرے حکم سے پھر اُس نے ایک بار اجازت دی اور وہ
باہر آئی پھر دوسری بار حکم کی اسکو حاجت ہوگی یا نہیں عورت کو چاہیئے کہ جب باہر آئے
خاوند سے اجازت حاصل کرے مگر اس کے واسطے یوں کہے کہ ہر دفعہ باہر جانیکی تجکو اجازت
دی میں نے **مسئلہ** اگر کوئی شخص بی بی سے کہے کہ باہر نہ نکل تو یہانتک کہ میں حکم دوں پھر اُس
عورت کو ایک بار اجازت دی تو دوبارہ حکم کی اُس عورت کو حاجت ہے یا نہیں اسی حکم سے
جب چاہے باہر جائے اور آئے **مسئلہ** اگر کوئی شخص کہے کہ صبح کا کھانا نہیں کھاؤنگا تو یہ قسم
کب تک رہیگی صبح صادق سے ظہر کے وقت تک **مسئلہ** اگر کوئی شخص کہے کہ سحری نہ کھاؤنگا
میں تو سحری کی حد کب تک ہوگی آدھی رات سے صبح صادق تک **مسئلہ** اگر کوئی شخص قسم
کھائے کہ اس گھر میں نہیں رہونگا پھر خود باہر نکل آئے اور بال بچے اور اسباب اُسی گھر میں چھوڑے
تو قسم پڑیگی یا نہیں پڑجائیگی **مسئلہ** اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ آسمان پر جاؤں اس پتھر کو سونا بناؤں
تو یہ قسم کب پڑیگی یہ قسم اسی وقت پڑجائیگی اور کفارہ واجب ہوگا **مسئلہ** اگر کسی شخص نے قسم
کھائی کہ زید کا قرض آج ادا کرونگا اور پھر ادا کر دیا لیکن زید نے قرض کے روپے سے کچھ کھوٹے پائے
جنمیں چاندی غالب تھی اور کچھ کھرے یا ستحقہ تو قسم پڑیگی یا نہیں قسم نہیں پڑیگی اگر زیادہ کھوٹے
کہ غالب الغش تھے اور یا رانگ کے پائے تو قسم پڑجائے گی **مسئلہ** اگر کوئی قسم
کھائے کہ فلان شخص پر میرے روپے ہیں اکھٹے لوں گا نہ تھوڑے تھوڑے

کرکے تو اسکا کیا حکم ہوگا مثلاً ہزار روپیہ تھے اور اُس میں پانسو لیلیئے تو حانث ہوگا
یا نہیں حانث نہیں ہوگا جبتک کل روپیہ متفرق نہ لے اسیطرح اگر کچھ لیلے اور کچھ
معاف کردے تو قسم نہیں پڑیگی اور اگر اُس قرض کو دو وزن کرکے لیگا تو بھی حانث ہوگا۔
مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں بصرہ کو جاؤنگا پھر نہیں گیا اور مرگیا تو کسوقت حانث ہوگا اخیر سانس
نکلنے کیوقت۔

کتاب الدعوی

دعوے کے مسائل

مدعی اسکو کہتے ہیں۔ دعوی کرنیوالے کو کہ اوس پر جبر نکریں خصومت کرنے میں جب
وہ خصومت سے ہاتھ باز رکھے اور مدعا علیہ اُس کو کہتے ہیں کہ جس پر دعوے
لیا جاوے اُسپر جبر کریں جھگڑا کرنے میں مسئلہ دعوی کرنا کس وقت درست ہوتا
ہے اُس وقت ہوتا ہے کہ جب اسباب کی جنس اور مقدار کو مدعی بیان کرے اور اگر وہ
چیز مدعا علیہ کے پاس بجنسہ موجود ہو تو اُس کے حاضر کرنے میں تکلیف دی جائے
تاکہ دعوے کی حالت میں یعنی دعوے کے وقت اُس اسباب کی طرف مدعی اشارہ
کرے اور اگر وہ شئے موجود نہو تو اُس کی قیمت بیان کرے مسئلہ اگر مکان یا زمین
کا دعوے کرے تو اُس کی صفت کیونکر بیان کرے اُس کی حدیں بیان کرنی
چاہئیں یہ بھی بیان کرے کہ بے کسی حق کے مدعا علیہ کے قبضہ میں ہے اور
میں اُسکو طلب کرتا ہوں اور اگر دوسرے کے ذمہ اپنے حق کا دعوی کرے تو
اُس کی جنس اور قدر بیان کرے اور کہے کہ میں اُسکو طلب کرتا ہوں جب دعوے
اس طرح ٹھیک ہوجاوے تو قاضی مدعا علیہ سے مدعی کے دعوے کا حال دریافت
کرے اگر مدعا علیہ اقرار کرے تو قاضی اُس کے اقرار پر حکم کرے اور اگر مدعا علیہ
انکار کرے تو مدعی سے گواہ طلب کرے اگر مدعی گواہ پیش کرے تو گواہ سنکر
حکم کرے اور اگر مدعی کے گواہ نہوں تو مدعا علیہ سے قسم طلب کرے یعنی خاص مدعا علیہ
کو قسم دے پھر اگر مدعا علیہ قسم نہ کھائے اور انکار کرے تو قاضی کو چاہئیے۔

کہ مدعی کے دعوے کو مدعا علیہ پر لازم کردے مسئلہ اگر مدعی کہے کہ گواہ میرے موجود ہیں مگر میں
مدعا علیہ سے قسم چاہتا ہوں تو مدعا علیہ پر قسم واجب ہوگی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک
واجب ہوگی اور نہ مدعی کو قسم دیں لیکن اگر گواہ حاضر کرنے میں عاجز ہو تو مدعا علیہ کو قسم
کھانی ہوگی اور اگر مدعا علیہ انکار کرے یعنی قسم کے نام سے چپ ہو رہے تو قاضی تین بار قسم
کے واسطے اُس سے کہے پھر اگر تین بار کے کہنے میں بھی قسم نہ کھائے اور خاموش ہو جائے تو
قاضی قسم کے انکار کے ساتھ جو کچھ مدعی کا دعویٰ ہے مدعا علیہ پر لازم کردے یعنی ڈگری کردے
مسئلہ صاحب قبضہ کے گواہ ملک مطلق میں قبول ہونگے یا نہیں۔ نہیں ہوں گے مثلاً
کوئی شخص دعوی کرے کسی مکان کا اور وہ مکان کسی شخص کے قبضہ میں ہو پھر دونوں شخص
گواہ پیش کریں تو صاحب قبضہ کے گواہ قبول نہوں گے مسئلہ کئی چیزیں ایسی ہیں کہ
جن میں منکر سے قسم نہیں لیجاتی ہے۔ حدود لعان میں باتفاق قسم واجب نہیں ہوگی اور
سات چیزوں میں اختلاف ہے۔ ایک منکر نکاح کے دعوی میں دوسری مرجعت طلاق رجعی
کے دعوے میں تیسرے ایلا کے رجعت کے دعوی میں چوتھے غلامی کے دعوے میں
پانچویں ام ولد کرنے کے دعوے میں چھٹے ولار کے دعوی میں ساتویں نسب کے دعوی
میں۔ ان ساتوں دعووں میں قسم امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہیں لینی چاہیئے اور صاحبینؒ کے
نزدیک لینی چاہیئے۔ از مترجم فتویٰ بھی اسی پر ہے کہ سوائے ولار کے چھ پر مدعا علیہ منکر سے
قسم لی جائے مسئلہ اگر دو شخص ایک اسباب پر دعویٰ کریں اور وہ اسباب تیسرے شخص
کے قبضہ میں ہو اور وہ دونوں شخص گواہ پیش کریں تو کس کے گواہ قبول ہوں گے دونوں
کے اور وہ اسباب دونوں کو نصف نصف دیا جائیگا مسئلہ اگر دو شخص ایک عورت پر
دعوی کریں کہ یہ ہماری بی بی ہے اور دونوں شخص گواہ پیش کریں تو گواہ کس شخص کے
سُنے جائیں گے۔ ایک کے بھی نہیں سُنے جائیں گے بلکہ وہ جس کو اپنا خاوند بتائیگی وہ اُسکی
بی بی ہوگی مسئلہ اگر غلام کا دو شخص دعویٰ کریں ایک دوسرے پر ادہر ایک کہے

کہ میں نے تجھ سے خریدا ہی تو وہ غلام کس کا ہوگا۔ دونوں میں نصف نصف ہوگا اور ان
دونوں کو اختیار ہوگا کہ آدھی قیمت اسکی دوسرے مدعی کو دیکر آدھے غلام کا مالک ہو جاوے مسئلہ
اگر دونوں شخصونمیں قاضی حکم کرے اور ایک ان میں سے کہے کہ میں نصف غلام کو نہیں
لونگا تو دوسرے کو جائز ہے کہ سارے غلام پر قبضہ کرے جائز نہیں ہی مسئلہ اگر دونوں شخصوں
نے غلام کے خریدنیکی تاریخ بیان کی تو غلام کسکو ملیگا۔ جسنے تاریخ مقدم بیان کی ہوگی اور تاریخ
بیان نکی تو جسکے قبضہ میں ہوگا اسکو ملیگا مسئلہ اگر ایک نے انمیں سے دعوی کیا کہ مینے اسکو
زید سے خرید کیا ہی اور دوسرے نے دعوی کیا کہ مجکو اس نے ہبہ کیا ہے اور قابض
کردیا اور پھر وہ دونوں شخص گواہ بھی پیش کریں تو غلام کسکو ملیگا۔ خرید کرنیوالا
اولیٰ تر ہوگا مسئلہ اگر ایک دعوی خرید کا کرے اور ایک عورت دعوی کرے کہ شوہر
نے اس غلام کو بعوض مہر کے مجکو دیا ہے تو کیا کرنا چاہئے شیخین کے نزدیک دونوں
میں غلام نصفا نصف ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک پورا غلام اس مرد کے واسطے ہوگا
کہ جو خرید کا دعوی کرتا ہی اور عورت کے واسطے اسکے شوہر کو غلام کی قیمت کا حکم کرے
مسئلہ اگر ایک شخص رہن کا دعوی کرے اور دوسرا ہبہ کا تو غلام کس کا ہوگا۔ رہن والا
اولیٰ تر ہے اور اگر وہ دونوں خارج ہوں یعنی قابض نہوں اور دونوں مدعی ملکیت و
تاریخ پر گواہ قایم کریں تو ان دونوں میں غلام اسکا ہوگا کہ جو خرید کی تاریخ میں تقدیم بیان
کرے مثلاً ایک شخص ایک سال کا دعوی کرے اور دوسرا دو سال کا پس دو سال کے
دعوی کرنیوالے کو تقدم ہوگا اور غلام اسی کو دینا اولیٰ تر ہوگا مسئلہ مثلاً دو شخص ایک
گھر میں دعوی کرتے ہیں اور تیسرے شخص کے قبضہ میں ہی اور دونوں مدعی گواہ پیش
کریں تیسرے سے خرید کا تاریخ کے اختلاف سے تو غلام کسکے واسطے اولیٰ تر ہوگا
جسکی تاریخ کو تقدیم ہو مسئلہ اگر دو شخص ایک غلام میں دعوی کریں اور ان میں سے
ایک قابض ہی اور دوسرا نہیں ہی اور دونوں شخص گواہ ملکیت و تاریخ پر لاویں لیکن

صاحب قبضہ کی تاریخ کو تقدیم ہی تو وہ غلام کسکو دینا اولی تر ہی صاحب قبضہ کو مسئلہ اگر دو شخص ایک بیل یا گھوڑے پر دعوی کریں اور دونون گواہ بھی پیش کریں اور کہین کہ ہمارے گھر مین پیدا ہوا ہی اور ایک اُن میں صاحب قبضہ ہی تو وہ جانور کسکو دیا جاے صاحب قبضہ کو دینا اولی تر ہی اور ایسے ہی کپڑا کہ دو نو بار بنے کا دعوی کرین اسی طرح ہر سبب ہے کہ ملک میں مکرر نہو مسئلہ اگر دو شخص ایک غلام پر دعوی کریں اور ایک اُن میں سے صاحب قبضہ ہوا اور کہے کہ مین نے اسے خارج یعنی بے قبضہ والے سے خرید کیا ہی اور خارج ملک مطلق کا دعوی کرتا ہی تو دعوی کسکا بہتر ہی صاحب قبضہ کا مسئلہ اگر یہ دونون یعنی صاحب قبضہ اور خارج دوسرے شخص سے خریدنے کا دعوی کریں بے تاریخ کے اور دونوں گواہ بھی پیش کریں تو انکا کیا حکم ہوگا شیخین کے نزدیک گواہ دونون کے باطل ہونگے اور غلام ذوالید یعنے صاحب قبضہ کا ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک گواہ کسی کے باطل نہونگے مگر غلام خارج کو اولی تر ہوگا کیونکہ گواہ اُسی کے زیادہ معتبر ہونگے مسئلہ اگر دو مدعی ایک چیز کے گواہ پیش کریں اور اُنمیں سے ایک کے دو گواہ اور دوسرے کے چار تو دونوں ایک سے ہونگے یا نہیں۔ دونون مدعی مساوی ہونگے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص پر قصاص کا دعوی کرے اور مدعا علیہ منکر ہووے اور قسم سے انکار کرے تو قصاص اُسپر واجب ہوگا یا نہیں اگر یہ قصاص ادنی درجہ کا ہے مثلاً ہاتھ کا یا پاؤں کا تو قصاص واجب ہوگا اور اگر جان سے مار ڈالنے کا دعوی ہووے تو قید کریں یہانتک کہ اقرار کرے یا قسم کھائے یہ مذہب امام اعظم کا ہی اور صاحبینؒ کے نزدیک دونوں میں دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر اپنے مدعا علیہ کو قاضی کی کچہری میں حاضر کرے اور کہے کہ میرے پاس گواہ ہیں اور وہ مدعا علیہ سے ضامن طلب کرے تو مدعا علیہ کو واجب ہے کہ ضامن دے۔ غور کریں کہ اگر یہ مدعا علیہ مقیم ہووے تو چلا جائے اور واجب ہوگا کہ اپنے نفس کا ضامن دے تین روز تک اُس کو ٹھیرا رکھیں تاکہ مدعی اس عرصے میں گواہ حاضر کرے مسئلہ

اگر کوئی شخص کسی شخص پر کسی چیز کا دعویٰ کرے اور وہ کہے یعنی مدعا علیہ کہ یہ میرے پاس فلاں غائب کی امانت ہے یا کہے کہ فلاں غائب نے میرے پاس رہن رکھی ہے یا کہے کہ میں نے اُس سے غصب کر لی ہے اور اس کہنے پر گواہ پیش کرے تو اب یہ جھگڑا اُس سے دفع ہو گا یا نہیں دفع ہو جائیگا مگر خرید کا دعویٰ کرنے سے خصومت اُس سے دفع نہو گی مسئلہ اگر مدعی دعویٰ کرے کہ یہ اسباب میرا چوری گیا ہے اور مدعا علیہ کہے کہ فلاں غائب نے میرے پاس امانت رکھا ہے اور گواہ بھی پیش کرے تو خصومت باقی رہیگی یا دفع ہو گی باقی رہے گی مسئلہ اگر مدعی کہے کہ میں نے یہ چیز فلان غائب سے خرید کی ہے اور قبضہ والا کہے کہ اُسی غائب نے میرے پاس امانت رکھی ہے تو جھگڑا اطے ہو جائیگا یا نہیں طے ہو جائیگا یعنی دعویٰ ساقط ہو جائیگا مسئلہ قسم کھانی چاہیئے خدا کی نام کیساتھ یعنی یون قسم کھائے جیسے واللہ یا باللہ یا یون کہے کہ خدا کی قسم لیکن طلاق اور عتاق کیساتھ قسم نہ کھانی چاہیئے یعنے نہ کہے اگر ایسا ہو تو اُسکا غلام آزاد یا اُسکی زوجہ پر طلاق اور یہودی کو یوں قسم کھانی چاہیئے کہ قسم ہے اُس خدا کی کہ جس نے نازل کی توریت موسیٰ علیہ السلام پر اور اگر نصرانی ہو تو یون کہے کہ قسم ہے اُس خدا کی کہ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی اور اگر مجوسی ہو تو یوں کہے کہ قسم ہے اُس خدا کی کہ جس نے آگ پیدا کی اور اُن کے عبادت خانوں میں قسم ندیں مسئلہ قسم کی تغلیظ زمانہ یا مکان کیساتھ واجب نہیں یعنی مسجد یا خانہ کعبہ یا بیت المقدس میں قسم دینا ضروری نہیں اور زمانہ کیساتھ بھی قسم کی تغلیظ واجب نہیں جیسے رمضان کا مہینا یا جمعہ کا دن یا شب قدر وغیرہ میں قسم دلائے مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کے خرید پر دعویٰ کرے اور بائع انکار کرے تو فروخت کرنیوالے کو کیونکر قسم دیجائے یون کہے کہ قسم ہے خدا کی کہ ہمارے درمیان اسوقت بیع قائم نہیں ہے اس غلام میں مسئلہ اگر کوئی شخص مال غصب کر کے منکر ہو جائے تو قسم کیونکر کھائے قسم ہے خدا کی کہ اس مدعی کو استحقاق نہیں ہے اس اسباب کے لینے کا اور یہ نہ کہے کہ یہ اسباب تیرا نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی شخص نکاح

کیساتھ دعویٰ کرے تو مدعا علیہ کو کیونکر قسم دی جائے یوں کہے کہ خدا کی قسم ہمارے درمیان میں نکاح قایم نہیں ہی اسوقت مسئلہ اگر کوئی عورت خاوند پر دعویٰ کرے کہ تو نے مجکو طلاق دی ہی اور خاوند منکر ہووے تو اُسکو قسم کیونکر دیجائیگی یون کہے کہ واللہ تو بائن نہیں ہی اسوقت کہ طلاق پر دعویٰ کرتی ہی اور یوں قسم ندیں کہ تجھنے طلاق نہیں دی ہی مسئلہ اگر دو شخص ایک مکانپر دعویٰ کریں اور اسمین سے ایک تمام مکان پر دعوے کرے اور دوسرا نصف مکان کا اور دونوں گواہ پیش کرین ور وہ مکان تیسرے شخص کے ہاتھ میں ہووے تو وہ مکان کسکو دیا جائیگا امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکان کے چار حصّے کرین تین حصے کل کا دعویٰ کرنیوالیکو دیں اور ایک حصہ نصف کے دعویٰ کرنیوالیکو دیا جائے اور صاحبینؒ کے نزدیک مکان کے تین حصے کریں دو کل والے کو دیں اور ایک نصف والے کو مسئلہ اگر مکان آدھا آدھا دونوں کے قبضہ مین ہو یعنی دونوں صاحب قبضہ ہوں تو کیا حکم ہے پورا مکان کل کے دعویٰ کرنیوالیکا ہو گا کیونکہ آدھا اُسکے قبضہ میں بے دعوے کے ہی اور آدھا دوسرا اوپر حکم دعویٰ کے کیونکہ مدعی ہے اور بالکل اُس آدھے سے خارج ہے اور جس جگہ کہ دو شخص دعویٰ کرین ایک صاحب قبضہ ہو اور دوسرا خارجی تو گواہ خارجی کے قبول کریں اور صاحب قبضہ کے قبول نہ کریں کیونکہ ہم گواہوں کا ذکر ملک مطلق میں کر چکے ہیں مسئلہ اگر دو شخص ایک جانور میں جھگڑا کرین اور ہر ایک اُن میں سے گواہ پیش کرے کہ یہ میرے گھر کے جانور کا ہی اور دونوں تاریخ بیان کرین تو جانور کس کا ہو گا جانور اُسکو دیا جائیگا کہ جسکی تاریخ جانور کے عمر کیموافق ہو مسئلہ اگر دو شخص ایک جانور میں جھگڑا کریں اور ایک اُسپر سوار ہو اور دوسرا پیدل اور دونوں کے گواہ نہوں تو جانور کس کا ہو گا جو شخص جانور پر سوار ہو گا مسئلہ اگر بائع اور مشتری میں چیز کی قیمت میں اختلاف پڑے مثلاً بائع کہے کہ سو روپیہ کو میں نے بیچا ہے اور مشتری کہے کہ میں نے پچاس روپیہ کو خریدا ہے اور بائع کی ہوئی

چیز میں اختلاف پڑے کہ سومن سو روپیہ کو بیچا ہے اور مشتری کہے کہ میں نے دو سو من سو روپیہ کو خریدا ہے تو قول کس کا معتبر ہوگا جو شخص کہ گواہ پیش کرے اُس کا قول زیادہ معتبر ہوگا اگر دونوں شخصوں کے پاس گواہ نہوں تو قاضی مشتری سے کہے کہ راضی ہو جا اس قیمت پر کہ جو بائع دعویٰ کرتا ہے ورنہ ہم فسخ کردیں گے اور پھر بائع سے کہے کہ راضی ہو اُس چیز پر کہ مشتری دعویٰ کرتا ہے ورنہ میں بیع توڑدونگا اگر وہ راضی ہو جائیں تو بیع اُن میں قائم رہیگی اور اگر راضی نہوں تو قاضی اُن میں سے ایک کو قسم دے ایک دوسرے کے دعوے پر **مسئلہ** پہلے کسکو قسم دی جائے مشتری کو پھر بائع کو جب دونوں شخص قسم کھالیں تو پھر قاضی اُن میں بیع کو توڑدے اور ایک اُن میں سے قسم سے انکار کرے تو دعویٰ دوسرے کا اُسپر لازم ہو جائیگا **مسئلہ** اگر مشتری اور بائع اختلاف کریں مہلت میں مثلاً مشتری کہے کہ میں نے اسباب مُہلت سے خرید کیا ہے اور بائع کہے کہ میں نے نقد فروخت کیا ہے اور یا ایسی ہی شرط خیار میں اختلاف پڑے مثلاً مشتری کہے کہ میں نے خیار کے ساتھ خرید کیا ہے اور بائع منکر ہووے کہ میں نے بے خیار کے فروخت کیا ہے یا روپیہ ادا کرنے میں اختلاف پڑے مثلاً مشتری کہے کہ میں نے کچھ قیمت دیدی ہے اور بائع منکر ہووے تو کس کا قول معتبر ہوگا اِن سب سے منکر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا **مسئلہ** اور اگر مبیع تلف ہو جاوے اور جو ثمن میں اختلاف ہو تو شیخین کے نزدیک قسم نہ دی جائے قول مشتری کا معتبر ہوگا اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں کو قسم دی جائیگی یعنی جب قسم کھالیں تو بیع کو توڑدے ہلاک شدہ کی قیمت پر **مسئلہ** اگر کسی شخص نے دو غلام خرید کئے اور پھر ایک ہلاک ہو گیا اور اُسکے بعد اختلاف پڑا قیمت میں تو اُن دونوں پر قسم ہوگی یا نہیں تو ایسی صورت میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں پر قسم نہوگی اور قول مشتری کا معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور اگر راضی ہو جائے بائع کہ چھوڑدے حصہ ہلاک کا جو کہ مشتری کہتا ہے اور مشتری زندہ کو لے لے تو اب اختلاف قیمت سے دونوں پر قسم آوے گی

اور امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ دونوں یعنی مشتری اور بائع قسم کھائیں غلام کی قیمت میں اور قول معتبر ہوگا مشتری کا ہلاک کی قیمت میں اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ دونوں قسم کھائیں دونوں غلاموں پر یعنی زندہ اور مردہ پر پس اس صورت میں زندہ پھیر دیا جائیگا اور ہلاک کی قیمت **مسئلہ** اگر مہر میں میاں بیبی اختلاف کریں مثلاً خاوند کہے کہ تیرا مہر ہزار روپیہ کا ہے اور عورت کہے کہ دو ہزار روپیہ کا ہی تو قول کس کا معتبر ہوگا جو کوئی اُن میں سے گواہ پیش کرے اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ عورت کے معتبر ہونگے اور اگر دونوں گواہ پیش کرنے سے عاجز ہوں تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں کو قسم دی جائے اور اُسکے مہر مثل پر جسقدر ہو قاضی حکم کرے یعنی مہر مثل اگر شوہر کے قول کے برابر یا اُس سے کم ہو تو مرد کا کہنا قبول ہوگا اور اگر مہر مثل عورت کے قول کے برابر یا زیادہ ہو تو عورتکا کہنا ٹھیک ہوگا اور دونوں کے قول کے بیچ میں مہر مثل ہو تو اُسی کا حکم کرینگے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک شوہر کا قول معتبر ہوگا مگر ایسی بات نہ کہے کہ جسکو لوگ محال جانیں **مسئلہ** اگر اجیر اور مستاجر میں اختلاف پڑے مثلاً درزی کہے کہ ایک روپیہ ٹھہرایا ہے میں نے اور کپڑے والا کہے کہ آٹھ آنہ ٹھہرے ہیں تو کس کا قول معتبر ہوگا غور کریں کہ یہ اختلاف کپڑا سینے کے پہلے پڑا ہے یا بعد میں اگر ابھی سلا نہیں ہی تو دونوں کو قسم دیں اور اجارہ کے معاملہ کو توڑ دیں اور اگر کچھ سل گیا ہو تو قول کپڑے والے کا قسم کے ساتھ معتبر ہوگا اُس میں کہ جسقدر سل گیا ہے اور اگر کل سل گیا ہے تو بھی کپڑے والے کا قول درست ہوگا قسم کے ساتھ **مسئلہ** اگر گھر کے اسباب میں میاں بیبی اختلاف کریں اور ہر ایک اُن میں سے تمام اسباب کا دعوے کرے تو قول کس کا معتبر ہوگا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تمام اسباب سے جو کچھ مرد کے قابل ہو وہ مرد کو دیا جائے اور جو کچھ عورت کے لائق ہو وہ عورت کو دیا جائے اور جو دونوں کے لائق ہو مرد کو دیا جاوے اور اگر زوجین میں سے ایک میت ہو تو وہ شے جو دونوں کے قابل ہے زندہ کو ملیگی **مسئلہ** اگر کسی شخص نے ایک

لونڈی فروخت کی پھر اُس لونڈی کے لڑکا پیدا ہوا مگر مشتری کا لونڈی پر قبضہ تھا اُسکے بعد بائع نے کہا کہ یہ لڑکا اُسکا مجھسے ہی تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں اگر وہ لڑکا چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا ہی فروخت کے دن سے تو نسب ثابت ہوگا اور بیع ٹوٹ جائیگی اور لونڈی ام ولد ہوگی اور بائع کو ملے گی اور مشتری اپنا روپیہ لیلے اور اگر مشتری دعویٰ کرے کہ یہ لڑکا مجھسے ہے خواہ بائع کیساتھ دعویٰ کرے یا اُسکے بعد تو دعویٰ بائع کا اولیٰ تر ہوگا اور اگر وہ لڑکا چھ ماہ سے زیادہ میں پیدا ہوا ہی تو دعویٰ بائع کا باطل ہوگا مگر جب کہ مشتری تصدیق بھی کرے **مسئلہ** اگر لڑکا چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو کر مرگیا اور اُسکے بعد بائع نے دعویٰ کیا تو بائع کا دعویٰ درست ہوگا یا نہیں۔ اگر لڑکا مرگیا اور اُسکے بعد دعویٰ کیا تو استیلاد ثابت نہوگا اور دعویٰ بائع کا مسموع نہوگا **مسئلہ** اگر لونڈی مرجائے اور بچہ زندہ رہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں اگر چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا ہے تو نسب ثابت ہوگا اور وہ لڑکا بائع کا ہوگا امام ابو حنیفہ کے نزدیک بائع پر واجب ہوگا کہ کل قیمت مشتری کو پھیردے اور صاحبین کے نزدیک لڑکے کی قیمت دیوے اور قیمت لونڈی کی واجب نہوگی **مسئلہ** اگر جڑوان بچوں میں سے کوئی شخص ایک کا دعویٰ کرے تو نسب دونوں کا ثابت ہوگا

کتاب الشہادت

گواہی کے مسائل

گواہی کیا چیز ہے فرض ہی جب مدعی طالب ہو **مسئلہ** اگر کوئی شخص گواہی کو چھپائے اور ظاہر نکرے تو جائز ہے یا نہیں اگر گواہی حدود میں ہو تو گواہ کو اختیار ہوگا چاہے گواہی دے اور چاہے پوشیدہ کرے مگر پوشیدہ کرنا بہتر ہے اور چوری میں یوں گواہی دے کہ مال مسلمان کا ثابت ہو جائے اور ہاتھ نہ کاٹا جائے یعنی گواہی میں لفظ چوری کا نہ کہے بلکہ یوں کہے کہ میں نے دیکھا کہ فلان نے فلان کا مال لیا مگر اور باقی واقعات میں گواہ پر گواہی دینا فرض ہوگا مثل بیع اور شرا اور اجارہ اور نکاح اور عتاق اور طلاق یا اور جو

اِن کے مانند ہوں اور اگر پوشیدہ کریگا تو خدا کے یہاں اُسکی پکڑ ہوگی کیونکہ وہ گنہگار ہوگا مسئلہ معاملات مذکورہ میں کئے گواہونکی گواہی سُنی جائیگی اگر زنا کے ثبوت میں گواہی ہو تو چار شخص آزاد اور مسلمان اور عادل ہوں اور جملہ حدود و قصاص میں دو مرد عادل ہونے چاہئیں لیکن عورتوں کی گواہی حدود اور قصاص میں قبول نہوگی باقی اور واقعات میں سوائے حدود اور قصاص کے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں تو قبول ہوگی دعوے خواہ مال کا ہو یا سوائے مال کے مثلاً نکاح اور طلاق اور خلع اور وکالت اور وصیت لیکن بکارت اور ولادت میں صرف عورتوں کی گواہی بے مرد کے قبول کیجائیگی ایسے ہی کل واقعات میں کہ جنکی مردوں کو اطلاع نہیں ہو سکتی ہے جائز ہوگا کہ عورتیں تنہا گواہی دیں از مترجم ایسے معاملات میں ایک عورت کی گواہی بھی کافی ہوگی مسئلہ گواہوں کا عادل ہونا فرض ہے یا نہیں حدود اور قصاص میں باجماع فرض ہے اور جو سوائے حدود اور قصاص کے ہوں میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک گواہوں کے ظاہر عدل پر اکتفا کریں اور صاحبین کے نزدیک کل واقعات میں ظاہر و باطن عادل ہونا شرط ہے مسئلہ اگر گواہ لفظ گواہی کا زبان سے نہ کہے اور یہ کہے کہ مجکو معلوم ہے اور یقیناً جانتا ہوں میں تو گواہی اُسکی قبول ہوگی یا نہیں نہیں ہوگی مگر جب کہ لفظ گواہی کا زبان سے کہے مسئلہ جس امر کی گواہی دیتا ہے دو طرح پر ہے ایک یہ کہ حکم اس کا بنفس خود ثابت ہو مثل بیع اور شرا اور اقرار اور غصب اور قتل اور گواہی دینا حکم پر حاکم کے پس ان واقعات میں حلال ہے گواہی دینا دیکھنے اور سننے سے اور اُسکی گواہی قبول کریں اگرچہ مدعی نے اُسکو گواہ اپنے معاملہ پر نہ کیا ہو لیکن گواہی کے وقت یہ کہے کہ اُسنے مجکو گواہ کیا ہے بیع پر مثلاً بلکہ کہے کہ اُسنے فروخت کیا اور دوسری یہ ہے کہ حکم اُسکا اپنے نفس کے ساتھ ثابت ہو مثلاً گواہی دوسرے گواہ پر مسئلہ اگر کوئی شخص سُنے کہ فلان نے گواہی دی ہے تو اسکو جائز نہیں ہے کہ اُسکی گواہی پر گواہی دے مسئلہ اگر کوئی شخص ایک واقعہ اپنا لکھا ہوا دیکھے اور وہ اُسکو یاد نہو تو اُسکو جائز نہیں کہ اُس واقعہ لکھے ہوئے پر بغیر یاد کے گواہی دے

مسئلہ گواہی نابینا اور غلام کی اور اُسکی کہ جسکو گالی کی حد لگی ہو اور اُس سے توبہ کر لی قبول
قبول ہے یا نہیں۔ نہیں ہے مسئلہ اگر کوئی شخص گواہی دے اپنے بیٹے یا پوتے یا ماں اور
باپ کے واسطے یا شوہر گواہی دے اپنی بی بی کیواسطے یا بی بی شوہر کیواسطے یا مولیٰ غلام کے
واسطے یا مکاتب کے واسطے تو یہ گواہی سُنی جائیگی یا نہیں۔ نہیں سُنی جائیگی۔ لیکن اگر کوئی
اجنبی دعویٰ کرے کسی کی ماں پر اور وہ لڑکا گواہی دے ماں کے اوپر اجنبی کے واسطے تو
یہ گواہی سُنی جائیگی۔ حاصل یہ ہے کہ اگر قرابتی کے نفع کے واسطے گواہی دے تو قبول نہ
کریں لیکن اجنبی کیواسطے قرابت والے پر گواہی دے تو قبول کی جائے گی مسئلہ گواہی
شریک کی شریک کیواسطے ایسے مال میں کہ وہ اُس میں شریک ہوں تو سُنی جائیگی یا
نہیں۔ نہیں سُنی جائیگی مسئلہ اگر بھائی کیواسطے یا چچا کیواسطے گواہی دیں تو وہ مسموع
ہوگی یا نہیں۔ ہوگی مسئلہ گواہی مخنث کی اور نوحہ گر اور گانیوالے اور جو خوشی کیلیے
ہمیشہ شراب پیتا ہو اور کبوتر باز کی سُنیں یا نہیں۔ نہ سُنیں مسئلہ گواہی اُس شخص کی کہ
مرتکب کبائر کا ہو سُنی جائیگی یا نہیں۔ اگر مرتکب ایسے کبیرہ کا ہو کہ وہ سبب حد کا ہے تو نہ
سُنیں مسئلہ گواہی اُس شخص کی کہ جو دوسروں کے روبرو ننگا نہائے یا سود کھاتا ہو تو جائز
ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور ایسے ہی چوسر باز اور شطرنج باز کی بھی نہیں سُنی جائیگی
ازمترجم یعنی جو ان میں روپے پیسے سے بد کر کھیلے مسئلہ گواہی اُس شخص کی کہ جو شارع
عام میں پیشاب کرے یا کھانا کھائے یا جو کوئی اپنے اگلوں کو جیسے صحابہ کرام کو یا اہلبیت کو
یا مجتہدین کو گالی دے تو سُنی جائیگی یا نہیں۔ نہیں سُنی جائیگی اگرچہ بھلائیاں اُسکی برائیوں سے
زیادہ ہوں مسئلہ گواہی اہل ہوا اور بدعتی کی سُنی جائیگی یا نہیں۔ اخبار اور دیانات میں
نہیں سُنی جائیگی مگر معاملات میں سُنی جائیگی اور گواہی خطابیوں کی کہ وہ ایک گروہ ہے روافض کا
نہیں سُنی جائیگی۔ اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ جو مدعی اُن کے سامنے قسم کھائے اپنے صدق
دعویٰ پر تو وہ لوگ گواہی دیتے ہیں بے اسکے کہ اُن کو علم ہو مسئلہ گواہی ذمی کی ذمی کے

حق میں قبول ہوگی یا نہیں۔ ہوگی اگرچہ وہ لوگ مختلف المذہب ہوں مسئلہ اگر کوئی شخص صغیرہ گناہ کرتا ہو اور کبیرہ سے پرہیز گار ہو تو اُسکی گواہی قبول ہوگی یا نہیں۔ ہوگی مسئلہ ذمی کے حق میں حربی کی گواہی قبول ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی مسئلہ اور گواہی نامختون کی اور خصی کی اور خنثیٰ کی اور ولدالزنا کی قبول ہوگی یا نہیں۔ قبول ہوگی وہ شہادت جو دعویٰ کے موافق ہو اور جو دعویٰ کے خلاف ہو وہ نہیں سُنی جائیگی یعنی معنی اور لفظوں میں برابر ہو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر ایک شخص گواہی دے ہزار روپیہ کی اور دوسرا دو ہزار کی مدعی بھی دو ہزار کہتا ہے تو گواہی نہیں سُنی جائیگی اور اگر ایک گواہ دو ہزار کی گواہی دے اور دوسرا پندرہ سو کی اور دعویٰ بھی مدعی کا پندرہ سو کا ہو تو باتفاق ہزار میں سُنی جائیگی مسئلہ اگر دو شخص ہزار روپے کے ساتھ گواہی دیں پھر ایک اُن میں سے گواہی دیتا ہے کہ اُن ہزار روپے میں سے پانسو روپے ادا کئے ہوے ہیں تو گواہی اُسکی درست ہوگی یا نہیں درست ہوگی اور حکم اُس دعوے کا یہ ہوگا کہ ہزار روپے کی ڈگری کریں اور گواہی اُس شخص کی ادائے۔ بیع موقوف رہے گی جبتک دوسرے گواہ کو لائے اور گواہ کو چاہیے کہ گواہی ادا کی نہ دے جبتک کہ مدعی نے اقرار کیا ہو کہ میں پانسو روپے لے چکا ہوں۔ اگر دو شخص کسی کے مار ڈالنے کی گواہی دیں اور کہیں کہ زید عید کے روز مکہ میں مارا گیا اور دوسرا کہے کہ عید کے روز کوفہ میں مارا گیا تو گواہی کس کی قبول ہوگی دونوں گواہی رد کی جائینگی اور اگر پہلے ایک گروہ نے گواہی دی اور قاضی نے اُسپر حکم کیا پھر دوسرے گروہ نے گواہی دی تو گواہی دوسروں کی قبول نہیں ہوگی مسئلہ قاضی کو جائز کہ جرح مجرد کے اوپر گواہی سُنے اور حکم دے۔ نہیں جائز ہے مسئلہ گواہوں کو جائز نہیں کہ بغیر دیکھے چیز کے گواہی دیں مگر نسب موت نکاح دخول قاضی کی ولایت کی گواہی بغیر دیکھے مگر یہ ضرور ہے کہ یہ خبر اُن کو سچے اور ثقہ لوگوں سے پہنچی ہو تو ان کو جائز ہے کہ ان صورتوں میں سُنی ہوئی بات پر گواہی دیں مسئلہ گواہی پر گواہی دینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے سب حقوق میں

مگر حدود اور قصاص میں نہیں مانی جائیگی اور گواہی ایک شخص کی ایک پر نہیں سنی جائیگی مسئلہ گواہی دو شخصوں کی ایک شخص پر مانی جائیگی یا نہیں۔ مانی جائیگی مسئلہ گواہ کو اپنی گواہی پر گواہ کرنے کا کیا طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ گواہ اصلی گواہ فرعی سے یوں کہے کہ گواہ رہو تو میری گواہی دینے پر میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں بن فلاں نے اقرار کیا ہے اسقدر مال کے ساتھ میرے روبرو اور مجھکو گواہ کیا ہے اپنے نفس پر مسئلہ گواہی گواہ فرعی کی کب قبول کیجائیگی اگر اصلی گواہ مرجائے یا تین دن کی راہ چلا گیا ہو یا ایسا بیمار ہو کہ قاضی کی کچہری میں حاضر نہو سکے مسئلہ اگر فرعی گواہ اصلی گواہ کا عدل بیان کرے تو جائز ہے اور اگر ساکت رہیں تو جائز ہے شہادۃ فروع کی لیکن قاضی اُن کی یعنی اصول کے حال کی تفتیش کرے مسئلہ اگر اصلی گواہ فرعی گواہوں سے انکار کریں یعنی کہیں کہ ہم نے انکو گواہ نہیں کیا ہے تو فرعی گواہ سُنے جائینگے یا نہیں نہیں سُنے جائیں گے مسئلہ اگر کوئی شخص جھوٹی گواہی دے تو اُسکے واسطے کیا ہونا چاہیے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اُس کو بازاروں اور شہر میں پھراکر تشہیر کریں تعزیر نہ کریں اور صاحبینؒ کے نزدیک تعزیر کی حد ماریں اور قید کریں

باب الرجوع عن الشہادت

گواہی سے انکار کرنے کے مسائل

گواہ اگر اپنی گواہی سے پھر جائیں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر قاضی کے سامنے اور اُس کا بھی یہ حال ہے کہ اگر قاضی کے حکم کرنے سے پہلے پھر گئے تو حکم ساقط ہو جائیگا یعنی قاضی حکم نہ دے بموجب اُنکی گواہی کے اور گواہوں پر بھی تاوان وغیرہ واجب نہوگا اور جو قاضی کے حکم کرنے کے بعد پھرے ہیں تو قاضی کا حکم ساقط نہ ہوگا یعنی منسوخ نہوگا اور گواہ تاوان دار ہونگے اُس مال کے کہ جس قدر اُنکی گواہی سے نقصان ہوا ہوگا مسئلہ اگر دو شخص ایک کی گواہی دیں اور قاضی حکم کرے اُسکے بعد گواہ پھر جائیں تو مشہود علیہ کو پہنچتا ہے کہ اُن کو تاوان دار کرے اور جو ایک پھریگا تو نصف کا تاوان دار

ہوگا مسئلہ اگر تین شخص گواہی دیں اور اُن میں سے ایک پھر جائے تو اُسکے ذمے کچھ تاوان
ہوگا یا نہیں۔ کچھ نہیں ہوگا۔ از مترجم کیونکہ دو گواہوں سے دعویٰ ثابت ہو جاتا ہے اور وہ موجود
ہیں اور اگر دو گواہ پھر جائیں تو نصف تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر ایک مرد اور دو عورتیں
گواہی دیں اور قاضی حکم کرے اور ایک عورت گواہی سے پھر جائے تو اُسکا کیا حکم ہوگا
چہارم مال کی تاوان دار ہوگی اور جو دونوں عورتیں پھر جائیں تو آدھے مال کی تاوان دار
ہوں گی مسئلہ اگر ایک مرد اور دس عورتیں گواہی دیں اور قاضی حکم کرے اور پھر
آٹھ عورتیں گواہی سے پھر جائیں تو اُن پر تاوان ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا ہاں اگر نویں
عورت بھی پھر جائے تو سب عورتوں پر چہارم تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر کل عورتیں اور
وہ مرد پھر جائیں تو اُس میں کیونکر تقسیم ہوگی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نقصان کے چھ حصہ
ہو کر ایک مرد پر اور پانچ عورتوں پر اور صاحبین کے نزدیک آدھا عورتوں پر اور آدھا
مردوں پر مسئلہ اگر دو شخص ایک عورت پر نکاح کی مہر مثل کے ساتھ گواہی دیں بعد اسکے
وہ پھر جائیں تو اُنپر تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ اگر مقدار مہر مثل کی گواہی دی ہے تو
تاوان دار نہوں گے اور اگر مہر مثل سے کم کی گواہی دی ہوگی تو تاوان کمی کا واجب ہوگا
مسئلہ اگر دو مرد ایک مرد پر گواہی دیں کسی عورت سے نکاح کی پھر وہ پھر جائیں تو اُس کا
تاوان اُنپر واجب ہوگا یا نہیں۔ اگر مہر مثل کے ساتھ یا کمی کی گواہی دی ہوگی تو تاوان اُنپر نہوگا
اور اگر مہر مثل سے زیادہ کی گواہی دی ہوگی تو زیادتی کے موافق اُن پر تاوان واجب ہوگا
مسئلہ اگر دو شخص گواہی دیں کہ فلاں شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے پھر وہ گواہی سے
پھر جائیں تو کیا حکم ہے۔ اگر صحبت سے پہلے طلاق کے گواہ پھر جائیں تو آدھے مہر کے ضامن
ہونگے اور اگر صحبت کے بعد پھر جائیں تو گواہوں پر کچھ واجب نہوگا مسئلہ اگر آزادی کے ساتھ
گواہی دیں اور پھر جائیں تو کیا حکم ہے۔ اگر قاضی کے حکم کے بعد پھرے ہیں تو غلام آزاد ہو
جائیگا اور قیمت غلام کی گواہوں پر واجب ہوگی مسئلہ اگر دو شخص قصاص

کی گواہی دیں اور پھر پھر جائیں تو اُنپر قصاص واجب ہوگا یا نہیں قصاص واجب نہیں ہوگا دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر فرعی گواہ پھر جائیں تو اُن پر تاوان ہوگا یا نہیں۔ ہوگا مسئلہ اگر اصلی گواہ انکار کریں کہ ہم نے فرعی گواہ نہیں کئے ہیں تو فرعی گواہوں پر تاوان واجب ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا مسئلہ اگر اقرار کریں کہ ہمنے کیا ہے اور ہمسے غلطی ہوئی تو تاوان دار ہوں گے یا نہیں۔ ہوں گے مسئلہ اگر فرعی اصلی گواہوں کی تکذیب کریں یا کہیں کہ غلطی کے ساتھ گواہ کیا ہم کو تو اُن کے قول پر التفات کیا جائیگا یا نہیں۔ نہیں کیا جائیگا مسئلہ اگر چار شخص زنا کی گواہی کے ہوں اور دو شخص محصن ہونیکے گواہ ہوں در محصن ہونے پر گواہی دیں اس کے بعد پھر جائیں تو تاوان دار ہونگے یا نہیں۔ اگر زنا کے گواہ پھر جائیں گے تو تاوان دار ہونگے اور اگر احصان کے گواہ پھر جائیں گے تو تاوان دار نہ ہوں گے مسئلہ اگر دو شخص قسم کی گواہی دیں اور دو شخص وجود شرط کی گواہی دیں مثلاً دو کہیں کہ زید نے قسم کھائی ہے کہ اگر غلام میرا فلاں کام کرے تو آزاد ہی اور دو شخص گواہی دیں کہ غلام نے فلاں کام کیا اور غلام آزاد ہوگیا اب سب گواہ پھر جائیں تو کون سے گواہ تاوان دار ہوں گے۔ جو قسم کے گواہ ہیں تاوان دار ہونگے

کتاب آداب القاضی

قاضی کے آداب کے مسائل

عہدۂ قضا پر کس شخص کو مقرر کرنا چاہیے جس شخص میں گواہی کی قابلیت ہو اور وہ عالم بھی ہو اور مجتہد بھی ہو اور امین بھی ہو اور واثق بھی ہو اپنے نفس پر اور جور اور ظلم سے اپنے آپکو نگاہ نہ رکھتا ہو اُس شخص کو لائق نہیں ہی کہ عہدۂ قضا کو قبول کرے اور عہدۂ قضا کی درخواست کرنا مکروہ ہے جو شخص قاضی بنایا گیا تو اُسپر واجب ہوگا کہ پہلے قاضی کے دفتر کا حال پوچھے اور قیدیوں کا حال دیکھے بھالے اور جو قیدی اقرار کرے کسی کے حق کا وہ اُسپر لازم کرے اور جو کوئی اُن میں سے انکار کرے تو قاضی معزول شدہ کے مجرد کہنے پر اعتبار

نہ کرے بلکہ قاضی معزول سے گواہ اُسکے قابل حبس ہونیکے طلب کرے اور اگر گواہ پیش
نہ کر سکے تو اُسکے رہا کرنے میں تعجیل نہ کرے جب تک کہ اُس کا حال ظاہر نہ کرے اور اسپر منادی
کرادے تاکہ صاحب حق آکر اثبات حق کرے اگر منادی کے بعد کوئی مدعی نہ آوے تو اُس کو
رہا کردے اور امانتوں اور وقف کی چیزوں کی حال میں تفحص کرے اور اسباب میں گواہوں
اور اقرار پر عمل کرے اور قاضی معزول شدہ کے کہنے پر عمل نہ کرے لیکن اگر کوئی قابض
اور متصرف اقرار کرے وقفوں اور امانت کے مال کا کہ قاضی معزول شدہ نے مجکو سپرد
کیا ہے تو قاضی معزول کے کہنے پر عمل کرے اور کچہری مسجد میں کرے یا ایسی جگہ کہ ظاہر
اور کھلی ہوئی ہووے کہ ہر قوی و ضعیف اُسکو دیکھ سکے مسئلہ قاضی کو تحفہ قبول کرنا چاہیے
یا نہیں۔ قبول نہ کرے مگر اُس شخص کا کہ جس کو قاضی بھی بدلے میں دیتا ہو اور پہلے سے یہ
عادت جاری ہو یا قاضی کا رشتہ دار ہووے مسئلہ قاضی کو دعوت میں جانا جائز ہے یا نہیں
جائز نہیں ہے مگر دعوت عام میں مسئلہ قاضی کو جائز ہے کہ نماز جنازہ میں حاضر ہو۔ جائز ہے
اور ایسی ہی بیمار پرسی بھی جائز ہے مسئلہ قاضی کو جائز ہے کہ دو جھگڑا کرنے والوں میں سے
ایک کو بے دوسرے کے طلب کرے۔ جائز نہیں ہے بلکہ مدعی اور مدعا علیہ کو برابر بٹھاوے
اور اُن میں سے کسی کو اشارہ نہ کرے اور اُس سے کوئی وعدہ کہ جس سے وہ خوش ہووے و
نہ کرے اور نہ کوئی دلیل سکھاوے اور جب دو میں ایک کا حق ثابت ہو جائے تو دوسرے کو
اُس کا حق ادا کرنے کا حکم دے اور اگر وہ ادا نہ کرے تو اُس کو قید کرے مگر قید کرنے میں
جلدی نہ کرے مسئلہ اگر مدعا علیہ مدعی کا حق ادا کرنے میں انکار کرے تو قاضی اُسکو
قید کرے یا نہیں۔ ہر دَین کے بدل اُس کا مال ہووے جیسے قیمت کسی مبیع کی یا قرض
ہو یا بدل کسی عقد کا مثلاً مہر یا ضمانت یا حوالت ہو تو اُس کو اس قسم کے دَین میں قید کرے
اور جو چیزیں ان کے سوا ہوں مثلاً تاوان جنایۃ اور عوض غصب وغیرہ میں قید نہ کرے
اور مدعا علیہ اپنی محتاجی کا دعویٰ کرے تو قید نہ کرے ہاں اگر مدعی اسکے مالدار ہونے کا

دعویٰ گواہوں سے ثابت کردے تو دو تین مہینے قید رکھے اور پھر اُس کا حال دریافت کرتے
اگر مالدار ثابت نہ ہو تو اُسکو رہا کردے اور جب قید سے چھوٹ جائے تو اُسکے قرضخواہوں
میں اور اُس میں جُدائی نہ ڈالے یعنی مواخذہ کرنے سے منع نہ کرے اور جب اُسکے پاس
بال بچوں کے خرچ سے کچھ زیادہ ہو تو قرضخواہوں کو جائز ہے کہ اُس سے مال طلب کریں مسئلہ
اولاد اور بی بی کے نفقہ کی بابت قید کریں یا نہیں نہ کریں مگر بی بی کے نفقہ کی بابت
جب قید کیا جائے کہ صاحب قدرت ہوکر انکار کرے مسئلہ عورت قاضی ہو سکتی ہے مگر حدود
اور قصاص میں نہیں ہو سکتی مسئلہ قاضی کا خط تمام واقعات میں قبول ہو گا یا نہیں
قبول ہو گا اگر دو شخص گواہی دیں مگر حدود اور قصاص میں نہیں ہو گا جب دو شخص گواہی
دیں کسی حاضر شخص پر تو یہ قاضی دوسرے کو لکھے کہ میں نے گواہوں کی گواہی سے اسپر
حکم کیا ہے اور اگر وہ شخص حاضر نہو تو گواہوں کی گواہی پر حکم نہ کرنا چاہیے صرف گواہی لکھے
تاکہ مکتوب الیہ حکم کرے اور جب خط اُس قاضی کے پاس پہنچے تو قبول نہ کرنا چاہیے مگر
گواہی کے ساتھ اور گواہی دو مرد دیں یا ایک مرد اور دو عورتیں اور قاضی جب خط لکھے
تو گواہوں کے سامنے پڑھے تاکہ واقعہ اُن کو معلوم ہو جائے اور مہر کرے اور اُنکے
سپرد کردے اور جب وہ اُس قاضی کو پہونچے کہ جسکے نام وہ خط لکھا گیا ہے وہ مدعا علیہ
کو حاضر کرے اور مہر اُسکی کھولے اور گواہ گواہی دیں کہ یہ خط فلاں قاضی کا ہے کہ یہ
نام آیا ہے اور فلاں واقعہ میں اپنی کچہری میں ہمارے سامنے پڑھا اور ہمارے سپرد کیا
جب اس طرح گواہی ہو جائے تو قاضی خط کو کھول کر پڑھے مدعا علیہ کے سامنے اور جو
اُس میں لکھا ہو وہ اُسکے اوپر لازم کردے مسئلہ قاضی کو نائب کرنا جائز ہے یا نہیں
جائز نہیں ہے مگر اُس کو اختیار دیا گیا ہو تو جائز ہے مسئلہ اگر اور حاکموں کا حکم قاضی کے
پاس پہنچے تو اُسکی تعمیل کرنا اُسپر واجب ہے یا نہیں۔ اُن حکموں کی تعمیل کرے مگر
حکم اُن کا خلاف قرآن مجید اور حدیث شریف اور اجماع کے نہو اگر خلاف ہو تو نہ کرے

مسئلہ مدعا علیہ کی غیر حاضری میں حکم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر جب کوئی اُسکا قایم مقام موجود ہو مسئلہ اگر دو شخص ایک کو پنچ مدیں کہ ہمارا فیصلہ کرے اور وہ اُس کے حکم پر راضی ہو جائیں تو جائز ہے یا نہیں۔ اگر پنچ میں حاکم کی صفت ہووے اور اُسکی شرطوں سے متصف ہو تو درست ہے از مترجم حدود اور قصاص ور دیت کہ جو قاتل کے کنبہ پر پڑے اُسمیں جائز نہیں ہے مسئلہ کافر اور غلام اور ذمی اور جس پر گالی کی حد جاری ہوئی ہو اور فاسق اور لڑکے کو پنچ بنانا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے مسئلہ اگر دو شخص کسی کو پنچ بدیں تو ممکن ہے کہ اُسکے حکم کرنے سے پہلے اُسکی پنچایت سے انکار کردیں۔ اُسکے حکم کرنے سے پہلے انکار کرسکتے ہیں مگر حکم دینے کے بعد ممکن نہیں ہے اور جب پنچ حکم دے چکے تو قاضی کو چاہیے کہ اُس حکم کو جاری کرے اگر اُسکے مذہب کے موافق ہو جو اُسکے مذہب کے خلاف ہو تو باطل کرے مسئلہ حدود اور قصاص میں کسی کو حکم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور پنچ کو گواہ سننے اور انکار پر حکم کرنے کا اختیار ہے۔ مسئلہ اگر قاضی یا پنچ اپنی اولاد اور زوجہ اور باپ ماں کیواسطے حکم کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ باطل ہے فقط واللہ اعلم

کتاب القسمۃ

تقسیم کے مسائل

کیا قاضی پر واجب ہے کہ کسی شخص کو لوگوں کی تقسیم کے واسطے مقرر کرے اور اُجرت بیت المال سے دی جائے۔ واجب ہے اور اگر بیت المال سے اُجرت نہ دے تو لوگوں سے اُجرت دلوائے تقسیم کے واسطے لیکن چاہیے کہ وہ شخص عادل اور امین ہو اور تقسیم کرنے کا بھی علم جانتا ہو اور قاضی کو جائز نہیں ہے کہ لوگوں پر جبر کرکے ایک ہی شخص ہمیشہ تقسیم کے کام پر مقرر رکھے مسئلہ اگر ایک مکان کئی وارثوں میں تقسیم کیا جائے تو قاسم کی اُجرت وارثوں کی تعداد سے ہوگی یا حصوں کے حساب سے امام ابو حنیفہ رحمہ

کے نزدیک عدد ورثا کے حساب سے اور صاحبینؒ کے نزدیک سہام کے موافق اجرت ہوگی **مسئلہ** اگر کل وارث قاضی کے پاس حاضر ہوں اور اُنکے پاس مکان یا ایک زمین ہو اور وہ دعویٰ کریں کہ ہمکو میراث میں پہنچا ہے فلاں شخص سے تو قاضی اُن میں تقسیم کرے یا نہیں ۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تقسیم نہ کرے جبتک وہ گواہ نہ لائیں کہ فلاں شخص مرگیا ہے اور وارثوں کو معین نہ کرے اور صاحبین کے نزدیک اُن کے اقرار کے ساتھ تقسیم کردیں اور دفتر میں جو کتاب القسمۃ ہے یعنی رجسٹر اُس میں لکھدے بقول اُن کے تقسیم کردی ہے **مسئلہ** اگر کسی مال مشترک کا شریک دعوی کریں سوائے مکان زمین وغیرہ غیر منقول کی کہ یہ شئے میراث میں ہمکو پہنچی ہے اس کی تقسیم چاہتے ہیں تو کہنے پر تقسیم کیا جائے یا نہیں ۔ باتفاق تقسیم کردیں **مسئلہ** اگر چند شریک دعوی کریں کہ یہ زمین وغیرہ ہماری ملک ہے اور اُس کا سبب بیان نہ کریں تو وہ اُن میں تقسیم کریں یا نہیں تقسیم کردیں **مسئلہ** اگر ہر شریک اپنے حصے سے ایک نفع حاصل کرتا ہے اور ایک اُن میں تقسیم چاہتا ہے تو تقسیم کریں یا نہیں تقسیم کردیں اور اگر بعضوں کو نفع ہوتا ہے اور بعض کو بوجہ تھوڑا حصہ ہونے کے فائدہ نہیں ہوتا تو تھوڑے حصے والے کی خواہش سے تقسیم نہ کریں اور بڑے حصہ والے چاہیں تو تقسیم کردیں **مسئلہ** اگر ہر ایک کو اُن میں بوجہ تقسیم کے نقصان ہوتا ہو تو تقسیم کریں یا نہیں ۔ نہ کریں مگر اُنکے سب کے راضی ہونے سے **مسئلہ** اگر ترکہ اسباب ہووے تو تقسیم کریں یا نہیں ۔ ایک جنس کا اسباب ہو تو جبراً تقسیم کردیں اور دو جنس کا ہو تو جبراً تقسیم نہ کریں کہ بعض چیز بعض کو مگر قیمت کے ساتھ ۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جبراً تقسیم نہ کریں جواہر کو یا غلاموں کو کیونکہ اُن میں تفاوت بہت ہی اور صاحبین کے نزدیک غلاموں کو تقسیم کردیں **مسئلہ** حمام و کنواں تقسیم کریں یا نہیں ۔ نہ کریں اور جتنی ایسی چیزیں ہیں اُن کا بھی یہی حکم ہے مثل چکی وغیرہ کے مگر دوسرے شریکوں کے راضی ہوجانے سے **مسئلہ** اور اگر وارث قاضی کے پاس اگر بیان کریں کہ ہمارا مورث مرگیا اور اسکے وارث اسقدر ہیں اور گواہ گذرانیں

کہ مورث مرگیا اور اُسکے وارث اس قدر ہیں اور وہ وارث کہیں کہ دو ہم ہیں اور ایک موجود نہیں ہے اور مکان وغیرہ بھی اُنہیں حاضری کے قبضہ میں ہیں تو اب قاضی تقسیم کرے یا نہیں تقسیم کرے اور غائب کی طرف سے وکیل مقرر کرے تاکہ وکیل اس غائب کے حصہ پر قبضہ کرے اور اُسکی نگہداشت رکھے **مسئلہ** اگر تین شریک آپس میں مکان خریدیں اور اُن میں سے دو موجود ہیں اور ایک غائب ہے اور یہ حاضر تقسیم چاہتے ہیں تو تقسیم کریں یا نہیں تیسرے کی غیبت میں تقسیم نہ کریں **مسئلہ** اگر کوئی مکان کسی غیر موجود وارث کے قبضہ میں ہے اور موجود تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو تقسیم کریں یا نہیں۔ نہ کریں **مسئلہ** اگر ایک وارث موجود ہے اور دوسرے وارث موجود نہیں ہیں اور جو موجود ہے وہ تقسیم چاہتا ہے تو تقسیم کریں یا نہیں۔ نہ کریں **مسئلہ** اگر کئی مکان ایک شہر کی میراث میں مشترک ہوں تو اُن کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کریں یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہر مکان کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کریں۔ اور صاحبین کے نزدیک اگر بہتری شرکاء کی مجموعہ کی تقسیم میں ہو تو اسی طرح تقسیم کریں یعنی بعض کو ایک مکان دیدیں اور بعض کو دوسرا علیحدہ علیحدہ ہر ایک مکان کو تقسیم نہ کریں **مسئلہ** اگر کوئی مکان یا زمین یا دوکان ہو تو ہر ایک کو جدا جدا تقسیم کریں یا نہیں جدا جدا تقسیم کریں قاسموں کو چاہیے کہ عدل کے ساتھ یعنی گز سے پیمایش کریں اور قیمت لگائیں اور ہر ایک کے حصہ کو جدا کریں اس طرح کہ کسی کا حصہ کسی کے ساتھ متعلق نہو اور اُن حصوں پر ایک حصہ کا نام لکھیں یعنی اول دوسرا تیسرا وغیرہ اور قرعہ ڈالیں جسکا نام پہلے نکلے اُس کو پہلا حصہ دیں علیٰ ہذاالقیاس **مسئلہ** روپیہ یا اشرفی مکان کے تقسیم میں داخل ہوسکتی ہے یا نہیں نہیں ہوسکتی مگر سب کی رضامندی سے **مسئلہ** اگر مکان تقسیم کریں اور ایک کی موری یا راہ دوسرے کے ملک میں ہو اور تقسیم کیوقت شرط نہوئی ہو تو تقسیم توڑی جائیگی یا نہیں اگر اُسی کا پھیر دینا ممکن ہو تو پھیر دیں ورنہ تقسیم توڑدیں یعنی از سر نو تقسیم ہونی چاہیے

مسئلہ اگر ایک مکان ایسا ہو کہ اُسکے اوپر بالاخانہ نہو اور ایک مکان کا فقط بالاخانہ ہے اور ایک مکان میں نیچے اوپر دونوں مکان ہوں اور اُس میں کئی آدمی شریک ہوں تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کریں یا نہیں تقسیم اُنکی قیمت کے ساتھ ہوگی بے قیمت نہیں ہوسکتی۔ مسئلہ اگر وارثوں میں اختلاف پڑے مثلاً ایک کہے کہ مجکو میرا حصّہ نہیں ملا دوسرے کے قبضہ میں ہے اور دوسرا کہے نہیں اور دو تقسیم کرنے والے گواہی دیں تو اُن کی گواہی قبول ہوگی یا نہیں۔ قبول ہوگی مسئلہ اگر ایک شخص وارثوں میں سے حصہ پاکر کہے کہ میرا کچھ حصّہ فلاں شریک کے پاس ہے تو اُسکا قول مانا جائیگا یا نہیں۔ اُسکو سچّا نہ جانیں جبتک گواہ پیش نہ کرے مسئلہ اگر ایک اُن میں سے کہے کہ میں نے اپنا حصّہ پالیا اور تھوڑا سا فلاں نے لے لیا اور فلاں کہے کہ یہ کل لے چکا تو قول کس کا معتبر ہوگا۔ مدعا علیہ کا قول قسم کے ساتھ مسئلہ اگر کہے کہ فلاں جگہ مجکو ملی ہے اور فلاں وارث نے نہیں دی ہے اور اُس فلاں مدعا علیہ نے اُسکو چھوٹا بنایا تو کس کو قسم دی جائیگی۔ دونوں کو اور تقسیم توڑ دی جائیگی مسئلہ اگر ایک مکان وارثوں میں تقسیم ہوا و ہر ایک کا حصّہ مقرر ہو جائے پھر کوئی مستحق بعض حصہ کسی ایک معین میں پیدا ہو تو تقسیم کو توڑ کر از سرِ نو کریں یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تقسیم نہ توڑیں اور اُس کا حصّہ دوسرے شریک کے نصیب سے حصّہ رسد دلایا جائے اور صاحبینؒ کے نزدیک توڑ دیں

کتابُ الاکراہ

زبردستی کام کرنے کے مسائل

جبر کس سے ثابت ہوتا ہی اُس سے کہ جو اُس دھمکی کے واقع کرنے پر قادر ہو جیسے بادشاہ یعنی وہ جس شے سے ڈراتا ہے اُس کو کر سکتا ہے اور چور اور بیباک سے جبکہ وہاں فریاد رسی نہو سکے مسئلہ اگر کسی نے کسی پر جبر کیا یعنی ڈرایا کہ تو اُس چیز کو فروخت کر ڈال یا مول لیلے یا اقرار کر لے فلاں کے ہزار درم کا یا اجارہ دے دے اور یہ ڈرانا قتل کے ساتھ

ہو یا حبس کے ساتھ یا ضرب شدید کے ساتھ تو بیع درست ہوگی یا نہیں اُسکو اختیار ہوگا کہ بعد
اُس جبر کے چاہے راضی ہو جائے اور چاہے اُس بیع کو توڑ دے اور اپنا اسباب واپس کر لے
اور اسباب کی قیمت رغبت سے لینا بیع کی اجازت ہی جیسے مبیع کا اپنی خوشی حوالہ کر دینا
اجازت ہے اور جو جبر سے لیگا تو اجازت نہیں ہے پھر اگر وہ چیز مشتری کے قبضہ میں موجود
ہو تو واپس کر لے **مسئلہ** اور اگر وہ چیز مشتری کے پاس سے تلف ہو گئی ہی تو تاوان واجب
ہوگا یا نہیں۔ واجب ہوگا کہ قیمت اسباب کی بائع کو دے اور بائع کو یہ بھی پہنچتا ہے
کہ جبر کرنیوالے سے قیمت لے لے یعنی مشتری سے نہ لے **مسئلہ** اگر کوئی شخص کسی پر جبر
کرے یعنی ڈرائے اُسکو مار سے یا قید سے کہ تو اس حرام چیز کو کھالے مثلاً سوٗر یا کوئی مردار چیز
تو وہ کھائے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے کہ اُسکو کھائے ہاں اگر اس طرح سے ڈرائے کہ جسمیں
جان تلف ہوتی ہو یا کسی عضو کے کاٹ لینے سے ڈرائے تو اس صورت میں جائز ہے کہ
اُس کام کو کر گذرے۔ اگر ان باتوں پر صبر کریگا تو گنہگار ہوگا عند اللہ **مسئلہ** اگر کوئی
شخص کسی پر کفر کرنے میں یا پیغمبروں کے بُرا کہنے میں قید اور مار سے ڈرائے تو یہ جبر ہوگا یا
نہیں۔ نہیں ہوگا ہاں اگر جان سے مار ڈالنے اور عضو کے کاٹنے سے ڈرائے تو اُسوقت
میں رخصت ہوگی کہ کر گذرے اگر اُسکا دل ایمان پر برقرار ہو اور وہ گنہگار نہوگا اور جو صبر کریگا
ان باتوں پر تو عند اللہ مستحق ثواب کا ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی کہے کہ کسی مسلمان کا مال ضائع کر دے
اور جان سے مار ڈالنے کے ساتھ ڈرائے تو کیا جائز ہوگا کہ اُسکا مال تلف کر دے۔ جائز ہوگا
اور جس کا مال تلف ہو وہ اُس جبر کرنے والے سے لے سکتا ہی **مسئلہ** اگر زید پر جبر کیا کہ
عمرو کو مار ڈال تو کیا زید کو جائز ہوگا کہ عمرو کو مار ڈالے۔ جائز نہیں ہی بلکہ صبر کرنا چاہیے
یہانتک کہ خود قتل ہو جائے اور اگر مار ڈالے گا تو گنہگار ہوگا **مسئلہ** قصاص جبر کرنیوالے
سے لیا جائیگا یا جو جبر سے فعل کرے۔ طرفین کے نزدیک جبر کرنیوالے سے لیا جائیگا
مسئلہ اگر زید پر کوئی جبر کرے کہ تو اپنی بی بی کو طلاق دیدے یا اپنے غلام کو آزاد

کرڈے تو طلاق اور آزادی واقع ہوگی یا نہیں۔ دونوں چیزیں واقع ہو جائیں گی اور زید
رجوع کرے غلام کی قیمت کو اور عورت کے آدھے مہر کو یعنی جبر کرنے والے سے لیجائیگی
اگر قبل صحبت کے طلاق دی ہوگی مسئلہ اگر کسی پر زنا کے واسطے جبر کیا جائے تو اُسپر
حد واجب ہوگی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حد واجب ہوگی لیکن اگر بادشاہ
جبر کرے تو واجب نہوگی اور صاحبینؒ کے نزدیک ہر صورت میں وجب نہوگی مسئلہ
اور اگر کسی پر مرتد ہونے میں جبر کیا جائے تو بی بی اسکی بائن ہوگی یا نہیں۔ بائن نہوگی
یہ استحسان ہے اور قیاس یہ ہے کہ بائن ہو جائیگی۔

کتاب السیر

جہاد کے مسائل

جہاد کرنا کیا ہے یعنی فرض ہے یا سنت۔ فرض کفایہ ہے اور فرض کفایہ یہ ہے کہ اس کام
کو اگر تھوڑے سے لوگ کریں تو سب کے ذمہ سے ساقط ہوتا ہے اور جو کوئی اس کام کو نہ کرے
تو سب گنہگار رہوں گے مسئلہ کیا کافروں سے لڑائی کرنا وجب ہے بغیر اسکے کہ کافر
ابتدا کریں۔ واجب ہے گو وہ شروع کریں یا نہ کریں مسئلہ لڑکوں اور عورتوں اور
غلاموں اور اندھوں اور اپاہجوں پر جہاد کرنا واجب ہے یا نہیں نہیں ہے مگر جب کافر
ہجوم کر کے چڑھ آئیں مسئلہ اگر کافر غلبہ کر کے کسی شہر پر ہجوم کریں تو اُس کا دفع کرنا کس پر
واجب ہوگا۔ تمام لوگوں پر اُس کا دفع کرنا فرض عین ہوگا اور اُسوقت بی بی شوہر کی اور غلام
مولی کی اجازت کے محتاج نہوں گے یعنی بلا اجازت جہاد کریں مسئلہ اگر مسلمان
دار الحرب میں پہنچکر محاصرہ کرلیں تو پہلے دعوت اسلام کریں یا لڑائی شروع کریں۔
چاہیئے کہ پہلے اسلام لانے کا سوال کریں اگر قبول کریں فبہا اور اگر نہ مانیں تو جزیہ
طلب کریں اگر دیں تو اُن کے واسطے بھی وہی ہے کہ جو مسلمانوں کیواسطے ہے اور
اُن کے جان و مال کی حفاظت کیجائیگی اور جو جزیہ نہ دیں تو لڑائی لڑی جائیگی

مسئلہ اگر ایک بار دعوت اسلام ہوچکی ہو تو دوبارہ پھر اسلام کی طرف بُلانا واجب ہوگا یا نہیں مستحب ہے کہ دوبارہ پھر اسلام کی دعوت کی جائے اگر ایمان لائیں تو بہتر ورنہ اُس کے بعد خداتعالیٰ سے مدد کی دعا مانگ کر لڑائی شروع کریں اور آداب لڑائی کے کام میں لائیں اور کافروں کو جلادیں یعنی اُن کے مکانوں میں آگ لگادیں اور اُن کو غرق کریں اور اُنکے درختوں کو کاٹ ڈالیں اور اُن کے کھیتوں کو تباہ کردیں اور تیر ماریں۔ مسئلہ اگر اُن کافروں میں کوئی مسلمان ہوئے یا اسیر یا سوداگر یا مسلمانوں کے بچے بھی ہوں تو تیر ماریں یا نہیں۔ کافروں کی نیّت اور قصد کرکے تیر ماریں۔ مسلمانوں کو نشانۂ تیر سے بچاویں مسئلہ مسلمانوں کو لڑائی میں عورتوں اور قرآن مجید کا لیجانا درست ہے یا نہیں۔ اگر لشکر بیخوف ہو یعنی جمعیت زیادہ ہو تو لیجائیں اور جو لشکر تھوڑا ہو نہ لیجائیں مسئلہ کافروں کے ساتھ دغا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ نہیں جائز ہے اور عورتوں اور بچوں کو اور بہت بوڑھوں کو قتل نہ کریں اور اندھوں کو بھی قتل نہ کریں مگر ایسے شیخ اور نابینا کو کہ جو لڑائی میں رائے دیتے ہوں تو وہ قتل کئے جائیں گے اور دیوانوں کو بھی قتل نہ کریں مسئلہ امام لشکر یا اور لوگ کوئی مصلحت دیکھ کر کافروں سے صلح کرلیں تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ اپنے حق میں بہتری دیکھکر صلح کرلیں مسئلہ اگر امام صلح کرے اور اُسپر کچھ مدت گذر جائے اور صلح توڑ دینے میں کوئی بہتری معلوم ہو تو صلح کو توڑیں اور اُن سے کہلا بھیجیں کہ اب ہمارے تمہارے صلح نہیں رہی اور وہ لوگ کوئی خیانت کریں تو جائز ہے کہ بے توڑنے صلح کے لڑائی شروع کردیں مسئلہ اگر کافروں کے غلام دارالحرب سے بھاگ کر مسلمانوں کی طرف آئیں تو وہ آزاد ہوں گے یا نہیں سب آزاد ہوں گے مسئلہ جب لشکر اسلام دارالحرب میں پہنچے تو جانوروں کے چارہ کے واسطے کیا حکم ہے۔ جائز ہے کہ گھاس اور کھانے کی چیزیں اور جلانے کی لکڑی اور ہتھیار اور تیل کام میں لائیں مسئلہ اگر کوئی کافر دارالحرب میں مسلمان

ہو جائے تو اُسکی جان اور چھوٹی اولاد اور جو مال اُسکے پاس یا کسی مسلمان کے پاس امانت
ہو یا کسی ذمی کے پاس ہو تو وہ محفوظ ہو گا یا نہیں محفوظ ہو گا یعنی غنیمت ہونے سے لیکن
زمین اور اُسکی عورت اور جو بچہ کہ اُس کی عورت کے پیٹ میں ہو اور بڑا لڑکا مسئلہ کافروں
کے ہاتھ ہتھیار بیچنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مسئلہ اگر مسلمان اپنے اسیروں کے
عوض میں کافروں کے اسیروں کو رہا کر دیں تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز
نہیں ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے لیکن جائز نہیں ہے کہ مفت رہا کریں اور اُنپر
احسان رکھیں مسئلہ مسلمانوں کا سلطان کافروں کے کسی شہر کو اگر غلبہ اور زور سے
فتح کرے تو کیا حکم ہے۔ اس باب میں اُس کو اختیار ہو گا چاہے اُس شہر کے زمین اور
مکانوں کو مسلمانوں پر تقسیم کر دے اور چاہے اُس کے باشندوں کو اُن پر مقرر کرے اور
اُنپر جزیہ اور اُن کی زمینوں پر خراج مقرر کرے مسئلہ اگر کافر مسلمانوں کی قید میں آئیں تو
کیا کیا جائے۔ اختیار ہے چاہے قتل کریں اور چاہے غلام بنائیں اور چاہے آزاد ذمی
بنا کر چھوڑ دیں اور دار الحرب کی طرف نہ جانے دیں اگر اُن کے مرتد ہونے کا یعنی دار الحرب
میں جانے کا خوف ہو تو نہ چھوڑیں مسئلہ اگر مسلمانوں کا لشکر دار الحرب سے دار الاسلام کو
واپس آئے اور کافروں کے جانوروں کا لانا مشکل ہو تو کیا کریں۔ اُن کو ذبح کر کے
جلا دیں اور تلف کر دیں مسئلہ غنیمت کے مال کو دار الحرب میں تقسیم کریں یا نہیں۔ ہمارے
علماء کے نزدیک نہ کریں اور امام شافعیؒ کے نزدیک دار الحرب میں تقسیم کریں مسئلہ
اگر غازیوں نے لڑ کر کچھ مال غنیمت کا پایا اور قبل اسکے کہ وہ لوگ دار الاسلام میں آئیں تب
کہ اور غازی اُن کی مدد کیواسطے آگئے تو یہ دوسرے غازی اس غنیمت کے مال میں شریک
ہوں گے یا نہیں۔ سب شریک ہوں گے مسئلہ بازاریوں کا کوئی حق غنیمت
میں ہے یا نہیں۔ نہیں ہے مگر جب کہ لڑائی میں وہ بھی شریک ہوں۔
مسئلہ اگر کوئی آزاد مرد یا آزاد عورت کسی کافر کو امان دے یا کسی جماعت کو اہلِ قلعہ سے

یا شہر سے تو درست ہے یا نہیں درست ہے اور کسی کو لائق نہیں ہے کہ اُن کو قتل کرے ہاں اگر
اُس کا پناہ دینا اچھا نہو تو امان کو توڑ دیں مسئلہ ذمی اور سوداگر پناہ دیں تو جائز ہے یا نہیں
جائز نہیں ہے مسئلہ اگر اہل حرب کو غلام پناہ دے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے
نزدیک جائز نہیں ہے مگر مولی کی اجازت سے اگر لڑائی میں شریک ہو تو جائز ہے اور صاحبینؒ
کے نزدیک بلا اجازت درست ہے مسئلہ اگر ترکستان کے کافر روم کے کافروں پر غالب
آئیں اور اُن کو قید کریں اور اُنکا مال لے لیں اور مالک ہو جائیں اور پھر اُن پر مسلمان غالب ہو جائیں
تو روم کے کافروں کا مال وغیرہ جو اُنکے قبضہ میں ہے اُسکو مسلمان لے لیں یا نہیں جائز ہے کہ
لے لیں اور لیکر مالک ہو جائیں گے اور ترکستان اور روم کا ذکر بطور مثال ہی مسئلہ اگر
کافر اہلِ اسلام پر غالب ہو کر اُن کا مال لوٹ لیجائیں اور پھر اہل اسلام اُن پر غالب ہو کر وہ مال
لے لیں تو وہ اہل اسلام اپنا مال اہلِ اسلام سے لے سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر اُس چیز کو بجنسہٖ پائے
تو بلا عوض قبل تقسیم کے لے سکتے ہیں اور اگر تقسیم ہونے کے بعد وہ مال ملا تو اُس کی قیمت
دے کر لے سکتے ہیں مسئلہ اگر وہ لوٹی ہوئی چیز اُن کافروں سے مول لے کر کوئی سوداگر
دار الاسلام میں لے آیا ہو تو مسلمان اُس سے لے سکتے ہیں یا نہیں۔ جس قیمت کو سوداگر لایا
ہے وہ قیمت دے کر لے سکتے ہیں ورنہ نہیں مسئلہ اگر کافر مسلمانوں پر غلبہ کر کے
ان کے مدبروں کو اور ام ولد کو اور مکاتبوں کو اور آزادوں کو پکڑ لے جائیں تو اُنکے مالک
ہوں گے یا نہیں۔ نہیں ہوں گے مسئلہ اگر کوئی غلام کسی مسلمان کا بھاگ کر دار الاسلام
سے دار الحرب میں چلا جائے اور کافر اُسکو پکڑ لیں تو وہ اُسکے مالک ہونگے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ
کے نزدیک مالک نہیں ہوں گے اور صاحبین کے نزدیک مالک ہو جائیں گے مسئلہ
اگر مسلمانوں کا اونٹ کافروں کی طرف بھاگ جائے اور وہ پکڑ لیں تو مالک ہونگے یا نہیں
ہو جائیں گے مسئلہ اگر دار الحرب سے غنائم ہاتھ آئیں اور امام کے پاس کوئی جانور نہو
کہ جس پر بوجھ لادے تو کیا کیا جائے تقسیم کریں غازیوں میں اور غازیوں کے پاس امانت رکھیں

تاکہ دارالاسلام میں لائیں اور پھر امام اُن سے لیکر غازیوں کو تقسیم کردے **مسئلہ** اور اگر تقسیم ہونے سے پہلے غنائم کو فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے **مسئلہ** اگر کوئی غازی دارالحرب میں مرجائے تو اُس کا حق غنیمت میں ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی غازی وہاں سے نکل کر دارالاسلام کی طرف مرا ہے تو اُس کا حصّہ ہوگا یا نہیں۔ اُسکا حصّہ اُسکے وارثوں کے واسطے ہوگا **مسئلہ** اگر لڑائی کی حالت میں امام غازیوں سے غنیمت کی زیادتی کا وعدہ کرے تاکہ قتال پر حریص ہوں مثلاً کہے کہ جو کوئی کسی کافر کو ماریگا تو اُسکا اسباب اُس کو دیا جائیگا یا چھوٹے لشکر سے کہے کہ میں نے تمھارے واسطے غنیمت کی چوتھائی بعد خمس نکالنے کے ٹھہرادی تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اور غنیمت کے جمع کرنے کے بعد دارالاسلام میں زیادہ نہ دے اور اگر دے تو خمس میں سے۔ اور اگر قاتل کو مقتول کے اسباب دینے کا حکم نہ کیا ہو تو وہ جملہ غنیمت میں ملکر قاتل کو اور سب کو تقسیم ہوجائیگا ورثہ قاتل کو پہنچیگا اور مقتول کا اسباب یہ ہے کپڑا اور ہتھیار اور سواری اور جو سونا چاندی اُسکے پاس ہو **مسئلہ** اگر مسلمان دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف آئیں تو غنیمت کے مال میں سے خرچ کرنا جائز نہیں۔ چارہ اور کھانے سے جو کچھ بچ رہے وہ امام کے حوالہ کردیں **مسئلہ** امام غنیمت کو کیونکر تقسیم کرے۔ خمس نکال کر کہ وہ حق محتاجوں اور مسکینوں اور یتیموں کا ہے چار خمس باقی کو غازیوں میں تقسیم کردے۔ سواروں کو دو حصّہ اور پیدل کو ایک حصّہ اور گھوڑا یابو بھی مثل عربی گھوڑے کے ہے اور اونٹ اور خچر کا حصّہ نہیں ہے **مسئلہ** اگر غازی کے پاس دو گھوڑے ہوں تو وہی حصّہ دیا جائیگا جو سوار کے واسطے مقرر ہے **مسئلہ** اگر کوئی غازی مع گھوڑے کے دارالحرب میں جائے اور پھر وہ گھوڑا اُس سے جاتا رہے تو اُسکو حصّہ پیدل کا ملے گا یا سوار کا۔ سوار کا **مسئلہ** اگر کوئی شخص پیدل داخل ہو پھر اُس کے پاس گھوڑا ہوجائے تو اُسکو حصّہ سوار کا ملے گا یا پیدل کا۔ پیدل کا **مسئلہ** غلام اور عورت اور ذمی اور لڑکے کا حصّہ ہوگا یا نہیں۔ اُنکا حصّہ نہیں ہے مگر امام بہتری دیکھے تو کچھ دیدے

مسئلہ خمس کن لوگوں کو تقسیم ہوگا خمس کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ یتیموں کو دوسرا مسکینوں کو تیسرا مسافروں کو اور اگر ذوی القربیٰ محتاج ہوں تو مساکین میں داخل ہونگے اور مقدم ہوں گے اور مالداروں کو نہیں دیا جائیگا۔ اور خمس کے حق تعالیٰ نے پانچ حصے کیے ہیں جیساکہ اپنے کلام پاک میں ذکر فرمایا ہے۔ واعلموا انما غنمتم من شیئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل۔ یہ ارشاد اللہ تعالیٰ کا خمس میں اپنے نام پاک کا واسطے افتتاح کام کے تبرکاً مذکور ہے یعنی حق تعالیٰ کیواسطے کوئی حصہ نہیں ہے اور حصہ فخر عالم علیہ السلام بوجہ وفات ظاہری کے جاتا رہا جیسے کہ صفی جاتا رہا اور صفی یہ تھا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم غنیمت کے مال سے کوئی چیز پسند فرماتے تھے جیسے کوئی تلوار یا لونڈی یا اور کوئی چیز تو جیسے صفی جاتا رہا اسی طرح حصہ بھی جاتا رہا تو اب باقی خمس کے تین حصے کرے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں کو اگر فقیر ہوں مقدم رکھے مسئلہ اگر ایک شخص یا دو شخص غدر کرنے والے بغیر اجازت امام کے دارالحرب میں جائیں اور کوئی چیز لوٹ لائیں تو خمس لیا جائے یا نہیں۔ نہ لیا جائے مسئلہ اگر ایک جماعت قوت وشوکت والی بے اجازت جائے اور لوٹ لائے تو خمس لیا جائے یا نہیں۔ لیا جائے مسئلہ اگر کوئی مسلمان امام کے اذن کے ساتھ دارالحرب میں تجارت کے طور پر امان میں جائے اور کافروں سے کوئی چیز لے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے کہ اُن کا مال لے یا اُن کو قتل کرے مسئلہ اگر کوئی ازرہ غدر اُن سے لے لے تو وہ اُس کی ملک ہوگی یا نہیں۔ ممنوع طریق پر ہوگی اور اُسکو خیرات کردے اپنے کام میں نہ لائے اس واسطے کہ اُس کا لینا حرام تھا مسئلہ اگر کوئی کافر امن لیکر دارالاسلام میں آئے تو کب تک ٹھہر سکتا ہے۔ ایک سال کامل نہ رہنے دیں اور اُس سے کہدیا جائے کہ اگر ایک سال یہاں رہیگا تو تجھپر جزیہ مقرر ہوگا۔ پھر اگر وہ پورا سال رہے تو اُس سے جزیہ لیا جائے اور وہ ذمی ہو جائیگا اور پھر اُسکو دارالحرب کو نہ جانے دیں پھر اگر وہ دارالحرب کو چلا جائے تو جو کچھ امانت کسی مسلمان

یا ذمی کے پاس ہوگی یا اُس کا قرض ان دونوں کے ذمے ہوگا تو وہ خطر میں ہوجائیگا پس
اگر اپنی موت مرا یا بغیر غلبہ کے قتل کیا گیا تو اُس کا قرض اور ودیعۃ اُسکے وارثوں کا ہوگا اور اگر
دار الحرب پر غلبہ مسلمانوں کا ہوا اُسمیں وہ قتل یا قید کیا گیا تو قرض اُسکا ساقط اور ودیعہ مال غنیمت
کے لئے ہوگا مسئلہ اگر مسلمان بے قتال اہلِ حرب کا مال لے لیں تو اُس کو کہاں صرف
کریں مسلمانوں کی بہتری کی جگہ خرچ کریں جیسے خراج صرف کیا جاتا ہے۔

کتاب العشر والخراج

عشر اور خراج کے مسائل

عرب کی زمین کل عشری ہے اور حد اُسکی شروع عذیب سے لیکر انتہائے حجر یمن تک ہے اور
مہرہ سے لیکر حد شام تک مسئلہ سواد عراق کی زمین کیسی ہے۔ خراجی ہے اور وہ مابین
عذیب سے لیکر عقبۃ الحلوان تک اور علث سے لیکر عبادان تک مسئلہ زمین سواد
وہاں کے رہنے والوں کی ملک ہے یا نہیں۔ اُن کی ملک ہے اور اُن کو اس کا
فروخت کرنا اور اُس میں تصرف کرنا جائز ہے مسئلہ اور وہ زمین کہ وہاں کے رہنے
والے مسلمان ہوجائیں یا غلبہ سے فتح کی جائے اور غازیوں میں تقسیم کیجائے تو عشری
ہے یا خراجی۔ عشری ہے مسئلہ اگر کوئی زمین غلبہ سے فتح کی جائے اور وہاں کے
رہنے والے وہیں رہیں تو اُس کا کیا حکم ہے۔ وہ خراجی[1] ہے مسئلہ اگر کوئی شخص مردہ
زمین کو زندہ کرے تو اُسکا کیا حکم ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اُس کا محصول اُس کے
برابر کی زمین کے اعتبار سے لیا جائیگا آیا وہ عشری ہو یا خراجی اور بصرہ کی زمین کا کیا
حکم ہے۔ باجماع صحابہ عشری ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر کوئی زمین مردہ کو کنواں کھود
یا چشمہ نکال کر اُسکے پانی سے زندہ کرے یا دجلہ کے پانی سے یا فرات یا بڑی نہروں کے
پانی سے کہ جو کسی کے ملک نہوں تو وہ عشری ہے اور اگر اُس نے زمین کو زندہ کیا ہو
اُس نہر کے پانی سے کہ جو کھودی ہوئی عجمیوں کی ہو جیسے نہر ملک یا نہر یزدجرد تو وہ خراجی

[1] مگر اس سے مکہ مستثنی ہے کیونکہ اسکو رسول اللہ صلعم نے غلبہ سے فتح کیا اور خراج نہیں لیا ۱۲

ہوگی مسئلہ خراج کسقدر لینا چاہیے جو کہ حضرت عمرؓ نے اہلِ سواد کے واسطے مقرر کیا تھا ہر بگیہ پر کہ اُس کو پانی پہنچتا ہو ایک قفیز ہاشمی یعنی ایک صاع اور ایک درم شرعی ہے اور ترکاری وغیرہ کی زمین میں پانچ درم اور جہاں انگور اور خرمے کے درخت گھنکے ہوں تو وہاں فی بگیہ دس درم مسئلہ اور جو کوئی زمین سوائے اسکے ہے اُس پر کیا واجب ہے۔ امام کے نزدیک جو کچھ مناسب ہو مقرر کر دے اور جو کچھ کہ امام نے مقرر کیا ہو اگر وہ ادا نہ کر سکے یعنی اس قدر گنجایش نہ ہو تو کم کرنا چاہیے مسئلہ اگر زمین خراجی کے کاشت کو کوئی آفت[۱] پہنچے یعنی زراعت میں نقصان آجائے تو کیا واجب ہوگا۔ کچھ نہیں مسئلہ اگر کوئی زمین خراجی کو بیکار ڈالے رکھے یعنی کھیتی نہ کرے تو کیا واجب ہوگا۔ خراج دینا ہوگا مسئلہ ذمی مسلمان ہو جائیں تو اُن سے خراج لیا جائیگا یا نہیں۔ لیا جائیگا مثل ہمیشہ کے مسئلہ اگر کوئی مسلمان ذمی سے خراجی زمین خریدے تو اُس سے کیا لیا جائیگا خراج لیا جائیگا مسئلہ زمین خراجی میں عشر واجب ہوگا یا نہیں نہیں ہوگا۔

کتاب الجزیہ

جزیہ کے مسائل

جزیہ کس طرح پر ہے۔ دو طرح پر ایک یہ کہ صلح ہو جائے اہل اسلام اور کفار سے اور اس صورت میں جو کچھ قرار پا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ غلبہ اور نصرت کے ساتھ ملک فتح کر کے لیا جائے اور پھر کفار اپنے ملک پر قابض کر دیے جائیں مسئلہ اگر اس دوسری صورت سے ملک فتح ہو تو جزیہ کس حساب سے لیا جائیگا۔ مالداروں سے فی کس ہر مہینے میں چار درم سال کے اڑتالیس ہوئے اور جو لوگ اوسط درجہ کے ہوں اُنسے ہر مہینہ میں فی کس دو درم سال کے چوبیس ہوئے اور جو محتاج مزدوری کرتے ہوں قابل کسب ہوں اُن سے ہر مہینہ میں فی کس ایک درم سال کے بارہ ہوئے مسئلہ جزیہ کس کس قوم سے لیا جائے۔ نصاریٰ اور یہود اور مجوس اور عجم کے بت پرستوں سے اور عرب کے بت پرستوں سے نہیں لیا جائیگا اور نہ اُن سے کہ جو مرتد ہو گئے ہوں کیونکہ ان کو مار ڈالنے

[۱] آفت سے آفت سماوی مراد ہے مثلاً مینہ اتنا برسے کہ زراعت دھانپی رہے یا پالا پڑے یا بارش نہ ہو وعلیٰ ہذا ۱۲

کا حکم ہے ان سے کسی حال میں صلح نہیں اور نہ عورتوں سے اور نہ بچوں سے اور نہ اپاہجوں
سے اور نہ اندھوں سے اور نہ بیکار محتاجوں سے اور نہ راہبوں سے کہ جو لوگوں سے ملتے نہوں
اور جو کافر مسلمان ہوگیا ہو یا مرگیا ہو یہ سب جزیہ سے بری ہیں مسئلہ اگر ایکسال کا جزیہ نہ لیا
ہوا ور دوسرا سال گذر جائے تو کیا حکم ہے۔ ایک ہی سال کا لیا جائیگا مسئلہ نئے بتخانے
یعنی کلیسا وغیرہ کفار دارالاسلام میں بنا سکتے ہیں یا نہیں۔ جدید نہیں بنا سکتے ہیں اگر پرانا
ٹوٹ گیا ہو تو اُسکی مرمت کرسکتے ہیں مسئلہ جو ذمی دارالاسلام میں رہتے ہوں تو اُن کو کوئی
نشان اپنا علیحدہ رکھنا چاہیئے یا نہیں۔ اُنکی سواریاں اور زین اور اُنکی ٹوپیاں مسلمانوں
کیسی نہوں مسئلہ وہ لوگ گھوڑے پر سوار ہوں یا نہیں۔ نہوں اور ہتھیار رکھیں یا نہیں مسئلہ
اگر ذمی جزیہ سے انکار کرے یا فخر عالم علیہ الصلواۃ کی شان میں گستاخی کرے یا مسلمہ
سے زنا کرے یا کسی مسلمان کو قتل کرے تو عہد سے خارج نہو گا اور ذمی رہیگا اور اگر دارالحرب میں
چلا جائے یا باغی ہو کر کسی موضع پر غلبہ کر کے لڑنے کو تیار ہو تو ذمی نرہے گا مسئلہ اگر کوئی
شخص اسلام سے پھر کر مرتد ہو جائے تو اُس کا کیا حکم ہے اُس سے کہا جائے کہ اسلام قبول
کر اگر اُسکو اسلام میں کسی قسم کا شبہ ہو اور اعتراض ہو تو اُس کو شافی جواب دیا جائے اگر وہ اسلام
قبول کرے تو بہتر ہے ورنہ تین دن قید کیا جائے اگر تین دن بعد بھی ایمان نہ لائے تو
قتل کیا جائے اور اگر کسی مرتد کے سامنے ہنوز دوبارہ اسلام پیش نہ کیا گیا ہو اور اُس کو
کسی نے مار ڈالا تو بُرا کیا اور اُس کے ذمے قصاص اور دیت نہوگی مسئلہ اگر عورت مرتد ہو
جائے تو کیا حکم ہے۔ قید کی جائے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائے یا مر جائے مسئلہ مسلمان کے
مرتد ہو جانے سے اُسکی مِلک اُسکی رہیگی یا نہیں۔ مرتد ہونے کے بعد ملک اُس کی
زائل ہو جائیگی اور یہ زوال موقوف رہیگا کیونکہ اگر پھر مسلمان ہو جائیگا تو اُسکی ملک
اُسکی طرف لوٹ آئیگی اور جو حالت ارتداد میں وہ شخص مرگیا یا قتل ہو گیا یا دارالحرب
میں جا ملا اور قاضی نے حکم لحوق کر دیا تو اُس کی کمائی حالت اسلام کی اُسکے مسلمان وارثوں کو ملیگی

اور جو کمائی اُس نے رِدّت کیحالت میں کی ہوگی وہ فئ ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص مرتد ہو کر خود دارالحرب کو چلا جائے اور حاکم اُسکی رِدّت پر اور لحوق دارالحرب پر حکم کر دے تو اُسکے مدبر اور ام ولد آزاد ہوں گے یا نہیں۔ ہو جائیں گے اور اُسکے دَین جن لوگوں پر ہوں گے وہ اُن کو حلال ہو جاینگے اور حالت اسلام کی جو کمائی اُسکی ہوگی وہ اُسکے مسلمان وارثوں کو ملے گی مگر قرض کے ادا کے بعد اور جو کمائی حالت ارتداد کی ہوگی وہ حالت ارتداد کے قرض میں دی جائیگی یہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک مطلق قرض مال سے ادا کیا جائیگا اور ما بقی ورثہ کو ملے گا اور جو خرید و فروخت اُس نے کی ہوگی یا اور کسی قسم کا تصرف مثل ہبہ وغیرہ کے کیا ہوگا تو وہ موقوف رہیگا اگر وہ پھر مسلمان ہوگیا تو وہ کل فعل جائز ہو جائیں گے اور اگر اسی حالت پر مر گیا یا قتل کیا گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو کل تصرفات ناجائز ہوں گے۔ مسئلہ اگر کسی مرتد کو امام نے لحوقِ دارالحرب کا حکم دیا اور بعد اسکے وہ پھر ایمان لا کر دارالحرب سے دارالاسلام میں واپس آیا تو اُس کا وہ مال کہ اُسکے وارث قبضہ کر چکے ہیں اور بعینہ موجود ہو تو واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔ لے سکتا ہے مسئلہ اگر مرتد عورت کسی چیز میں کوئی تصرف کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ سوائے نکاح اور ذبح اور ارث کے کل تصرفات جائز ہیں مسئلہ وہ نصاریٰ کہ جو تغلب کی اولاد سے ہیں اُن سے کسقدر زکوٰۃ لی جائے اہلِ اسلام سے دو چند مسئلہ اس قوم کی عورتوں اور بچوں سے زکوٰۃ لی جائے یا نہیں صرف عورتوں سے لیجائیگی مسئلہ مال جزیہ کا اور خراج کا اور جو بنی تغلب سے وصول ہو یا امام کے پاس کفار کا کوئی ہدیہ آئے تو یہ کل مال کس کس جگہ صرف ہونگے مسلمانوں کی بہتری میں صرف ہوں گے اور دارالحرب اور دارالاسلام میں ایسی حدیں بنائی جائیں کہ جن سے کفار کی راہ بند ہو اور دریاؤں کے پُل بنائے جائیں اور قاضیوں اور عاملوں کے وظیفے مقرر کیے جائیں اور جنگ کے اسباب میں صرف کیے جائیں اور غازیوں اور اُنکی اولاد کو روزینہ دیا جائے

باب البغاۃ

باغیوں کے مسائل

باغی کسکو کہتے ہیں۔ وہ لوگ ہیں کہ جو سرکشی کرکے امام سے منحرف ہوکر اُسکی اطاعت چھوڑ دیں مسئلہ اگر کوئی گروہ باغی ہوکر کسی گاؤں یا شہر پر غلبہ کرے تو اُسکا کیا حکم ہی۔ اگر اُنکو کسی قسم کا شبہ ہو تو پہلے جواب شافی دے اور اُن کے قتل میں بادشاہ اسلام ابتدا نہ کرے بلکہ وہ ابتدا کریں پھر مسلمان بھی اُن کو ماریں یہانتک کہ وہ پراگندہ ہوجائیں مسئلہ اگر اُن میں کوئی مجروح ہو تو اُسکو کیا کریں۔ اُن کے مجروحوں کو مارڈالیں اور بھاگے ہوؤں کا تعاقب کرکے قید کریں یہاں تک کہ توبہ کریں اور جو بڑی جماعت ہو تو مجروح کو نہ مارڈالیں اور بھاگے ہوئے کا پیچھا بھی نہ کریں مسئلہ باغیوں کا مال آپس میں تقسیم کریں یا نہیں۔ اور اُن کے عورت اور بچوں کو لونڈی غلام بنائیں یا نہیں سلطان کو چاہیے کہ اُن کے مال وغیرہ کی حفاظت کرے اور اُن کو نہ دے جبتک کہ وہ توبہ نہ کریں اور اطاعت نہ کریں اگر توبہ کریں تو اُن کی چیز اُن کو واپس کردے اور اُن کے بچوں کو ہرگز لونڈی غلام نہ بنائے بلکہ مثل اپنے بچوں عورتوں کے اُن کے بچوں اور عورتوں کی حفاظت کرے مسئلہ اگر اُن کے ہتھیار مسلمانوں کے ہاتھ لگیں تو اُن ہتھیاروں سے اُن کے ساتھ لڑائی لڑیں یا نہیں۔ اگر حاجت ہو تو جائز ہے مسئلہ اگر باغی لوگ اہل شہر سے غلبہ پاکر خراج اور عشر لیں تو اُن اہل شہر سے سلطان دوبارہ خراج اور عشر لے سکتا ہے یا نہیں نہیں لے سکتا ہے اور وہ مال جو کہ باغیوں نے جزیہ وغیرہ میں حاصل کیا ہے اگر اُسکو مسلمانوں کی بہتری میں خرچ کردیا ہو تو دینے والے بری الذمہ ہیں اور اگر اُس مال کو مسلمانوں کی بہتری میں صرف نہیں کیا ہو تو دینے والوں پر دوبارہ عشر و خراج آئیگا لیکن حاکم مطالبہ کرے وہ خود ادا کردیں

کتاب الحظر والاباحۃ

منع اور جائز چیزوں کے مسائل

مرد کو ریشمین کپڑا اور سونا پہننا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر عورتوں کو اور امام ابوحنیفہ کے
نزدیک مردوں کے واسطے حریری تکیہ اور فرش جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک مکروہ ہے
مسئلہ اگر وقت لڑائی کے دیبا پہنے تو جائز ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے یعنی
صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور ملحم پہننا جائز ہے
کیونکہ اُس کا تانا ریشم کا ہوتا ہے اور بانا سوت کا از مترجم اس صفت کا جو کپڑا ہوگا وہ
جائز ہے اور جسمیں اس کا عکس ہے وہ ناجائز مسئلہ مرد کو چاندی سونے کا زیور پہننا جائز ہے
یا نہیں۔ جائز نہیں مگر انگوٹھی اور کمر کی پیٹی اور تلوار کا زیور اگر چاندی کا ہو تو جائز ہے اور
عورتوں کے واسطے سونا اور چاندی دونوں جائز ہیں مسئلہ اور لڑکے کو سونا چاندی پہنانا
مکروہ ہے یا نہیں۔ مکروہ ہے مسئلہ چاندی اور سونے کے برتن میں مرد اور عورت
کو کھانا اور پینا اور تیل وغیرہ رکھکر استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے مسئلہ
شیشہ اور بلور اور عقیق کے برتن میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مسئلہ
اگر کسی برتن میں چاندی لگی ہو یا گھوڑے کی زین میں لگی ہو تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے
مگر پانی پینے کی جگہ جو منھ کو لگتی ہے وہ الگ ہو اور ایسے ہی زین میں بیٹھنے کی جگہ چاندی سے
علیحدہ رہے اور قرآن میں دس آیتوں کے بعد نشان لگانا اور نقطے[عہ] لگانا مکروہ ہے اور
قرآن کا آراستہ سونے چاندی سے کرنا جائز ہے اور سونے کے پانی سے مسجد کے نقش و
نگار کرنا جائز ہے مگر نہ کرنا بہتر ہے مسئلہ استخدام خصّی کا جائز ہے یا نہیں۔ مکروہ ہے اور
جائز ہے بہائم کا خصّی کرنا اور گدھے کا خچر پر ڈالنا مسئلہ ہدیہ اور اذن میں غلام کا اور لڑکے
کا قول مانا جائیگا یا نہیں۔ مانا جائیگا اور فاسق کا قول معاملات میں مانا جائیگا اور
دیانات میں مقبول نہوگا مگر عادل کا مسئلہ اجنبی عورت کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں چہرہ
اور دست کا دیکھنا جائز ہے اگر شہوت نہو مگر ضرورت کے واسطے جائز ہے جیسے قاضی
اور گواہ اور طبیب کو بھی موضع مرض کا دیکھنا جائز ہے اگرچہ شہوت ہو مسئلہ مرد مرد

عہ نقطے لگانا اس زمانہ میں مستحب ہے ۱۲ منہ

کے جسم کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں۔ سوائے ستر عورت کے کل بدن دیکھ سکتا ہے یعنی ناف کے نیچے سے زانو تک ستر عورت ہے اور مثل مرد کے عورت کو بھی اسقدر مرد کا جسم دیکھنا جائز ہے **مسئلہ** عورت کو عورت کا کسقدر جسم دیکھنا جائز ہے جسقدر مرد کا مرد کو **مسئلہ** مرد کو اپنی بی بی اور لونڈی کی فرج وغیرہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں جس عورت سے وطی جائز ہے اُسکی فرج کا دیکھنا بھی جائز ہے **مسئلہ** مرد کو اپنی عورت محرم کے کس کس عضو کا دیکھنا جائز ہے۔ سر اور سینہ اور مُنھ اور پنڈلیاں اور دونوں بازو اگر شہوت سے امن ہو اور اُنکی پیٹھ اور پیٹ دیکھنا جائز نہیں اور جسقدر عضو عورت محرم کے دیکھنا جائز ہیں اُسی قدر غیر کی لونڈی کے بھی دیکھنا جائز ہیں اور خرید کے وقت اُسکے عضووں کو مس بھی کرسکتا ہے اگرچہ شہوت سے ہو اور نظر کرنے میں خصّی اور مرد دونوں ایک سے ہیں اور غلام کو جائز نہیں ہے کہ اپنی مالکہ کی طرف دیکھے مگر وہ عضو کہ جو اجنبی کو دیکھنا جائز ہیں اُن کو غلام بھی دیکھ سکتا ہے اور بلا اجازت لونڈی کے ساتھ عزل کرنا جائز ہے اور بی بی سے منع ہے مگر باجازت **مسئلہ** لونڈی خرید کر اُس سے صحبت کب تک نہ کرے۔ ایک حیض تک **مسئلہ** غلہ اور چارہ کو بند کرنا گرانی قیمت کے واسطے جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر جس وقت اہل شہر کو تکلیف ہو تو مکروہ ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنی زمین کا غلہ اور جو غلہ باہر سے لایا ہے اُسکو بند کر لے تو محتکر ہے یا نہیں۔ نہیں ہے **مسئلہ** سلطان کو اپنی رائے سے نرخ نکالنا جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے اور فتنہ کے وقت میں ہتھیار فروخت کرنا اہل فتنہ کے ہاتھ مکروہ ہے **مسئلہ** خمر بنانیوالے کے ہاتھ انگور بیچنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے

عزل نطفہ کے باہر گرانے کو کہتے ہیں ۱۲

کتاب الوصایا

وصیت کے مسائل

وصیّت کیا ہے مستحب ہے **مسئلہ** وارث کیواسطے وصیت کرنا جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے ہاں اگر اور وارث جائز رکھیں تو درست ہے **مسئلہ** وصیت تہائی سے زیادہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے

مسئلہ قاتل کے واسطے وصیت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے مسئلہ اگر کافر مسلمان کے واسطے اور مسلمان کافر کے واسطے وصیت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ از مترجم اس کافر سے کافر ذمی مراد ہے مسئلہ وصیت کسوقت قبول کی جائے۔ موصی کے مرنیکے بعد اگر اُسکی زندگی میں موصٰی لہ قبول یا رد کریگا تو باطل ہے اور مستحب ہے کہ وصیت ثلث سے کم کرے۔ موصی۔ وصیت کرنیوالا اور موصٰی لہ وہ کہ جسکے واسطے وصیت کیجائے۔ وصی وہ جو وصیت کی تعمیل کرے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کو وصیت کی اور وصی نے اسکے مقابلہ میں قبول کرلی اور پھر اُسکی غیبت میں انکار کیا تو انکار جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے اور موصٰی لہ مالک ہو جاتا ہے قبول کرنیکے ساتھ مگر ایک مسئلہ میں بغیر قبول بھی مالک ہو جاتا ہے وہ یہ کہ وصی مرجائے اُسکے بعد موصٰی لہ بھی موصی بہ کے قبول کرنے سے پہلے مرگیا تو موصٰی بہ بغیر قبول کے موصٰی لہ کی میراث میں داخل ہو جائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی غلام یا کافر یا فاسق کو وصی مقرر کرے تو کیا حکم ہے۔ قاضی کو چاہیئے کہ اُن کو نکال کر دوسرے شخص کو وصی مقرر کرے مسئلہ اگر کوئی شخص بالغ وارثوں کی موجودگی میں اپنے غلام کو وصی کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے شخص کو وصی کرے کہ وہ اُسکے قائم کرنے میں عاجز ہو تو کیا کیا جائے قاضی کو چاہیئے کہ ایک اور آدمی اُس کام کے لائق اُسکی امداد کے واسطے مقرر کرے مسئلہ اگر کوئی شخص دو شخصوں کو وصی کرے تو ایک کو بلا موجودگی دوسرے کے وصیت کی کارروائی جائز ہے یا نہیں۔ طرفین کے نزدیک ناجائز ہے مگر کفن خریدنا اور تجہیز میت کرسکتا ہے اور چھوٹے بچوں کو نفقہ بھی دے سکتا ہے اور امانت کو پھیر سکتا ہے اور قرض ادا کرسکتا ہے اور کوئی چیز معین کسی شخص کے واسطے موصی نے وصیت کی ہو تو بھی دے سکتا ہے اور معین غلام کو بھی آزاد کرسکتا ہے اور میت کے حقوق میں نالش فریاد کرسکتا ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ایک کا فعل ہر کام میں مثل دونوں کے ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے وصیت کی زید کیواسطے ثلث کی اور عمرو کے

کیواسطے ثلث کی اور وارثوں نے اس بات کو منظور نہ کیا تو کیا کیا جائے ثلث کو نصفا نصف
کرکے عمرو زید کو دیا جائے **مسئلہ** اگر زید کو ثلث اور عمر کو سدس وصیت کی تو ثلث میں سے
دو تہائی زید کو اور ایک تہائی عمرو کو دینا چاہیے **مسئلہ** اگر زید نے عمرو کو کل مال کی وصیت کی اور
بکر کو ثلث مال کی اور وارثوں نے اسکو نہ مانا تو کیا کیا جائیگا ثلث کو نصفا نصف کرکے عمرو
بکر کو دیدیا جائیگا یہ مذہب امام اعظم کا ہے اور صاحبین کے نزدیک کل مال کے چار حصہ ہونگے
تین حصے عمرو کو اور ایک حصہ بکر کو دیا جائیگا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں دیا جائیگا
موصی لہ کو ثلث سے زیادہ مگر ان صورتوں میں۔ محابات اور سعایت اور دراہم مرسلہ میں **مسئلہ**
اگر کوئی شخص وصیت کرے اور اسکے ذمے قرض بھی ہو اور مال بھی اسی قدر ہے کہ جسقدر کا
قرضدار ہے تو وصیت جاری ہوگی یا نہیں۔ جاری نہیں ہوگی جبتک قرض ادا ہوکر
مال نہ بچ رہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کے حصہ کی وصیت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔
جائز نہیں ہے اور جو اس نے وصیت کی ساتھ مثل حصہ اپنے بیٹے کے تو جائز ہے اگر
موصی کے دو بیٹے ہیں تو موصی لہ کو تہائی ترکہ دیا جائیگا **مسئلہ** اگر کسی شخص نے مرض الموت
میں اپنے غلام کو آزاد کیا یا فروخت کر ڈالا اور محابات کے لیعنی کم قیمت کو بیچا اور یا ہبہ کیا
تو یہ تصرفات اسکے جائز ہوں گے یا نہیں۔ ثلث میں معتبر ہوں گے اور اگر محابات
پہلے کی اور اسکے بعد آزاد کیا تو محابات اولی ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور اگر پہلے آزاد

کیا اور اُسکے بعد محابات کی تو دونوں برابر ہیں اور صاحبین کے نزدیک ہر دو مسئلہ میں آزادی
اولیٰ ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنے مال کے ایک حصّہ کے ساتھ وصیت کی تو اُس کو کسقدر
حصّہ مال میں سے دیا جائیگا۔ موصی کے وارثوں سے جس کا حصّہ کم ہو اُسکے برابر ہیں مگر چھٹے سے
کم نہ دیں اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے کہ ادنیٰ حصّہ داروں کے حصّے سے دیا جائے
یعنی جس وارث کا حصّہ کم ہوتا ہے اُسکے برابر دینا واجب ہے اگرچہ چھٹے سے کم ہو مسئلہ
اگر کسی شخص نے اپنے مال سے ایک جز کی کسی کیواسطے وصیّت کی تو اُسکا کیا حکم ہے۔ اُسکے
وارثوں سے کہا جائے کہ جو کچھ چاہو وہ دیدو مسئلہ اگر کسی شخص نے مختلف وصیتیں کیں اور
اُن میں ہر قسم کی وصیت ہے تو اُن میں سے کس وصیت کو مقدم رکھا جائیگا۔ فرائض مقدم
رکھے جائیں گے مثلاً حج اور زکوٰۃ اور کفارے گو موصی نے اُن کو مقدم نہ کیا ہو اور جو چیزیں کہ
واجبات سے نہیں ہیں اُن میں موصی نے وصیت میں جس کو مقدم رکھا ہوگا وہ مقدم
رکھی جائیگی مسئلہ اگر کسی شخص نے حج کے واسطے وصیّت کی ہو تو کیونکر ادا کیا جائے۔ اُسی
کے شہر سے حج بدل کرنیوالا روانہ ہو اور سواری پر جائے اگر اُس نے اسقدر مال کی وصیت کی
ہو کہ وہ خرچ کو کافی نہو تو جہاں سے حج ہوسکے وہاں سے کردیا جائے اُس کے شہر سے بھیجنا
ضرور نہیں مسئلہ اگر کوئی شخص حج کو روانہ ہوا اور راہ میں مر گیا مگر وصیت حج کی کر گیا تو حج
کہاں سے کیا جائیگا آیا اُسی جگہ سے یا اُس کی سکونت کی جگہ سے۔ سکونت کی جگہ سے
مسئلہ وصیّت لڑکے کی اور مکاتب کی درست ہے یا نہیں نہیں ہے اگرچہ مال اُسکا
وصیّت کو پورا کرسکتا ہے مسئلہ موصی کو اپنی وصیت سے پھر جانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز
ہے صریح الفاظ کہکر پھر جائے یا کوئی فعل ایسا کرے کہ جس سے پھر جانا ثابت ہو
مسئلہ اگر کوئی شخص وصیت کرے اور پھر کہے کہ میں نے وصیت نہیں کی تو یہ انکار اُسکا
رجوع مانا جائیگا یا نہیں۔ نہیں مانا جائیگا مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنے پڑوسی کیواسطے
ثلث مال کی وصیت کی تو مال کس پڑوسی کو دیا جائیگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جس جس پڑوسی

کا مکان موصی کے مکان سے ملحق ہو اور صاحبین کے نزدیک کُل اہلِ محلہ کو دیا جائیگا۔
مسئلہ اگرکسی نے وصیّت کی کہ یہ مال میرے خسروں کو دیدینا تو اسمیں کون کون شامل ہونگے۔
تمام ذی رحم محرم اُسکی زوجہ کے اسمیں داخل ہیں مسئلہ اگرکسی نے اپنے داما دوں کیواسطے
وصیّت کی تو اسمیں کون کون شامل ہیں جو عورتیں اُسکی ذی رحم محرم ہیں اُنکے زوج شامل
ہیں مسئلہ اگرکسی نے اپنے اقارب کے واسطے وصیّت کی تو کون لوگ مُراد ہوں گے۔ اقرب
جو کہ ذی رحم محرم ہیں مراد ہوں گے مگر بیٹا اور باپ داخل نہونگے اور دو ہوں یا زیادہ ہوں
مسئلہ اگرکسی نے اپنے اقارب کیواسطے وصیّت کی اور اُسکے دو چچا اور دو خالہ بھی تھیں تو
وصیّت کس کے واسطے ہوگی۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صرف چچوں کے واسطے ہوگی اور
صاحبینؒ کے نزدیک خالہ بھی شامل ہیں اور اگر اُسکے ایک چچا اور دو خالہ ہوں تو نصف
چچا کو ملے گا۔ اور نصف دونوں خالاؤں کو اور صاحبینؒ کے نزدیک کل اقارب ایک
سے ہیں مسئلہ اگرکسی شخص نے ایک ثلث روپیہ یا ثلث بکریوں کی وصیت کی
اور اُس مال کے دو ثلث ہلاک ہوگئے تو باقی کا ثلث موصیٰ لہ کو دیا جائیگا یا نہیں۔
دیا جائیگا مسئلہ اگرکسی نے اپنے کپڑوں میں سے ثلث کی وصیت کی اور دو ثلث
کپڑے تلف ہوگئے تو کیا حکم ہوگا۔ باقی کپڑوں کے تین حصّے ہونگے اُنمیں سے ایک
موصیٰ لہ کو دیا جائیگا مسئلہ اگرکسی نے وصیّت کی ایک ہزار درم کی اور اُس کا
مال دو قسم کا ہے یعنی نقد بھی موجود ہے اور لوگوں پر اُس کا دَین بھی ہے تو وہ ہزار درم
کس مال سے دیے جائیں گے۔ اگر نقدی کے ایک ثلث میں سے ہزار درم نکل
سکتے ہیں تو نقدی سے موصیٰ لہ کو دیا جائیگا اور اگر نقدی سے ایک ہزار درم نہیں
نکل سکتے ہیں تو ایک ثلث نقدی کا دیدیں اور جو باقی رہے وہ قرض وصول کر کے
ہزار پورے کر دیں مسئلہ حمل کے واسطے وصیّت جائز ہے یا نہیں۔ اگر بچہ چھ
مہینے کے بعد پیدا ہوا ہے تو ناجائز ہے اور اگر چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا ہے تو جائز ہے

اور چھ مہینے وصیت کے روز سے شمار ہوں گے مسئلہ اگر کسی نے کسی کو لونڈی کی وصیت
کی مگر سوائے اُس کے حمل کے تو یہ جائز ہے یا نہیں ۔ جائز ہے اور حمل کا مستثنے کرنا
بھی جائز ہے مسئلہ اگر کسی نے لونڈی کی وصیت کی اور بعد مرنے موصی کے
لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور لونڈی اور بچہ اس قیمت کے ہیں کہ موصی کے ثلث مال سے
نکل سکتے ہیں تو کیا کیا جائے ۔ موصی لہ کو دونوں دیے جائیں گے اور اگر نہیں نکل سکتے
ہیں تو ثلث کل مال کا بچہ اور لونڈی سے نصفا نصف دیا جائیگا صاحبینؒ کے نزدیک
اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ اوّل ثلث مال لونڈی سے پورا کریں اگر پورا نہو سکے تب جو باقی
رہے وہ بچہ سے لیویں مسئلہ سکونت مکان اور خدمت غلام کی مدت معلوم کے ساتھ
وصیت کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ جائز ہے اور اگر وہ غلام ثلث مال سے نکل سکتا ہے تو
موصی لہ کی خدمت کیواسطے موصی لہ کے سپرد کیا جائیگا ۔ اور اگر موصی کے پاس سوائے اس غلام کے
اور کوئی مال نہیں ہے تو وہ غلام دو روز موصی کے وارثوں کی خدمت کریگا اور ایک روز
موصی لہ کے اور اگر خدمت معینہ کی مدت میں موصی لہ مرگیا تو وہ ایک روز کی خدمت بھی
وارثوں کی طرف لوٹ آئیگی ۔ اور اگر موصی لہ موصی کی حیات میں مرگیا تو وصیت باطل
ہو جائیگی مسئلہ اگر کسی شخص نے فلاں کی اولاد کے واسطے وصیت کی ۔ اس
وصیت میں عورت مرد دونوں برابر ہیں مسئلہ اگر کسی نے فلاں کے وارث کیواسطے
وصیت کی تو اس کا کیا حکم ہے ۔ اس وصیت میں اس آیت کیموافق عمل کیا جائیگا
للذکر مثل حظ الانثیین ۔ یعنی عورت کے مقابلہ میں مرد کا دوچند مسئلہ اگر کسی نے اپنے
ثلث مال کی زید و عمرو کے واسطے وصیت کی اور عمرو اُس وقت مرچکا تھا تو اس وصیت کا
کیا حکم ہے ۔ یہ کل وصیت زید کے واسطے ہوگی اور اگر اُس نے یوں وصیت کی تھی کہ میرا
ثلث مال زید و عمرو کے درمیان ہے اور زید مرچکا تھا تو ثلث کا نصف عمرو کو
دیا جائے گا مسئلہ اگر کسی شخص نے ثلث مال کی کسی کیواسطے وصیت کی اور

وصیت کے روز اُسکے پاس مال نہ تھا اور اُسکے بعد مثلاً ایک ماہ زندہ رہا اور اس عرصہ میں کچھ کمائی کی تو کیا کیا جائیگا اس عرصے کے کمائی سے کہ جو وصیت کے بعد کی ہے ایک ثلث موصیٰ لہ کو دیا جائے گا

کتابُ الفرائض

میراث کی تقسیم کے مسائل

مسئلہ مردوں میں سے جن لوگوں کے وارث ہونے پر اجماع ہے وہ کے ہیں دس ہیں ایک بیٹا دوسرے پوتا اگرچہ بہت دور کا ہو یعنی پرپوتا وغیرہ اور باپ اور دادا اگرچہ بہت دور کا ہو یعنی پردادا وغیرہ اور بھائی بھتیجا اگرچہ بہت نیچے کا ہو اور چچا اور چچا کا بیٹا اگرچہ بہت دور کا ہو اور خاوند اور آزاد کرنیوالا مسئلہ عورتوں میں جنکے وارث ہونے پر اجماع ہے وہ کے ہیں سات ہیں بیٹی اور پوتی اور ماں اور جدہ صحیحہ یعنی وہ دادی یا نانی جس میں میت کی طرف نسبت کرنے میں جد فاسد کا واسطہ نہو اور جد فاسد وہ ہے کہ جسکو میت کی طرف نسبت کرنے میں عورت کا واسطہ ہو اور بہن اور زوجہ اور آزاد کرنیوالی مسئلہ کے آدمی کسی حال میں وارث نہونگے۔ چار۔ غلام اور مورث کا عمداً قتل کرنیوالا اور مرتد یعنی اسلام سے پھرنیوالا اور غیر دین والا یعنی کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہوگا مسئلہ حصے قرآن مجید میں کے مقرر ہیں چھ۔ آدھا اور چوتھائی اور آٹھواں اور دو تہائی اور ایک تہائی اور چھٹا پس آدھا حصہ پانچ آدمیوں کے لیئے ہے بیٹی اور بیٹی نہونے کی صورت میں پوتی اور حقیقی بہن اور اُس کے نہونے کی صورت میں علاتی بہن اور خاوند جبکہ میت کے یا اُسکے بیٹے پوتے وغیرہ کے اولاد نہو اور چوتھائی خاوند کے واسطے ہے جبکہ میت کی یا اُسکے بیٹے پوتے کے اولاد موجود ہو اور زوجہ کیلیئے چوتھائی ہے جبکہ میت کی یا اُسکے بیٹے کے اولاد نہو اور آٹھواں بیبیوں کا ہے جبکہ میت کی یا اُسکے بیٹے کے اولاد موجود اور خاوند کے سوائے اکیلے ہونے کی صورت میں جن وارثوں کا آدھا حصہ مقرر ہے جب وہ

دو ہوں یا دو سے زیادہ ہوں تو اُنکا حصہ دو تہائی ہے اور تہائی حصہ ماں کا ہی جبکہ میت کی یا اُسکے بیٹے کے اولاد موجود ہو اور میت کے بھائیوں اور بہنوں میں دو شخص بھی موجود ہوں اور ماں کے واسطے دو مسئلوں میں باقی کی تہائی مقرر ہے ایک یہ کہ خاوند اور ماں باپ وارث ہوں دوسرے یہ کہ زوجہ اور ماں باپ وارث ہوں ان صورتوں میں خاوند یا زوجہ کو حصہ دینے کے بعد جو کچھ باقی رہیگا اُسکی تہائی ماں کو ملیگی اور تہائی اخیافی بھائی اور بہنوں کا بھی حصہ ہے جبکہ وہ دو ہوں یا دو سے زیادہ ہوں مرد اور عورتیں اسمیں برابر ہیں اور چھٹا حصہ سات آدمیوں کے لیئے ہے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیئے ہے جبکہ میت کے یا اُسکے بیٹے کے اولاد موجود ہو اور جب میت کے بھائی بہنوں میں سے دو شخص یا زیادہ موجود ہوں تو ماں کے واسطے اسوقت بھی چھٹا حصہ ہے اور جدات کے لیئے بھی چھٹا حصہ ہے اور دادا کے واسطے چھٹا حصہ ہی جبکہ میت کے یا اسکے بیٹے کی اولاد موجود ہو اور ایک بیٹے کے ساتھ پوتیوں کیواسطے بھی چھٹا حصہ ہے اور ایک حقیقی بہن کے ساتھ علاتی بہنوں کا بھی چھٹا حصہ ہے اور اخیافی بھائی یا بہن ایک ہو تو اُس کا بھی چھٹا حصہ ہے

بابُ السقوط

وارثوں کے ساقط ہونیکے مسائل

اس میں ساقط ہونے کا بیان ہے مسئلہ ماں سے دادیاں اور نانیاں ساقط ہونگی یا نہیں ہونگی ماں کی موجودگی میں وارث ہونگی اور دادا اور بھائی اور بہن باپ سے ساقط ہو جائیں گی اور اخیافی بھائی بہن ان چار شخصوں سے ساقط ہونگی میت کی اولاد اور اسکے بیٹے کی اولاد اور باپ اور دادا۔ اور جب بیٹیوں کو دو تہائی ملجائے تو پوتیاں ساقط ہوں گی مگر جبکہ ان کے ساتھ یا ان سے نیچے کوئی لڑکا ہو یعنی اُن کا بھائی یا بھتیجا تو وہ ان سب کو اپنے ساتھ عصبہ کرلے گا اور

اور اسی طرح جب حقیقی بہنیں دو تہائی لے لیں گی تو علاتی بہنیں ساقط ہو جائیں گی۔ مگر جبکہ اُن کے ساتھ کوئی علاتی بھائی ہو تو وہ انکو بھی عصبہ کر لیگا

باب العصبات

مسئلہ۔ عصبوں میں سب سے زیادہ قریب کون ہے۔ بیٹے ہیں۔ پھر اُن کے بیٹے اگرچہ بہت دور کے ہوں پھر باپ پھر دادا یعنی باپ کا باپ پھر باپ کے بیٹے اور بھتیجے پھر دادا کے بیٹے اور وہ چچا ہیں پھر دادا کے باپ کے بیٹے اور وہ باپ کے چچا ہیں اور جب باپ کے بیٹے درجہ میں برابر ہوں تو مستحق ان میں سے وہ شخص ہوگا جس کا رشتہ باپ اور ماں دونوں کی طرف سے ہو یعنی علاتی بھائی پر حقیقی مقدم ہے اور بیٹا اور پوتا اور بھائی جب اپنی بہنوں کے ساتھ ہوں تو ان سب میں مال اسی طرح تقسیم ہوگا کہ ہر مرد کو عورت سے دونا حصہ ملیگا اور بیٹوں اور پوتوں اور بھائیوں کے سوا اور قسم کے جو عصبے ہیں ان میں مرد ہی میراث پاتے ہیں عورتوں کو یعنی اُن کی بہنوں کو اُن کے ساتھ کچھ نہیں ملتا اور جب نسب میں میت کا کوئی عصبہ نہو تو اُس کا مولیٰ ہے اور وہ آزاد کرنیوالا ہی پھر مولیٰ کے عصبوں میں جو سب سے زیادہ قریب ہو

باب الحجب

اسمیں محجوب ہونیکا بیان ہے مسئلہ اگر میت سے دو بھائی موجود ہوں یا اُس کی اولاد یا اُسکے بیٹے کی اولاد موجود ہو تو ماں تہائی سے چھٹے حصے کی طرف محجوب ہوتی ہے یا نہیں ہوتی ہے مسئلہ بیٹیوں کو حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے وہ پوتوں اور پوتیوں کو کس طرح ملتا ہے۔ اس طرح ملتا ہے کہ ہر مرد کو عورت سے دونا حصہ پہنچے اور حقیقی بہنوں کو حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے وہ علاتی بھائیوں اور بہنوں میں بھی اسی طرح تقسیم ہوگا

اور جب ایک بیٹی اور کئی پوتیاں ہوں تو بیٹی کو آدھا اور پوتیوں کو چھٹا حصہ ملیگا اور باقی مال
بھی بیٹی اور پوتیوں کو ان کے حصوں کے موافق بانٹ دیا جائیگا پھر اگر پوتیوں کے ساتھ
پوتے بھی ہوں تو بیٹی کو نصف دیکر باقی مال پوتوں اور پوتیوں کو اسی طرح دیا جائے گا کہ
ہر مرد کو عورت سے دونا حصہ پہنچے اور ایسی ہی ایک حقیقی بہن کو حصہ دینے کے بعد جو باقی
رہے گا وہ علاتی بھائیوں اور بہنوں میں اسی طرح تقسیم ہوگا اور اگر چچا نے دو بیٹے چھوڑے
اور ان دونوں میں ایک میت کا اخیافی بھائی بھی ہے تو پہلے اُس شخص کو کہ جو اخیافی
بھائی ہے چھٹا حصہ جو اُسکے لیے مقرر ہے ملے گا باقی مال اُن دونوں میں مشترک برابر ہوگا
اور اگر عورت نے خاوند چھوڑا اور ایک ماں یا نانی چھوڑی اور کئی بھائی اخیافی اور کئی
بھائی حقیقی چھوڑے تو اس صورت میں خاوند کو نصف اور ماں یا نانی کو چھٹا حصہ اور اخیافی
بھائیوں کو ثلث ملے گا اور حقیقی بھائیوں کو کچھ نہ ملے گا

باب رد الفاضل

اس میں بچے ہوئے مال کے پھیرنیکا بیان ہے **مسئلہ** حصہ والوں کو دینے سے جو مال
باقی بچے اور کوئی عصبہ نہو تو وہ کیا کیا جائے۔ باقی مال بھی اُنھیں حصہ والوں کو اُن کے
حصوں کے موافق دیدیا جائیگا مگر خاوند اور بی بی کو باقی مال میں سے کچھ نہ دیا جائیگا اُنکو
حصوں سے زیادہ نہ ملیگا اور قاتل کو مقتول کی میراث نہ ملے گی اور کفر سب قسم کا ایک ہی
مذہب ہے اہلِ کفر اگرچہ مختلف مذاہب کے ہوں کفر کے سبب سے ایک دوسرے
کے وارث نہ ہوں گے اور مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور مرتد یعنی اسلام
سے پھر نیوالا جو مال چھوڑ جائے وہ اُسکے مسلمان وارثوں کو ملیگا مگر جو اُس نے مرتد ہونے
کے بعد کمایا ہے وہ فے کے حکم میں ہوگا از مترجم۔ فے کے احکام کتاب السیر میں مذکور ہیں۔
مسئلہ اگر بہت سے آدمی ڈوب کر یا دیوار وغیرہ سے دب کر مرجائیں اور یہ معلوم

نہ ہوسکے کہ اُن میں پہلے کون مرا ہے تو کیا حکم ہے۔ ہر ایک شخص کا مال اُسکے زندہ وارثوں کو ملے گا یعنی مرنیوالوں میں سے کسی کو کسی کا وارث نہ بنایا جائیگا اور جب مجوسی میں دو ایسی قرابتیں جمع ہوں کہ اگر وہ دونوں قرابتیں دو شخصوں میں متفرق ہوں تو اُن دونوں میں سے ہر ایک شخص دوسرے کیساتھ وارث ہو تو اس صورت میں وہ مجوسی دونوں قرابتوں کے حصے لیگا۔ اور مجوسی کو اُن فاسد نکاحوں سے کہ جن کو وہ اپنے دین میں حلال سمجھتے ہیں میراث نہ ملے گی اور ولد الزنا کا عصبہ اور لعان والی عورت کے اولاد کا عصبہ اُسکی ماں کا مولی ہے۔ مسئلہ اگر میت کی عورت حاملہ ہو تو کیا حکم ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے قول میں تقسیم کے وقت حمل کا حصہ رکھ چھوڑا جائیگا یہاں تک کہ وضع حمل ہو اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دادا میراث میں بھائیوں پر مقدم ہے اور صاحبین کے نزدیک دادا کو بھائیوں کے ساتھ حصہ ملے گا لیکن اگر برابر تقسیم کرنے میں دادا کو تہائی سے کم پہنچے تو وہ بھائیوں کا شریک نہ ہوگا اور جب کئی دادیاں یا نانیاں جمع ہوں تو چھٹا حصہ اُسکو ملیگا جو سب سے زیادہ قریب ہو اور باقی سب محجوب ہوں گے اور نانا کی ماں وارث نہیں ہوتی ہے اس واسطے کہ وہ جدہ فاسدہ ہے اور جدہ فاسدہ کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے اور ہر جدہ اپنی ماں کو محجوب کرتی ہے

باب ذوی الارحام

اس میں رشتہ داروں کی میراث کا بیان ہے جو ذی الفرض اور عصبہ نہیں ہیں۔ مسئلہ جب میت کے رشتہ داروں میں کوئی مقرر حصہ والا نہ ہو اور کوئی عصبہ بھی نہ ہو تو کیا کیا جائے رشتہ دار اُسکے وارث ہوں گے اور وہ دس ہیں بیٹیوں کی اولاد اور پوتیوں کی اولاد اور بہنوں کی اولاد اور بھتیجیاں اور چچا کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالہ کی بیٹیاں اور نانا یعنی ماں کا باپ اور پھوپھی اور اخیافی بھائی کی اولاد اور جوان لوگوں کے

ذریعہ سے میت کے رشتہ دار ہوں وہ سب ذوی الارحام میں داخل ہیں پھر ان سب میں مقدم وہ شخص ہے جو میت کی اولاد ہو جیسے نواسے وغیرہ پھر وہ جو میت کے ماں باپ کی یا ان دونوں میں سے ایک کی اولاد ہو اور وہ بھتیجیاں ہیں اور بہن کی اولاد ہے پھر وہ رشتہ دار مقدم ہے جو میت کے ماں باپ یا ان دونوں میں سے ایک کی اولاد ہو اور وہ ماموں ہیں اور خالائیں ہیں اور پھوپیاں ہیں اور جو دو شخص درجہ میں برابر ہوں تو ان میں مقدم وہ شخص ہے جو کسی وارث کے ذریعے سے میت کا رشتہ دار ہو اور جو ان میں زیادہ قریب ہو تو دور کے رشتہ دار پر مقدم ہوگا اور نانا بھائی بہن کی اولاد پر مقدم ہے اور حصے والوں کو دینے کے بعد جو باقی بچے اور کوئی نسبی عصبہ نہ ہو اور میت کو کسی نے آزاد کیا تھا تو وہ آزاد کرنے والا باقی مال کا مستحق ہوگا ذوی الارحام کو اس صورت میں نہ ملے گا اور ذوی الارحام میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ان کے بعد مولی الموالات وارث ہوگا اور مولی الموالات کا حال کتاب ولا میں دیکھنا چاہیے۔ اگر میت کے آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا موجود ہے تو اس کی کل ولا آزاد کرنے والے کے بیٹے کو ملے گی اور صاحبین کے نزدیک چھٹا حصہ باپ کو باقی بیٹے کو اور اگر میت کے مولی کا دادا اور بھائی ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دادا کو کل مال ملیگا اور صاحبین کے نزدیک دادا اور بھائی دونوں اس میں شریک ہوں گے جیسا دادا اور بھائی کے حال میں بیان ہو چکا اور ولا کا بیچنا اور ہبہ کرنا جائز نہیں ہے

کتاب حساب الفرائض

جب مسئلہ میں ایک نصف یا دو نصف یا ایک نصف اور باقی ہو تو وہ اصل مسئلہ دو سے ہوگا۔ اور جب ایک تہائی اور باقی غیر معین ہو تو اصل مسئلہ تین سے ہوگا اور جب ایک چوتھائی اور باقی غیر معین ہو یا ایک چوتھائی اور ایک آدھا اور باقی غیر معین ہو تو اصل

مسئلہ چار سے ہوگا اور جب آٹھواں حصّہ اور باقی غیر معیّن ہو یا آٹھواں حصّہ اور ایک نصف اور باقی غیر معیّن ہو تو اصل مسئلہ آٹھ سے ہے اور جب مسئلہ میں ایک نصف کے ساتھ تہائی یا چھٹا حصّہ ہو تو اصل مسئلہ چھ سے ہے اور ایسے مسئلہ میں ضرورت کے وقت دس تک عول ہو سکتا ہے اور جب چوتھائی کے ساتھ تہائی یا چھٹا حصّہ جمع ہو تو اصل مسئلہ بارہ سے ہے اور ایسے مسئلہ میں ضرورت کے وقت سترہ تک طاق عدد سے عول ہوتا ہے اور جب آٹھویں حصّے کے ساتھ دو تہائی ہوں یا ایک چھٹا حصّہ ہو تو اصل مسئلہ چوبیس سے ہے اور ضرورت کے وقت عول میں ستائیس بھی ہو جاتے ہیں۔ از مترجم ضرورت کے وقت عول سے یہ مراد ہے کہ جب اصل مسئلہ سے سب وارثوں کو حصّہ نہ پہنچ سکے تو بقدر ضرورت اصل مسئلہ کو بڑھا لیا جائے۔ مثلاً ایک خاوند اور دو بہنیں وارث ہوں تو خاوند کو نصف اور بہنوں کو دو تہائی دینا چاہیئے اور چھ کا نصف تین اور دو تہائی چار ہوتے ہیں لہذا یہ اصل مسئلہ چھ سے ہے ضرورت کے سبب سے اس کا عول سات کی طرف ہوگا اسی طرح چھ کا عول دس تک ہو سکتا ہے اور بارہ کا عول چودہ اور سولہ کی طرف نہیں ہوتا اور چوبیس کا عول ستائیس کے سوا کسی اور عدد کی طرف نہیں ہوتا پھر جب اصل مسئلہ وارثوں پر پورا تقسیم ہو جائے تو وہی مسئلہ صحیح ہے یعنی اُس عدد کو ضرب کی حاجت نہیں ہے اور اگر کسی فریق کے حصّے اُس فریق پر پورے تقسیم نہ ہو سکیں تو اُسی فریق کے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے اور اگر اُسی مسئلہ میں عول ہوا ہو تو جس عدد کی طرف عول ہوا ہے اُس میں ضرب دیا جائے پھر جو حاصل ضرب ہو اُسی سے مسئلہ صحیح ہوگا۔ مثلاً ایک زوجہ اور دو بھائی ہوں تو زوجہ کی چوتھائی ہے اور باقی دو بھائیوں کا ہے اصل مسئلہ چار سے ہے لیکن باقی تین دو بھائیوں پر پورے تقسیم نہیں ہو سکتے اور دو کو چار میں ضرب دیں گے حاصل ضرب آٹھ ہوں گے اس سے یہ مسئلہ صحیح ہوگا زوجہ کو دو سہام اور ہر بھائی کو تین سہام

پہنچیں گے اور جب کسی فریق کے عدد میں اور اُن کے حصوں کے عدد میں توافق ہو تو
عدد فریق کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے مثلاً ایک زوجہ اور چھ بھائی ہوں تو زوجہ
کی چوتھائی ہے اور تین اور چھ میں توافق ہے تو چھ کے وفق کو یعنی دو کو اصل مسئلہ میں
ضرب دیں گے حاصل ضرب سے مسئلہ صحیح ہو گا اور اگر کئی فریق کے حصے انپر پورے تقسیم
نہ ہو سکیں تو ایک فریق کے عدد کو دوسرے فریق کے عدد میں اور حاصل ضرب کو تیسرے
فریق کے عدد میں ضرب دیں اور آخری حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں پھر اُس
حاصل ضرب سے مسئلہ صحیح ہو گا اور اگر دونوں فریق کے عدد یکساں ہوں مثلاً دو زوجہ
اور دو بھائی وارث ہیں تو دو کے یعنی ایک فریق کے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دینا چاہیے
اور اگر ایک فریق کا عدد دوسرے فریق کے عدد کا جز ہو تو بڑے عدد کو ضرب دینا کافی ہے
مثلاً چار زوجہ اور دو بھائی ہوں تو چار کو ضرب دینا کافی ہو گا اور اگر نصف یا ثلث وغیرہ
میں دونوں فریق کے عددوں میں توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں
ضرب دیکر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دینا چاہیے مثلاً چار زوجہ اور ایک بہن اور
چھ چچا ہیں تو چھ اور چار میں توافق بالنصف ہے تو ان دونوں میں سے ایک کے نصف
کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے اور حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے
کل اڑتالیس ہوں گے اڑتالیس سے مسئلہ صحیح ہو گا۔ از مترجم جہاں جہاں اصل مسئلہ
میں ضرب دینا مذکور ہے اُس مسئلہ میں اگر عول کی صورت ہو وہ بجائے اصل مسئلہ کے عول
میں ضرب دیا جائیگا۔ اور دو عددوں میں توافق ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ دونوں
کسی تیسرے عدد پر پورے تقسیم ہو جائیں۔ پھر جب مسئلہ صحیح ہو جائے تو ہر وارث
کے حصوں کو ترکہ میں ضرب دیا جائے پھر جو حاصل ہوا ہو اُس کو اُس عدد
پر تقسیم کرنا چاہیئے جس سے مسئلہ صحیح ہوا ہے اس طور سے ہر وارث کا حق جُدا
جُدا معلوم ہو جائے گا

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا